www.KitaboSunnat.com

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ (متفق علیہ)

تنویر

ترجمہ

التیسیر

مؤلفہ

الامام المقری ابو عمرو عثمان بن سعید الدانی الاندلسی م ۴۴۴ھ

ترجمہ از

استاذ القراء حضرت مولانا رحیم بخش پانی پتی

مع ترجمہ

الوجوہ المسفرۃ

مؤلفہ

خاتمۃ المحققین الشیخ محمد بن احمد المعروف بالمتولی م ۱۳۱۳ھ

ترجمہ از

شیخ القراء حضرت مولانا قاری فتح محمد پانی پتی

قرأت اکیڈمی
لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ملکیت : حافظ حمزہ مدنی

نزل القرآن علی سبعۃ احرف فاقرءوا ما تیسر منہ (متفق علیہ)

تنویر

ترجمہ

التیسیر

مؤلفہ

الامام المقری ابو عمرو عثمان بن سعید الدانی الاندلسی م ۴۴۴ھ

ترجمہ از

استاذ القراء حضرت مولانا رحیم بخش پانی پتی

مع ترجمہ

الوجوہ المسفرۃ

مؤلفہ

خاتمۃ المحققین الشیخ محمد بن احمد المعروف بالمتولی م ۱۳۱۳ھ

ترجمہ از

شیخ القراء حضرت مولانا قاری فتح محمد پانی پتی

قراءۃ اکیڈمی

۲۸۔ الفضل مارکیٹ ۱۷۔ اردو بازار لاہور ۲۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	----------	تنویر ترجمہ التیسیر
مصنف	----------	علامہ عثمان بن سعید الدانیؒ
مترجم	----------	حضرت قاری رحیم بخش صاحبؒ
مع کتاب	----------	الوجوہ المسفرۃ
مصنف	----------	علامہ محمد بن احمد المتولیؒ
مترجم	----------	حضرت قاری فتح محمد پانی پتیؒ
ناشر و طابع	----------	قرآءت اکیڈمی اردو بازار لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر

الحمدللّٰہ رب العلمین- والصلوۃ و السلام علی سید المرسلین و علی الہ و اصحابہ اجمعین-

اما بعد' التیسیر فی القراءات السبع جو کہ امام المقرئیین علامہ ابو عمرو عثمان بن سعید الدانیؒ کی تصنیف ہے' قرآءت سبع میں نہایت اہم مقام کی حامل ہے- اس کتاب کا ترجمہ شیخ القراء حضرت مولانا قاری رحیم بخش صاحبؒ نے کیا تھا جو عرصہ سے نایاب تھا-

اس ترجمہ کے ساتھ خاتمۃ المحققین علامہ محمد بن احمد شمس متولیؒ کی قراءات شاذہ میں مشہور کتاب الوجوہ المسفرۃ کا ترجمہ بھی کتاب کے آخر میں ملحق تھا جو کہ شیخ القراء حضرت مولانا قاری فتح محمد صاحب پانی پتی ثم مہاجر مدنی رحمہ اللہ نے فرمایا تھا-

گویا اس مجموعہ میں قراءات عشرہ اکٹھی کی گئی تھیں- قرآءت اکیڈمی نے محسوس کیا کہ تشنگان علم کے لیے اس علمی مجموعہ کو دوبارہ چھاپا جائے-

اس سلسلے میں اغلاط کی اصلاح کی گئی- اور مولفین کرام یعنی علامہ دانیؒ اور علامہ متولیؒ نیز مترجمین حضرات حضرت قاری رحیم بخش صاحبؒ اور حضرت قاری فتح محمد صاحبؒ کے حالات بھی ہماری درخواست پر جناب قاری نجم الصبیح التھانوی فاضل قراءات عشرہ نے تحریر کیے جو اس مجموعہ میں شامل کیے گئے ہیں- نیز ضرورت تھی کہ کتاب کی فہرست مضامین بھی اس میں شامل کی جائے لہٰذا قاری صاحب موصوف نے فہرست مضامین بھی ترتیب دی- جو کہ کتاب کے آخر میں لگائی گئی ہے ان تمام علمی امور کے لیے ہم جناب قاری نجم الصبیح التھانوی کے شکر گزار ہیں-

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے ادارے سے اسی طرح خدمت قرآن کا کام لیتا رہے-

آمین

دعا کا طالب

عزیر احمد التھانوی

مدیر ادارہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4

امام المقری علامہ ابو عمرو الدانی الاندلسیؒ

آپ کا پورا نام عثمان بن سعید بن عثمان بن سعید بن عمر' ابو عمرو الدانی الامویؒ ہے۔ ۳۷۱ھ میں اندلس کے ایک قصبہ دانیہ میں پیدا ہوئے۔ تحصیل علم کا سفر ۳۸۶ھ سے شروع ہوا۔ ۳۹۷ھ میں علوم کی تکمیل کے لیے بلاد مشرق کی جانب رخت سفر باندھا۔ اور ایک سال یہاں قیام فرمایا ایک سال حجاز میں قیام کیا اور حج بھی فرمایا ۳۹۹ھ میں اندلس واپس تشریف لائے۔ ۴۰۳ھ میں دوبارہ تحصیل علم کے لیے نکلے اور سر قسطہ میں سات سال قیام کیا۔ پھر آپ قرطبہ تشریف لے گئے اور ۴۱۷ھ میں دوبارہ اپنے وطن دانیہ تشریف لائے اور تادم آخر یہیں قیام فرمایا۔

آپ نے ایک بہت بڑی جماعت سے حدیث و قراءات کی روایت کی ہے۔ جو اپنے علم و فضل میں مشہور تھے۔ آپ کے قراءات کے اساتذہ میں خلف بن ابراہیم بن خاقان۔ ابو الحسن طاہر بن عبد المنعم بن غلبون۔ عبد العزیز بن جعفر بن خواستی الفارسی۔ ابو الفتح بن فارس بن احمد اور ابو الفرج محمد بن عبد اللہ النجاد قابل ذکر ہیں۔ ابن مجاہد کی "کتاب السبعۃ" کی سماعت ابو مسلم محمد بن احمد الکاتب سے فرمائی ہے۔

ابن بشکوال فرماتے ہیں کہ علوم قرآنی مثلاً تفسیر۔ معانی۔ روایات وغیرہ میں آپ کی خوبصورت تالیفات کی ایک طویل فہرست ہے۔ نیز آپ علوم حدیث۔ طرق اور اسماء الرجال کے بھی زبردست عالم تھے۔ آپ کی شخصیت علوم قرانی میں ہمہ جہت تھی۔ آپ بہترین حافظہ کے مالک اور نہایت ذہین و فطین شخصیت کے مالک تھے۔ اس کے علاوہ حد درجہ پرہیز گار اور متقی تھے۔

المقاریؒ آپ کے متعلق کہتے ہیں کہ آپ مستجاب الدعوات اور مالکی المذہب تھے۔ بعض شیوخ کا قول ہے کہ حفظ و تحقیق میں نہ آپ کے زمانہ میں کوئی آپ کا ہمسر تھا اور نہ آپ کے زمانہ کے بعد کوئی آپ جیسا ہے۔

آپ خود فرماتے ہیں کہ میں نے جو کچھ دیکھا اسے لکھ لیا اور جو کچھ لکھا اسے یاد کر لیا اور جو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ یاد کر لیا اسے کبھی نہیں بھولا۔

آپ کی کتب اور علم و فضل پر ایک نظر ڈالنے ہی سے انسان یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ یہ تمام کام اللہ تعالیٰ کی آپ پر خاص عنایت سے ممکن ہوا۔ آپ کی تصانیف بہت زیادہ ہیں جن میں درج ذیل بہت مشہور ہیں۔

جامع البیان فی القراءات السبع۔ الاقتصار ارجوزۃ (منظوم) المفردات فی القرآت السبع۔ المقنع فی رسم المصحف۔ المحکم فی نقط المصاحف۔ المحتوی فی القرات الشواذ۔ طبقات القراء۔ المکتفٰی فی الوقف والابتداء۔ التحدید فی الاتقان والتجوید۔ کتاب الامالہ۔ شرح قصیدہ الخاقانی فی التجوید۔

آپ سے خلق کثیر نے علوم قرآنی حاصل کیے مشہور تلامذہ کے نام یہ ہیں۔ آپ کے فرزند احمد بن عثمان بن سعید۔ حسین ابن علی بن بشر۔ خلف بن ابراہیم الطلیطلی۔ خلف بن محمد الانصاری۔ ابوداؤد سلیمان بن نجاح اور عبد الملک بن عبد القدوس وغیرہ۔

آپ سے التیسیر فی القرات السبع کی سماعت کرنے والوں میں عبدالحق بن ابی مروان بن الشلجی۔ ابوالقاسم شیخ ابن نمارہ۔ ابو عبد اللہ احمد بن محمد ابن عبد اللہ الخولانی اور احمد بن عبد الملک بن ابی حمزہ المرسی ممتاز ہیں۔

آپ نے بروز سوموار نصف شوال ۴۴۴ھ کو دانیہ میں ہی رحلت فرمائی اور اسی دن عصر کے بعد تدفین عمل میں آئی۔

روئے زمین پر قرآت سبع کی اسناد آپ پر ہی منتہی ہوتی ہیں۔

اللھم اغفرلہ وارحمہ فرحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ

مرتبہ : قاری نجم الصبیح التھانوی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ خُصُوْصًا عَلٰی سَیِّدِھِمْ وَقُدْوَتِھِمْ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَصَحْبِہِ الطَّاھِرِیْنَ اَجْمَعِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا۔

اَمَّا بَعْدُ احقر رحیم بخش بن فتح محمد غفر اللہ لہ ولوالدیہ خادم القرآن مدرسہ عربیہ خیر المدارس ملتان مدعا نگار ہے چونکہ قراءۃ کے علم میں قرآن پاک کے ان الفاظ سے بحث ہوتی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی کئی طرح آئے ہیں اور ان سے عجیب وغریب معانی ظاہر ہوتے ہیں جن سے کلام الٰہی کے کمالات اور اس کی وسعت کا پتہ چلتا ہے اس لیے یہ علم دوسرے تمام علوم سے افضل واشرف ہے اور اسی لیے علماء نے اس کے شائع کرنے اور پھیلانے کے لیے بے شمار کتابیں لکھیں۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی .... علامہ ابو عمرو عثمان بن سعید دانی کی کتاب تیسیر بھی ہے۔ جس میں موصوف نے سات قراتیں نہایت اختصار اور جامعیت کے ساتھ بیان کی ہیں اور اس فن میں اس کتاب کا مرتبہ وہ ہے جو حدیث میں بخاری کا ہے۔ اس کے بعد جتنی بھی کتابیں تصنیف ہوئی ہیں ان سب کی اصل اسی کو مانا گیا ہے مگر چونکہ یہ عربی میں ہے اس لیے اس سے عربی داں حضرات ہی نفع حاصل کر سکتے ہیں اس بنا پر خیال ہوا کہ اپنی زبان اردو میں اس کا ترجمہ کر کے ہدیۂ ناظرین کیا جائے تاکہ جو حضرات عربی سے واقف نہیں ہیں اور اس فن کا شوق وعشق دل میں رکھتے ہیں وہ بھی اس سے نفع اٹھا سکیں اور اس کے ذریعہ قراتیں یاد کر سکیں اس لیے حق تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہوئے اور اسی سے پورا کرانے کی امید رکھتے ہوئے اس کام کو شروع کرتا ہوں وَھُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ناظرین سے درخواست ہے کہ اس کام میں ہاتھ بٹانے والوں کے لیے اور جو حضرات اس میں کسی قسم کا بھی حصہ لیں کم یا زیادہ ان سب کے لیے مغفرت کی دعا فرماتے رہیں نیز یہ کہ ان کی دارین کی تمام مرادیں حق سبحانہ وتعالیٰ پوری فرمائے۔ مناسب یہ ہے کہ ترجمہ شروع کرنے سے پہلے مصنف علام کے کچھ حالات بھی درج کر دیے جائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ علامہ دانیؒ

علامہ اپنے زمانہ کے مجدد قراءات، حافظ طرق و روایات سیدنا ابو عمرو عثمان بن سعید بن عثمان بن سعید اموی دانی اندلسیؒ ۳۷۱ھ میں اندلس کے قصبہ دانیہ میں پیدا ہوئے، جو ایک زمانہ تک بہت سے علوم اور علماء کاملین و ماہرین کا مرکز رہا ہے۔ آپ نے پہلے اپنے ملک میں علم حاصل کیا پھر ۳۹۶ھ میں تکمیل کی غرض سے مشرق کا سفر کیا اور چار ماہ قیروان میں، ایک سال مصر میں اور ایک سال حجاز اور مکہ اور مدینہ میں اور کسی قدر دیگر مقامات میں قیام کیا اور امام ابو القاسم عبد العزیز فارسیؒ، شیخ القراء ابو الفتحؒ، امام ابو الحسن اور امام ابو القاسم خاقانیؒ سے قراءات پڑھیں اور حدیث و قراءات کی تکمیل کے بعد ۳۹۹ھ کے ختم پر واپس اندلس پہونچے۔ آپ علوم کے جامع اور حافظ، بڑی شان کے محقق تھے۔ بعض شیوخ کہتے ہیں کہ حفظ و تحقیق میں نہ اس وقت کوئی آپ کے برابر تھا اور نہ بعد میں پیدا ہوا۔ خود فرماتے ہیں میں نے جو کچھ دیکھا اسے لکھ لیا اور جو لکھا وہ یاد ہو گیا اور جو یاد ہو گیا اسے کبھی نہیں بھولا۔ علامہ ذہبیؒ کہتے ہیں کہ اتقان و تحقیق کے لحاظ سے قراءات آپ پر منتہی ہوتی ہیں، بعد کے قراء آپ کے پیرو اور مقلد ہیں اور آپ کی تحقیق پر اعتماد کرتے ہیں۔ بہت سے علوم میں ایک سو بیس (۱۲۰) کتابیں لکھیں۔ جامع البیان (جس میں با نسو طرق و روایات (دو ہیں) تمہید، مفردہ یعقوب، الایجاز، الموضح فتح اور اماله کے بیان میں۔ المحتوی شاذ قراءتوں میں، المقنع رسم میں، التیسیر جو قراءات سبعہ کی مایہ ناز کتاب ہے۔ طبقات القراء۔ اور دوسری بہت سی کتابیں صرف قراءات اور ان کے متعلقات پر یادگار ہیں۔ شوال کے درمیانی حصہ میں ۴۴۴ھ میں تقریباً چوہتر (۷۴) سال کی عمر میں اپنے وطن دانیہ میں وفات پائی (رحمہ اللہ) اس وقت روئے زمین پر قراءات آپ ہی کی سند سے پڑھی اور پڑھائی جاتی ہیں۔ (از شرح سبعہ)[۵]

---

۵ مصنفہ شیخنا و مولانا القاری ابو محمد محی الاسلام صاحب پانی پتی مدظلہ۔ حال مقیم اوکاڑہ۔ صوبہ پنجاب ۱۲ منہ مترجم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابو عمرو عثمان بن سعید بن عثمان مقری نحوی دانی اندلسی[1] کہتے ہیں کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو ہمیشگی کی صفت میں یکتا ہے اور انعام دینے والا ہے، سب پر فائق ہے جو مخلوق کو اپنی قدرت سے پیدا کرنے والا اور اپنی حکمت سے سب کاموں کا انتظام کرنے والا ہے جس کے حکم کو کوئی ٹال نہیں سکتا اور جس کے فیصلہ کو کوئی پیچھے نہیں ہٹا سکتا، وہ تھوڑی ہی دیر میں حساب چکا دینے والا ہے۔ میں اس کی تمام نعمتوں پر اس کی تعریف کرتا ہوں اور لگاتار عنایات اور احسانات پر اُس کا شکر کرتا ہوں اور میں اس سے زیادہ انعام کی اور کامل احسان کی درخواست کرتا ہوں۔ اور حق تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرمائے جو ہدایت کے روشن چراغ اور فرماں برداروں کو جنت کے انعام کی خوش خبری سنانے والے اور نافرمانوں کو دوزخ کے عذاب سے ڈرانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپؐ کی عمدہ، پاکیزہ آل پر اور آپؐ کے اصحاب پر بھی رحمت اور بہت بہت سلامتی نازل فرمائے۔ **اَمَّا بَعْدُ** آپ حضرات نے مجھ سے سوال کیا تھا حق تعالیٰ آپ کی ہدایت کا بہتر سامان فرمائے کہ میں تمہارے لیے متعدد شہروں کے رہنے والے قراء سبعہ رحمہم اللہ کے مذاہب میں ایک مختصر کتاب لکھوں جس کو تم تھوڑے ہی زمانہ میں حاصل کر لو اور یاد بھی آسانی سے ہو سکے اور دوسروں کو پڑھانے میں بھی کوئی تنگی پیش نہ آئے اور ان روایات اور طرق پر مشتمل ہو جو پڑھنے والوں میں مشہور و شائع ہیں اور متصدرین (کاملین) کے نزدیک صحیح اور ثابت ہیں۔ سو میں نے تمہاری درخواست منظور کر کے اس کتاب کے تصنیف کرنے کے لیے کوشش شروع کر دی جس کی تم نے رغبت ظاہر کی تھی اور طرز بھی وہی اختیار کیا جس کی تم نے خواہش کی تھی اور میں نے اس میں ایجاز اور اختصار کو اور دراز دی اور تکرار کے ترک کو پیش نظر رکھا اور الفاظ بھی قریب المعنیٰ اختیار کیے اور مطالب بھی عمدگی سے ..... بیان کیے ہیں اور دقت و تنگی پیدا کیے بغیر ہر مسئلہ پر اس طرح آگاہ کیا ہے

[1] چونکہ نقلی علوم میں ناقل کا نام معلوم ہونا بھی ضروری ہے اس لیے غالباً خود علامہ نے اپنا نام نامی خطبہ سے پہلے لکھ دیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس سے اس کی حقیقت واضح ہو جائے (اور) مقصود وہی ہے (جو اوپر گذرا) کہ اس کو آسانی سے حاصل کیا جا سکے اور تھوڑے ہی زمانہ میں یاد بھی ہو سکے۔ اور میں نے ساتوں قاریوں میں سے ہر ایک سے دو دو روایتیں بیان کی ہیں (اس لیے سات اماموں کے چودہ راوی اور شاگرد ہو جاتے ہیں۔ پس (امام) نافع (مدنیؒ) سے سیدنا قالونؒ اور سیدنا ورشؒ کی اور (امام) ابن کثیر (مکیؒ) سے سیدنا قنبلؒ اور سیدنا بزیؒ کی اور (امام) ابو عمرو (بصریؒ) سے سیدنا ابو عمر دوریؒ اور سیدنا ابو شعیب سوسیؒ کی اور (امام) ابن عامر (شامیؒ) سے سیدنا ابن ذکوانؒ اور سیدنا ہشامؒ کی اور (امام) عاصم (کوفیؒ) سے سیدنا ابو بکرؒ اور سیدنا حفصؒ کی اور (امام) حمزہ (کوفیؒ) سے سیدنا خلفؒ و سیدنا خلادؒ کی اور (امام) کسائی (کوفیؒ) سے سیدنا ابو عمر دوریؒ اور سیدنا ابو الحارثؒ کی روایتیں بیان کی ہیں۔ ان ساتوں میں سے امام نافعؒ، امام عاصمؒ، امام کسائی کے راویوں نے تو خود اپنے اماموں ہی سے پڑھا ہے اور امام ابن کثیرؒ اور امام ابن عامرؒ اور ان کے راویوں کے درمیان کئی واسطے ہیں یعنی ان راویوں نے اپنے اساتذہ سے اور انہوں نے ان اماموں سے پڑھا ہے۔ اور امام ابو عمروؒ اور امام حمزہؒ اور ان کے راویوں میں ایک ایک واسطہ ہے۔ یعنی سیدنا دوریؒ اور سیدنا سوسیؒ نے سیدنا یزیدیؒ سے اور انہوں نے امام ابو عمروؒ سے پڑھا ہے اور سیدنا خلفؒ و سیدنا خلادؒ نے سیدنا سلیمؒ سے اور سیدنا سلیمؒ نے امام حمزہؒ سے پڑھا ہے۔ پس یہ ان سات اماموں سے چودہ روایتیں ہیں جن پر عمل بھی ہے اور سب پڑھی بھی جاتی ہیں اور (فن کے ماہرین کا) ان پر اعتماد بھی ہے۔

اصطلاحات

چونکہ میری خواہش یہ ہے کہ مطلب طلباء کے ذہنوں سے قریب تر ہو جائے نیز یہ شوق ہے کہ مبتدیوں کے لیے آسانی پیدا ہو جائے اس لیے میں یہ اصطلاحات بھی استعمال کروں گا کہ جس جگہ ان اماموں کے راویوں نے دو طرح نقل کیا ہے وہاں تو راوی کا نام لوں گا (مثلاً سیدنا قالونؒ نے اس طرح پڑھا ہے) اور امام کا نام نہیں لوں گا اور جس جگہ دونوں راویوں نے ایک ہی طرح نقل کیا ہے وہاں امام کا نام لوں گا۔ اور جس جگہ امام نافعؒ، امام ابن کثیرؒ نے ایک ہی طرح پڑھا ہے وہاں یہ کہوں گا کہ حرمیانؒ نے اس طرح پڑھا ہے اور جس جگہ امام عاصمؒ، امام حمزہؒ اور امام کسائیؒ (تینوں) نے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے) ایک ہی طرح نقل کیا ہے وہاں یہ کہوں گا کہ کوفیینؒ نے اس طرح پڑھا ہے۔ (۱) اگر کسی وجہ کی بابت یہ کہا جائے کہ یہ زیادت... قصیدہ سے ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ وجہ تیسیر میں نہیں ہے اس کو صرف علامہ شاطبیؒ نے بیان کیا ہے۔ (۲) تخفیف کے معنی ہیں کسی ذکر کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلا تشدید پڑھنا) اور میں اللہ تعالیٰ غالب اور بزرگ ہی پر اعتماد کرتا ہوں اور اسی کی حفاظت میں آتا ہوں اور اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور وہی مجھے کافی ہے اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

اور میں اپنی اس کتاب کے شروع میں مقدمہ کے طور پر تین چیزیں بیان کروں گا (جو تین بابوں میں آئیں گی) ۱ساتوں قاریوں اور اُن کے راویوں کے نام اور ان کے نسب (باپ دادا کے نام) اور ان کی کنیتیں اور ان کی تاریخ وفات اور ان کے شہروں کے نام۔ ۲، ان ساتوں اماموں کے شیوخ کے نام اور ان کی قراءت کی سند۔ ۳، ہماری قراءت کی سند ان اماموں تک یعنی ان حضرات کے نام جن کے ذریعہ ان قراء کی قراءتیں روایت اور تلاوت کے اعتبار سے ہم تک پہنچی ہیں۔ ان تینوں کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ (اصل مقصد یعنی) ان قراء کے قواعد اور اختلافات بیان کروں گا اور توفیق حق تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے اور وہی سب عالموں سے بڑا عالم ہے۔

پہلا باب

اس میں قراءِ سبعہ اور اُن کے راویوں کے نام اور کنیتیں اور نسب اور تاریخ وفات اور ان کے وطنوں کا بیان ہے

امام نافع مدنیؒ، ان کا نام نافع اور والد کا عبدالرحمٰن اور دادا کا ابونعیم ہے۔ آپ مولیٰ جعونہ بن شعوب لیثی تھے جو حمزہ بن عبدالمطلب کے حلیف تھے اور اصلاً اصفہانی ہیں اور آپ کی کنیت ابورویم یا ابوالحسن یا ابوعبدالرحمٰن ہے۔ آپ نے مدینہ میں ۱۶۹ھ میں تقریباً سو سال کی عمر پاکر وفات پائی۔ آپ کے پہلے راوی سیدنا **قالون** ہیں۔

ان کا نام عیسیٰ بن مینا ہے اور آپ مدنی نسبتی اور زہرین کے مولیٰ اور نحو کے معلم تھے اور آپ کی کنیت ابوموسیٰ ہے اور قالون لقب ہے اور منقول ہے کہ ان کا یہ لقب امام نافع نے ان کی قراءۃ کے عمدہ ہونے کی بناء پر مقرر کیا تھا کیونکہ قالون رومی زبان میں عمدہ چیز کو کہتے ہیں۔ آپ نے تقریباً ۲۲۰ھ میں مدینہ میں بعمر سو سال وفات پائی (رحمہ اللہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دوسرے راوی سیدنا ورشؒ ہیں۔ ان کا نام عثمان اور کنیت ابو سعید اور والد کا نام سعید ہے۔ مصر کے رہنے والے ہیں اور ورش لقب ہے۔ اور بعض کی روایت کی بنا پر اس لقب کی وجہ یہ ہے کہ ان کا رنگ بہت سفید تھا۔ ۱۹۷ھ میں مصر میں وفات پائی (رحمہ اللہ)

امام ابن کثیر مکیؒ۔ ان کا نام عبداللہ بن کثیر داری ہے اور کنیت ابو سعید ہے اور داری عطار کو کہتے ہیں۔ عمرو بن علقمہ کنانی کے مولیٰ اور تابعی تھے۔ آپ نے مکہ میں ۱۲۰ھ میں وفات پائی (رحمہ اللہ)

آپ کے پہلے راوی سیدنا **قنبلؒ** ہیں جن کا نام محمد بن عبدالرحمن بن محمد بن خالد بن سعید بن جرجہ ہے۔ آپ مکہ کے رہنے والے ہیں اور قبیلہ کے لحاظ سے مخزومی ہیں اور کنیت ابو عمرو ہے اور قنبل لقب ہے۔ کہتے ہیں کہ مکہ میں ایک گھرانا تھا جو قنابلہ سے مشہور تھا اور آپ بھی انھیں میں سے ہیں) آپ نے مکہ میں ۲۸۰ھ کے بعد وفات پائی (رحمہ اللہ)

اور دوسرے راوی سیدنا **بزیؒ** ہیں۔ یہ ان کا عرف ہے اور نام احمد بن محمد بن عبداللہ بن قاسم بن البزہ بن نافع بن ابی بزہ ہے اور کنیت ابوالحسن ہے۔ آپ مکی ہیں اور مسجد الحرام کے مؤذن اور بنی مخزوم کے مولیٰ تھے۔ آپ نے مکہ ہی میں ۲۴۰ھ (اور نشر کی رو سے ۲۵۰ھ) میں وفات پائی (رحمہ اللہ)

سیدنا قنبلؒ اور سیدنا بزیؒ دونوں امام ابن کثیرؒ سے قراءۃ کو سند کے ذریعہ روایت کرتے ہیں (انھوں نے خود امام ابن کثیرؒ سے نہیں پڑھا۔ شاطبی سیدنا بزیؒ کو سیدنا قنبل سے پہلے لائے ہیں)

امام ابو عمرو بصریؒ، یہ آپ کی کنیت ہے۔ آپ ابو عمرو بن العلاء بن عمار بن عبداللہ بن الحصین بن الحارث بن جلہم بن خزاعی بن مازن بن مالک بن عمرو بن تمیم ہیں۔ اور آپ کا نام ایک قول پر زبان اور دوسرے پر عریان اور تیسرے پر یحییٰ ہے اور چوتھے قول پر آپ کی کنیت کی طرح نام بھی ابو عمرو ہی ہے۔ اور ان کے علاوہ اور بھی کئی قول ہیں۔ آپ نے کوفہ میں ۱۵۴ھ میں وفات پائی (کذا فی النشر۔ اور تیسیر میں ۲۵۴ھ درج ہے جو کاتب کا سہو ہے)

آپ کے پہلے راوی سیدنا **ابو عمر دوریؒ** ہیں۔ ابو عمر کنیت ہے اور دور ایک موضع کا نام ہے جو بغداد کے علاقہ میں ہے۔ آپ حفص بن عمر بن عبدالعزیز بن صہبان الازدی نحوی ہیں۔ آپ نے مکہ کے حدود میں ۲۴۶ھ میں وفات پائی (رحمہ اللہ) (یہ تیسیر کے الفاظ کا ترجمہ ہے اور صحیح قول یہ ہے کہ آپ کی وفات سامرہ میں ۲۴۶ھ میں چھیانوے سال کی عمر میں ہوئی) (از شرح سبعہ)

اور دوسرے راوی سیدنا **ابو شعیب سوسیؒ** ہیں۔ اور سوس ایک موضع کا نام ہے جو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوازن کے علاقہ میں ہے) آپ کا نام صالح بن زیاد بن عبداللہ بن اسماعیل رسیبتی ہے۔ (آپ نے ۲۶۱ھ میں وفات پائی رحمہ اللہ)

سیدنا دوریؒ اور سیدنا سوسیؒ دونوں نے (امام ابوعمروؒ کی) قراءۃ ابو محمد یحییٰ بن مبارک عدوی سے نقل کی ہے جو . . . یزیدی سے مشہور ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ آپ مہدی کے ماموں یزید بن منصور کے اتالیق تھے اور سیدنا یزیدیؒ نے خراسان میں ۲۰۲ھ میں وفات پائی (رحمہ اللہ)

امام ابن عامر شامیؒ، آپ کا نام عبداللہ بن عامر ہے (جو قبیلہ کے لحاظ سے یحصبی ہیں اور ولید بن عبدالملک کے دور خلافت میں آپ دمشق کے قاضی تھے اور یحصب ایک قبیلہ ہے جو یمن کے قبیلوں میں سے ہے اور آپ کی کنیت ابوعمران ہے نیز تابعی ہیں اور قراء سبعہ میں سے امام ابوعمروؒ اور امام ابن عامرؒ ہی خالص عرب اور آزاد ہیں اور باقی حضرات (خود یا ان کے بزرگ) عجمی اور موالی میں سے ہیں۔ آپ نے دمشق میں ۱۱۸ھ میں وفات پائی (رحمہ اللہ)

آپ کے پہلے راوی سیدنا **ابن ذکوانؒ** ہیں جن کی کنیت ابوعمرو اور نام عبداللہ بن احمد بن بشیر بن ذکوان ہے نیز آپ قرشی ہیں اور دمشق کے رہنے والے ہیں اور آپ نے دمشق ہی میں ۲۴۲ھ میں وفات پائی (رحمہ اللہ)

اور دوسرے راوی سیدنا **ہشامؒ** ہیں اور یہ ہشام بن عمار بن نصیر بن ابان بن میسرہ سلمی ہیں اور ان کی کنیت ابوالولید ہے۔ آپ دمشق میں قاضی تھے اور دمشق ہی میں ۲۴۵ھ یا ۲۴۶ھ میں وفات پائی (رحمہ اللہ) سیدنا ابن ذکوانؒ اور سیدنا ہشامؒ دونوں نے قراءۃ کو امام ابن عامرؒ سے سند کے ذریعہ نقل کیا ہے (اور شاطبیہ میں . . . ہشامؒ کو . . . ابن ذکوانؒ سے پہلے لائے ہیں)

امام عاصم کوفیؒ، آپ ابن ابی النجود بن بہدلہ ہیں اور بعض کے قول پر والد کا نام عبداللہ ہے (اور ابوالنجود ان کی کنیت ہے) اور بہدلہ عاصمؒ کی ماں کا نام ہے۔ آپ نضر بن قعین کے مولیٰ ہیں اور اسدی ہیں (یعنی قبیلہ بنی اسد سے تعلق رکھتے تھے) اور آپ کی کنیت ابوبکر ہے اور آپ تابعی بھی ہیں، اس لیے کہ آپ حارث بن حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت سے مشرف ہوئے تھے جب کہ آپ بنی بکر کے وفد کے قاصد بن کر گئے تھے اور آپ نے کوفہ میں ۱۲۷ھ یا ۱۲۸ھ میں وفات پائی۔ (رحمہ اللہ)

آپ کے پہلے راوی سیدنا **ابوبکر شعبہ** بن عیاش بن سالم کوفی اسدی ہیں کیونکہ آپ (خود یا آپ کے بزرگ) بنی اسد کے مولیٰ تھے اور دوسرے قول پر آپ کا نام (شعبہ کے بجائے) سالم ہے اور تیسرے قول پر کنیت کی طرح نام بھی ابوبکر ہی ہے اور ان کے علاوہ اور بھی کئی قول ہیں۔ کوفہ ہی میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنہ ۱۹۳ھ میں اور نشر کی رو سے سنہ ۱۹۲ھ میں وفات پائی (رحمہ اللہ)

اور دوسرے راوی سیدنا **حفصؒ** ہیں۔ آپ کا نام حفص بن سلیمان بن مغیرہ اسدی ہے اور آپ کوفی ہیں اور کپڑے کی تجارت کرتے تھے۔ آپ کا مشہور نام حفص اور کنیت ابوعمرو ہے۔ امام وکیعؒ فرماتے ہیں کہ آپ ثقہ (اعتماد کے قابل) تھے۔ امام ابن معینؒ کہتے ہیں کہ آپ قراءۃ میں ابوبکر سے زیادہ ماہر (اور ضابط) تھے۔ تقریباً سنہ ۱۹۰ھ میں اور نشر کی رو سے سنہ ۱۸۰ھ میں وفات پائی (رحمہ اللہ)

امام حمزہ کوفیؒ، آپ کا نام حمزہ بن حبیب بن عُمارہ بن اسماعیل ہے۔ روغن زیتون کے تاجر اور فرضی (یعنی علم فرائض میں ماہر) تھے (اور قبیلہ کے لحاظ سے تیمی ہیں اس لیے کہ آپ (خود یا آپ کے بزرگوں میں سے کوئی) قبیلۂ تیم کے مولیٰ تھے۔ اور آپ کی کنیت ابوعُمارہ ہے (نام اور کنیت دونوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عم بزرگوار سے موافقت ہے) ابوجعفر منصور کے دورِ خلافت میں سنہ ۱۵۶ھ حُلوان میں وفات پائی (رحمہ اللہ)

آپ کے پہلے راوی سیدنا **خلف بن ہشام بزارؒ** ہیں جن کی کنیت ابومحمد ہے اور قم صلح کے رہنے والے ہیں۔ بغداد میں سنہ ۲۲۹ھ میں وفات پائی (رحمہ اللہ) جب کہ آپ (فرقۂ) جہمیہ کے (فتنہ کے) زمانہ میں پوشیدہ تھے۔

اور دوسرے راوی سیدنا **خلاد کوفیؒ** ہیں اور ان کے والد کے نام کے بارہ میں تین قول ہیں۔ ۱۔ خالد، ۲۔ خلید، ۳۔ عیسیٰ صیرفی (صراف) اور خلاد کی کنیت ابوعیسیٰ ہے۔ کوفہ ہی میں سنہ ۲۲۰ھ میں وفات پائی (رحمہ اللہ) (سیدنا خلفؒ اور سیدنا خلادؒ) دونوں نے قراءۃ سیدنا ابوعیسیٰ سلیم بن عیسیٰ حنفی کوفی سے اور سیدنا سلیم نے امام حمزہ سے نقل کی ہے۔ سیدنا سلیم نے کوفہ ہی میں سنہ ۱۸۸ھ یا سنہ ۱۸۹ھ میں وفات پائی (رحمہ اللہ)

امام کسائی کوفیؒ، آپ علی بن حمزہ نحوی بنی اسد کے مولیٰ ہیں اور آپ کی کنیت ابوالحسن ہے اور ان کو کسائی اس لیے کہتے ہیں کہ انھوں نے کمبل کا احرام باندھا تھا۔ ہارون رشید کے ساتھ خراسان کی طرف جاتے ہوئے رَے کی بستیوں میں سے ایک بستی رنبویہ میں سنہ ۱۸۹ھ میں وفات پائی (رحمہ اللہ)

آپ کے پہلے راوی سیدنا ابوعمر حفص بن عمر دوریؒ نحوی ازدی ہیں جو نابینا اور سیدنا یزیدیؒ کے شاگرد تھے۔ (یہ وہی دوری ہیں جو امام ابوعمرو کے پہلے راوی ہیں)۔

اور دوسرے راوی سیدنا **ابوالحارث** ہیں۔ آپ کا نام لیث بن خالد ہے۔ بغداد کے رہنے والے اور نحوی ہیں۔ (شاطبیہ میں .... ابوالحارث کو ... دوری سے پہلے لائے ہیں)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو عمرو (مصنف) کہتے ہیں کہ دوری کی تاریخ وفات امام ابو عمرو کے ترجمہ میں گذر چکی ہے اور سیدنا ابو الحارث کی تاریخ وفات ہمیں معلوم نہیں ہوئی (اور نشر کی رو سے ۲۴۹ھ ہے) پس یہ قراء سبعہ اور ان کے راویوں کے اور ان کے شہروں کے نام ہیں جو اختصار کے ساتھ درج کیے گئے ہیں اور توفیق حق تعالیٰ ہی کی مدد سے ملتی ہے۔

دوسرا باب

ان ساتوں اماموں کے ان شیوخ کے ناموں کے بیان میں جن کے ذریعہ قرآت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان اماموں تک پہونچی ہیں

(اپنی کتاب کی سند کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچانا اسی امت کی خصوصیت ہے اس لیے اس کو بڑی نعمت اور نعمتِ بارد جان کر اس کی قدر کریں اور اس کو حفظ کرنے کی کوشش کریں)

امام نافعؒ کے شیوخ امام نافع کے وہ شیوخ جن کے نام انھوں نے بیان کیے ہیں پانچ ہیں:- ۱؎ شیخ القراء امام ابو جعفر یزید بن قعقاع قاری (یہ آٹھویں قراءت کے امام بھی ہیں) ۲؎ امام ابو داؤد عبد الرحمٰن بن ہرمز الاعرج ۳؎ امام شیبہ بن نصاح القاضی ۴؎ امام ابو عبد اللہ مسلم بن جندب ہزلی قاضی ۵؎ امام ابو روح یزید بن رومان۔ اور ان پانچوں قاریوں نے حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت عبد اللہ بن عیاشؓ، حضرت ابو زیعہؓ (یا حضرت ابو الحارثؓ) سے اور ان چاروں نے حضرت اُبَی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور حضرت اُبَیؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھا ہے۔

امام ابن کثیرؒ کے شیوخ ان کے شیوخ تین ہیں۔ ۱؎ حضرت عبد اللہ بن سائب مخزومیؓ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ ۲؎ امام مجاہد بن جبیر ابو الحجاج جو قیس بن سائب کے مولیٰ ہیں۔ ۳؎ حضرت درباس جو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور (ان تینوں میں سے) حضرت عبد اللہ بن سائبؓ نے بلا واسطہ حضرت اُبَیؓ بن کعب سے

۱؎ تنبیہ: اس جگہ قاص کا جس کے معنی قصہ گو کے ہیں مگر یہ کاتب کا سہو ہے منہاج اور شرح سبعہ وغیرہ کتب میں قاضی ہی ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور امام مجاہد حضرت ابن عباسؓ سے اور انھوں نے حضرت ابی بن کعبؓ اور حضرت زید بن ثابتؓ سے اور ان دونوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھا۔

امام ابو عمرو کے شیوخ

ان کے شیوخ اہل حجاز اور اہل بصرہ کی ایک جماعت ہے۔ پس مکہ والوں میں سے یہ سات ہیں۔ ۱ امام مجاہدؒ ۲ امام سعید بن جبیرؒ ۳ حضرت عکرمہ بن خالدؒ ۴ حضرت عطاء بن ابی رباح ۵ امام عبداللہ بن کثیر (جو سبعہ میں سے دوسرے امام ہیں) ۶ امام محمد بن عبدالرحمن بن محیصنؒ (جو ان چار قراء میں سے پہلے امام ہیں جن کی قراءتیں شاذ ہیں) ۷ امام حمید بن قیس الاعرجؒ۔ اور مدینہ والوں میں سے تین ہیں۔ ۸ امام ابو جعفر یزید بن قعقاع القاریؒ ۹ امام یزید بن رومانؒ ۱۰ امام شیبہ بن نصاحؒ۔ اور بصرہ والوں میں سے یہ حضرات ہیں ۱۱ امام حسن بن ابی الحسن بصریؒ ۱۲ امام یحییٰ بن یعمرؒ۔ اور ان کے علاوہ اور بھی ہیں اور ان سب قراء نے ان صحابہ اور تابعین سے پڑھا ہے جو اوپر گذر رہے ہیں۔

امام ابن عامر کے شیوخ

ان کے شیوخ دو ہیں ۱ حضرت ابو الدرداء عویمر بن عامرؓ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ ۲ حضرت مغیرہ بن ابی شہاب مخزومیؓ۔ اور ان میں سے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حضرت مغیرہؓ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا۔

ابو عمرو (مصنف) کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت ولید بن مسلم سے اور انھوں نے حضرت یحییٰ بن حارث ذماری سے جو یمن کے علاقہ کی ایک بستی ذمار کے رہنے والے ہیں نقل کیا ہے کہ امام ابن عامر نے خود حضرت عثمانؓ سے بھی پڑھا ہے لیکن یہ روایت صحیح نہیں اور شیخ ابو علی نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ یہ روایت صحیح ہے۔

امام عاصم کے شیوخ

ان کے شیوخ دو ہیں ۱ امام ابو عبدالرحمن عبداللہ بن حبیب السلمیؒ۔ ۲ امام ابو مریم زرؒ بن حبیشؒ اور ان میں سے امام ابو عبدالرحمنؒ نے حضرت عثمان بن عفانؓ، حضرت علی بن ابی طالبؓ، حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم (ان پانچ صحابہ) سے اور ان سب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا۔ اور زر بن حبیش نے حضرت عثمان بن عفان اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے اور ان دونوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام حمزہ کے شیوخ ان کے شیوخ بھی ایک جماعت ہے جن میں سے چند یہ ہیں ۱ امام ابو محمد سلیمان بن مہران الاعمشؒ ۲ امام محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ القاضیؒ ۳ امام حمران بن اعینؒ ۴ امام ابو اسحٰق السبیعیؒ ۵ امام منصور بن معتمرؒ ۶ امام مغیرہ بن مقسمؒ ۷ امام جعفر بن محمد صادقؒ۔ اور ان کے علاوہ اور بھی ہیں اور ان میں سے اعمش نے سیدنا یحییٰ بن وثاب سے اور سیدنا یحییٰؒ نے حضرت ابن مسعودؓ کے شاگردوں کی ایک جماعت حضرت علقمہؒ، حضرت اسودؒ، حضرت عبید بن فضیلۃ الخزاعی اور امام زر بن حبیش اور امام ابو عبدالرحمٰن سلمی وغیرہم سے اور ان سب نے حضرت ابن مسعودؓ سے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا۔

امام کسائی کے شیوخ ان کے سب شیوخ کوفہ کے مشائخ میں سے ہیں جن میں سے تین یہ ہیں:۔ ۱ امام حمزہؒ بن حبیب الزیات (جو چھٹی قراءۃ کے امام بھی ہیں) ۲ امام عیسیٰ بن عمر ہمدانیؒ ۳ امام محمد بن ابی لیلیٰؒ اور ان کے علاوہ اور بھی ہیں لیکن ان کی قراءۃ کا ماخذ (اور سرچشمہ امام) حمزہ (کی قراءۃ) ہے اور انھوں نے اپنی قراءۃ کے اختیار کرنے (اور ترتیب دینے) میں امام حمزہ ہی پر اعتماد کیا ہے اور ان کی قراءۃ کی سند میں اوپر بیان کر چکا ہوں (اس لیے دوبارہ ذکر کرنے کی حاجت نہیں)

(ابو عمرو (مصنف) کہتے ہیں کہ یہ قراء سبعہ کے شیوخ کے نام ہیں جو متعدد شہروں کے رہنے والے ہیں۔ اور توفیق حق تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے اور میں اسی سے مدد چاہتا ہوں اور اسی پر بھروسہ کرتا ہوں۔ اور وہی مجھے کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا

تیسرا باب

اس اسناد کے بیان میں جس کی ذریعہ قراءات ان اماموں سے مجھ (مصنف) تک پہونچی ہیں

فائدہ، اس سلسلہ میں ان شاگردوں کو بیان کیا جائے گا جو ان اماموں سے نام زد ہیں اور یہ بیان، روایت کے اعتبار سے بھی ہوگا اور تلاوت کے لحاظ سے بھی (یعنی چودہ روایتوں میں سے ہر ہر روایت کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو دو سندیں بیان کریں گے۔ ایک روایتی اور دوسری تلاوتی۔ روایتی سند میں یہ بتائیں گے کہ مثلاً سیدنا قالون کی روایت کے اصول و اختلافات مجھ سے فلاں نے بیان کیے ہیں اور ان سے فلاں نے حتیٰ کہ یہ سلسلہ کو امام (مثلاً امام نافع) تک پہونچا دیں گے۔ اور تلاوتی سند میں یہ بتائیں گے کہ میں نے اس روایت میں تمام قرآن اپنے فلاں شیخ مثلاً شیخ ابو الفتح یا شیخ ابو الحسن سے پڑھا اور میرے شیخ نے فلاں سے اور انھوں نے فلاں سے اس سلسلہ کو بھی اسی طرح امام تک پہونچا دیں گے اور اماموں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک سند میں دوسرے باب میں بیان ہو ہی چکی ہیں۔ پس دوسرے اور تیسرے باب کے ملانے سے مصنفؒ تک ہر روایت کی سند بالکل مکمل ہو جائے گی اور اختصار کی غرض سے قالون کی روایت کی تو دونوں سندوں کے پورے الفاظ کا ترجمہ کیا جائے گا اور باقی میں مجھ سے کہا، مجھ سے بیان کیا، میں نے اس روایت میں پورا قرآن پڑھا اس قسم کے تمام الفاظ چھوڑ کر روایتی اور تلاوتی دونوں سندوں میں سلسلہ کے نام نمبروار لکھ دیے جائیں گے اور ہر روایت میں دو دو عنوان آئیں گے پہلا روایتی سند کا اور دوسرا تلاوتی کا۔ سب سے پہلا نام علامہ دانیؒ کے شیخ کا ہوگا اور آخری نام امام کا ہوگا اور یہ بھی یاد رہے کہ امام کے شاگرد کو راوی اور راوی کے شاگرد کو طریق اور کبھی کو طُرُق کہتے ہیں۔ پس تلاوتی سندیں جو نام سب سے پہلا ہو اس کو دانیؒ کا شیخ سمجھیں اور جو نام راوی مثلاً سیدنا قالون کے نام سے پہلے ہو اس کو اس روایت کا طریق تصور کریں۔ اور دانی کے شیخ اور طریق کے یاد کر لینے سے یہ فائدہ ہوگا کہ مثلاً قالون کی روایت کا طریق ابو نشیط سے ہے اور یہ روایت دانیؒ نے شیخ ابو الفتح سے پڑھی ہے پس اگر کسی جگہ کوئی ایسا اختلاف بیان کریں گے جس کو سیدنا قالون سے ابو نشیط کے بجائے حلوانی نے نقل کیا ہو یا ایسا ہو جس کو علامہ دانیؒ نے شیخ ابو الفتح کے بجائے شیخ ابو الحسن سے پڑھا ہو اس کو طریق کے خلاف سمجھیں گے ماہرین کے نزدیک ایک طریق میں دوسرے کے اختلاف پڑھ دینا احتیاط کے خلاف سمجھا جاتا ہے اس لیے اس سے پرہیز کرتے ہیں۔

امام نافع کی قراءۃ کی سند۔ قالون کی روایت۔ روایتی سند

اس روایت کو ہم سے احمدؒ بن عمر بن محمد حیزی نے بیان کیا اور وہ کہتے ہیں کہ ہم سے محمدؒ بن احمد بن منیر نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم سے عبد اللہؒ بن عیسیٰ مدنی قرشی نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم سے قالونؒ نے نافعؒ سے نقل کر کے بیان کیا۔

تلاوتی سند

میں نے اس روایت میں تمام قرآن اپنے شیخ ابو الفتح فارس بن احمد موسیٰ بن عمران حمصی سے پڑھا جو قراءۃ کے معلم تھے اور انھوں نے مجھ سے کہا کہ میں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ روایت ابو الحسن عبد الباقی بن حسین معلم قراءۃ سے پڑھی اور انھوں نے کہا کہ میں نے راس میں پورا قرآن ابراہیم بن عمر معلم قراءۃ سے پڑھا اور انھوں نے کہا کہ میں نے ابو الحسین احمد بن عثمان بن جعفر بن بویان معلم قراءۃ سے پڑھا اور انھوں نے کہا کہ میں نے ابو بکر احمد بن محمد بن اشعث سے پڑھا اور انھوں نے کہا کہ میں نے ابو نشیط محمد بن ہارون معلم قراءۃ سے پڑھا اور انھوں نے کہا کہ میں نے قالون سے پڑھا اور انھوں نے کہا کہ میں نے نافع سے پڑھا۔

ورش کی روایت۔ روایتی سند

۱ شیخ ابو عبد اللہ احمد بن محفوظ جو مصر کے قاضی تھے۔ ۲ شیخ احمد بن ابراہیم بن جامع ۳ شیخ ابو عمر بکر بن محمد بن شہاب ۴ شیخ عبد الصمد بن عبد الرحمن ۵ سیدنا ورش ۶ امام نافع

تلاوتی سند

۱ شیخ ابو القاسم خلف بن ابراہیم بن محمد بن خاقان جو مصر میں (قرآن کے) معلم تھے۔ ۲ شیخ ابو جعفر احمد بن اسامہ تجیبی ۳ شیخ اسماعیل بن عبد اللہ نحاس ۴ شیخ ازرق ابو یعقوب یوسف بن عمرو بن یسار ۵ سیدنا ورش ۶ امام نافع

امام ابن کثیر کی قراءۃ کی سند قنبل کی روایت۔ روایتی سند

۱ شیخ ابو مسلم محمد بن احمد بن علی بغدادی ۲ شیخ القراء ابن مجاہد ۳ سیدنا قنبل ۴ سیدنا قواس ابو الحسین احمد بن محمد بن عوف ۵ سیدنا ابو الاخریط وہب بن واضح ۶ سیدنا اسمٰعیل بن عبد اللہ قسط ۷ سیدنا شبل بن عباد اور معروف بن مشکان ۸ امام ابن کثیر یعنی شبل اور معروف دونوں نے خود امام سے پڑھا ہے۔

تلاوتی سند

۱ شیخ ابو الفتح فارس بن احمد حمصی مقری ۲ شیخ ابو احمد سامری عبد اللہ بن حسین بغدادی ۳ امام ابن مجاہد ۴ سیدنا قنبل

بزی کی روایت۔ روایتی سند

۱ شیخ محمد بن احمد کاتب ۲ شیخ احمد بن موسیٰ ۳ شیخ مفرج بن محمد ضبی مکی جو مؤذن اور بنی مخزوم کے مولیٰ تھے ۴ سیدنا احمد بن ابی بزہ (یعنی بزی) ۵ شیخ اسمٰعیل عکرمہ بن سلیمان بن عامر ۶ شیخ اسمٰعیل بن عبد اللہ قسط ۷ امام ابن کثیر سیدنا بزی نے اپنی سند اسی طرح بیان کی ہے (یعنی اپنے اور امام کے درمیان دو واسطے بتائے ہیں)

تلاوتی سند

۱ شیخ ابو القاسم عبد العزیز بن جعفر بن محمد مقری فارسی ۲ شیخ ابو بکر محمد بن حسین نقاش ۳ شیخ ابو ربیعہ محمد بن اسحاق ربعی ۴ سیدنا بزی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابوعمرو کی قراءۃ کی سند۔ ابوعمر دوری کی روایت۔ روایتی سند

۱ شیخ محمد بن احمد بن علی ۲ شیخ ابوعیسیٰ محمد بن احمد بن قطن۔ نمبر ایک والے محمد بن احمد کہتے ہیں کہ ہم سے ابوعیسیٰ نے دوری کی روایت ۳۱۸ھ میں بیان کی۔ ۳ سیدنا ابوخلاد بن سلیمان بن خلاد ۴ سیدنا ابوعمر دوری ۵ سیدنا یزیدی ۶ امام ابوعمرو ؒ

تلاوتی سند

۱ شیخ عبدالعزیز بن جعفر بن محمد بن احمق بغدادی فارسی موصوف بطریق ابوعمر دوری (یعنی عبدالعزیز فارسی دانی کے روایت دوری کے شیخ ہیں سوسی کی روایت کے نہیں) ۲ شیخ ابوطاہر بن عبدالواحد بن عمر بن ہشام مقری، شیخ عبدالعزیز فارسی نے علامہ دانی سے بیان کیا کہ میں نے اپنے شیخ ابوطاہر بن عبدالواحد سے سیدنا دوری کی روایت میں بہت مرتبہ قرآن پڑھا جن کو میں شمار نہیں کر سکتا۔ ۳ سیدنا ابوبکر بن مجاہد موصوف ۴ سیدنا ابوالزعراء عبدالرحمن بن عبدوس ۵ سیدنا ابوعمر دوری ۶ سیدنا یزیدی ۷ امام ابوعمرو رحمہ اللہ تعالیٰ

ابوشعیب سوسی کی روایت۔ روایتی سند

۱ خلف بن ابراہیم بن محمد مقری، ۲ ابومحمد حسین بن رشیق معدل ۳ ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب نسائی (مشہور محدث) ۴ ابوشعیب سوسی ۵ یزیدی ۶ ابوعمرو۔

تلاوتی سند

۱ ابوالفتح فارس بن احمد مقری (دانی کہتے ہیں) کہ میں نے ان سے سوسی کی روایت میں پورا قرآن مشکلین و مستقارین میں سے اول کے اظہار اور ادغام دونوں کے ساتھ پڑھا ہے ۲ (ابواحمد سامری) عبداللہ بن حسین مقری ۳ ابوعمران موسیٰ بن جریر نحوی ۴ ابوشعیب سوسی ۵ یزیدی ۶ ابوعمرو۔ ابوعمرو دانی فرماتے ہیں کہ ہمیں ادغام کے قواعد ان دو سندوں کے ذریعہ پہونچے ہیں۔ **اول** ۱ محمد بن احمد ۲ ابن مجاہد ۳ ابوالزعراء عبدالرحمن بن عبدوس ۴ ابوعمر دوری ۵ یزیدی ۶ ابوعمرو۔ **دوم** ۱ دانی کے شیخ ابوالحسن ۲ عبداللہ بن مبارک ۳ جعفر بن سلیمان ۴ ابوشعیب سوسی ۵ یزیدی ۶ ابوعمرو بن علاء۔

امام ابن عامر کی قراءۃ کی سند۔ ابن ذکوان کی روایت۔ روایتی سند

۱ محمد بن احمد ۲ احمد بن موسیٰ ۳ محمد بن یوسف ثعلبی ۴ عبداللہ بن ذکوان، ۵ ایوب بن تمیم التمیمی ۶ یحییٰ بن حارث ذماری۔ ۷ ابن عامر۔ مصنف فرماتے ہیں کہ اس روایت کی دوسری سند اس طرح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلاوتی سند ۱ عبدالعزیز بن جعفر فارسی مقری ۲ ابوبکر محمد بن حسن نقاش ۳ ابوعبداللہ ہارون بن موسیٰ بن شریک اخفش۔ نقاش کہتے ہیں کہ میں نے اس روایت میں قرآن اخفش سے دمشق میں پڑھا تھا ۴ عبداللہ بن ذکوان۔

ہشام کی روایت سے روایتی سند ۱ محمد بن احمد ۲ ابن مجاہد ۳ حسن بن ابی مہران جمال ۴ احمد بن یزید حلوانی ۵ ہشام بن عمارہ ۶ عراک بن خالد مقری ۷ یحییٰ بن حارث ذماری ۸ عبداللہ بن عامر۔

تلاوتی سند ۱ ابوالفتح ۲ (ابواحمد سامری) عبداللہ بن حسین مقری ۳ محمد بن احمد بن عبدان مقری ۴ حلوانی ۵ ہشام بن عمارہ۔ واللہ اعلم۔

امام عاصم کی قراءۃ کی سند۔ ابوبکر کی روایت سے روایتی سند ۱ محمد بن احمد بن علی کاتب ۲ ابن مجاہد ۳ احمد بن ابراہیم بن عمر وکیعی ۴ ابوعمرو ۵ یحییٰ بن آدم ۶ ابوبکر ۷ عاصم۔

تلاوتی سند ۱ ابوالفتح فارس بن احمد مقری ۲ ابوالحسن عبدالباقی بن حسین مقری۔ ۳ ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن احمد مقری بغدادی ۴ یوسف بن یعقوب واسطی ۵ شعیب بن ایوب صیرفی ۶ یحییٰ بن آدم ۷ ابوبکر ۸ عاصم۔

اسی روایت کی ایک اور تلاوتی سند ۱ فارس بن احمد ۲ عبداللہ بن حسین ۳ احمد بن یوسف قافلانی ۴ صیرفی ۵ یحییٰ بن آدم ۶ ابوبکر ۷ عاصم۔

حفص کی روایت سے روایتی سند ۱ ابوالحسن طاہر بن غلبون مقری ۲ ابوالحسن علی بن محمد بن صالح بن محمد ہاشمی ضریر جو بصرہ میں قراءۃ کے معلم تھے۔ ۳ ابوالعباس احمد بن سہل اشنانی ۴ ابومحمد عبید بن صباح ۵ حفص ۶ عاصم

تلاوتی سند ۱ ابوالحسن ۲ ہاشمی ۳ اشنانی ۴ عبید بن صباح۔ ۵ حفص ۶ عاصم۔

امام حمزہ کی قراءۃ کی سند۔ خلف کی روایت سے روایتی سند ۱ محمد بن احمد ۲ ابن مجاہد ۳ ادریس بن عبدالکریم ۴ خلف ۵ سلیم ۶ حمزہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلاوتی سند ۱ دانی کے شیخ ابوالحسن طاہر بن غلبون ۲ ابوالحسن محمد بن یوسف بن نہار حرکی۔ ابن غلبون فرماتے ہیں کہ میں نے حرکی سے بصرہ میں قرآن پڑھا ۳ ابوالحسین احمد بن عثمان بن جعفر بن بویان ۴ ادریس بن عبدالکریم۔ ابن بویان فرماتے ہیں کہ ابھی تک ادریس نے خلف کی اختیار کردہ دسویں قراءۃ پڑھنی شروع نہیں کی تھی کہ میں نے اس سے پہلے ہی ان سے خلف کی وہ روایت پڑھ لی تھی جس کو انھوں نے سُلیم کے ذریعہ حمزہ سے نقل کیا ہے۔ ۵ خلف، ۶ سُلیم ۷ حمزہ۔

خلاد کی روایت۔ روایتی سند ۱ محمد بن احمد ۲ احمد بن موسیٰ ۳ یحییٰ بن احمد بن ہارون مزوّق ۴ احمد بن یزید حلوانی ۵ خلاد۔ ۶ سُلیم ۷ حمزہ۔

تلاوتی سند ۱ ابوالفتح فریر ۲ (ابواحمد سامری) عبداللہ بن حسین مقری ۳ محمد بن احمد بن شنبوذ ۴ ابوبکر محمد بن شاذان جوہری مقری ۵ خلاد۔ ۶ سُلیم ۷ حمزہ۔

امام کسائی کی قراءۃ کی سند۔ دوری کی روایت۔ روایتی سند ۱ ابومحمد عبدالرحمٰن بن عمر بن محمد بن معدل ۲ عبداللہ بن احمد ۳ جعفر بن محمد بن اسد نصیبینی ۴ ابوعمر دوری ۵ کسائی۔

تلاوتی سند ۱ دانی کے شیخ ابوالفتح ۲ عبدالباقی بن حسین ۳ محمد بن علی بن جُہلندی موصلی ۴ جعفر بن محمد ۵ ابوعمر دوری ۶ کسائی۔

ابوالحارث کی روایت۔ روایتی سند ۱ محمد بن احمد ۲ ابن مجاہد موصوف ۳ محمد بن یحییٰ ۴ ابوالحارث ۵ کسائی۔

تلاوتی سند ۱ ابوالفتح فارس بن احمد ۲ ابوالحسن عبدالباقی بن حسین مقری ۳ زید بن علی ۴ احمد بن حسن جوبطی سے مشہور ہیں ۵ محمد بن یحییٰ کسائی (صغیر) ۶ ابوالحارث ۷ کسائی۔

ابوعمرو (مصنفؒ) فرماتے ہیں یہ بعض سندیں ہیں ان بہت سی اسنادوں سے جن کے ذریعہ یہ روایات روایۃً اور تلاوۃً ہم تک پہونچی ہیں اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے اور میں اسی پر بھروسہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہوں اور وہی مجھے کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے (یہ بات قابل لحاظ ہے کہ ہر باب کے آخر میں حق تعالیٰ سے مدد چاہتے ہیں اور ان کی کفایت اور کارسازی کا اقرار کرتے ہیں پس بندہ وہی ہے جس کی نظر ہر وقت اور ہر حال میں اپنے حقیقی مالک پر رہے)

فائدہ۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قراء اور رواۃ کے ناموں اور چودہ رواۃ کے طرق کو اور سب روایتوں میں علامہ دانی کے شیوخ کو اختصار کے ساتھ پھر بتا دیا جائے تاکہ طلباء ان کو یاد کر لیں۔

عـ۱ اماموں کے نام:۔ امام نافعؒ، امام ابن کثیرؒ، امام ابوعمروؒ، امام ابن عامرؒ، امام عاصمؒ، امام حمزہؒ امام کسائیؒ۔ عـ۲ ان اماموں کے چودہ راوی شاطبیہ کی ترتیب پر۔ سیدنا قالونؒ، سیدنا ورشؒ سیدنا بزیؒ، سیدنا قنبلؒ، سیدنا دوریؒ، سیدنا سوسیؒ، سیدنا ہشامؒ، سیدنا ابن ذکوانؒ، سیدنا ابوبکر شعبہؒ، سیدنا حفصؒ، سیدنا خلفؒ، سیدنا خلادؒ، سیدنا ابوالحارثؒ، سیدنا دوریؒ۔ عـ۳ ان راویوں کے چودہ طرق:۔ سیدنا ابونشیطؒ، سیدنا ازرقؒ، سیدنا ابوربیعہؒ، سیدنا ابن مجاہدؒ، سیدنا ابوالزعراءؒ، سیدنا ابوعمران موسیٰ بن جریرؒ، سیدنا حلوانیؒ، سیدنا اخفشؒ، سیدنا یحییٰ بن آدمؒ، سیدنا عبیدؒ بن صباح سیدنا ادریسؒ بن عبدالکریم، سیدنا ابوبکرؒ محمد بن شاذان جوہری، سیدنا محمدؒ بن یحییٰ کسائی صغیر، سیدنا جعفر بن محمد نفیسینی۔ عـ۴ ان چودہ روایات کے دانی کے شیوخ چار ہیں۔ فارس کے لیے ابوالقاسم خلف بن ابراہیم بن محمد بن خاقان۔ اور بزی وابوعمرو کے دوری۔ اور ابن ذکوان کی روایت کے لیے عبدالعزیز بن جعفر بن محمد فارسی۔ اور حفص وخلف کی روایت کے لیے ابوالحسن طاہر بن غلبون۔ اور باقی آٹھ روایات کے لیے ابوالفتح فارس بن احمد رحمہ اللہ ہیں۔

چوتھا باب

قرآن کی تلاوت شروع کرنے سے پہلے اعوذ باللہ پڑھنے کے بیان میں

(اس باب میں دو باتیں بتائیں گے عـ۱ حق تعالیٰ سے پناہ مانگنے کے لیے استعاذہ کے الفاظ کیا ہوں۔ عـ۲ اعوذ آواز سے پڑھی جائے یا آہستہ) عـ۱ جاننا چاہیے کہ استعاذہ کے بارہ میں جو عبارت اہل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اداؤں سے ماہر قراء کے نزدیک (مختار و) مستعمل ہے وہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ہے (اور بعض لوگ دوسرے الفاظ سے بھی استعاذہ کر لیتے ہیں جیسے اَعُوْذُ کے بجائے اَسْتَعِیْذُ وغیرہ) اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان الفاظ سے قرآن اور حدیث دونوں کی موافقت (اور پیروی) ہو جاتی ہے۔ قرآن کی اس لیے کہ حق تعالیٰ نے جن کی بات سب سے زیادہ سچی (اور صحیح تر) ہے اپنے کلام میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ الخ (نحل ع۱۱) کہ جب آپ قرآن پڑھنا شروع کیا کریں تو (اعوذ باللہ پڑھ کر) شیطان مردود (کی برائی) سے اللہ کی پناہ لے لیا کریں (پس اس آیت میں الفاظ اسی ترتیب سے آئے ہیں) اور حدیث کی موافقت اس لیے ہے کہ حضرت نافع بن جبیر بن مطعم نے اپنے والد (حضرت جبیر) سے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپؐ نے استعاذہ میں بعینہٖ یہی الفاظ پڑھے۔ اور میں نے بھی (اپنے شیوخ سے) یہی الفاظ پڑھے ہیں اور انھیں کو اختیار کرتا ہوں ۱؎ اور اہل ادا کا اس پر اتفاق ہے کہ آیت کی پیروی اور حدیث کی موافقت کرنے کی غرض سے (جہری قراءۃ میں) تمام قراء کے لیے اعوذ کو پکار کر پڑھا جائے۔ مجھے اس میں کسی کا کوئی خلاف معلوم نہیں ہوا۔ عام ہے کہ قراءۃ کا شروع قرآن کے اول سے ہو یا حصوں سے (جن کو اہل مصر احزاب اور اعشار اور دوسرے ملکوں والے پارے اور رکوع کہتے ہیں) یا ان کے علاوہ (کسی اور آیت) سے (تلاوت کریں۔ (یہ تو اہل ادا کا عمل تھا) ۲؎ رہی اعوذ کو آواز سے اور آہستہ پڑھنے کی روایت۔ سو وہ امام ابوعمرو، امام نافع اور امام حمزہ سے ثابت ہوئی ہے۔ امام ابوعمرو سے تو (جہری کی روایت) ادا کے طور پر دو طریقوں سے آئی ہے ۱؎ ابو حمدون کے طریق سے جس کو انھوں نے یزیدی سے اور یزیدی نے ابوعمرو سے نقل کیا ہے ۲؎ محمد بن غالب کے طریق سے جس کو انھوں نے شجاع سے اور انھوں نے امام ابوعمرو سے نقل کیا ہے اور امام نافع سے اسحٰق مسیبی نے یہ روایت کیا ہے کہ وہ تمام قرآن میں استعاذہ کو آہستہ پڑھتے تھے اور امام حمزہ سے سید نا سُلیم نے یہ روایت کیا ہے کہ وہ صرف فاتحہ کے شروع میں تو اعوذ کو آواز سے پڑھتے تھے اور اس کے بعد تمام قرآن میں اس کو آہستہ پڑھتے تھے تاکہ یہ وہم نہ ہو کہ اعوذ آیت کا جزو ہے کیونکہ نحل میں جزو ہو کر بھی آئی ہے) سید نا خلف نے سید نا سُلیم سے اسی طرح نقل کیا ہے اور سید نا خلاد کی روایت سید نا سُلیم سے اس طرح ہے کہ امام حمزہ اعوذ کو آواز سے اور آہستہ دونوں طرح پڑھ لینے کی اجازت دیدیتے تھے نہ آواز سے پڑھنے والے کو منع کرتے تھے نہ آہستہ پڑھنے والے کو۔ اور باقی چار حضرات سے اس بارہ میں کوئی چیز بھی نص کے طور پر دو ضاحت کے ساتھ نہیں آئی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واللہ اعلم

فائدہ: ۱ اعوذ صحیح قول پر مستحب اور بعض کے نزدیک واجب ہے ۲ الرَّحِیْم پر وقف بھی کر سکتے ہیں اور وصل بھی لیکن اگر آیت کے شروع میں اللہ کا نام یا ان کی کوئی صفت ہو جیسے اَللّٰہُ الرَّحْمٰنُ تو پھر الرَّحِیْم کا وصل نہ کرنا چاہیے۔ اور سورۃ کے اول سے قراءۃ شروع کریں تو اعوذ اور بسم اللہ دونوں پڑھیں گے اور ان دونوں میں چار وجوہ ہوں گی (۱) فصل کل (۲) فصلِ اول و وصلِ ثانی (۳) وصلِ اول فصلِ ثانی (۴) وصلِ کل۔ اور درمیان کی آیت سے شروع کریں تو صرف نمبر ایک اور تین دو وجوہ جائز ہیں نمبر دو اور چار ناجائز ہیں۔

پانچواں باب

بسم اللہ کے بیان میں

۱ دو سورتوں کے درمیان (یعنی جب ایک سورۃ ختم ہو کر دوسری شروع ہو تو) بسم اللہ (کے پڑھنے اور نہ پڑھنے) میں اختلاف ہے۔ پس قالون، ابن کثیر، عاصم اور کسائی تمام قرآن میں دو سورتوں کے درمیان ہر جگہ بسم اللہ پڑھتے ہیں لیکن انفال اور برارۃ کے درمیان نہیں پڑھتے بلکہ یہاں ساتوں بسم اللہ کے ترک پر متفق ہیں۔ (اور سب کے لیے تین وجوہ ہیں اور تینوں بسم اللہ کے بغیر ہیں ۱ علیم پر وقف ۲ علیم پر سکتہ سانس لیے بغیر ۳ علیم کا بَرَاءَۃٌ سے وصل) اور باقی ساڑھے تین اس قراءۃ کی رو سے جو ہم نے ان کے لیے (اپنے شیوخ سے) پڑھی ہے سورتوں کے درمیان بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے اور (ان میں سے) حمزہ کے ناقلین تو (پہلی) سورۃ کے آخر کا دوسری سورۃ کے شروع سے..... وصل کرتے تھے اور درش و ابو عمرو اور ابن عامر کی قراءۃ میں دو سورتوں کے درمیان (شیوخ نے) سکتہ پسند کیا ہے جو سانس لینے کے بغیر ہوتا ہے اور ابن مجاہد (ان کے لیے) دو وجہ پسند کرتے تھے (۱) سورۃ (کے آخر) کا (دوسری) سورۃ سے وصل کر کے (آخری حرف کی) حرکت (وغیرہ) کو ظاہر کر دیا جائے (۲) سکتہ (پس حمزہ کے لیے صرف وصل اور درش، ابو عمرو اور ابن عامر کے لیے وصل و سکتہ دو وجہ نکل آئیں۔ اور قصیدہ میں درش کے لیے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ بھی ہے جو تیسری وجہ ہے اور زیادات میں سے ہے)

۲ اور ہمارے بعض شیوخ مدثر اور قیم، انفطار اور تطفیف، فجر و بلد، عصر و ہمزہ کے درمیان (ان چار موقعوں میں) ورش، ابو عمرو، ابن عامر کے لیے تو (سکتہ کے بجائے) بسم اللہ (پڑھنے) کے ذریعہ جدائی کرتے تھے اور حمزہ کی قراءۃ میں انھیں سورتوں کے درمیان سکتہ کرتے تھے (یعنی سکتہ والوں (ورش، ابو عمرو، ابن عامر) کے لیے بسم اللہ پڑھتے تھے اور وصل والوں (ورش، ابو عمرو، ابن عامر، حمزہ کے لیے سکتہ کرتے تھے) اور اس فرق کے بارہ میں ان قراء سے کوئی عبارت منقول نہیں ہے (جس میں ان حضرات نے ان میں اور دوسری سورتوں میں فرق بتایا ہو) بلکہ اس فرق کو شیوخ نے (اپنی رائے سے) پسند کیا ہے (اور وجہ یہ بتائی ہے کہ اس میں معنوی بشاعت (بے رونقی سی) ہے یعنی جدائی کے بغیر اَلْمَغْفِرَۃَ اور جَنَّتَیْنِ کے بعد لَا کا اور لِلّٰہِ اور بِالصَّبْرِ کے بعد وَیْلٌ کا آنا مناسب معلوم نہیں ہوتا اس لیے جدائی کر دی اور اس کا جواب یہ ہے کہ پھر اَلرَّحِیْمِ کے بعد بھی تو لَا اور وَیْلٌ کا آنا مناسب نہیں ہے نیز قرآن میں اور بھی بہت سے مواقع ایسے ہیں جیسے اَلْقَیُّوْمُ لَا اَلْعَظِیْمُ لَا اَلْمُحْسِنِیْنَ وَیْلٌ نیز بشاعت اس صورت میں ہے جب کہ لَا اور وَیْلٌ پر وقف کر دیا جائے اور گو ان شیوخ کے قول پر عمل کر لینا بھی جائز ہے لیکن محققین کی رائے ان سورتوں اور باقی سورتوں میں فرق نہ کرنا اولیٰ ہے

۳ سورۂ فاتحہ کے شروع میں (عام ہے کہ اسی سے پڑھنا شروع کریں یا وَالنَّاس میں کے بعد فاتحہ کو پڑھیں) اور جس سورۃ کے اول سے قاری تلاوت شروع کرے اس پر (ان دونوں صورتوں میں) سب بسم اللہ پڑھتے ہیں ان میں کسی کا بھی اختلاف نہیں یعنی نہ ان کا جو (اور سورتوں میں بسم اللہ کے ذریعہ) جدائی کیا کرتے ہیں اور نہ ان کا جو جدائی نہیں کرتے (اسی طرح اگر ایک سورۃ کو ختم کر کے پھر اگلی کو شروع کریں یا اس سے اوپر والی سورۃ کو پڑھیں جیسے وَالْعٰدِیٰتِ کے بعد اِنَّ الْاِنْسَانَ شروع کریں یا پہلی سورۃ پر وقف کر کے اس کے بعد والی سورۃ شروع کریں ان تین صورتوں میں بھی سب کے لیے بسم اللہ ہے۔)

۴ اور سورتوں کے درمیانی حصوں سے ابتدا کرنے کی صورت میں ہمارے شیوخ تمام قراء کی قراءۃ میں قاری کو اختیار دیتے تھے کہ چاہے بسم اللہ پڑھ لے اور چاہے ترک کر دے اور براءۃ کی آیتوں کا بھی یہی حکم ہے)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵ جب سورتوں کے آخر کا بسم اللہ سے ..... وصل کر دیا جائے تو اب بسم اللہ پر وقف کرنا جائز نہیں (یعنی وصلِ اول فصلِ ثانی ناجائز ہے۔ اور باقی تین وجوہ (فصلِ کل فصلِ اول وصلِ ثانی اور وصلِ کل) جائز ہیں)

سُورۂ فاتحہ

۱ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ میں دو قراءتیں ہیں (۱) عاصم اور کسائی کے لیے (مٰلِكِ) میم کے بعد الف سے (۲) باقی پانچ کے لیے (مَلِكِ) الف کے بغیر۔

۲ اَلصِّرَاطَ اور صِرَاطَ (اَ کے ساتھ ہو یا اَل کے بغیر) جس جگہ بھی آئے اس میں چار قراءتیں ہیں۔ (۱) خلف کے لیے دونوں میں ہر جگہ صاد کا زا کے ساتھ اشمام (جس کے معنی یہ ہیں کہ صاد اور زا دونوں کا کچھ کچھ حصہ لے کر دونوں سے ایک حرف بنا لیتے ہیں جو سننے میں زُ زا کی طرح معلوم ہوتا ہے اور اس کو اشمام بالحرف کہتے ہیں) (۲) خلاد کے لیے صرف یہاں اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ میں زا کے ساتھ اشمام (اور باقی سب جگہ خالص صاد۔ یہ وہ ہے جو تیسیر میں ہے اور مناسب یہ ہے کہ یہاں اَلصِّرَاطَ میں خلاد کے لیے اشمام بھی پڑھیں اور خالص صاد بھی۔ اور اشمام کے ساتھ تو شَیْءٌ اور اَنْ میں عدم سکتہ پڑھیں یہ ابو الفتح کا طریق ہے اور خالص صاد کے ساتھ شَیْءٌ اور اَنْ میں سکتہ پڑھیں یہ ابو الحسن کا طریق ہے اور اس کے خلاف کرنے سے طرق میں خلط ہو جائے گا (ارشاد المرید) (۳) قنبل کے لیے دونوں میں ہر جگہ صاد کے بجائے سین اَلسِّرَاطَ۔ سِرَاطَ (۴) باقی ساڑھے پانچ کے لیے دونوں میں ہر جگہ صاد۔

۳ عَلَيْهِمْ۔ اِلَيْهِمْ۔ لَدَيْهِمْ تینوں میں دو قراءتیں ہیں (۱) حمزہ کے لیے وقف و وصل دونوں حالتوں میں ھَا کا پیش (عَلَيْهُمْ۔ اِلَيْهُمْ۔ لَدَيْهُمْ (۲) باقی چھ کے لیے تینوں میں ھَا کا زیر۔

۴ جمع کی میم میں (جو ھُمْ۔ کُمْ۔ تُمْ میں آیا کرتی ہے جب اس کے بعد حرکت والا حرف ہو) چار قراءتیں ہیں (۱) ابن کثیر اس میم کو پیش دے کر اس کا واو کے ساتھ صلہ کرتے ہیں (یعنی میم کو اُلٹے پیش سے ھُمُو۔ کُمُو۔ تُمُو پڑھتے ہیں (عام ہے کہ میم کے بعد ہمزۂ قطعی ہو جیسے عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ یا کوئی اور حرف ہو جیسے لَهُمْ تُنْذِرْهُمْ وغیرہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) قالون کے لیے اس میں دو وجوہ ہیں (الف) ضمہ مع صلہ کے هُمُوْ کُمْ۔ اور صلہ کے واو کے بعد ہمزہ ہو تو واو میں مد اور قصر دونوں ہوتے ہیں (ب) میم کا سکون) (۳) ورش صرف اس صورت میں میم کو ضمہ دے کر صلہ (اور مد) کرتے ہیں جب کہ میم کے بعد ہمزہ (قطعی) ہو (جیسے لَهُمُوْٓ اٰمِنُوْا مَعَكُمْ اِنَّمَا وغیرہ ورنہ میم کو ساکن پڑھتے ہیں جیسے فَهُمْ كَا) (۴) باقی پانچ جمع کی میم کو ساکن پڑھتے ہیں۔

۵ اگر جمع کی میم کے بعد ہمزۂ وصلی ہو (جو وصل میں حذف ہو جاتا ہے) اور میم سے پہلے ھا ہو اور ھا سے پہلے جزم والی یا ہو یا کسرہ (والا حرف) ہو (جو ما ھا سے ملا ہوا ہو) تو وہاں ھا اور میم میں تین قراءتیں ہیں (۱) حمزہ اور کسائی کے لیے ھا اور میم دونوں کا پیش عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ بِهِمُ الْاَسْبَابُ۔ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ اور ان جیسی اور مثالیں اور یہ وصل کی حالت میں ہے اور اگر اس میم پر وقف کرتے ہیں تو دونوں ھا کا کسرہ اور میم کو ساکن پڑھتے ہیں لیکن حمزہ مذکورہ بالا تین کلمات (عَلَيْهِمْ۔ اِلَيْهِمْ۔ لَدَيْهِمْ) میں اپنے قاعدہ کے موافق (وقف و وصل) ہر حال میں ھا کا پیش پڑھتے ہیں (۲) ابو عمرو اس قسم میں وصلاً ھا اور میم دونوں کا کسرہ پڑھتے ہیں (یعنی عَلَيْهِمِ الذِّلَّةُ۔ مِنْ دُوْنِهِمِ امْرَاَتَيْنِ۔ بِهِمِ الْاَسْبَابُ) (۳) باقی چار وصل ہی میں ھا کا کسرہ اور میم کا پیش پڑھتے ہیں اور وقف میں سب حضرات بلاخلاف (ھا کا کسرہ اور) میم کو ساکن پڑھتے ہیں (صرف حمزہ کے لیے نمبر تین کے تینوں کلمات میں ہا کا ضمہ ہے) اور توفیق حق تعالیٰ ہی کی مدد سے ہے اور وہی مجھے کافی ہیں اور وہ بہترین کارساز ہیں واللہ اعلم بالصواب۔

فائدہ ۱ ساکن سے پہلے هُمْ میں یہ تین قراءتیں اس صورت میں ہیں جب کہ ھا سے پہلے جزم والی یا ہو یا وہ کسرہ ہو جو ھا کے پاس والے حرف پر ہو نہ کہ ھا سے تیسرے حرف پر پس اگر ساکن کُمْ اور نُمْ کے بعد . . . . ہو یا هُمْ کے بعد ہو لیکن ہا سے پہلے جزم والی یا اور کسرہ نہ ہو یا کسرہ ہو لیکن تیسرے حرف پر ہو یا دوسرے کلمہ کا ہو تو ان چاروں صورتوں میں سب کے لیے دونوں حرفوں کا پیش ہوتا ہے جیسے عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ۔ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ۔ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ۔ لَهُمُ اتَّقُوْا۔ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۔

۲ هُمْ۔ كُمْ۔ ثُمْ پڑھنے کو صلہ اور هُمْ۔ كُمْ۔ ثُمْ پڑھنے کو عدم صلہ کہتے ہیں۔

۳ فَاحْكُمْ۔ اٰنِ احْكُمْ میں جو میم ہے وہ خود کلمہ کا ہے جمع کا نہیں اس بنا پر اس کو سب ساکن ہی پڑھتے ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِدغامِ کبیر

کے بارے میں ابوعمرو کے مذہب کا بیان

یاد رکھو اللہ تعالیٰ تم کو (علم قرآت اور دوسرے علوم کے صحیح طور پر سمجھنے کے لیے اور دنیا و آخرت کی کامیابی کے لیے) سیدھی راہ دکھائے کہ میں اس (چھٹے) باب میں (اور اسی طرح ساتویں میں) صرف ابوعمرو کا مذہب بیان کروں گا جو ان متحرک حروف کے ادغام کے بارہ میں ہے جو تلفظ میں ایک طرح کے ہوں (جن کو مثلین کہتے ہیں جیسے ب اور ب) یا مخرج میں قریب قریب ہوں (جن کو متجانسین اور متقاربین کہتے ہیں جیسے دال اور تا اور ذال و سین چونکہ حقیقت کے لحاظ سے ہر ایک حرف کا مخرج دوسرے سے جدا ہے اس لیے کبھی متجانسین اور متقاربین دونوں کو صرف متقاربین بھی کہہ دیتے ہیں) اور یہ (مثلین اور متقاربین) دو طرح آتے ہیں۔ ۱ (رسماً) متصل ہو کر کہ دونوں ایک کلمہ میں ہوں جیسے مَنَاسِكَكُمْ۔ خَلَقَكُمْ ۲ منفصل ہو کر کہ دونوں ٹکڑوں میں ہوں جیسے قِيلَ لَهُمْ۔ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ اور میں اس (ادغام) کو انشاء اللہ تعالیٰ اسی طرح بیان کروں گا جس طرح میں اس کو روایت اور تلاوت کے اعتبار سے اختیار کرتا ہوں واللہ اعلم بالصواب۔

فائدہ۔ ایک حرف کو دوسرے میں ملا کر دونوں سے ایک تشدید والا حرف بنا لینے کو ادغام کہتے ہیں۔ اور پہلے حرف کو مدغم اور دوسرے کو مدغم فیہ کہتے ہیں۔ اگر پہلے حرف پر حرکت ہو اور اسے ساکن کر کے ادغام کریں تو اس کو ادغام کبیر کہتے ہیں جیسے خَلَقَكُمْ سے خَلْقَكُمْ اور اگر پہلا حرف ساکن ہو تو اس کے ادغام کو ادغام صغیر کہتے ہیں۔ جیسے :۔ مَرْيَحْتُ تِجَارَتُهُمْ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھٹا باب

ان مثلین کے ادغام کے بیان میں جو ایک کلمہ میں بھی آتے ہیں اور دو کلموں میں بھی

۱ یاد رکھو کہ ابو عمرو ایک کلمہ کے مثلین میں سے صرف مَنَاسِكَكُمْ (بقرہ ع۲۵) اور مَا سَلَكَكُمْ (مدثر ع۲) میں ادغام کرتے ہیں اور ان دونوں کے علاوہ سب جگہ اظہار سے پڑھتے ہیں جیسے حِبَاهُهُمْ اور وُجُوهُهُمْ اور يُشْعِرُكُمْ اور اَتُحَاجُّوْنَنَا اور اَتَعِدَانِنِيْ اور ان جیسی اور مثالیں۔

۲ اور اگر مثلین دو کلموں میں ہوں تو ان میں سے پہلے کا دوسرے میں تمام قرآن میں، (ہر جگہ) ادغام کرتے ہیں۔ عام ہے کہ اول حرف کا ماقبل ساکن ہو خواہ متحرک (اور قرآن میں مثلین میں سے سترہ حرف واقع ہوئے ہیں جو بَتْ۔ ثَجْ۔ رَسَ۔ عَمْ۔ فَقَ۔ كَلْمَنْ۔ وَهِيَ میں جمع ہیں اور مثالیں اسی ترتیب سے درج کی جاتی ہیں اور ہر ایک حرف کی مثال پر نمبر بھی لگا دیے ہیں جو اس اشارہ کے لیے ہیں کہ مثلاً بَا کے بعد بَا اتنی جگہ آئی ہے اور اتنی جگہ ادغام ہوا ہے جیسے ۱ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ ۲ اَلشَّوْكَةُ تَكُوْنُ ۳ رَحِبَتْ ثُمَّ فَقَمُوْهُمْ ۴ لَا اَبْرَحُ حَتّٰى ۵ شَهْرُ رَمَضَانَ ۶ اَلنَّاسَ سُكٰرٰى ۷ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ ۸ (يَسْمَعُ غَيْرَ ۹ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ ۱۰ (اَلرِّزْقَ قُلْ) ۱۱ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا۔ نَذْكُرَكَ كَثِيْرًا۔ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ۱۲ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ ۱۳ يَعْلَمُ مَا ۱۴ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۱۵ (هُوَ وَالَّذِيْنَ) ۱۶ فِيْهِ هُدًى۔ اِنَّهٗ هُوَ۔ لِعِبَادَتِهٖ هَلْ تَعْلَمُ ۱۷ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهُ لقمٰن (ع۳) میں ادغام نہیں کرتے کیونکہ اس میں کاف سے پہلے نون ساکن ہے پس اس میں اس صورت میں (قاعدہ کے موافق) اخفا ہوگا اور چونکہ اخفا بھی ادغام کے حکم میں ہے اس لیے کاف کا کاف میں ادغام کرنے سے کلمہ میں دو تشدید جمع ہو جائیں گے یا اخفا کے سبب تخفیف حاصل ہے اس لیے ادغام کی حاجت نہیں پس اخفا بھی جزئی مانع ہے)۔

ادغام کے چار کلی موانع اور اگر مثلین میں سے پہلے حرف پر تشدید ہو جیسے اُحِلَّ لَكُمْ اور مَسَّ سَقَرَ اور فَمَّ مِيقَاتُ اور صَوَّافَّ فَإِذَا اور إِلَىٰ أُمِّ مُوسَىٰ اور الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ یا پہلے حرف پر) تنوین ہو (جیسے) بِعَذَابٍ بَئِيسٍ اور مِنْ أَنصَارٍ رَبَّنَا یا (پہلا حرف) خطاب کی تا ہو (جیسے) أَنَا أَنْتَ نُكِرَهُ۔ یا متکلم کی تا ہو (جیسے) كُنْتُ تُرَابًا وغیرہ تو ان (چار صورتوں) میں بھی پہلے حرف کا ادغام نہیں کرتے۔

۴ پس اگر مثلین میں سے پہلا حرف معل ہو (کہ اس کے بعد سے کوئی حرف علت حذف ہو گیا ہو) جیسے يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا (آل عمران ع۹) اور يَخْلُ لَكُمْ (یوسف ع۲) اور وَإِنْ تَكُ كَاذِبًا (غافر ع۶) وغیرہ یہ تینوں اصل میں يَبْتَغِيْ۔ يَخْلُوْ۔ يَكُوْنُ تھے۔ پھر حروفِ علت حذف ہو گئے (لیکن حق یہ ہے کہ معل کی یہ تین ہی مثالیں واقع ہوئی ہیں۔ پس یہاں وَشُبْهَةٌ کی حاجت نہیں تھی) تو اس میں اہلِ ادا کا اختلاف ہے پس ابن مجاہد اور ان کے شاگردوں کے مذہب پر تو (ان تینوں میں) اظہار ہے اور ابوبکر داجونی وغیرہ کے مذہب پر ادغام ہے اور میں نے اس قسم کو دونوں وجہوں سے پڑھا ہے (یعنی ان تینوں میں ادغام و اظہار دونوں صحیح ہیں)۔

۵ وَيٰقَوْمِ مَنْ يَنْصُرُنِيْ (ھود ع۶) اور وَيٰقَوْمِ مَا لِيْ (غافر ع۱) میں اگرچہ لفظِ قوم معل ہے (کیونکہ اس کے آخر میں سے متکلم کی یا حذف ہو گئی ہے اس بنا پر کہ یہ اصل میں يٰقَوْمِيْ تھا) لیکن (دونوں جگہ اس کے) ادغام میں مجھے کسی کا بھی خلاف معلوم نہیں ہوا (کیونکہ متکلم کی یا کلمہ کے اصلی حروف میں سے نہیں ہے پس اس میں صرف ادغام ہے۔

۶ اور حق تعالیٰ کے ارشاد آلَ لُوْطٍ میں ہر جگہ (جو چار جگہ حجر ع۴ و ع۵ و نمل ع۴ و قمر ع۲ میں آیا ہے) عام اہلِ بغداد اظہار کو اختیار کرتے تھے اور ابن مجاہد کا عمل بھی اسی پر تھا اور دلیل یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کرتے تھے کہ اس کلمہ میں حروف کم ہیں (اس لیے ثقل پیدا نہیں ہوا تاکہ ادغام کا سبب بن جاتا یا ادغام کرنے سے ایک حرف اور کم ہو جائے گا) اور ان کے علاوہ دوسرے حضرات ادغام کو اختیار کرتے تھے اور میں نے بھی ادغام ہی پڑھا ہے۔

اور (حروف کم ہونے کی دلیل کا جواب یہ ہے کہ) لَكَ كَيْدًا (یوسف ع ۱) میں (ہمارا اور آپ کا) سب کا ادغام پر اجماع ہے حالانکہ لَكَ میں اَلَ سے بھی کم حروف ہیں اس لیے کہ لَكَ میں تو دو ہی حرف ہیں (اور اَلَ میں تین ہیں) پس لَكَ كَيْدًا کا ادغام دلیل ہے اس پر کہ اَلْ لُوْطٍ میں بھی ادغام صحیح ہے (کیونکہ اگر حروف کی کمی اظہار کا سبب ہوتی تو لَكَ كَيْدًا میں بدرجۂ اولیٰ اظہار ہونا چاہیے تھا)

ابو عمرو دانیؒ فرماتے ہیں کہ اگر اَلَ لُوْطٍ میں اظہار روایت کے لحاظ سے صحیح اور ثابت ہوتا تو اس کی صحیح دلیل صرف یہ ہوتی کہ اس کے عین کلمہ میں تغیر ہو چکا ہے اس لیے کہ (سیبویہ کی رائے پر اصل کے لحاظ سے) اَلَ میں الف کے بجائے ھا تھی (یعنی اَھْلٌ تھا) پھر (مخرج کے ایک ہونے کے سبب) ھا ہمزہ سے بدل گئی پھر ہمزہ الف سے بدل گیا (اَالٌ ہو گیا اور ابو الحسن بن شنبوذ اور کسائی کی رائے پر یہ اصل میں اَوَلٌ تھا واو الف سے بدل گیا اَالٌ ہو گیا اور یہ دوسری تعلیل زیادات میں سے ہے اور یہی صحیح بھی ہے مزید تفصیل شرح[1] شاطبیہ اردو میں دیکھو۔ پس اس میں ادغام کے ذریعہ مزید تغیر کرنا مناسب نہیں رہی حروف کی کمی والی دلیل سو وہ تو کسی طرح بھی درست نہیں بیٹھتی پس اگر اظہار روایۃً صحیح ہوتا تو ابن مجاہد وغیرہ کے قول میں صرف یہی کمی ہوتی کہ دلیل نامناسب ہے اور اب اس میں دو کمزوریاں ہیں ۱ اظہار روایۃً صحیح نہیں ۲ دلیل بھی درست نہیں)

۶ اگر هُوَ کی ھا پر پیش ہو (جو ابو عمرو کے لیے اس صورت میں ہوتا ہے جب کہ هُوَ واو، فا، لام کے بعد نہ ہو) اور هُوَ کے بعد دوسرا واو آجائے جیسے اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ اور كَانَتْهُ هُوَ وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ وغیرہ تو اس میں بھی اہل ادا کا اختلاف ہے پس ابن مجاہد اس میں اظہار کو اختیار کرتے تھے (کیونکہ جب هُوَ کے واو کو ادغام کے لیے ساکن کیا جائے گا تو وہ مدہ ہو جائے گا اور مدہ کا ادغام منع ہے کیونکہ اس سے اس کی طبعی کشش باقی نہیں رہتی) اور ان کے علاوہ دوسرے حضرات کا عمل ادغام پر ہے اور میں نے بھی ادغام ہی پڑھا ہے اور قیاس بھی یہی

[1] مصنف شیخ القراء حافظ عشرہ حضرت مولانا قاری فتح محمد صاحب لائلپوری پانی پتی مدظلہ اور ترجمہ میں جہاں بھی شرح شاطبی آئے یہی سمجھیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(چاہتا) ہے کیونکہ حق تعالیٰ کے ارشاد یَاتِیْ یَوْمٌ اور نُوْدِیْ یٰمُوْسٰی میں ابن مجاہد وغیرہ سب یَا کا یَا میں ادغام کرنے پر متفق ہیں۔ حالانکہ ان میں بھی یَا سے پہلے حرف کا کسرہ ہے (اور جب یا کو ادغام کے لیے ساکن کرتے ہیں تو یہ بھی مدہ ہو جاتی ہے) اور ان دونوں بابوں (یا اور واو) میں (ذرا بھی) فرق نہیں ہے (پھر اس کے کیا معنی کہ واو مدہ کا تو اظہار کیا جائے اور یَا مدہ کا ادغام جب دونوں مدہ ہو جاتے ہیں تو دونوں کا حکم بھی ایک ہی ہونا چاہیے یا دونوں کا اظہار ہو یا دونوں کا ادغام۔ اور حق یہ ہے کہ اصلی مدہ کا ادغام منع ہے اسی لیے مَا نُوْا وَهُمْ اور فِیْ یَوْمِیْ میں اظہار ضروری ہے اور عارضی مدہ کا ادغام منع نہیں اور ادغام کبیر میں واو اور یَا عارضی طور پر مدہ بن جاتے ہیں اس لیے ان کی مدیت چنداں لحاظ کے قابل نہیں (پس اگر هُوَ کی هَا و واو اور فا کے بعد ہونے کی بنا پر ساکن ہو جیسے فَهُوَ وَلِيُّهُمْ اور وَهُوَ وَاقِعٌ یا واو سے پہلے ساکن تو ہو لیکن هُوَ کی هَا کے سوا اور کوئی حرف ہو جیسے اَلْعَفْوَ اَمُرْ اور مِنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وغیرہ تو ان دونوں صورتوں میں) بلا خلاف ادغام ہوتا ہے (کیونکہ ان صورتوں میں واو ساکن ہونے سے مدہ نہیں ہوتا)

ابو عمرو دانی فرماتے ہیں کہ وَالّٰٓئِیْ یَئِسْنَ سورۂ طلاق میں ابو عمرو کی اس قراءۃ پر جس میں وہ ہمزہ کا یا بے ساکنہ سے ابدال کرتے ہیں اس (ہمزہ سے بدلی ہوئی) یَا کا (یَئِسْنَ کی یَا میں) ادغام جائز نہیں کیونکہ (اول تو) ابدال عارضی چیز ہے (پس یہ یَا اصلی نہیں ہے اس لیے گویا مثلین جمع نہیں ہوئے) اور (دوسرے) اس سے بھی اظہار ہی کی تائید ہوتی ہے کہ اس کلمہ میں تعلیل ہو چکی ہے اس طور پر کہ (یہ اصل میں وَالّٰٓئِیْ تھا) اس کے آخر میں سے یَا حذف ہو گئی پھر ہمزہ یَا سے بدل گیا پس اگر اب یَا کا ادغام کریں گے تو کلمہ میں تین تعلیلیں جمع ہو جائیں گی (اور نشر کی تحقیق پر اس میں اظہار کے ساتھ ادغام بھی صحیح ہے اور ابو عمرو کی طرح بزی کے لیے بھی دونوں وجہ ہیں کیونکہ وہ بھی ہمزہ کا یائے ساکنہ سے ابدال کرتے ہیں اور چونکہ یہ یَا حرکت والے ہمزہ سے بدلی ہوئی ہے اس لیے اس کو صغیر کے بجائے کبیر میں بیان کیا ہے۔ رہی ان کی دوسری قراءۃ جس میں ہمزہ کی تسہیل ہے سو اس میں چونکہ مثلین جمع نہیں ہوتے اس لیے ادغام کا قاعدہ بھی نہیں پایا جاتا) اور توفیق حق تعالیٰ ہی کی مدد سے ہے اور صحیح اور درست بات کو وہی خوب جانتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتواں باب

ان دو قریب المخرج حرفوں کے ادغام کے بیان میں جو ایک کلمہ میں ہوں یا دو کلموں میں

۱ یاد رکھو اگر دو قریب المخرج حروف ایک کلمہ میں جمع ہو رہے ہوں تو ابو عمرو ان میں سے صرف قاف کا کاف میں دو شرطوں سے ادغام کرتے ہیں (۱) قاف سے پہلے حرف پر حرکت ہو۔ (۲) کاف جمع مذکر کی ضمیر کا ہو (یعنی کاف کے بعد میم ہو) جیسے خَلَقْكُمْ اور رَزَقْكُمْ۔ يَخْلُقْكُمْ يَرْزُقْكُمْ۔ وَاثَّقُكُمْ وغیرہ اور ان کے ماسوا میں یعنی جن کلمات میں قاف سے پہلے ساکن ہو اور اسی طرح جن کلمات میں کاف کے بعد میم نہ ہو جیسے وَمِيثَاقَكُمْ اور بِوَرِقِكُمْ اور خَلَقَكَ اور نَرْزُقُكَ وغیرہ (ان سب میں اظہار کرتے ہیں)۔

۲ اور اِنْ طَلَّقَكُنَّ تحریم (۵) میں اہل ادا کا اختلاف ہے۔ پس اس میں ابن مجاہد کا عمل تو اظہار پر تھا اور ان کے عام شاگرد بھی اسی پر ہیں اور یزیدی نے اس میں ابو عمرو کے لیے ادغام کو ضروری قرار دیا ہے (یعنی یہ کہا ہے کہ چونکہ اس کلمہ میں ثقل ہے اس لیے اس میں ادغام کرنا چاہیے تھا) پس یہ دلیل ہے اس پر کہ وہ اس کلمہ کو ابو عمرو سے اظہار کے ساتھ روایت کرتے ہیں (تبھی تو ادغام کو ضروری قرار دیا ہے)

(لیکن ناظم غالباً شاطبی کی رائے پر وَاَلْزَمَ الْيَزِيْدِيُّ اَبَا عَمْرٍو بِاِدْغَامِهٖ کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ چونکہ ابو عمرو کے لیے اس میں ادغام کرنا ضروری تھا اس لیے انھوں نے اپنے قاعدہ کے موافق اس میں ادغام کیا ہے پس اس احتمال کے ہوتے ہوئے یقینی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا کہ یزیدی نے ابو عمرو سے اس میں اظہار ہی روایت کیا ہے اور حق یہ ہے کہ نقل میں استدلال سے کام نہیں چلتا اس میں تو اقوال کی تائید ہی سے قوت پیدا ہوتی ہے۔ کذا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال القاری فی شرح القصیدۃ)

ابو عمرو دانیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے طَلَّقَكُنَّ میں ادغام ہی پڑھا ہے اور جمع اور تانیث کے مجموعے کے ثقیل ہونے کی بنا پر قیاس بھی یہی چاہتا ہے اور نشر کی تحقیق پر اس میں ادغام اور اظہار دونوں صحیح ہیں)

۳۔ اور اگر متقاربین دو کلموں میں ہوں تو (ان میں سے) صرف سولہ حرفوں کا ادغام کرتے ہیں اور وہ یہ ہیں:- حا۔ قاف۔ کاف۔ جیم۔ شین۔ ضاد۔ سین۔ دال۔ تا۔ ذال ثا۔ را۔ لام۔ نون۔ میم۔ با (جو حَقَّ كَجَّ۔ شَضَّ سَدَّ۔ تَذْ۔ ثَرْ۔ لَنْ مَبَّ میں جمع ہیں) اور میں نے ان کو ایک بامعنی کلام میں جمع کر دیا ہے تاکہ اس کو یاد کر لیا جائے۔ اور وہ یہ ہے ؎ سَنَشُدُّ بُحُجَّتِكَ بَذْلَ رَضٍ قَمْ (اور مصنف نے تفصیل بھی اسی ترتیب کی ہے لیکن ترجمہ میں یاد کی آسانی کی غرض سے حروف ہجا والی ترتیب اختیار کی گئی ہے اور ان کا مجموعہ یہ ہے:- بَتْ۔ ثَجَّ۔ دَذْ۔ رَسَشْ۔ ضَقْ۔ كَلْمَنْ)۔ اور یہ ادغام اس صورت میں ہوتا ہے کہ دونوں موانع نہ ہوں یعنی اوّلاً حرف (مدغم) تنوین والا نہ ہو جیسے وَكَاَنْ تَصْدِيْقَ لَقَدْ۔ تشدید والا نہ ہو (جیسے) اَلْحَقُّ كَمَنْ خطاب کی تا بھی نہ ہو (جیسے اِلَّا مَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا وغیرہ۔ مثل مجزوم بھی نہ ہو (جیسے) وَلَوْ يُؤَاخِذُ سَعَةً (اور اس کی یہی ایک مثال آئی ہے۔ ان سولہ حرفوں کی تفصیل)

۱۔ بَا۔ اس کا صرف يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ کے میم میں ادغام کرتے ہیں جس جگہ بھی آئے (اور یہ لفظ پانچ جگہ آیا ہے۔ آل عمران ع۱۳۔ مائدہ ع۱۶ و ع۔ عنکبوت و فتح ع)

اور بقرہ ع۱۶ والے میں چونکہ ابو عمرو با کو ساکن پڑھتے ہیں اس لیے وہ ادغام صغیر کے قبیل سے ہے

۲۔ تَا۔ کا جب کہ وہ مخاطب کی ضمیر نہ ہو ان دس حرفوں میں (ستر جگہ) ادغام کرتے ہیں (جو نَجْ دَزَسَ اور شَضْ ظَطَ میں جمع ہیں)۔ (۱) ثا میں (سترہ جگہ) جیسے بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ اور اَلْمَوْتُ ثُمَّ وغیرہ۔ اور ان میں سے وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ (بقرہ ع۱۶) اور حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ (جمعہ ع۱) میں فتحہ کے خفیف ہونے کی بنا پر ان مجاہد تا کا ادغام نہیں کرتے تھے اور میں نے ان کو دونوں وجہ سے پڑھا ہے۔ (۲) جیم میں (ستر جگہ) جیسے اَلصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ اور مِائَةَ جَلْدَةٍ اور وَنَصْلِيَةَ جَحِيْمٍ وغیرہ۔ (۳) ذال میں (گیارہ) جگہ جیسے عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ذٰلِكَ اور وَالَّذِيْنَ ذَرَوْا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ لیکن وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ (اسرا ع) اور فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی (روم ع) میں ابن مجاہد اظہار کرتے تھے اور میں نے ان کو دونوں وجوہ سے پڑھا ہے (۴) زا میں صرف (تین جگہ) بِالْاٰخِرَةِ زُيِّنَّا (نمل ع) اور فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا (صٰفّٰت ع) اور اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا (زمر ع) میں۔ (۵) سین میں (چودہ جگہ) جیسے بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا اور اَلصّٰلِحٰتُ سَنُدْخِلُهُمْ اور اَلسَّحَرَةُ سُجِّدِيْنَ وغیرہ۔ (۶) شین میں صرف (تین جگہ) اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ (ج۔ ع) اور بِاَرْبَعَةٍ شُهَدَآءَ دو جگہ نور (ع و ع) میں۔ ابو عمرو دانی کہتے ہیں کہ مجھے ابو الفتح نے لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا فَرِيًّا (مریم ع) کو دتا کے) کسرہ کے قوی ہونے کی بناء پر ادغام سے پڑھایا ہے اور میں نے اس کو (دوسرے شیوخ سے) اظہار سے بھی پڑھا ہے کیونکہ اس میں سے عین کلمہ حذف ہو گیا ہے (اس لیے مزید تخفیف کی حاجت نہیں) (۷) صاد میں صرف (تین جگہ) وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا۔ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا (نبا ع) اور فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا میں۔ (۸) ضاد میں صرف (ایک جگہ) وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا میں۔ (۹) طا میں (پانچ جگہ) جیسے اَلصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ اور اَلصّٰلِحٰتُ طُوْبٰى لَهُمْ وغیرہ۔ لیکن وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ (نسا ع) کو میں نے دونوں وجوہ سے پڑھا ہے اور ابن مجاہد کا عمل اظہار پر تھا اس بناء پر کہ یہ معلل ہے (کیونکہ یہ وَلْتَاْتِيْ تھا) اور دوسرے حضرات کا عمل ادغام پر ہے کیونکہ تا پر کسرہ ہے جو قوی حرکت ہے (اس لیے تخفیف کی ضرورت ہے) (۱۰) ظا میں صرف (دو جگہ) اَلْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ (نساء ع) اور نحل (ع) میں (پس تاکا ان دس حروف میں ادغام ہوتا ہے لیکن ان میں سے پانچ موقعوں میں اظہار و ادغام دونوں ہیں جو ابھی نمبر ایک و تین و نو میں گذرے ہیں)

۳۔ تا کا ان پانچ حرفوں میں (تیرہ جگہ) ادغام کرتے ہیں (جو تَنْ۔ سَشَضَ میں جمع ہیں (۱) تا میں صرف (دو جگہ) حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ حجر (ع) اور اَلْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ نجم (ع) میں (۲) ذال میں صرف (ایک جگہ) وَاَلْحَرْثِ ذٰلِكَ (آل عمران ع) میں (۳) سین میں (چار جگہ) وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ (نمل ع) اور مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ (طلاق ع) اور بِهٰذَا الْحَدِيْثِ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ (ن ع) وغیرہ (یعنی مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا) (۴) شین میں (پانچ جگہ) حَيْثُ شِئْتُمْ اور حَيْثُ شِئْتُمَا دونوں میں ہر جگہ (اور دونوں دو دو جگہ آئے ہیں اول بقرہ ع و اعراف ع میں اور ثانی بقرہ ع

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واعراف ع۲ میں) اور مثلث شعب مرسلت (ع۱) میں (۵) ضاد میں صرف (ایک جگہ) حدیث ضیف ابرھیم ذریت (ع۱) میں۔

ع۴ جیم کا صرف دو حرفوں شین اور تا میں دو جگہ ادغام کرتے ہیں (الف) اخرج شطأہ (فتح ع۱) کے شین میں (ب) ذی المعارج تعرج الملئکۃ (معارج، ع۱) کی تا میں۔

ع۵ حا کا عین میں صرف ایک جگہ (فمن زحزح عن النار) آل عمران (ع۱۹) میں ادغام کرتے ہیں اس کو ابو عبدالرحمن ابن الیزیدی نے اپنے والد (یزیدی) سے اور انھوں نے ابو عمرو سے نصاً روایت کیا ہے اور اس کے سوا باقی سب مقامات میں حا کا عین سے پہلے اظہار کرتے ہیں جیسے فلا جناح علیھما اذا لمسیح عیسی اور وما ذبح علی النصب اور لا یصلح عمل المفسدین وغیرہ

ع۶ دال کا ان دس حرفوں میں تینتالیس جگہ ادغام کرتے ہیں جو تث۔ جن ز۔ ستش۔ صضط میں جمع ہیں۔ اور (تفصیل یہ ہے کہ) دال کی تین حالتیں ہیں اول یہ کہ دال سے پہلے حرف پر حرکت ہو (رہی خود دال سو اس پر تینوں حالتوں میں حرکت ہی ہوتی ہے) اس صورت میں دال کا (ان میں سے) پانچ حرفوں میں ادغام کرتے ہیں جو تث ستشص میں جمع ہیں کیونکہ ایسی دال کے بعد یہ پانچ ہی حرف آئے ہیں) (۱) تا میں صرف (ایک جگہ) فی المسجد تلک (بقرہ ع۲۰) میں (۲) ذال میں بھی صرف ایک جگہ) والقلئد ذلک (مائدہ ع۱) میں (۳) سین میں بھی صرف (ایک جگہ) عدد سنین (مومنون ع۱) میں۔ (۴) شین میں صرف (دو جگہ) وشھد شاھد یوسف (ع۱) واحقاف (ع۱) میں۔ (۵) صاد میں بھی صرف (دو جگہ) تفقد صواع الملک (یوسف ع۸) اور فی مقعد صدق (قمر ع۱) میں۔ دوم یہ کہ دال سے پہلا حرف ساکن ہو اور دال پر کسرہ یا ضمہ ہو اس صورت میں دال کا نو حرفوں میں ادغام کرتے ہیں (اور نو ہی آئے بھی ہیں اور سوا حرف شین نہیں آیا ہے) (۱) تا میں صرف (دو جگہ) من الصید تنالہ (مائدہ ع۱۲) اور تکاد تمیز (ملک ع۱) میں (۲) تا میں بھی صرف (دو جگہ) یرید ثواب الدنیا (نساء ع۱۹) یلمز ثم یرید ثم جعلنا (اسراء ع۱) میں (۳) جیم میں بھی صرف (دو جگہ) داود جالوت (بقرہ ع۳۲) اور دار الخلد جزاء (فصلت ع۵) میں۔ ابو عمرو دانی کہتے ہیں کہ ابن مجاہد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری مثال (اَلْخُلْدُ جَزَآءً) میں ادغام نہیں کرتے تھے بلکہ دال کی حرکت کو اختلاس سے یعنی ضعیف کرکے ادا کرتے تھے کیونکہ اس میں (دال مدغم سے پہلے) ساکن (صحیح ہے جو) حروف علت میں سے نہیں ہے اور ایسے ساکن کے بعد ادغام کا ادا کرنا دشوار ہے اور اس میں اور اس جیسی اور مثالوں میں (جس جگہ بھی مدغم سے پہلے ساکن صحیح ہو) نحاۃ اور (قراءۃ کے) معلمین میں سے ماہر حضرات (ادغام کے بجائے) اختلاس پڑھتے ہیں (کیونکہ اس سے بھی تخفیف حاصل ہوکر ادغام کا مقصد پورا ہو جاتا ہے لیکن کامل ادغام کو بھی جائز بتاتے ہیں اور جو اس کا انکار کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں تفصیل شرح سبعہ میں اور شرح شاطبیہ صفحہ ۴۸ پر ملے گی) اور علی نے بھی اس قسم میں اختلاس ہی کو پسند کیا ہے (علی غالباً حضرت مصنفؒ کے کسی شیخ کا نام ہوگا) (۴) ذال میں (سولہ جگہ) جیسے مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ اور اَلْمَرْءُ وَدَّ ذٰلِكَ وغیرہ (۵) زا میں صرف (دو جگہ) تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (کہف ع) اور يَكَادُ زَيْتُهَا (نور ع) میں (۶) سین میں صرف (تین جگہ) فِي الْاَصْفَادِ سَرَابِيْلُهُمْ (ابراہیم ع) اور كَيْنُ سَحَرٍ (طٰہٰ ع) اور يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ (نور ع) میں۔ (۷) صاد میں صرف (دو جگہ) فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا (مریم ع) وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ (نور ع) میں (۸) ضاد میں صرف (تین جگہ) مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ (یونس ع) و فصلت (ع) میں۔ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ روم (ع) میں (۹) ظا میں صرف (تین جگہ) يُرِيْدُ ظُلْمًا آل عمران (ع) و غافر (ع) میں۔ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ مائدہ (ع) میں۔ سوم یہ کہ دال سے پہلا حرف ساکن ہو اور دال پر فتحہ ہو اس صورت میں صرف تا میں ادغام کرتے ہیں کیونکہ دال اور تا دونوں کا مخرج ایک ہے (اس لیے ان میں اتصال زیادہ ہے) اور ایسے دال کے بعد تا صرف (دو جگہ) مَا كَادَ تَّزِيْغُ (توبہ ع) اور بَعْدَ تَّوْكِيْدِهَا (نحل ع) میں آئی ہے

۶ ذال کا دو حرفوں میں ادغام کرتے ہیں (۱) سین میں (دو جگہ) فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ اور وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ کہف (ع) میں (۲) صاد میں صرف (ایک جگہ) مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا (جن ع) میں۔

۷ را کا لام میں (پچاسی جگہ) ادغام کرتے ہیں اور (تفصیل یہ ہے کہ) را کی تین حالتیں ہیں (۱) را سے پہلے حرف پر حرکت ہو (اور خود را پر بھی تینوں میں سے کوئی سی حرکت ہو) جیسے سَخَّرَ لَنَا۔ لِيَغْفِرَ لَكَ وغیرہ (۲) را سے پہلا حرف ساکن ہو اور را پر کسرہ یا ضمہ ہو جیسے كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ۔ اَلْمَصِيْرُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ وغیرہ ان دو صورتوں میں تو ہر جگہ ادغام کرتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ (۳) مراء سے پہلا حرف ساکن ہو اور را پر فتحہ ہو جیسے وَالْعٰدِيٰتِ لَتَرْكَبُوْهَا۔ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ وغیرہ اس صورت میں کسی جگہ بھی ادغام نہیں کرتے۔

ابو عمرو دانی کہتے ہیں کہ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ اور عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا وغیرہ (اُن تمام کلمات میں جن میں الف کے بعد کلمہ کے آخر میں کسرہ والی را ہو) ادغام کے بعد بھی امالہ باقی رہتا ہے کیونکہ ادغام عارضی چیز ہے۔ (پس اس کی وجہ سے جو را پر سکون آگیا ہے اس کا اعتبار نہیں کرتے اور را کا کسرہ اصلی ہے اور وہی امالہ کا سبب ہے اس کو ادغام کے بعد بھی حکماً باقی سمجھ کر را سے پہلے الف میں امالہ کرتے ہیں)

۹۔ **سین** کا دو حرفوں میں ادغام کرتے ہیں (۱) زا میں صرف وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ (تکویر) میں بلا خلاف (۲) شین میں صرف وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا (مریم ع) میں خلاف کے ساتھ (پس اس میں ادغام و اظہار دونوں ہیں) (اور میں نے اس میں ادغام ہی پڑھا ہے (اس لیے مناسب یہ ہے کہ تیسیر کے طرق سے اس میں ادغام ہی پڑھا جائے۔)

۱۰۔ **شین** کا سین میں صرف ذِي الْعَرْشِ سَبِيْلًا (اسراء ع) میں ادغام کرتے ہیں اور اس کو ابن ایزیدی نے اپنے والد (یزیدی) کے ذریعہ ابو عمرو سے نصّار روایت کیا ہے۔

۱۱۔ **ضاد** کا شین میں صرف لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ (نور ع) میں ادغام کرتے ہیں اس کو سوسی نے یزیدی سے اور یزیدی نے ابو عمرو سے نصّار روایت کیا ہے۔

۱۲۔ **قاف** کا صرف کاف میں (گیارہ جگہ) ادغام کرتے ہیں جب کہ قاف سے پہلے حرف پر حرکت ہو جیسے خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ اور خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ اور خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ وغیرہ۔ پس اگر قاف سے پہلا حرف ساکن ہو تو ادغام نہیں کرتے جیسے وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ وغیرہ (اور ادغام کبیر میں قاف کا اثر بالکل نہیں رہتا اور صغیر میں جو صرف اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ والمرسلات میں ہے قاف کی صفت استعلاء کا باقی رکھنا اور نہ رکھنا دونوں جائز ہیں اور ثانی اولیٰ ہے)

۱۳۔ **کاف** کا صرف قاف میں (تیس ۳۰ جگہ) ادغام کرتے ہیں جب کہ کاف سے پہلے حرف پر حرکت ہو جیسے وَنُقَيِّضْ لَكَ قَالَ اور وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا اور لَكَ قُصُوْرًا وغیرہ پس اگر کاف سے پہلا حرف ساکن ہو تو ادغام نہیں کرتے جیسے اِلَيْكَ قَالَ عَذَابِيْ اور وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ وغیرہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴ لام کا صرف را میں (جو اسی جگہ) ادغام کرتے ہیں (اور را کی طرح اس کی بھی تین صورتیں ہیں) (۱) لام سے پہلے حرف پر حرکت ہو (اور لام پر بھی تینوں میں سے کوئی سی حرکت ہو) جیسے سُبُلَ رَبِّكِ اور قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ وغیرہ (۲) لام سے پہلا حرف ساکن ہو اور لام پر کسرہ یا ضمہ ہو جیسے اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ ۔ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَا وغیرہ ان دونوں صورتوں میں تو ہر جگہ ادغام کرتے ہیں (۳) لام سے پہلا حرف ساکن ہو اور لام پر فتحہ ہو جیسے فَيَقُوْلَ رَبِّ اور رَسُوْلَ رَبِّهِمْ وغیرہ اس صورت میں لام کا را میں کسی جگہ بھی ادغام نہیں کرتے لیکن قَالَ رَبِّ اور قَالَ رَبُّكُمْ اور قَالَ رَبُّنَا میں عام ہے کہ رَبِّ کے ساتھ ضمیر متصل ہو یا نہ ہو لام کا را میں ابو عمرو نے نصاً بھی ادغام کیا ہے اور ادائہً بھی (یعنی بیان بھی کیا ہے کہ اس میں ادغام ہوگا اور ادا کر کے بھی بتایا ہے کہ اس طرح ہوگا) اس بنا پر کہ اس میں مدہ قوی یعنی الف ہے (جو فتحہ کے حکم میں ہے یعنی چونکہ الف ہمیشہ مدہ ہی ہوتا ہے اس لیے اس کی مدت قوی ہے جو حرکت کے قائم مقام ہو کر دو ساکنوں کے درمیان ہر جگہ فاصل بن جاتی ہے پس جب الف حرکت والے حرف کے مرتبہ میں ہو گیا تو قَالَ رَبِّ وغیرہ میں ثقل پیدا ہو گیا اس لیے تخفیف حاصل کرنے کی غرض سے اس میں ادغام کر دیا) اور اسی پر قیاس کر کے قَالَ رَجُلٰنِ (مائدہ ع ۳) اور وَقَالَ رَجُلٌ (غافر ع ۴) میں بھی ادغام کیا گیا ہے اور ان دونوں کے ادغام میں اہل ادا میں سے کسی کا بھی خلاف نہیں (یعنی ان دونوں میں ادغام نص و ادا سے ثابت نہیں ناقلین نے قیاس سے کیا ہے اس بنا پر کہ یہ ہر لحاظ سے قَالَ رَبِّ اور اس کے ہم شکلوں کی طرح تھے اور اس قسم کا قیاس جائز ہے اور تفصیل مقدمہ شرح شاطبیہ صفحہ ۲۴ پر ملے گی)

۱۵ اگر میم سے پہلے حرف پر حرکت ہو اور اس کے بعد بابا جو انا سی جگہ آئی ہے) تو اس میم کو (ساکن کر کے غنہ اور) اخفا سے پڑھتے ہیں (یعنی میم کے ادا کرتے وقت ہونٹوں کو نرمی سے بند کرتے ہیں جس سے میم کا کچھ حصہ غائب ہو جاتا ہے اور اسی کو اخفا کہتے ہیں) جیسے بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ اور بِحُكْمٍ بِهٖ وغیرہ اور قراء اس کو ادغام کہہ دیتے ہیں (حالانکہ واقع میں ایسا نہیں ہے کیونکہ اس میں میم کا با سے ابدال نہیں ہوتا صرف میم کی حرکت زائل ہو جاتی ہے اور یہ میم اخفا سے پڑھی جاتی ہے پس اگر میم سے پہلا حرف ساکن ہو تو اس میں اخفا نہیں کرتے بلکہ اس کی حرکت باقی رکھ کر اظہار سے پڑھتے ہیں) جیسے اِبْرٰهِيْمُ بَنِيْهِ اور اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وغیرہ ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ع ۱۶ نون کا لام در اد و حرفوں میں ادغام کرتے ہیں: (ا) میں پانچ جگہ اور لام میں تہتر جگہ، کل اٹھتر جگہ، جب کہ نون سے پہلے حرف پر حرکت ہو جیسے زُيِّنَ لِلنَّاسِ اور لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ اور وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ اور خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْ وغیرہ پس اگر نون سے پہلا حرف ساکن ہو تو نون پر جا ہے جو حرکت ہو اس صورت میں اس کا ادغام نہیں کرتے جیسے مُسْلِمِيْنَ لَكَ اور يَا دُنْيَ رَبِّيْ وغیرہ لیکن صرف نَحْنُ کے نون کا لام میں ہر جگہ ادغام کرتے ہیں کیونکہ اس میں نون کا ضمہ لازمی ہے (اس لیے ثقل تھا) جیسے وَنَحْنُ لَهٗ۔ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا۔ وَنَحْنُ لَكَ۔

ابو عمرو دانی کہتے ہیں کہ یہ ادغام کے قواعد ہیں جو خلاصہ کے طریق سے درج کیے گئے ہیں اور ہم نے ان کو اجمالی طور پر بیان کیا ہے جو کلمات ان کے ہم مثل اور ہم شکل آئیں گے انشاء اللہ ان کا حکم بھی انھی پر قیاس کرنے سے نکل آئے گا اور جن متحرک حروف کا ابو عمرو نے ادغام کیا ہے ہم نے ان سب کو شمار کیا ہے تو وہ ابن مجاہد اور ان کے اصحاب کے مذہب پر تو بارہ سو تہتر ہیں اور ہماری قراءۃ کے اعتبار سے تیرہ سو پانچ ہیں۔ اور وہ تمام مدغمات جن میں اہل ادا (ہمارا اور ابن مجاہد وغیرہ) کا اختلاف ہے بتیس ہیں۔

فصل یاد رکھو کہ یزیدی نے ابو عمرو سے روایت کیا ہے کہ جب وہ دو حرفوں میں سے پہلے حرف کا اسی جیسے حرف میں (مثلاً بَا کا بَا میں اور تَا کا تَا میں) یا اس کے مقارب (و مجانس) میں (مثلاً دال کا تَا میں اور ذال کا سین میں) ادغام کرتے تھے اور اس (پہلے حرف) پر کسرہ یا ضمہ ہوتا تھا تو اس کی اس حرکت کی طرف اشارہ بھی کرتے تھے تاکہ (سننے اور دیکھنے والوں کو) معلوم ہو جائے کہ اس پر فلاں حرکت ہے) اور یہ اشارہ رَوم سے بھی ہوتا ہے اور اشمام سے بھی (روم تہائی حرکت ادا کرنے کو اور اشمام ہونٹوں کو گلی کی طرح گول بنانے کو کہتے ہیں) پھر روم (کا اشارہ) کامل تر ہے کیونکہ اس سے حرکت کی کیفیت پوری طرح ظاہر ہو جاتی ہے لیکن روم کے ساتھ کامل ادغام باقی نہیں رہتا (کیونکہ نہ تو پہلا حرف ساکن ہوتا ہے نہ دوسرے میں ملتا ہے) اور اشمام کے ساتھ کامل ادغام باقی رہتا ہے (کیونکہ اس میں سکون اور تشدید میں کوئی فرق نہیں آتا صرف ہونٹوں سے پیش کی طرف اشارہ ہوتا ہے) اور کسرہ میں اشمام ناجائز ہے پس اس میں صرف روم اور ضمہ میں روم و اشمام دونوں ہوتے ہیں (پس اگر پہلے حرف پر فتحہ ہوتا تھا تو اس کے خفیف ہونے کی بنا پر اس کی طرف اشارہ نہیں کرتے تھے (کیونکہ خفیف حرکت کو حصوں پر تقسیم کرنا دشوار ہے وہ ایک دم ہی پوری کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوری ادا ہو جاتی ہے) اور اسی طرح میم اور بَا کی حرکت کی طرف بھی (اشمام سے) اشارہ نہیں کرتے تھے (صرف روم سے کرتے تھے) خواہ ان پر کوئی سی حرکت ہو جب کہ ان کے بعد بھی میم یا بَا ہی ہو اور ان کی چار صورتیں ہیں (۱) میم کے بعد میم ہو جیسے یَعْلَمُ مَا (۲) میم کے بعد بَا ہو جیسے اَعْلَمُ بِمَا (۳) بَا کے بعد بَا ہو جیسے نُصِیْبُ بِرَحْمَتِنَا (۴) بَا کے بعد میم ہو۔ جیسے یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ اور بعض قاف کے بعد فا میں بھی ناجائز بتاتے ہیں جیسے تَعْرِفُ فِیْ) ان صورتوں میں اشارہ کرنا دشوار ہے اس لیے کہ (میم اور بَا کے ادا کرنے میں) ہونٹ بند ہو جاتے ہیں (اور اشمام میں ہونٹ گول کیے جاتے ہیں اور یہ دونوں چیزیں ایک وقت میں جمع نہیں ہو سکتیں) واللہ اعلم۔

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ

(فاتحہ کے فرشی اور اصولی تمام اختلافات سے فارغ ہونے کے بعد بقرہ کو شروع کیا ہے اور چونکہ اس میں سب سے پہلے لَا رَیْبَ فِیْہِ میں ضمیر کی ھا ہے اس لیے پہلے اس کے احکام بیان کرتے ہیں پھر اصول کے باقی ابواب لائیں گے)۔

آٹھواں باب

ضمیر کی ھا کے بیان میں

(ضمیر کی) وہ ھا جس سے واحد مذکر (غائب) مراد ہوتا ہے (اگر یہ کسرہ اور یائے ساکنہ مدہ یا لین کے بعد ہو تو اس پر کسرہ آتا ہے جیسے بِہٖ۔ فِیْہِ۔ اَبَوَیْہِ اور باقی تمام حالات میں ھا پر ضمہ آتا ہے جیسے لَہٗ۔ رَبُّہٗ۔ فَاہُ۔ رَاَوْدُوْہُ۔ رَاَوْہُ۔ عَنْہُ اور) اس (ھا) کی چار صورتیں ہیں (۱) ھا سے پہلا حرف ساکن ہو عام ہے کہ حرفِ علت (الف، یا، واو) ہو (مدہ ہو خواہ لین) یا حرف صحیح ہو اور بعد والے حرف پر حرکت ہو اس صورت میں ابن کثیر وصلاً ھا کا صلہ کرتے ہیں ضمہ والی کا واو سے اور کسرہ والی کا یا سے (یعنی سیدھے پیش کے بجائے اُلٹا پیش پڑھتے ہیں جس سے واو پیدا ہو جاتا ہے اور پڑے زیر کے بجائے کھڑا زیر پڑھتے ہیں جس سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدا ہو جاتی ہے اور اسی کو صلہ کہتے ہیں اور یہ واو اور یا صرف پڑھنے میں آتے ہیں لکھنے میں نہیں آتے) ضمہ والی ھا کی مثالیں یہ ہیں مَا عَقَلُوْهُ (وَهُمْ۔ وَشَرَوْهُ (بِثَمَنٍ) اور فَاجْتَنِبُوْهُ (رِجْسٌ)۔ فَلْيَصُمْهُ (وَمَنْ كَانَ)۔ فَبَشِّرْهُ (بِعَذَابٍ)۔ مِنْهُ (وَهُوَ)۔ عَنْهُ (مُعْرِضِيْنَ) وغیرہ۔ اور کسرہ والی ھا کی مثالیں یہ ہیں كَاخِيْهِ (هٰرُوْنَ)۔ وَآتِيْهِ (وَصَاحِبَتِهِ)۔ اِلَيْهِ (مَرْجِعُكُمْ)۔ نُؤْتِهِ (وَمَنْ فِي الْاَرْضِ)۔ آبَوَيْهِ (عَلَى الْعَرْشِ)۔ فِيْهِ (اٰيٰتٌ)۔ وغیرہ (اور فِيْهِ مُهَانًا فرقان ع۱۶ میں ان کے ساتھ حص نے اور اَرْجِهْ اعراف ع۱۵ و شعراء ع۳ میں ہشام نے بھی صلہ کیا ہے) اور جب وقف کرتے ہیں تو اس صلہ کو حذف کر دیتے ہیں کیونکہ صلہ کا واو اور یا ایک زائد چیز ہے (اسی لیے کسرہ اور ضمہ کی تنوین کی طرح وقفاً باقی نہیں رہتا نہ اسکان میں نہ روم میں۔ ۲ ھا سے پہلا حرف بھی ساکن ہو اور بعد والا بھی جیسے:۔ يُعَلِّمُهُ اللّٰهُ۔ عَنْهُ السُّوْٓءَ۔ فَاَرَاهُ اللّٰهُ۔ اَنْسٰهُ اللّٰهُ۔ عَلَيْهِ اللّٰهَ وغیرہ اس صورت میں صلہ نہیں کرتے لیکن اس میں سے صرف عَنْهُ تَلْهٰى (عبس) ہزلی کی قراءۃ پر مستثنیٰ ہے کہ وہ اس میں تا پر تشدید پڑھتے ہیں (جس سے ھا کے بعد ساکن پایا جاتا ہے) مگر اس پر بھی اس ھا کا واو کے ساتھ صلہ کرتے ہیں کیونکہ تا کی تشدید عارضی ہے (اس لیے وہ صلہ کو منع نہیں کرتی) (۳ ھا سے پہلے حرف پر حرکت ہو اور بعد والا حرف ساکن ہو جیسے بِهِ اللّٰهُ اور لَهُ الرَّسُوْلُ اس صورت میں بھی صلہ نہیں کرتے) اور باقی چھ امام مذکورہ بالا تینوں قسموں میں وصلاً بھی صلہ نہیں کرتے (بلکہ ھا کو سیدھے پیش اور پڑے زیر سے عَقَلُوْهُ وَهُمْ وفیہ پڑھتے ہیں۔

۴ ھا سے پہلے حرف پر (بھی) حرکت ہو (اور بعد والے پر بھی جیسے وَجْهَهُ لِلّٰهِ۔ اَجْرُهُ عِنْدَ۔ رَبِّهٖ وَلَا) اس صورت میں سب حضرات (وصلاً) تمام جگہ کسرہ والی ھا کا یا کے ساتھ اور ضمہ والی کا واو کے ساتھ صلہ کرتے ہیں۔ فائدہ۔ اس قسم میں سے دس ضمیروں میں جو پندرہ جگہ آئی ہیں بعض نے اپنے قاعدہ کے خلاف صلہ کے بغیر ھا کا کسرہ اور ضمہ یا سکون پڑھا ہے اور وہ یہ ہیں (۱) يُؤَدِّهٖ دو جگہ آل عمران ع۸ میں (۲) نُؤْتِهٖ تین جگہ آل عمران ع۸ میں دو اور شوریٰ ع۳ میں ایک (۳) نُوَلِّهٖ (۴) وَنُصْلِهٖ نساء ع۱۹ (۵) اَرْجِهْ دو جگہ اعراف ع۱۵ و شعراء ع۳ (۶) وَمَنْ يَّاْتِهٖ طٰہٰ ع۷ (۷) وَيَتَّقْهِ نور ع۸ (۸) فَاَلْقِهْ نمل ع۹ (۹) يَرْضَهُ لَكُمْ زمر ع۱ (۱۰) يَرَهٗ دو جگہ زلزال میں۔ ان کا مفصل بیان انشاء اللہ ان کے موقعوں پر باب الوقف میں آئے گا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نواں باب

مد اور قصر کے بیان میں

۱ یاد رکھو اگر حروفِ مد (الف، یا، واو) اور ہمزہ دونوں ایک کلمہ میں ہوں (اور ہمزہ مد کے بعد ہو) خواہ ہمزہ کلمہ کے درمیان ہو یا آخر میں جیسے اُولٰٓئِكَ۔ شَآءَ اللّٰهُ۔ وَالْمَلٰٓئِكَةُ۔ يُضِٓىءُ۔ هَآؤُمُ اقْرَءُوا كِتٰبِيَهْ وغیرہ تو سب حضرات بلا خلاف حرفِ مد کو (اس کی اصلی مقدار ایک الف سے) زیادہ کھینچتے ہیں (اور اس مد کو مد متصل کہتے ہیں) ۲ پس اگر مد پہلے کلمہ کے آخر میں ہو اور ہمزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو جیسے بِمَآ اُنْزِلَ۔ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ۔ فِيْٓ اٰيٰتِنَا۔ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وغیرہ۔ تو اس صورت میں حروفِ مد کے (ایک الف سے) زیادہ کھینچنے (اور نہ کھینچنے) میں قراء کا اختلاف ہے (اور اس کو مد منفصل کہتے ہیں) پس ابن کثیر اور یزیدی سے نقل کر کے ابو شعیب سوسی وغیرہ تو اس حرفِ مد میں قصر کرتے ہیں یعنی مد کو اس کے اصلی اور ذاتی مد کے موافق (ایک الف کے برابر) کھینچتے ہیں کیونکہ اگر اس سے بھی کم کھینچیں تو حرفِ مد ہی غائب ہو جاتا ہے اور قالون کے لیے اس میں قصر و مد دونوں وجوہ ہیں اور یہ حضرات (قالون۔ ابن کثیر سوسی) اس پہلی قسم (مد متصل) میں بھی سب سے کم مد کرتے ہیں جس کو سب حضرات مد ہی سے پڑھتے ہیں (جس میں قصر کسی کے لیے بھی نہیں ہے) اور باقی حضرات اس (مد منفصل) میں (ایک الف سے) زیادہ مد کرتے ہیں اور (متصل و منفصل) دونوں قسموں میں سب سے زیادہ مد ورش اور حمزہ کے لیے اور ان سے کم عاصم کے لیے اور ان سے کم ابن عامر اور کسائی کے لیے ہے اور ان سے کم اہل عراق کے طریق سے ابو عمر (دوری) کے لیے اور ابو نشیط کے طریق سے قالون کے لیے خلاف کے ساتھ ہے اور ابو عمرو کے دوری کے لیے تیسیر سے تو منفصل میں مد ہی نکلتا ہے کیونکہ ان کے لیے دونوں قسموں میں صرف مد بتایا ہی اور قصیدہ میں قصر بھی ہے پس دونوں وجوہ ہو گئیں اور خلاصہ یہ ہے کہ ورش و حمزہ کے لیے دونوں قسموں میں پانچ الف اور عاصم کے لیے دونوں میں چار الف اور ابن عامر اور کسائی کے لیے دونوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں تین الفی مد ہے اور قالون و دوری کے لیے متصل میں دو الفی مد ہے اور منفصل میں دو وجوہ ہیں۔ (۱) قصر ایک الفی۔ (۲) مد دو الفی اور ابن کثیر و سوسی کے لیے متصل میں دو الفی اور منفصل میں صرف قصر ایک الفی مد ہے) یہ (مد کا پورا بیان (جس میں مد کے چار مراتب بھی آگئے درستی سے) قریب تر ہے جس میں زیادتی اور کمی (قطعاً) نہیں ہے (رہا مد کی مقدار کا صحیح اور پورا اندازہ سو وہ کامل و ماہر شیخ سے سننے پر موقوف ہے) اور یہ ان کے ان مذاہب کے اندازہ کے موافق ہے جو ترتیل (ٹھیرا کر پڑھنے) اور حدر (تیزی سے پڑھنے) کے بارے میں ہیں (یعنی ٹھیرا کر پڑھنے والوں کے لیے زیادہ اور تیزی سے پڑھنے والوں کے لیے کم اور درمیانی رفتار سے پڑھنے والوں کے لیے درمیانی درجہ کا مد ہوتا ہے اور یہ مقدار میں وہ وجوہ نہیں ہیں جن کے خلاف کرنا اور کمی زیادتی کر لینا جائز نہ ہو اور ورش و حمزہ اور عاصم اکثر تحقیق و ترتیل سے اور ابن عامر و کسائی تدویر سے اور باقی حضرات حدر سے پڑھتے تھے)

فصل مدِّ بدل کے بیان میں

اگر ہمزہ (مد کے بعد آنے کے بجائے) حروفِ مد سے پہلے ہی آرہا ہو عام ہے کہ وہ ہمزہ تحقیق والا ہو (جس میں کسی قسم کا تغیر نہ ہوا ہو) جیسے اٰدَمَ - اٰزَرَ - اٰمَنَ - لِاِیْلٰفِ - یَسْتَهْزِءُوْنَ (یا ایسا ہو جس میں کسی طرح کا تغیر ہو رہا ہو (جو تین طرح سے ہوتا ہے (۱) نقل سے کہ ہمزہ کی حرکت اس سے پہلے ساکن کو دی گئی ہو جیسے وَلَقَدْ اٰتَیْنَا - وَکَلِاْیْمَانٌ - قُرَیْشِ الْفِهْرِ - مَنْ اَوْفٰی (۲) ابدال سے جیسے) هٰٓؤُلَآءِ یَا اِلٰهَةً (۳) تسہیل سے جیسے ءَاَلِهَتُنَا) وغیرہ تو مصری شیوخ میں سے وہ اہل ادا جو ورش سے (یعقوب (یوسف الازرق) کی روایت اختیار کرتے ہیں اس قسم میں ترتیل کے اندازہ کے موافق حرفِ مد میں متوسط درجہ کا مد کرتے ہیں جس کی مقدار تین الف کے برابر ہے۔ کیونکہ ترتیل میں توسط اسی مقدار پر پہونچ کر ہوتا ہے باقی حدر میں اس سے کم مقدار کو بھی توسط کہہ سکتے ہیں یہاں مد بدل میں صرف توسط مذکور ہے اور قصیدہ میں قصر و طول بھی ہے۔ پس تین وجوہ ہوگئیں طول پانچ الفی۔ توسط تین الفی۔ قصر ایک الفی اور جو ورش سے ابو یعقوب ازرق کے طریق اصبہانی کی روایت اختیار کرتے ہیں وہ مد بدل میں بالکل مد نہیں کرتے) لیکن نقل کی تین قسمیں (ازرق کی روایت پر بھی) طول۔ توسط سے مستثنیٰ ہیں پس ان میں صرف قصر ہے (۱) اِسْرَآءِیْلَ جس جگہ بھی آئے اس کی یا میں ناقلین نے ایک الف سے زیادہ مد نہیں کیا (۲) وہ مدہ جس کے ہمزہ سے پہلے حرفِ صحیح ساکن ہو یعنی حرفِ علت مدہ نہ ہو گو لین ہو جیسے مَنْ ءَامَنَ۔ مَنْ ءَاوٰی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْقُرْاٰنُ - اَلظَّمْاٰنُ وغیرہ ۳) وہ مدہ جس سے پہلے ہمزہ وصلی ہو جو ابتدا کے لیے لایا جاتا ہے جیسے اُوْتُمِنَ - اِیْتِ بِقُرْاٰنٍ - اِیْذَنْ لِیْ ان دونوں قسموں کے مدہ میں بھی ایک الف سے زیادہ مد نہ کرنے پر اجماع ہے (اور اسی طرح ذیل کی پانچ قسمیں بھی مستثنیٰ ہیں۔ (۴) یُؤَاخِذُ لَا تُؤَاخِذْنَا جس طرح بھی آئے (۵) تنوین سے بدلا ہوا الف جیسے اِنْ آءً دُعَآءً (۶) وہ مدہ جو ہمزہ سے بدلا ہوا ہو متصل ہو جیسے اٰلْاٰنَ جو ءَآلْاٰنَ تھا خواہ منفصل جیسے جَآءَ اَحَدٌ - فِی السَّمَآءِ بِلَّهٖ - اَوْلِیَآءُ وَلٰٓئِكَ (۷) اٰلْـٰٔنَ (یونس ع ۹ و ع ۱۹) کا لام کے بعد والا الف (۸) عَادَ الْاُوْلٰی (نجم ع ۱) کا واو ان آٹھ میں سے اول کے چھ بالاتفاق اور نمبر سات و آٹھ بعض کے نزدیک مستثنیٰ ہیں مستثنیٰ کرنے والے ان میں صرف قصر اور نہ کرنے والے تینوں وجوہ بتاتے ہیں اور ورش کے سوا، باقی حضرات ہمزہ کے بعد والے حرف مد میں کسی جگہ بھی ایک الف سے زیادہ مد نہیں کرتے (پس ان کے لیے بدل میں صرف قصر ہے) اور درست بات کو اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتے ہیں (**فائدہ ۱**) مدلازم اور حروفِ مقطعات کا مد اور مدہ اولین کے بعد وقفی سکون کی تینوں وجوہ ان تینوں مسئلوں کو اس لیے بیان نہیں کیا کہ ان میں اختلاف نہیں ہے اور قراۃ کی کتابوں میں اکثر اختلافی مسائل ہی بیان ہوا کرتے ہیں۔ **۲** واو یا لین کے بعد اسی کلمہ میں ہمزہ ہو جیسے شَیْءٍ - سَوْءٍ - سَوْءَةً - كَهَیْئَةِ ان میں ورش کے لیے وصل و وقف دونوں حالتوں میں طول و توسط ہی لیکن مَوْئِلًا اور اَلْمَوْءُوْدَةُ کے واولین میں صرف قصر ہے اور سَوْاٰتِ اعراف و طٰہٰ کے واو میں توسط و قصر ہے طول نہیں اس مسئلہ کو مصنف نے بقرہ ع ۱۹ میں مختصراً بیان کیا ہے اور باقی حضرات کے لیے اس قسم میں یعنی شَیْءٍ اور سَوْءٍ میں جب کہ ہمزہ کلمہ کے آخر میں ہو وصلاً صرف قصر اور وقفاً تینوں وجوہ ہیں اور سَوْءَةً - كَهَیْئَةِ - مَوْئِلًا اور اَلْمَوْءُوْدَةُ - سَوْاٰتِ میں حالین میں صرف قصر ہے)۔

دسواں باب

ان دو ہمزوں کے بیان میں جو ایک کلمہ میں جمع ہو رہے ہوں

(اور ان کی تین قسمیں ہیں) (پہلی قسم) یاد رکھو کہ جب (ایک کلمہ کے) دونوں ہمزوں پر فتحہ ہو جیسے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ءَاَنْذَرْتَهُمْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ۔ ءَاٰلْئٰنَ وغیرہ تو حرمیان (نافع، ابن کثیر) اور ابو عمرو اور ہشام ان میں سے دوسرے ہمزہ کی تسہیل کرتے ہیں (اور شاطبیہ میں ہشام کے لیے دوسرے ہمزہ کی تحقیق بھی ہے) اور ورش اسی ہمزہ کا الف سے ابدال بھی کرتے ہیں (جس سے ءَاَنْذَرْتَهُمْ ہو جاتا ہے یہ سماعی ہے) اور قیاس یہ چاہتا ہے کہ (حرکت والے ہمزہ میں) تسہیل بین بین ہی ہو اور ابن کثیر دوسرے ہمزہ سے پہلے ادخال کا الف زیادہ نہیں کرتے اور قالون۔ ابو عمرو۔ ہشام ادخال کا الف بھی لاتے ہیں (جس سے ءَاَنْذَرْتَهُمْ اور ءَاَنْتُمْ ہو جاتا ہے) اور باقی (ساڑھے تین ابن ذکوان اور کوفیین) کے لیے دونوں ہمزوں کی تحقیق بلا ادخال ہے (**فائدہ** (۱) قالون اور ابو عمرو کے لیے دوسرے ہمزہ کی تسہیل مع ادخال ہے اور ہشام کے لیے ادخال کے ساتھ تحقیق و تسہیل دونوں ہیں اور ورش کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) دوسرے ہمزہ کی تسہیل بلا ادخال (۲) ہمزہ کا الف سے ابدال اور اس کے بعد اٰلْـٰٔنَ (ہود ع) اور اٰمَنْتُمْ (ملک ع) میں ہمزہ سے بدلے ہوئے الف میں صرف قصر اور باقی تمام کلمات میں ساکن لازم پایا جانے کی بنا پر اس الف میں طول ہے اور ابن کثیر کے لیے صرف تسہیل بلا ادخال ہے اور باقیین کے لیے تحقیق بلا ادخال ہے (۲) اور اس قسم میں سے ذیل کے پانچ کلمات میں ایک ہمزہ اور دو ہمزوں سے پڑھنے کا اختلاف بھی ہے ۱ءَاَنْ يُّؤْتٰى (آل عمران ع) ۲ءَاَمَنْتُمْ (اعراف ع وشعراء وطٰہٰ ع) ۳ءَاَعْجَمِيٌّ (فصلت ع) ۴ءَاَذْهَبْتُمْ (احقاف ع) ۵ءَاَنْ كَانَ (ن ع) اور ان کی تفصیل باب الفرش میں ان کی سورتوں میں آئے گی)

تنبیہ ءَاَمَنْتُمْ میں تینوں جگہ اور ءَاٰلْهَتُنَا (زخرف ع) میں ورش کے لیے دوسرے ہمزہ کا ابدال ہے اور نہ ادخال والوں کے لیے ادخال ہے نیز ان میں ہشام کے لیے تحقیق بھی نہیں ہے)

(دوسری قسم) اور جب پہلے ہمزہ پر فتحہ اور دوسرے پر کسرہ ہو جیسے ءَاِذَا كُنَّا۔ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ۔ ءَاِنَّ لَنَا۔ ءَاِنَّا لَفِيْ وغیرہ تو حرمیان اور ابو عمرو دوسرے ہمزہ کی تسہیل کرتے ہیں اور قالون اور ابو عمرو کے لیے اس ہمزہ سے پہلے الف کا ادخال بھی ہے (جس سے ءَاِذَا ہو جاتا ہے اور ورش و ابن کثیر کے لیے تسہیل بلا ادخال ہے اور قالون و ابو عمرو کے لیے تسہیل مع ادخال ہے) اور ہشام کے لیے میں نے ابو الفتح سے تو تمام قرآن میں دونوں کے درمیان ادخال (اور تحقیق) سے پڑھا ہے اور ابو الحسن سے صرف ان سات کلمات میں ادخال پڑھا ہے۔ (۱) ءَاِنَّكُمْ اعراف ع میں (۲) ءَاِنَّ لَنَا اعراف ع میں (۳) ءَاِذَا مَا مُتُّ مریم ع میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) اِنَّ لَنَا شعراء میں (۵) یَقُوْلُ اِنَّكَ صفت ع میں (۶) اِفْكًا صفت ع میں (۷) قُلْ اِنَّكُمْ نصلت ع میں اور صرف اس آخری کلمہ میں دوسرے ہمزہ کی تسہیل بھی کرتے ہیں (اور شاطبیہ میں تحقیق بھی درج ہے نتیجہ یہ کہ ہشام کے لیے دوسری قسم میں سے ان سات کلمات میں تو صرف ادخال ہے پہلے چھ میں تحقیق کے ساتھ اور ساتویں میں تحقیق و تسہیل دونوں کے ساتھ کیونکہ ان میں دانی نے دونوں شیوخ سے ادخال ہی پڑھا ہے اور باقی کلمات میں دو وجوہ ہیں (۱) تحقیق مع ادخال یہ ابوالفتح سے ہے (اور یہی طریق کے موافق ہے) (۲) تحقیق بلا ادخال یہ ابوالحسن سے ہے) اور باقی (ساڑھے تین ابن ذکوان، کوفیین) کے لیے سب جگہ دونوں ہمزوں کی تحقیق بلا ادخال ہے۔

(فائدہ (۱) اَئِمَّةً میں پانچوں جگہ صرف ہشام کے لیے ادخال و عدم ادخال دونوں ہیں قالون و ابوعمرو کے لیے صرف عدم ادخال ہے (۲) اس قسم میں سے ان پانچ کلمات میں ایک اور دو ہمزوں کا اختلاف ہے ۱ء اِنَّكُمْ ع ۲ء اِنَّ لَنَا ع دونوں اعراف میں ۳ء اِنَّكَ لَاَنْتَ یوسف ع ۴ء اِذَا مَا صُمٌّ مریم ع ۵ء اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ واقعہ ع اور تفصیل موقعوں پر آئے گی (۳) اسی طرح استفہام مکرر میں بھی جب پاس پاس دو جگہ دو دو ہمزہ آئے ہوں جیسے ءَاِذَا ۱۔ ءَاِنَّ ایک اور دو ہمزوں کا اختلاف ہے اور یہ گیارہ جگہ آیا ہے ۱ رعد ع ۲و۳ اسراء ع و ع ۴ مومنون ع ۵ نمل ع ۶ عنکبوت ع ۷ الٓمٓ السجدہ ع ۸و۹ صٰفّٰت ع و ع ۱۰ واقعہ ع ۱۱ نزعٰت ع۔ ان کی تفصیل سورۂ رعد میں آئے گی انشاء اللہ تعالیٰ (۴) استفہام مکرر میں سے جن کلمات میں ہشام کے لیے دو ہمزہ ہیں ان میں جمہور کے مذہب پر تو ان کے لیے صرف ادخال مع تحقیق ہے اور صاحب نشر کی رائے پر تحقیق بلا ادخال بھی صحیح ہے) (تیسری قسم) جب پہلے ہمزہ پر فتحہ اور دوسرے پر ضمہ ہو جو ان تین موقعوں میں آئے ہیں ۱ء اَؤُنَبِّئُكُمْ آل عمران (ع) ۲ء ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ صٓ (ع) ۳ء ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ قمر (ع) تو حرمیان اور ابوعمرو دوسرے ہمزہ کی تسہیل کرتے ہیں (اور ان میں سے ورش و ابن کثیر کے لیے تو تسہیل بلا ادخال ہے) اور قالون کے لیے (تسہیل مع) ادخال ہے یعنی اَؤُنَبِّئُكُمْ (اور ابوعمرو کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) تسہیل بلا ادخال (۲) تسہیل مع ادخال اور یہ زیادات میں سے ہے) اور ہشام کے لیے میں نے ابوالحسن سے تو اَؤُنَبِّئُكُمْ آل عمران میں الف کے ادخال کے بغیر دونوں ہمزوں کی تحقیق پڑھی ہے اور باقی دو (ءَاُنْزِلَ اور ءَاُلْقِيَ) میں قالون کی طرح دوسرے ہمزہ کی تسہیل مع ادخالِ الف پڑھی ہے اور ابوالفتح سے تینوں میں دونوں ہمزوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تحقیق مع ادخالِ الف پڑھی ہے (اور تیسرے طریق سے تینوں میں تحقیق بلا ادخال بھی ہے اور یہ زیادات میں سے ہے اور تینوں کے ملانے سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ آٗ نَتُمْ میں تو دو وجوہ ہیں۔ ۱ تحقیق مع ادخال ۲ تحقیق بلا ادخال اور ءٰ اُنْزِلَ اور ءٰ اُلْقِيَ میں تین ہیں ۱ آٗ نَتُمْ والی ۲ تسہیل مع ادخال اور چوتھی وجہ تسہیل بلا ادخال کسی طریق سے بھی صحیح نہیں) اور باقی (ساڑھے تین (ان ذکوان اور کونبین) کے لیے تینوں میں دونوں ہمزوں کی تحقیق بلا ادخال ہے اور درست بات کو اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتے ہیں۔

(فائدہ ۱) اس قسم میں سے صرف آٗ نْتُمْ ذا (زخرف ع) میں اختلاف ہے کہ نافع کے لیے اس میں دو ہمزوں سے ءٰ اَشْهِدُوْا ہے اور قالون کے لیے تسہیل مع ادخال اور بلا ادخال دونوں اور ورش کے لیے صرف تسہیل بلا ادخال ہے اور باقی چھ کے لیے ایک ہمزہ ہے۔ (۲) ذیل کے چار کلمات بھی اسی باب سے تعلق رکھتے ہیں (۱) ءٰ آلذَّكَرَيْنِ (انعام ع میں) دو جگہ (۲) آٗ لْئٰنَ (یونس ع و ع میں) (۳) ءٰ آللّٰهُ (یونس ع و نمل ع میں) تینوں میں تمام قراء کے لیے دو وجوہ ہیں ۱ ہمزہ کا الف سے ابدال مدِ لازم کے ساتھ جس طرح اوپر درج کیے گئے ہیں۔ ۲ دوسرے ہمزہ کی تسہیل بلا ادخال یعنی ءَ آلذَّكَرَيْنِ۔ ءَ آلْئٰنَ۔ ءَ آللّٰهُ اور ان میں ادخال کسی کے لیے بھی نہیں ہے (۴) ءَ آلسِّحْرُ (یونس ع) اس میں صرف ابو عمرو کی قراءۃ پر دو ہمزہ اور وہی دو وجوہ ہیں جو اوپر کے تین کلمات میں گذریں اور چونکہ یہ مسئلہ اتفاقی تھا اس لیے اس کو یہاں بیان نہیں کیا اور سورۂ یونس میں مختصراً درج کیا ہے)

گیارھواں باب

ان دو ہمزوں کے بیان میں جو دو کلموں میں جمع ہو رہے ہوں؛

(جن میں سے ایک پہلے کلمہ کے آخر میں ہو اور دوسرا دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو اور ان کی دو صورتیں ہیں اول متفقتین جن پر ایک طرح کی حرکت ہو خواہ کوئی سی ہو اور ان کی تین قسمیں ہیں۔ دوم مختلفتین جن پر دو طرح کی حرکت ہو اور ان کی پانچ قسمیں ہیں پس کل قسمیں آٹھ ہو گئیں)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متفقتین کی تین قسمیں

ع۱ دونوں ہمزوں پر فتحہ ہو جیسے جَآءَ اَجَلُهَا۔ شَآءَ اَنْشَرَهٗ وغیرہ

ع۲ دونوں پر کسرہ ہو جیسے هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ۔ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا وغیرہ

ع۳ دونوں پر ضمہ ہو جو صرف ایک جگہ اُولٰٓئِكَ اُولِيَآءُ اُولٰٓئِكَ احقاف (ع۳) میں ہیں۔

مختلفتین کی پانچ قسمیں

ع۴ پہلے ہمزہ پر فتحہ اور دوسرے پر کسرہ ہو جیسے شُهَدَآءَ اِذْ وغیرہ ع۵ پہلے پر فتحہ اور دوسرے پر ضمہ ہو جو صرف جَآءَ اُمَّةٌ مومنون (ع۲) میں ہے۔ ع۶ پہلے پر کسرہ اور دوسرے پر فتحہ ہو جیسے مِنَ الْمَآءِ اَدْهٰمَا وغیرہ ع۷ پہلے پر ضمہ اور دوسرے پر فتحہ ہو جیسے اَلسُّفَهَآءُ اَلَا وغیرہ ع۸ پہلے پر ضمہ ہو اور دوسرے پر کسرہ جیسے مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ ان آٹھوں قسموں میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے تو دونوں ہمزوں کی تحقیق ہے اور نافع، ابن کثیر، ابوعمرو کے لیے تخفیف ہے پہلی تین قسموں میں قالون، بزی، ابوعمرو پہلے ہمزہ میں اور ورش وقنبل دوسرے میں تغیر کرتے ہیں اور باقی پانچ قسموں میں نافع، ابن کثیر، ابوعمرو تینوں دوسرے ہمزہ میں تبدیلی کرتے ہیں پس قالون و بزی پہلی قسم میں پہلے ہمزہ کو حذف کرکے جَآ اَجَلُهُمْ اور شَآ اَنْشَرَهٗ پڑھتے ہیں (اور ہمزہ سے پہلے الف میں اول قصر پھر مد کرتے ہیں) اور دوسری قسم مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا جیسی مثالوں میں پہلے ہمزہ کی زبر والی جا کی طرح اور تیسری قسم اُولِيَآءُ اُولٰٓئِكَ میں پہلے ہمزہ کی پیش والے واو کی طرح تسہیل کرتے ہیں (اور ہمزہ سے پہلے الف میں اول مد پھر قصر کرتے ہیں اور بِالسُّوْٓءِ اِلَّا یوسف ع۶ میں دونوں کے لیے پہلے ہمزہ کا واو سے ابدال اور واو کا واو میں ادغام بھی ہے یعنی بِالسُّوْٓ اِلَّا پس اس میں دو وجہ ہوگئیں (۱) ہمزہ کی تسہیل مد اور قصر کے ساتھ (۲) واو سے ابدال و ادغام) اور ابوعمرو تینوں قسموں میں پہلے ہمزہ کو حذف کرکے جَآ اَجَلُهُمْ۔ مِنَ النِّسَآ اِلَّا اور اَوْلِيَآ اُولٰٓئِكَ پڑھتے ہیں (اور ہمزہ سے پہلے الف میں اول قصر پھر مد کرتے ہیں) اور ورش وقنبل کے لیے تینوں قسموں میں دوسرے ہمزہ میں دو وجہ ہیں ع۱ ہمزہ کی تسہیل پہلی قسم میں الف مدہ کی طرح اور دوسری قسم میں یائے ساکنہ کی طرح اور تیسری قسم میں واو ساکنہ کی طرح یعنی نری میں الف مدہ یا اور واو ساکنہ کی طرح ہو جاتا ہے یہ نہیں کہ ہمزہ بالکل ساکن ہو جاتا ہے کیونکہ تسہیل تو ہمیشہ حرکت والے ہی میں ہوا کرتی ہے ع۲ ہمزہ کا خالص الف اور یا اور واو مدہ سے ابدال یعنی جَآءَ اَجَلُهُمْ۔ شَآءَ اَنْشَرَهٗ اور هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ اور فِي السَّمَآءِ اٰيَةً اَوْلِيَآءُ اُولٰٓئِكَ اور یہ زیادات میں سے ہے)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو عمرو دانی کہتے ہیں کہ (میرے شیخ ابو القاسم خلف) ابن خاقان هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ (بقرہ ع ۱) اور عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ (نور ع ۴) میں ورش کے لیے دوسرے ہمزہ کا زیر والی یا سے ابدال کرتے تھے (جس سے هٰٓؤُلَآءِ یِنْ كُنْتُمْ اور عَلَى الْبِغَآءِ یِنْ اَرَدْنَ ہو جاتا ہے اور یہ وجہ ورش سے ادائً مشہور ہے نصًّا نہیں پس ان دونوں میں ان کے لیے تین وجوہ ہو گئیں ۱ تسہیل ۲ یائے ساکنہ سے ابدال ۳ زیر والی یا سے ابدال۔ تیسیر میں اس مقام پر (اَخَذَ عَلِیّ بن خاقان ہے حالانکہ اسناد کے بیان میں ابن خاقان کا نام خلف بتایا ہے پس یا تو یہ کہا جائے کہ ان کا دوسرا نام علی بھی ہو گا یا یہاں علی کو کاتب کا سہو مانا جائے دونوں احتمال ہیں)

ابو عمرو دانی کہتے ہیں کہ جب یکساں حرکت والے دو ہمزوں میں سے پہلے کی تسہیل کی جائے یا اس کو حذف کر دیا جائے تو ہمزہ کو (اب بھی) موجود سمجھنے (اور عارضی تغیر کا اعتبار نہ کرنے) کی بنا پر ہمزہ سے پہلے الف (اور واو مدہ وغیرہ) میں (اسی طرح مد ہو گا جس طرح ہمزہ کو تحقیق سے پڑھنے کی حالت میں تھا اور یہ بھی جائز ہے کہ اس الف (اور واو مدہ) میں قصر کیا جائے کیونکہ ہمزہ تلفظ میں (اپنی اصلی حالت پر) نہیں رہا (حذف کی صورت میں تو ظاہر ہے اور تسہیل کی صورت میں اس لیے کہ ہمزہ نرم ہو گیا ہے اور (دونوں صورتوں میں) پہلی وجہ (یعنی مد) اولیٰ ہے (اور نشر کی تحقیق پر حذف کی صورت میں قصر اور تسہیل کی صورت میں مد اولیٰ ہے اور عمل بھی اسی پر ہے)

مختلفتین کی پانچ قسمیں

چوتھی قسم شُهَدَآءَ اِذْ جیسی مثالوں میں نافع، ابن کثیر، ابو عمرو تینوں کے لیے دوسرے ہمزہ کی یا کے مانند تسہیل ہے اور پانچویں قسم جَآءُوْ اُمَّةً میں تینوں کے لیے دوسرے ہمزہ کی واو کے مانند تسہیل ہے چھٹی قسم اَلسُّفَهَآءُ اَلَا جیسی مثالوں میں پہلے ہمزہ کی حرکت کے لحاظ سے دوسرے کا زبر والے واو سے ابدال ہے یعنی اَلسُّفَهَآءُ وَلَا ساتویں قسم مِنَ الْمَآءِ اَوْ وَمِمَّا جیسی مثالوں میں پہلے کی حرکت کے اعتبار سے دوسرے کا زبر والی یا سے ابدال ہے یعنی مِنَ الْمَآءِ یَوْمِمَّا آٹھویں قسم یَشَآءُ اِلٰی جیسی مثالوں میں دو وجہ ہیں ۱ پہلے کی حرکت کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتبار سے دوسرے کا زیر والے واو سے ابدال یعنی یَشَاءُ رُدِّیْ یہ قراء کا مذہب ہے اور نقل کی رو سے قوی تر ہے۔ ۲ خود ہمزہ کی حرکت کے لحاظ سے ہمزہ کی یا کے مانند تسہیل۔ یہ نحاۃ کا مذہب ہے اور قیاس کی رو سے درست تر ہے

ابو عمرو دانی کہتے ہیں کہ اس باب (کی آٹھوں قسموں) میں (پہلے یا دوسرے ہمزہ کی) تخفیف (حذف سے ہو خواہ تسہیل سے خواہ ابدال سے) وصل ہی کی حالت میں ہوتی ہے کیونکہ دو ہمزہ وصل ہی میں جمع ہوتے ہیں (پس اگر پہلے پر وقف کر دیں تو پھر دونوں میں تحقیق ہی ہوگی) اور ان دونوں باتوں میں تسہیل سے مراد یہ ہے کہ ہمزہ کو خود ہمزہ کے اور اس حرف علت کے درمیان پڑھا جائے جو ہمزہ کی حرکت کے مناسب ہو (پس تسہیل میں فتحہ والے ہمزہ کو ہمزہ اور الف کے اور کسرہ والے کو ہمزہ اور یا کے اور ضمہ والے کو ہمزہ اور واو کے درمیان پڑھنا چاہیے) اور درست بات کو اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتے ہیں۔

فائدہ ۱ پہلی تینوں قسموں میں ورش و قنبل کے لیے بعض ماہرین نے تسہیل کو اور جمہور شارحین نے ابدال کو زیادات میں سے بتایا ہے اور ثانی ہی حق اور اولیٰ معلوم ہوتا ہے۔

۲ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا یوسف میں شارحین نے قالون و بزی کے لیے تسہیل کو زیادات میں سے قرار دیا ہے اس بنا پر کہ تیسیر میں سورۂ یوسف میں ابدال و ادغام ہی مذکور ہے۔ لیکن حق یہ ہے کہ تیسیر میں تسہیل بھی درج ہے جو قاعدہ کے عام ہونے سے نکلتی ہے کیونکہ زیر والے ہمزوں میں سے پہلے میں قالون و بزی کے لیے تسہیل بتائی ہے جو بِالسُّوْٓءِ اِلَّا کو بھی شامل ہے۔

بارھواں باب

ہمزۂ مفردہ یعنی اس ہمزہ کے بیان میں جو کلمہ میں اکیلا آرہا ہو اور دوسرے ہمزہ کے ساتھ نہ ہو

یاد رکھو کہ ورش ہمزۂ مفردہ کا ہر جگہ اس حرف علت سے ابدال کرتے ہیں جو ہمزہ سے پہلے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف کی حرکت کے موافق ہو جب کہ ہمزہ (اس لفظ) فعل کے فا کلمہ کی جگہ میں ہو (جو کلمات کا وزن معلوم کرنے کے لیے مقرر ہے) اسم میں ہو خواہ فعل میں اور فا کلمہ کا ہمزہ (اکثر جگہ آتین سَوْفَ کے سات حروف میں سے کسی ایک حرف کے بعد آیا کرتا ہے) اور اس کی دو قسمیں ہیں **اول** ہمزۂ ساکنہ اس کو ہر جگہ فتحہ کے بعد الف سے اور کسرہ کے بعد یا سے اور ضمہ کے بعد واو سے بدلتے ہیں جب کہ یہ فا کلمہ میں ہو جیسے یَاْخُذُ۔ یَاْکُلُ۔ تَاْمُرُوْنَ۔ لِقَآءَ نَاتِ۔ اَلَّذِی ایْتُمِنَ۔ اَلسَّمٰوٰتِ ایْتُوْنِیْ۔ اور اَلْمُؤْمِنُوْنَ۔ یُؤْثِرُوْنَ۔ یُؤْمِنُ۔ یُؤْتُوْنَ۔ اَلْمُؤْتَفِکَۃُ۔ اَلْمُؤْتَفِکٰتُ وغیرہ جو اصل میں یَاْخُذُ اور اَلَّذِی اُؤْتُمِنَ اور اَلْمُؤْمِنُوْنَ تھے لیکن ابواب کے تمام صیغوں میں ابدال نہیں کرتے اور اس باب کے صرف تین الفاظ آئے ہیں (۱ وَتُؤْوِیْ (احزاب ع۶) اور اَلَّتِیْ تُؤْوِیْہِ (معارج ع۱) ۲ اَلْمَاْوٰی۔ مَاْوٰہُ۔ وَمَاْوٰکُمُ جس طرح بھی آئے ۳ فَاْوُوْا اِلَی الْکَہْفِ (کہف ع۲)) **دوم** حرکت والا ہمزہ۔ اس کو ان تین شرطوں سے فتح والے واو سے بدلتے ہیں ۱ ہمزہ فا کلمہ میں ہو ۲ ہمزہ پر فتح ہو ۳ ہمزہ سے پہلے حرف پر ضمہ ہو جیسے یُؤَدِّہٖ اِلَیْکَ۔ لَا یُؤَدِّہٖ اِلَیْکَ۔ مُؤَجَّلًا۔ مُؤَذِّنٌ۔ وَالْمُؤَلَّفَۃِ۔ یُؤَخِّرُھُمْ۔ لَا تُؤَاخِذْنَا وغیرہ (کہ یہ اصل میں یُؤَدِّہٖ اور مُؤَجَّلًا تھے) اور اسی لیے وَلَا یُؤَدُّہٗ اور نُؤَخِّرُھُمْ میں ابدال نہیں کرتے اور اسی طرح مَاٰبٍ اور مَاٰرِبُ اور فَاْذَنُوْا اور ان جیسے دوسرے وہ کلمات جن میں ہمزہ الف کی صورت میں لکھا ہوا ہو ان میں بھی ابدال نہیں کرتے بلکہ ان سب کو (تحقیق والے) ہمزہ سے پڑھتے ہیں اور باقی حضرات ان تمام ہمزوں کو تحقیق سے پڑھتے ہیں جن کا ذکر اس پورے باب میں آیا ہے اور (ہمزہ کی تخفیف کے بارہ میں) ابو عمر، ہشام ہمزہ کے لیے بھی مذاہب ہیں جن کو میں انشاء اللہ (آئندہ بابوں میں) بیان کروں گا۔

فصل فعل کے چار کلمات میں بھی ورش ہمزہ کا یا سے ابدال کرتے ہیں ۱ یِئْسَ اور یِئْسَمَا میں ہر جگہ ۲ لِئَلَّا میں تینوں جگہ (بقرہ ع۱۹ و نساء ع۲۳ و حدید ع۱) ۳ اَلَّذِیْ یَئِسْنَ (طلاق ع۱) میں تین جگہ) اور اس میں کسائی بھی ان کے ساتھ شریک ہیں ۴ وَبِئْرٍ (حج ع۶) (۵ اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ توبہ ع۹ اس میں ہمزہ کو یا سے بدل کر یا کا یا میں ادغام کرتے ہیں چونکہ ان میں ہمزہ فا کلمہ میں نہیں ہے اور لِئَلَّا حرف ہے اور اس پر بھی ابدال کرتے ہیں اس لیے ان کو علیحدہ بیان کر دیا) اور باقی حضرات ان سب میں ہر جگہ ہمزہ کو تحقیق سے پڑھتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیرھواں باب

ہمزہ کی حرکت نقل کر کے اس سے پہلے ساکن کو دے کر ہمزہ کو حذف کر دینے کے بیان میں

ف۱ یاد رکھو کہ ورش ہمزہ کی حرکت نقل کر کے اس سے پہلے ساکن کو دیدیتے ہیں جس سے وہ ساکن ہمزہ کی حرکت سے متحرک ہو جاتا ہے اور ہمزہ تلفظ میں سے حذف ہو جاتا ہے (اور یہ نقل ان دو شرطوں سے درست ہے ف۱ ہمزہ سے پہلا ساکن حرف مدنہ ہو ف۲ ساکن پہلے کلمہ کے آخر میں ہو اور ہمزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں (اسی لیے قِنْ اَنْفُسِكُمْ۔ قَالُوْٓا اٰمَنَّا۔ اور يَنْؤُنَ میں نقل نہیں کرتے) اور ہمزہ سے پہلا ساکن تین طرح آتا ہے اول تنوین میں جیسے مِنْ نَّبِيٍّ ۚ اِلَّا اور مِنْ شَيْءٍ ۚ اِذْ كَانُوْا۔ كُفُوًا اَحَدٌ۔ مُّبِيْنٌ ۙ اَنُؤْمِنُ وا اللّٰهَ وغیرہ دوم لام تعریف (جو اَل میں آتا ہے) جیسے اَلْاَرْضِ۔ اَلْاِرْفَةَ۔ وَالْاُوْلٰى۔ اَلْاٰنَ۔ وَالْاَدْنَ وغیرہ اور اَنْ اگرچہ رسماً ہمزہ کے ساتھ متصل ہوتا ہے (اور جدا لکھا نہیں ہوتا لیکن بار بار واقع ہونے کے سبب) قراء اس کو منفصل کے مرتبہ میں سمجھتے ہیں (اس لیے اس کی طرف نقل کرتے ہیں) سوم باقی حروف ہجا میں سے جیسے مَنْ اٰمَنَ۔ مِنْ اِسْتَبْرَقٍ۔ وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ۔ الٓمّٓ ۝ اَحَسِبَ النَّاسُ۔ وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ۔ وَقَالَتْ اُخْرٰىهُمْ۔ خَلَوْا اِلٰى۔ تَعَالَوْا اَتْلُ۔ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ۔ وَاِذَا الْاِبِلُ وغیرہ ف۳ اور ابو یعقوب ازرق کے شاگردوں نے ان سے اور ازرق نے ورش سے روایت کر کے سورۂ حاقہ (ع) میں ایک کلمہ كِتٰبِيَهْ اِنِّيْ ظَنَنْتُ کو نقل سے مستثنیٰ کیا ہے پس ھا کو ساکن اور ہمزہ کو تحقیق سے پڑھا ہے اس ارادے کی بنا پر کہ (اِنِّيْ کو كِتٰبِيَهْ سے) جدا کر کے اِنِّيْ سے ابتدا کی جائے (کیونکہ اس میں سکتہ کی ھا ہے جو اکثر جدائی ہی کی غرض سے آیا کرتی ہے) اور میں نے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصر کے شیوخ سے اسی طرح (بلا نقل) پڑھا ہے اور اسی کو اختیار کرتا ہوں (اور شاطبیہ میں نقل بھی درج ہے جو ازرق سے بعض کی اور اصبہانی سے اکثر کی روایت ہے اور دونوں وجوہ صحیح ہیں لیکن عدم نقل قوی تر اور جمہور کا مذہب ہے اور اس صورت میں تو هَالِيَهْ هَلَكَ میں اظہار ہوگا یعنی ھا پر ذرا سی دیر ٹھیریں گے جس کو وقفۂ لطیفہ کہتے ہیں کیونکہ یہ ھا سکتہ کی ہے اور اس کا جدا ہی رہنا مناسب ہے اور نقل کی تقدیر پر مَالِيَهْ هَلَكَ میں ادغام ضروری ہوگا کیونکہ نقل سے كِتٰبِيَهْ کی ھا اصلی ھا کے مرتبہ میں ہوگئی پس اب مَالِيَهْ کا حکم بھی یہی ہونا چاہیے اور سَرْدٌ اقصص ع میں قالون و درش دونوں کے لیے نقل یعنی سَرْدًا ہے اور باقی حضرات مذکورۂ بالا تینوں قسموں میں ہمزہ کو تحقیق سے پڑھتے ہیں اور اس سے پہلے ساکن کو بھی خالص سکون سے ادا کرتے ہیں ۳ اور آئِنَّ وَقَدْ كُنْتُمْ (ع) اور آلْئٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ (ع دونوں) یونس میں اور عَادَا نِ الْاُوْلٰى نجم (ع) میں قراء کا اختلاف ہے جس کی تفصیل انشاء اللہ ان کے موقعوں پر آئے گی۔

چودھواں باب

ہمزہ کے ابدال کے بارہ میں ابو عمرو کے مذہب کے بیان میں

(یاد رکھو کہ ابو عمرو جب نماز میں تلاوت کرتے تھے یا تیزی سے پڑھتے تھے یا (مثلین و متقاربین میں) ادغام کرتے تھے تو (ان تینوں صورتوں میں) کسی ہمزہ ساکنہ کی جگہ بھی ہمزہ نہیں پڑھتے تھے (بلکہ ہر ہمزہ ساکنہ کا فتحہ کے بعد الف سے اور کسرہ کے بعد یا سے اور ضمہ کے بعد واو سے ابدال کرتے تھے) عام ہے کہ وہ (ہمزۂ ساکنہ) فا کلمہ ہو یا عین کلمہ یا لام کلمہ جیسے كَدَابٍ۔ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ۔ فَاِذَا رَاْتُمْ۔ بِئْسَ۔ بِئْسَمَا۔ وَبِئْرٍ جِيْئَتْ شِيْئَتْ۔ جِيْئَتْ۔ اَلنِّيْبُ۔ يُؤْمِنُوْنَ۔ يُؤْلُوْنَ۔ اَلْمُؤْتَفِكٰتُ رُؤْيَاكَ وغیرہ (یہ ابدال بعض نے دوری اور سوسی دونوں سے اور بعض نے صرف سوسی سے نقل کیا ہے اور بعض نے نماز میں یا تیزی سے یا ادغام سے پڑھنے کی حالت میں اور بعض

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلاشرط ہر حال میں نقل کیا ہے اسی لیے دانی نے پورے ابوعمرو کے لیے بیان کیا ہے اور تینوں حالتوں میں سے کسی ایک حالت کے ساتھ مخصوص کیا ہے اور شاطبی رحمہ اللہ صرف سوسی کے لیے بلاشرط ابدال پڑھتے تھے پھر بعد کے لوگوں نے بھی اسی پر عمل کیا ہے اور یوں دونوں راویوں کے لیے تحقیق و ابدال اور ادغام و اظہار سب صحیح ہیں اسی لیے دانی نے ادغام و ابدال دونوں کی نسبت پورے ابوعمرو کی طرف کی ہے اور شاطبی نے ادغام کی پورے امام کی طرف اور ابدال کی سوسی کی طرف کی ہے) لیکن ذیل کی پانچ صورتوں میں ابدال نہیں کرتے۔ (الف) ہمزہ کا سکون جزم کی بناء پر ہو (یعنی کسی جازم کے داخل ہونے کے سبب ہمزہ ساکن ہو گیا ہو) جیسے اَوْ نَنْسَاهَا۔ نَنْسُؤُهُمْ۔ نَسُؤْكُمْ۔ يَشَأْ اور لَنْشَأْ۔ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ اَمْرَكُمْ مِّرْفَقًا اور اس قسم کے تمام کلمات یہی چھ ہیں جو انیس جگہ آئے ہیں (ب) ہمزہ کا سکون بناء کی وجہ سے ہو (یعنی امر کے صیغہ میں ہو) جیسے اَنْبِئْهُمْ۔ اَرْجِئْهُ۔ اِقْرَأْ وَهَيِّئْ لَنَا۔ (نَبِّئْنِيْ) اور اس قسم کے تمام کلمات یہی پانچ ہیں جو گیارہ جگہ آئے ہیں (ج) وہ لفظ جس میں ہمزہ کا ابدال ہمزہ کی تحقیق سے ثقیل تر ہو جیسے وَتُؤْوِيْ اور تُؤْوِيْهِ (اور اس قسم کا یہی ایک کلمہ ہے جو دو جگہ آیا ہے اس میں ابدال کرنے سے دو واو ہو جاتے ہیں اور اگر ابدال نہ کریں تو ایک ہی واو رہتا ہے اور بہ نسبت ایک کے دو واو میں ثقل زیادہ ہے) (د) وہ جس میں (ابدال کرنے سے) ہمزہ والا لغت بغیر ہمزہ والے سے ..... ملتبس ہو جاتا ہے جیسے وَرِءْيًا (مریم ع) (اور اس قسم کا یہی ایک کلمہ ہے جو ایک جگہ آیا ہے اس میں ہمزہ کا یا سے ابدال کر لینے سے یہ شبہ ہو جاتا ہے کہ یہ رَوِيَ سے ہو گا جو پیاس بجھ دینے کے معنی میں ہے حالانکہ یہ رَاَیٰ ہمزہ والے سے ہے پس رِءْيًا اس چیز کو کہتے ہیں جو دیکھنے میں اچھی معلوم ہو) (ہ) یا ایک مادہ کا لغت دوسرے مادہ کے لغت سے ملتبس ہو جائے (گو معنی میں فرق نہ آئے) اٰدَمُ صَدَاَ میں ہے (جو بلد اور ہمزہ میں دو جگہ آیا ہے اگر اس میں ہمزہ کا واو سے ابدال کر لیں تو یہ شبہ ہو جاتا ہے کہ یہ اٰدَمَ صَدَا وادی سے بنا ہو گا حالانکہ یہ ابوعمرو کے نزدیک اٰصَدَ سے بنا ہے جو ہمزہ والا ہے (پس ابن مجاہد ان تمام قسموں میں ان ہی پانچ اسباب کی وجہ سے ہمزہ کی تحقیق کو پسند کرتے تھے اور ابدال نہیں کرتے تھے اور میں نے بھی اسی طرح پڑھا ہے اور اسی کو اختیار کرتا ہوں (رہا یہ کہ ان سب کا مستثنیٰ ہونا آیا ابوعمرو سے بھی منقول ہے؟ سو اس میں دو روایتیں ہیں ملہ سب منقول ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲ بعض منقول ہیں اور باقی کا ابن مجاہد نے ان ہی پر قیاس کیا ہے) اور اگر ہمزہ پر حرکت ہو جیسے یُؤَلِّفُ اور مُؤَذِّنٌ اور یُؤَخِّرُهُمْ وغیرہ تو اس صورت میں ہم کو بلا خلاف تحقیق سے پڑھتے ہیں اور توفیق حق تعالیٰ ہی کی مدد سے ہے۔

پندرھواں باب

کلمہ کے آخر والے ہمزہ پر وقف کرنے کی صورت میں حمزہ اور ہشام کے مذہب کے بیان میں

(اور اسی طرح اس باب میں کلمہ کے درمیان والے اور ساکن منفصل کے بعد کلمہ کے شروع والے ہمزہ پر وقف کرنے کے احکام بھی بیان کریں گے جن میں صرف امام حمزہ ہی تخفیف کیا کرتے ہیں۔ پس اس باب میں یہ بتائیں گے کہ ہمزہ والے کلمہ پر وقف کرنے کی صورت میں کلمہ کے آخری ہمزہ میں ہشام و حمزہ دونوں اور درمیان والے اور بعض بعض جگہ شروع والے ہمزہ میں صرف امام حمزہ طرح طرح کی تخفیف کیا کرتے ہیں)

فائدہ یہ نہایت مشکل باب ہے اس میں ان چند اصطلاحات کا یاد رکھنا بہت مفید ہوگا۔

۱ مبتدئہ وہ ہمزہ جو کلمہ کے شروع میں ہو۔ ۲ متوسطہ بنفسہ کلمہ کے درمیان ہو جیسے یَأْلَمُونَ۔ بِئْرٍ۔ یُؤْمِنُونَ۔ یَسْئَلُونَ۔ اٰبَآءَهُمْ۔ شَيْئًا ۳ متوسطہ بالحرف جو کسی زائد حرف کے آنے سے کلمہ کے درمیان ہو گیا ہو اور اس حرف کے علیحدہ کر دینے سے بھی کلمہ درست رہتا ہو جیسے فَأْتِ۔ وَائْتَمِرُوا۔ یہ صرف فتحہ کے بعد آتا ہے ۴ متوسطہ بالکلمہ جو کسی دوسرے کلمہ کے سبب درمیان ہو گیا ہو جیسے قَالَ ائْتُونِي۔ ٱلَّذِي اؤْتُمِنَ۔ قَالُوا ائْتِنَا ۵ متوسطہ بزائدہ جب کہ ہمزہ پر حرکت ہو اور اس سے پہلے کوئی حرف زائد آجائے جس کے جدا کر دینے سے کلمہ درست رہتا ہو خود اس ہمزہ پر تینوں حرکتیں آتی ہیں لیکن اس سے پہلے حرف پر فتحہ اور کسرہ ہی آتا ہے پس اس کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھ قسمیں ہو جاتی ہیں جیسے فَاَمَنَا ۔ فَاِمَّا ۔ فَاُوَارِیَ اور لِئَلَّا ۔ لِاِیْلٰفِ ۔ لِاُخْرٰھُمْ اور اَلْ کے بعد والا بھی اسی قسم میں شامل ہے جیسے اَلْاَرْضِ ۔ اَلْاَنْھٰرُ اور یاء ندائیہ اور تنبیہ کی ھا کے بعد والا بھی اسی قسم میں سے ہے جیسے یٰاٰدَمُ ۔ ھٰاَنْتُمْ ھٰؤُلَآءِ اس قسم میں تحقیق اور حق قاعدہ پایا جائے اس کے موافق تخفیف دونوں جائز ہیں۔ اور قاعدے آگے آئیں گے ۶ متطرفہ وہ ہمزہ جو کلمہ کے آخر میں ہو ..... جیسے اِقْرَاْ ۔ شَیْءٍ ۔ ذَرَاْ ۔ شَاطِئُ ۔ اَلْخَبْءَ ۔ شَیْءٌ ۔ سُوْءٍ ۷ ہمزہ بے صورت ۔ جس ہمزہ کی جگہ صرف عین کا سر لکھا ہوا ہو اور واو ۔ یا ، الف میں سے کوئی حرف بھی وہاں لکھا ہوا نہ ہو جیسے یَسْـَٔلُوْنَ ۔ یَنْـَٔوْنَ ۸ باصورت جس میں ہمزہ کی جگہ فتحہ ، کسرہ ، ضمہ والا الف لکھا ہوا ہو یا عین کے سر کے نیچے خالی یا یا واو لکھے ہوئے ہوں ان میں سے پہلے کو بصورت الف اور باقی دو کو بصورت یا و بصورت واو کہتے ہیں جیسے اَظْلَمَ ۔ اِجْرَاہَا ۔ اُرْسِلَ اور اَرَاَءَیْ ۔ دَرَاَءَیْ ۔ شُرَكَؤُا ۔ نَشَؤُا ۔ اَاُنْذِرْتَھُمْ ۔ اَؤُنَبِّئُكُمْ پھر ان قسموں میں سے بھی کئی کئی شاخیں نکلی ہیں اس لیے اس باب کے سمجھنے میں منتہی حضرات کو بھی دشواری پیش آتی ہے ۔ مجھ جیسے مبتدیوں کا تو ذکر ہی کیا ہے پھر یہ تخفیف قیاسی بھی ہوتی ہے جو قواعد کے لحاظ سے کی جاتی ہے اور سماعی بھی جو ہمزہ کی شکل کے اعتبار سے ہوتی ہے اس لیے ہمزہ کی رسم سے واقف ہونا بھی نہایت ضروری ہے پس اصولی طور پر ہمزہ کی تین قسمیں ہیں ۱ ہمزہ ساکنہ جیسے یُؤْمِنُ وغیرہ ۲ ہمزہ متحرکہ جس سے پہلا حرف ساکن ہو جیسے یَسْـَٔلُوْنَ ۔ یَجْـَٔرُوْنَ ۳ ہمزہ متحرکہ جس سے پہلے حرف پر بھی حرکت ہو جیسے سَاَلَتْھُمْ ۔ یَئِسْنَ ۔ رَءُوْفٌ پھر ان میں سے اول کی چھ اور دوم کی بارہ اور سوم کی نو قسمیں ہیں ۔ اس لیے ہمزہ کی تمام قسمیں ستائیس ہو جاتی ہیں جن کو انشاء اللہ تعالیٰ فوائد میں درج کیا جائے گا

پہلی قسم ہمزہ ساکنہ بسکون لازم وعارض ۔ یاد رکھو کہ اگر ہمزہ حرکت کے بعد کلمہ کے آخر میں ہو تو خواہ وہ ساکن ہو یا اس پر حرکت ہو دونوں صورتوں میں ہشام اور حمزہ اس کو وقفاً تخفیف سے اور وصلاً تحقیق سے پڑھتے ہیں پس اگر ہمزہ سے پہلے حرف پر ضمہ ہو تو اس کا وقفاً واو سے ابدال کرتے ہیں عام ہے کہ ہمزہ ساکن ہو یا (پہلے سے) حرکت والا ہو (پھر وقفاً ساکن ہو گیا ہو) جیسے اِنِ امْرُؤٌا اور لُؤْلُؤٌ وغیرہ (میں اِنِ امْرُؤٌ سے اِنِ امْرُؤْا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور لُؤْ لُؤٌ سے عمزہ کے لیے لُوْلُوْ کیونکہ وہ متوسط اور متطرفہ دونوں میں تغیر کرتے ہیں اور ہشام کے لیے لُؤْلُوْ کیونکہ وہ متطرفہ ہی میں تبدیلی کیا کرتے ہیں (اور (ضمہ کے بعد) قرآن میں (وہ ہمزہ) ساکنہ نہیں آیا (جو وصلاً بھی ساکن ہو) اور اگر ہمزہ سے پہلے حرف پر کسرہ ہو تو اس کو دونوں حضرات دونوں حالتوں میں (وصلاً متحرک ہو خواہ ساکن) یا سے بدلتے ہیں۔ جیسے وَهَيِّئْ۔ يُهَيِّئْ۔ نَبِّئْهُمْ۔ تُبَوِّئُ۔ شَاطِئْ وغیرہ (جو اصل میں وَهَيِّئٌ اور تُبَوِّئُ اور شَاطِئٌ تھے) اور اگر ہمزہ سے پہلے حرف پر فتحہ ہو تو اس کو دونوں حالتوں میں دونوں امام الف سے بدلتے ہیں جیسے اِنْ يَنْشَأْ۔ ذَرَأَ۔ بَدَأَ۔ يَسْتَهْزِئُ۔ اَلْمَلَأُ وغیرہ (جو اصل میں اِنْ يَنْشَأْ اور اَلْمَلَأُ تھے) اور (تینوں قسموں میں) ہمزہ سے بدلے ہوئے حرفِ مد میں روم و اشمام دونوں ناجائز ہیں اس بنا پر کہ مدہ خالص ساکن ہوتا ہے (جس کا حرکت سے ذرا سا بھی علاقہ نہیں ہوتا اور اشمام و روم حرکت ہی کی طرف اشارہ کرنے کے لیے ہوا کرتے ہیں اور یہ اس صورت میں ہے کہ ہم اس کے قائل ہوں کہ ہمزہ اولاً ہی مدہ سے بدل گیا ہے اور اگر اخفش کے مذہب کے موافق یہ مان لیں کہ اولاً کسرہ کے بعد کسرہ والا ہمزہ حرکت والی یا سے اور ضمہ کے بعد ضمہ والا ہمزہ حرکت والے واو سے بدلا ہے پھر یا اور واو کو وقف کے لیے ساکن کیا گیا ہے تو اس صورت میں مِنْ شَاطِئْ کی یا میں روم اور لُؤْلُؤًا کے واو میں روم و اشمام بھی جائز ہوں گے رہا الف سو چونکہ اس پر حرکت آ ہی نہیں سکتی اس لیے اَلْمَلَأُ۔ وَيَسْتَهْزِئُ میں صرف سکون ہوگا۔)

دوسری قسم (ہمزۂ متحرک جس سے پہلا حرف ساکن ہو)

مسئلہ اگر ہمزہ سے پہلا حرف ساکن ہو تو ہمزہ کی حرکت اس ساکن کو دے کر ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں مگر شرط یہ ہے کہ یہ ساکن الف کے علاوہ ہو اور اصلی (حروف میں سے) ہو (جو فا، عین اور لام کلمہ کے مقابلہ میں آتے ہیں عام ہے کہ صحیح ہو یا واو۔ یا مدہ ہوں یا لین ہوں) جیسے اَلْخَبْءَ۔ شَيْءٍ۔ سَوْءَ۔ عَنْ سُوْءٍ۔ سِيْءَ۔ جِيْءَ۔ مُسِيْءٌ۔ يُضِيْءُ وغیرہ (جو اصل میں اَلْخَبْأَ۔ شَيْئٍ۔ سَوْئَةٍ۔ سُوْئَةٍ۔ جِيْئَ لکھے اور ایک جماعت کی رائے پر واو یا اصلی میں مدہ ہوں خواہ لین نقل کے ساتھ دوسری وجہ میں ابدال و ادغام بھی جائز ہے پس اس صورت میں شَيْءٍ۔ سَوْءَ۔ سُوْءٍ۔ جِيْءَ ہو جائیں گے اور یہ زیادات میں سے ہے) مسئلہ اور اگر ہمزہ سے پہلا ساکن زائد ہو اور یا اور واو مدہ ہوں تو ہمزہ کو یا کے بعد یا سے اور واو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد واو سے بدل کر پہلی یا اور واو کا دوسرے واو اور یا میں ادغام کر دیتے ہیں جیسے بَرِیٓءُ اور اَلنَّسِیٓءُ (سے بَرِیّ اور اَلنَّسِیّ) اور قُرُوٓءٌ (سے قُرُوٌّ) وغیرہ (دُرِّیٌّ سے دُرِّیّ جو صرف حمزہ کی قراءۃ پر ہے اور اس قسم کی یہی چار مثالیں آئی ہیں) اور (اشمام و روم واسکان کے بارہ میں) جو حکم ہمزہ کا تھا وہی اس حرف کا ہے جو نقل کے سبب ہمزہ کی حرکت سے متحرک ہو گیا ہو نیز وہی حکم اس واو اور یا کا ہے جو ہمزہ کے بجائے آرہے ہوں نہ کہ الف کا (جیسا کہ بَرِیّ۔ قُرُوٌّ میں ابھی معلوم ہو چکا ہے پس اگر ان دونوں حرفوں پر ضمہ ہو تو ان میں (اسکان کے ساتھ) اشمام و روم دونوں جائز ہیں اور اگر ان پر کسرہ ہو تو صرف اسکان و روم اور اگر فتحہ ہو تو صرف اسکان ہوگا (چنانچہ نقل و ابدال سے پہلے خود ہمزہ میں بھی ضمہ کی صورت میں تین اور کسرہ کی صورت میں دو اور فتحہ کی صورت میں ایک وجہ تھی)۔ ۳ اور اگر یہ (ہمزہ سے پہلا) ساکن الف ہو عام ہے کہ یہ الف اصلی حرف سے بدلا ہوا ہو یا زائد ہو نیز ہمزہ پر خواہ کوئی سی حرکت ہو ہر صورت میں اس الف کے بعد والے ہمزہ کو الف ہی سے بدل لیتے ہیں اور پھر دو ساکن جمع ہونے کے سبب ان دونوں الفوں میں سے ایک کو حذف کر دیتے ہیں (پس اگر پہلے کو محذوف مانیں تو دوسرے میں صرف قصر ہوگا کیونکہ یہ الف ہمزہ سے بدلا ہوا ہے جیسا کہ یَا مُرُ میں ہے اور اس کے بعد مد کا سبب بھی نہیں ہے اور اگر دوسرے کو محذوف مانیں تو پہلے میں مد اور قصر دونوں ہوں گے کیونکہ اس صورت میں یہ الف ایسا بدلہ ہے جو تغیر والے ہمزہ سے پہلے آرہا ہے) اور اگر چاہو تو حذف نہ کرو اور (دونوں الفوں کو باقی رکھ کر) ان میں جدائی کرنے کے لیے مد میں زیادتی کرو (یعنی طول سے پڑھو) اور یہی اولیٰ ہے اور خلف وغیرہ کے طریق سے حمزہ سے اسی کے موافق نص بھی آئی ہے اور اس کی مثالیں یہ ہیں وَالسَّمَآءَ اِذَا جَآءَ۔ مِنَ مَّآءٍ غَیْرِ۔ عَلٰی سَوَآءٍ۔ مِنْهُ الْمَآءَ۔ سُفَهَآءَ اَبْنَآءَ۔ شُهَدَآءَ وغیرہ جس جگہ بھی آئیں (جو اصل میں وَالسَّمَاءِ۔ جَاءَ۔ اَبْنَاءُ وغیرہ تھے اور وقفی سکون پر قیاس کر کے اس الف میں توسط بھی جائز ہے پس مِنَ الْمَآءِ وغیرہ میں ہمزہ کو الف سے بدلنے کے بعد تین وجوہ ہو گئیں طول پانچ الفی۔ توسط تین الفی اور قصر ایک الفی اور بعض کی رائے پر روم کے ساتھ تسہیل کرتے ہوئے ہمزہ سے پہلے الف میں مد و قصر بھی ہے جو زیادات میں سے ہے پس پانچ وجوہ ہو گئیں) اور توفیق اللہ تعالیٰ ہی کی مدد سے ہے۔

فائدہ۔ اس بیان میں غور کرنے سے متطرف کے سب احکام نکل آئیں گے اور اس کی مزید

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفصیل یہ ہے کہ ہمزۂ متطرفہ کی چھ قسمیں ہیں۔ اول وہ ساکنہ جس کا سکون لازمی ہو جو فتحہ اور کسرہ کے بعد ہی آتا ہے یہ فتحہ کے بعد الف سے اور کسرہ کے بعد یائے مدہ سے بدل جاتا ہے جیسے اِقْرَاْ، نَبِّیْ۔ دوم وہ ساکنہ جس کا سکون وقف کے سبب عارضی ہو یہ بھی قیاسی تخفیف کی بنا پر فتحہ کے بعد الف سے اور کسرہ کے بعد یا سے اور ضمہ کے بعد واو سے بدل جاتا ہے اور یہ اکثر کا مذہب ہے اور تفصیل یہ ہے کہ ان میں سے :-

۱؎ فتحہ والے ہمزہ میں تو صرف ابدال ہے فتحہ کے بعد الف سے جیسے بَدَا اور کسرہ کے بعد یا سے جیسے قُرِئَ

۲؎ اور فتحہ کے بعد کسرہ اور ضمہ والا ہمزہ الف کی صورت میں ہو تو اس میں دو وجوہ ہیں (۱) اکثر کے مذہب پر الف سے ابدال جیسے لِلْمَلَا اور وَقَالَ الْمَلَا (۲) بعض کے مذہب پر روم کے ساتھ تسہیل۔

۳؎ اگر فتحہ کے بعد کسرہ والا یا کی صورت میں لکھا ہوا ہو جو صرف جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِیْ انعام ع میں ہے تو اس میں چار وجوہ ہیں (۱) الف سے ابدال (۲) روم کے ساتھ تسہیل (۳) یائے ساکنہ سے ابدال یعنی مِنْ نَّبِیْ (۴) اس یا میں روم۔

۴؎ اگر فتحہ کے بعد ضمہ والا ہمزہ واو کی صورت میں ہو جو گیارہ کلمات میں ہے تو اس میں پانچ وجوہ ہیں (۱) الف سے ابدال جیسے اَتَوَكُّوْا (۲) ہمزہ کی تسہیل روم کے ساتھ (۳) رسم کی بنا پر ہمزہ کا واو سے ابدال اور اس پر سکون کے ساتھ وقف یعنی اَتَوَكُّوْ (۴) اس واو میں اشمام (۵) واو میں روم۔

۵؎ اور کسرہ کے بعد کسرہ والے میں تین ہیں (۱) جمہور کے مذہب پر یائے ساکنہ سے ابدال جیسے مِنْ شَاطِئِ اور اب اس میں روم نہ ہوگا (۲) ہمزہ میں روم کے ساتھ تسہیل (۳) اخفش کے مذہب پر یا میں روم کیونکہ وہ اس کے قائل ہیں کہ اولاً ہمزہ کو کسرہ والی یا سے بدلا گیا ہے پھر یا وقف کے سبب ساکن کی گئی ہے پس چونکہ اصل کے لحاظ سے یا پر حرکت تھی اس لیے روم جائز ہو گیا۔

۶؎ کسرہ کے بعد ضمہ والے میں چار ہیں (۱) جمہور کے مذہب پر یائے ساکنہ سے ابدال جیسے وَمَا اُبَرِّئُ اور اب اس میں روم و اشمام نہ ہوں گے (۲) ہمزہ میں روم کے ساتھ تسہیل (۳ و ۴) اخفش کے مذہب پر اس یا میں اشمام اور روم کیونکہ وہ ہمزہ کو ضمہ والی یا سے بدلنے کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد ساکن کرتے ہیں۔

۲ ضمہ کے بعد کسرہ والے میں تین ہیں (۱) واو ساکنہ سے ابدال یعنی لُؤْ لُؤْ (۲) روم کے ساتھ ہمزہ کی تسہیل (۳) اخفش کے مذہب پر ہمزہ سے بدلے ہوئے واو میں روم۔

۳ ضمہ کے بعد ضمہ والے میں چار ہیں (۱) ہمزہ کا واو سے ابدال یعنی مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ (۲) دوسرے ہمزہ کی تسہیل روم کے ساتھ (۳ و ۴) اخفش کے مذہب پر ہمزہ سے بدلے ہوئے واو میں اشمام و روم۔

سوم وہ حرکت والا ہمزہ جو ساکن صحیح کے بعد ہو یہ پانچ کلمات میں آیا ہے ۱ اَلْخَبْءَ (نمل ع) ۲ اَلْمَرْءِ (بقرہ ع و انفال ع) اور اَلْمَرْءُ (نباء ع) ۳ مِلْءُ (آل عمران ع) ۴ جُزْءٌ (حجر ع) ۵ دِفْءٌ (نحل ع) ان میں صرف نقل ہے جس سے ان کا تلفظ اَلْخَبْ۔ اَلْمَرْ۔ مِلْ۔ جُزْ۔ دِفْ رہ جائے گا پھر اَلْخَبْ میں تو صرف سکون ہوگا کیونکہ با پر فتحہ تھا جو ہمزہ سے نقل ہو کر آیا تھا اور اَلْمَرْءِ میں را پر سکون اور روم اور اَلْمَرْءُ اور باقی تین میں سکون، روم، اشمام تین وجوہ ہوں گی۔

چہارم۔ وہ ہمزہ حرکت والا جو واو یا اصلی ساکن کے بعد ہو مدہ ہو خواہ لین جیسے:۔ شَيْءٌ۔ سَوْءٍ۔ سِيْءَ۔ سُوْءٍ۔ اس میں دو وجوہ ہیں ۱ اکثر کے مذہب پر نقل اور ہمزہ کا حذف یعنی شَيْ۔ سَوْ۔ سِيْ۔ سُوْ ۲ بعض کے مذہب پر ہمزہ کا واو کے بعد واو سے اور یا کے بعد یا سے ابدال اور پہلے واو اور یا کا دوسرے میں ادغام یعنی شَيّ۔ سَوّ۔ سِيّ سُوّ اور دونوں صورتوں میں ہمزہ کی حرکت کے اعتبار سے اس واو اور یا میں سکون، اشمام اور روم بھی جائز ہیں پس سِيْءَ میں دو وجوہ ہیں یعنی سکون نقل کے ساتھ بھی اور ابدال و ادغام کے ساتھ بھی اور شَيْءٍ میں چار ہیں یعنی سکون و روم نقل میں بھی اور ادغام میں بھی اور شَيْءٌ میں چھ ہوں گی یعنی نقل و ادغام دونوں میں سے ہر ایک میں تین تین۔ سکون، اشمام، روم۔

پنجم۔ وہ ہمزہ متحرکہ جو یا اور واو زائدہ کے بعد ہو جو صرف تین کلمات (بَرِيْٓءٌ۔ اور اَلنَّسِيْٓءُ اور قُرُوْٓءٍ) میں آیا ہے اس ہمزہ کو اول کے دو میں یا سے اور تیسرے میں واو سے بدل کر پہلی یا اور واو کا دوسری میں ادغام کرتے ہیں یعنی بَرِيّ۔ اَلنَّسِيّ۔ قُرُوّ پڑھتے ہیں پھر ان میں سے اول کے دو میں تین وجوہ ہیں سکون، اشمام، روم اور تیسرے میں دو ہیں۔ سکون، روم اور ہمزہ کی قراءۃ پر دُرِّيٌّ (نور ع) بھی اسی قسم میں سے ہے پس اس میں بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابدال وادغام کے بعد تین وجوہ ہیں اور ہشام اس کلمہ کو وقف و وصل دونوں میں تشدید والی یا سے پڑھتے ہیں۔

ششم وہ متحرک جو الف کے بعد ہو جیسے شَاۗءَ - مِنَ الْمَاۗءِ - اَلسُّفَهَاۗءُ اس میں ہمزہ کو الف سے بدلتے ہیں اور اس کے بعد طول۔ توسط قصر تین وجہ ہوتی ہیں اور کسرہ اور ضمہ والے میں بعض کے مذہب پر روم کے ساتھ تسہیل اور ہمزہ سے پہلے الف میں مد اور قصر ہوتا ہے پس کل پانچ وجوہ ہو گئیں۔

اور اگر کسرہ والا ہمزہ یا کی صورت میں ہو (جو چار کلمات میں ہے لِقَاۗءَ (یونس ع ۱، وَاِيْتَاۗءِ (نحل ع ۱۴) وَمِنْ اٰنَاۗئِ (طٰہٰ ع ۱) مِنْ وَّرَاۗئِ (شوریٰ ع ۱) اور لِقَاۗئِ (روم ع ۶ و ع ۷) میں بعض مصاحف میں یا کے ساتھ ہے تو اس میں نو وجوہ ہیں پانچ تو وہی جو اوپر گذریں اور چار رسمی ہیں یعنی ۶ تا ۹ ہمزہ کو یا سے بدل کر الف میں مد کی تینوں اور یا میں سکون اٰنَاۗیْ ۶ اس یا میں روم قصر کے ساتھ۔

اور اگر ضمہ والا ہمزہ واو کی شکل میں ہو تو اس میں بارہ ہیں ۱۰ تا ۱۵ وہی جو اوپر گذریں اور سات رسمی ہیں یعنی ہمزہ کو واو سے بدل کر اس سے پہلے الف میں مد کی تینوں سکون کے ساتھ پھر یہی تینوں اشمام کے ساتھ پھر واو میں روم قصر کے ساتھ اور اس قسم کے آٹھ کلمات اتفاقی اور تین اختلافی آئے ہیں تفصیل کے لیے شرح شاطبیہ کا مطالعہ کریں۔

فصل ہمزہ متوسطہ میں صرف حمزہ تخفیف کرتے ہیں اور اس کے لیے بھی احکام ہیں۔ ۱۲ انشاء اللہ تعالیٰ میں ان کو بھی بیان کروں گا۔

۱۲ یاد رکھو کہ اگر ہمزہ کلمہ کے درمیان ہو اور ساکن ہو تو اس کی تخفیف بھی مذکورہ بالا طریق کے موافق ہوتی ہے پس وہ بھی (پہلے حرف کی حرکت کے موافق خالص حرف (مد) سے بدل جاتا ہے جیسے يَاْكُلُوْنَ - كَاْبٍ - بِئْسَ - وَبِئْرٍ - اَلنِّيْبِ. مُؤْمِنُوْنَ - يُؤْفَكُوْنَ - رُءْيَا - تَسُؤْكُمْ - (ان میں تو ہمزہ متوسط بنفسہ ہے) اور اسی طرح (متوسط بالکلمہ) لِقَاۗءَنَا ائْتِ - اَلَّذِى اؤْتُمِنَ - فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِى (کا اور متوسط بالحروف فَاْتِ - وَاسْمَعُوْا) وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے جو اصل میں يَاْكُلُوْنَ - كَاْبٍ - بِئْسَ - وَبِئْرٍ - اَلنِّيْبِ - مُؤْمِنُوْنَ - يُؤْفَكُوْنَ - رُءْيَا - تَسُؤْكُمْ لِقَاۗءَنَا ائْتِ - اَلَّذِى اؤْتُمِنَ - فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِى اور فَاْتِ - وَاسْمَعُوْا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے (پس ابن شریح وغیرہ کا یہ قول صحیح نہیں کہ متوسطہ بالحرف میں تحقیق و ابدال دونوں اور متوسطہ بالکلمہ میں صرف تحقیق ہے)۔

۴ (اور سُرُوْیَا۔ سِرْیِیًا۔ تُؤْوِیْ وَتُؤْوِیْهِ میں جو واو اور یا (ابدال کے بعد) ہمزہ کے بجائے آئے ہیں ان کو ادغام و اظہار سے پڑھنے میں ہمارے شیوخ کا اختلاف ہے پس (بعض حضرات تو رسم کی موافقت کی غرض سے ادغام کرتے ہیں (اور سُرِّیَا۔ رِیًّا تُؤِیْ۔ وَتُؤِّیْهِ پڑھتے ہیں کیونکہ ان میں ایک واو اور ایک ہی یا لکھی ہوئی ہے اور ہمزہ بے صورت ہے) اور (بعض حضرات ابدال کے عارضی ہونے کی بنا پر اظہار کرتے ہیں لا اور دو واوؤں اور دو یاؤں سے سُرُوْیَا۔ سِرْیِیًا۔ تُؤْوِیْ۔ سُرُوْیَا پڑھتے ہیں کیونکہ اس میں رسم کی معمولی سی مخالفت ہے جو تحمل کے قابل ہے) اور دونوں وجوہ جائز ہیں۔

۵ (اور اَنْبِئْهُمْ (بقرہ ع ۴) اور نَبِّئْهُمْ (حجر ع ۴ و قمر ع ۱) میں بھی ابدال و ادغام کا اختلاف ہے کہ ان میں ھا سے پہلے ہمزہ کا یا سے ابدال کرنے کے بعد ھا کا کسرہ پڑھا جائے یا ضمہ۔ پس بعض یا کی وجہ سے ھا کا کسرہ پڑھتے ہیں (یعنی اَنْبِیْهِمْ وَنَبِّیْهِمْ) اور دوسرے حضرات یا کے عارضی ہونے کے سبب (اب بھی) ھا کا ضمہ ہی پڑھتے ہیں (یعنی اَنْبِیْهُمْ وَنَبِّیْهُمْ) اور دونوں صحیح ہیں (اور ثانی اولیٰ ہے)

اور اگر ہمزۂ متوسطہ پر حرکت ہو تو اس سے پہلا حرف یا تو ساکن ہوتا ہے یا اس پر بھی حرکت ہوتی ہے (پس اگر (ہمزہ سے پہلا حرف) ساکن ہو اور اصلی ہو (زائد نہ ہو) اور الف نہ ہو تو ہمزہ کی حرکت اس ساکن کو دے کر اس کو ہمزہ کی حرکت سے متحرک کر دیتے ہیں جیسے خِطْاَ۔ اَلْمُسِمَّهْ تَجْرُوْن۔ یَسْلُوْنَ۔ وَسْلْ۔ وَالْقُرْاٰن۔ مَنْ وَّمَا۔ مَسْوُلًا۔ سِیْئَتْ۔ اَلسُّوْای۔ شَیًا۔ لَهِیَهْ۔ اَلْمَوْوُدَهْ۔ مَوْلًا وغیرہ (جو اصل میں خِطْأٌ۔ مَنْ وُّدِمَا۔ مَسْئُوْلًا۔ سِیْئَتْ اَلسُّوْای۔ شَیْئًا۔ کَهَیْئَةِ اَلْمَوْءُوْدَةُ تھے۔ اور اگر پہلا ساکن واو۔ یا اصلی ہوں مدہ ہوں خواہ لین تو ان میں نقل کے ساتھ بعض کے مذہب پر ابدال و ادغام بھی ہے جو زیادات میں سے ہے یعنی شَیًا۔ مَوْلًا۔ سِیَّتْ۔ اَلسُّوْای)

۵ اور اگر پہلا ساکن (یا اور واو) زائدہ ہوں تو ہمزہ کو واو یا سے بدل کر پہلے واو یا کا اس میں ادغام کر دیتے ہیں لیکن قرآن میں واو زائدہ نہیں آیا جیسے هَنِیًا۔ مَرِیًا۔ بَرِیًا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَرِيْئُوْنَ۔ خَطِيْئَةٌ۔ خَطِيْئَتِكُمْ وغیرہ (جو اصل میں هَنِيْئًا اور خَطِيْئَتِكُمْ تھے)۔

۲۔ اور اگر ہمزہ سے پہلا ساکن الف ہو عام ہے کہ (کسی حرف اصلی سے) بدلا ہوا ہو یا زائد ہو تو اس کے بعد والے ہمزہ میں تسہیل بین بین کرتے ہیں اور اب ہمزہ سے پہلے الف میں مد اور قصر دونوں جائز ہیں اور مد قیاس سے زیادہ موافق ہے جیسے نِسَآءَكُمْ۔ اَبْنَآءَكُمْ۔ بِنَآءً دُعَآءً۔ يُشَآءُ۔ سَوَآءٌ۔ اٰبَآؤُكُمْ۔ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا۔ مِنْ اٰبَآئِهِمْ۔ مَلٰٓئِكَةٌ

(تیسری قسم ہمزہ متحرک جس سے پہلے حرف پر بھی حرکت ہو) اور اگر اس ہمزہ سے پہلے حرف پر حرکت ہو تو اگر ہمزہ پر فتحہ ہو اور اس سے پہلے حرف پر کسرہ یا ضمہ ہو تو کسرہ کے بعد یا سے اور ضمہ کے بعد واو سے ابدال کرتے ہیں جیسے وَنُنْشِئَكُمْ۔ اِنَّ شَانِئَكَ۔ مُلِئَتْ۔ الْخَاطِئَةَ لِيَلَّا۔ لُؤْلُؤًا۔ يُؤَدِّهٖ۔ يُؤَلِّفُ وغیرہ۔ (جو اصل میں وَنُنْشِئُكُمْ اور لُؤْلُؤًا تھے) اور ان دو صورتوں کے سوا باقی عام حالات میں ہمزہ اور اس سے پہلے حرف دونوں پر جا ہے جو حرکت ہو تسہیل بین بین کرتے ہیں اور اس کی سات صورتیں ہیں ۱۔ فتحہ کے بعد ہمزہ پر تینوں حرکتیں ہوں ۲۔ کسرہ و ضمہ دونوں کے بعد ہمزہ پر کسرہ ہو خواہ ضمہ۔ پس فتحہ والے کو ہمزہ اور الف کے اور کسرہ والے کو ہمزہ اور یا کے اور ضمہ والے کو ہمزہ اور واو کے درمیان پڑھتے ہیں جیسے سَأَلَتْهُمْ۔ وَيْكَأَنَّ اللّٰهَ۔ وَيْكَأَنَّهٗ۔ خَطَأً۔ مَلْجَأً۔ مُتَّكَأً جَبْرَئِيْلَ۔ يَئِسَ۔ سُئِلَ۔ يَوْمَئِذٍ۔ حِيْنَئِذٍ اور جیسے فَادْرَءُوْا يَدْرَءُوْنَ۔ يَسُوْءَا۔ رَءُوْفٌ۔ يُرِئُوْمِكُمْ۔ لَا يَسُوْءُهٗ۔ مُسْتَهْزِءُوْنَ لِيُوَاطِئُوْا۔ يَنُوْءُ بِالْعُصْبَةِ.... وغیرہ لیکن اگر ضمہ والا یا کی صورت میں لکھا ہوا ہو جیسے اَوْ نَبِّئُكُمْ سَنُقْرِئُكَ۔ كَانَ سَيِّئُهٗ وغیرہ تو اخفش کے قول کے موافق اس کا ضمہ والی یا سے ابدال بھی ہوتا ہے (یعنی اَوْ نُبَيِّئُكُمْ) تاکہ حمزہ کے اس مذہب پر بھی عمل ہو جائے کہ وہ ہمزہ پر وقف کرتے ہوئے رسم الخط کی پیروی کرتے تھے (اور شاطبیہ میں تسہیل بھی درج ہے جو قاعدہ کے عام ہونے سے سمجھی گئی ہے نیز ضمہ کے بعد کسرہ والے میں واو سے ابدال بھی ہے جس کو اخفش کا مذہب بتایا ہے جیسے سُوْلُوْا۔

(اور اگر ضمہ کے بعد ہمزہ پر بھی ضمہ ہو اور اس کے بعد واو ہو تو اس میں رسم کی بناء پر ہمزہ کا حذف بھی ہے جیسے مُرُوْسِهِمْ اسی طرح کسرہ کے بعد ہمزہ پر ضمہ ہو اور اس کے بعد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واو ہو تو اس میں بھی رسم کی بنا پر ہمزہ کا حذف اور پہلے حرف کے کسرہ کے بجائے ضمہ ہے جیسے مُسْتَهْزِءُوْن سے مُسْتَهْزُوْن)۔

فصل یاد رکھو کہ امام حمزہ جن ہمزوں کی تخفیف کرتے ہیں ان میں قرآن کے رسم الخط کا بھی لحاظ رکھتے ہیں نہ کہ صرف قیاس کا جیسا کہ ہم اوپر بَرَءُوْا۔ نُبِّئْهُمْ اور سَنُقْرِئُكَ وغیرہ میں بھی) بیان کر چکے ہیں (یعنی اگر کسی جگہ تخفیف کی دو وجوہ پائی جاتی ہوں جن میں سے ایک قیاس کی رُو سے مشہور تر ہو لیکن رسم کے موافق نہ ہو اور دوسری قیاس کی رو سے اتنی مشہور نہ ہو لیکن رسم کے موافق ہو تو وہاں اسی دوسری کو مقدم اور اولیٰ سمجھتے ہیں کیونکہ رسم کی موافقت کے سبب اس کو قوت حاصل ہو جاتی ہے پس دُوْنَ الْقِيَاسِ میں کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اگر رسمی تخفیف سے کلمہ عربی قیاس کے بالکل خلاف ہو جائے تو اس کی بھی پرواہ نہیں کرتے جیسا کہ بعض کو وہم ہو گیا ہے اور یہ کیوں کر ہو سکتا ہے جب کہ عربیت کے موافق ہونا بھی قراءۃ کے قبول ہونے کے تین رکنوں میں سے ایک رکن ہے) اور حروفِ ہمزات زائد حروف (ندا کی یا، تنبیہ کی ہا، لام ابتدا اور لام جارہ۔ با۔ ہمزۂ استفہامیہ۔ سین۔ کاف۔ فا۔ واو۔ لام تعریف) کے داخل ہونے کے سبب متوسط بن جائیں۔ جیسے فَلَاُقَطِّعَنَّ لِئَلَّا يَكُوْنَ لَهُمْ۔ بِاَيِّكُمْ۔ فَبِاَيِّ۔ لِبِاِمَامٍ۔ اَاَنْذَرْتَهُمْ۔ سَاُوْرِيْكُمْ كَاَيٍّ۔ كَاَنَّهٗ۔ اَفَاَنْتَ۔ وَاَمَّا۔ اَلْاَرْضِ۔ اَلْاٰخِرَةَ اور اسی طرح وہ دو کلمے جو رسم میں ملا کر لکھے گئے ہوں اور دونوں کو ایک کلمہ قرار دے دیا ہو (اور یہ صورت ندا کی یا اور تنبیہ کی ہا کے بعد پائی جاتی ہے) جیسے هٰٓاَنْتُمْ۔ هٰٓاُولَآءِ۔ يٰاَيُّهَا۔ يٰاُخْتَ يٰاٰدَمُ۔ يٰاُولِي الْاَبْصَارِ وغیرہ ان کی تخفیف میں ہمارے شیوخ کا اختلاف ہے۔ پس بعض تو ان سب میں (اس قاعدہ کے موافق ابدال یا نقل یا تسہیل سے) تخفیف کرتے ہیں (جو ان میں پایا جا رہا ہو) اس بنا پر کہ وہ ان زائد حروف کے سبب ان سب ہمزوں کو متوسط قرار دیتے ہیں اور دوسرے حضرات ان سب کو مبتدئہ قرار دے کر صرف تحقیق سے پڑھتے ہیں اور دونوں مذہب عمدہ ہیں اور دونوں کے موافق نص اور روایت بھی وارد ہوئی ہے اور درستی کو حق تعالیٰ ہی خوب جانتے ہیں اور وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے ہیں۔

فائدہ۔ اس باب کی پہلی فصل میں متطرفہ کا بیان تھا جس کی اصولی قسمیں دو ہیں ۱ ساکنہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لازمی سکون والا ہو خواہ عارضی والا۔ ۲۔ متحرک جس سے پہلا حرف ساکن ہو اور اس کی چار صورتیں ہیں پس کل چھ صورتیں ہوگئیں جو پہلے فائدہ میں تفصیل کے ساتھ درج ہو چکی ہیں اور باب کی دوسری اور تیسری فصل میں متوسطہ کا بیان ہوا ہے۔ اول میں بنفسہ کا اور دوسری میں متوسطہ بزائدہ کا اور متوسطہ کی اصولی قسمیں تین ہیں۔ ۱۔ ساکنہ جس کی چار صورتیں ہیں ۲۔ وہ متحرک جس سے پہلا حرف ساکن ہو اور اس کی آٹھ صورتیں ہیں ۳۔ وہ متحرک جس سے پہلے حرف پر بھی حرکت ہو اور اس کی نو صورتیں ہیں۔ پس متوسطہ کی کل صورتیں اکیس ہوگئیں ان کی پوری تفصیل کی تو شاطبیہ کی شرح کا مطالعہ کریں لیکن یہاں بقدر ضرورت اس کی اصولی تینوں قسمیں اور ان کی سب صورتیں احکام سمیت تین فصلوں میں درج کی جاتی ہیں۔

پہلی فصل ہمزہ ساکنہ اور اس کی چار صورتیں ہیں:۔

۱۔ متوسطہ بنفسہ جس کے بعد یا اور واو نہ ہو پہلے حرف کی حرکت کے موافق مدہ سے بدل جاتا ہے جیسے یَالْمَلُوْنَ۔ شِیْئَتْ۔ یُوْفَکُوْنَ۔

۲۔ متوسطہ بالحرف صرف فتحہ کے بعد آتا ہے اور الف سے بدل جاتا ہے جیسے:۔ وَاٰمَنُوْا۔

۳۔ متوسطہ بالکلمہ تینوں حرکتوں کے بعد آتا ہے اور مدہ سے بدل جاتا ہے جیسے قَالَ ائْتُوْنِیْ۔ اَلَّذِی اؤْتُمِنَ۔ قَالُوْا ائْتِنَا اور بعض نے نمبر دو میں تحقیق و ابدال اور نمبر تین میں منفصل ہونے کی بناء پر صرف تحقیق بتائی ہے جو نشر کی رو سے شاذ ہے۔

۴۔ متوسطہ بنفسہ جس کے بعد یا اور واو ہوں جو بر رُءْیًا۔ اَلرُّءْیَا۔ لِلرُّءْیَا میں جس طرح بھی آئے اور تُؤْوِیْ۔ وَتُئْوِیْ میں آیا ہے بر رُءْیًا میں یا سے اور باقی دو میں واؤ سے ابدال کے بعد دو وجوہ ہیں ۱۔ اظہار بر رِیْیًا۔ رُءْیَا۔ تُؤْوِیْ۔ ۲۔ ادغام بر رِیًّا۔ رُءْیًا۔ تُؤِیْ اور رُءْیَا کے سوا باقی میں یہی اولیٰ ہے۔

دوسری فصل متوسطہ متحرکہ جس سے پہلا حرف ساکن ہو۔ اور اس کی آٹھ صورتیں ہیں:۔

۱۔ ساکن صحیح کے بعد ہمزہ بے صورت اس میں نقل کے بعد حذف ہے جیسے یَجْءُوْنَ یَسْئَلُوْنَ۔

۲۔ ساکن صحیح کے بعد با صورت اس میں دو وجوہ ہیں اگر الف کی صورت میں ہو تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ دو ہیں ۱ نقل کے بعد حذف جیسے اَلنَّشْأَةَ سے اَلنَّسَةَ اور یَسْأَلُوْنَ سے یَسَلُوْنَ ۲ نقل کے بعد الف کا باقی رکھنا جیسے اَلنَّشَاءَ اور یَسَائُوْنَ اور اگر واو کی صورت میں ہو تو یہ دو ہیں ۱ نقل کے بعد حذف جیسے هُزُوًا اور کُفُوًا سے هُزْوا۔ کُفْوا ۲ بلا نقل واو سے ابدال یعنی هُزْوَا ۔ کُفْوَا۔ اور اس کی تفصیل کہ کس جگہ بے صورت ہے اور کس جگہ باصورت شاطبیہ اور رائیہ کی شرح سے معلوم ہو سکے گی۔

۳ متحرکہ واو یا اصلی کے بعد مدہ ہوں خواہ لین جیسے اَلسَّوْاٰی ۔ سِیْئَتْ۔ شَیْئًا کَهَیْئَةِ۔ سَوْءَةً اس میں دو وجوہ ہیں ۱ اکثر کے مذہب پر نقل و حذف یعنی اَلسَّوَای سِیَتْ۔ شَیَا۔ کَهَیَةِ۔ سَوَة۔ ۲ بعض کے مذہب پر ہمزہ کا یا کے بعد یا سے اور واو کے بعد واو سے ابدال کرنے کے بعد ادغام یعنی اَلسَّوَّای ۔ سِیَّتْ ۔ شَیَّا کَهَیَّةِ۔ سَوَّة۔

(لیکن اَلْمَوْءَدَةُ (تکویر) میں نقل قوی اور ادغام ضعیف ہے کیونکہ اس سے ثقل ہو جاتا ہے۔)

۴ یائے زائدہ کے بعد اس میں صرف ابدال اور ادغام ہے جیسے هَنِیْئًا۔ خَطِیْئٰتِکُمْ۔

۵ الف کے بعد متوسط بنفسہ جیسے جَآءَنَا۔ مِنْ نِّسَآئِکُمْ۔ اَبْنَآؤُکُمْ اس میں تسہیل ہے مد و قصر کے ساتھ۔

۶ الف کے بعد متوسط بزائدہ جو صرف ندا کی یا اور تنبیہ کی ھا کے بعد آتا ہے جیسے یَآاٰدَمُ۔ یَاُخْتَ۔ هَآاَنْتُمْ۔ هٰٓؤُلَآءِ اس میں تین وجوہ ہیں ۱ تحقیق و مد ۲،۳ تسہیل مد و قصر کے ساتھ۔

۷ لام تعریف کے بعد جیسے اَلْاَرْضِ۔ اَلْاٰخِرَةَ اس میں نقل و سکتہ ہے لیکن خلاد کے لیے اَلْ میں وصلاً عدم سکتہ پڑھنے کی صورت میں اَلْاَرْضِ وغیرہ میں صرف نقل ہوگی۔

۸ ساکن منفصل کے بعد جو صحیح ہو خواہ لین لیکن مدہ نہ ہو اس میں خلف کے لیے تین ہیں ۱ نقل، سکتہ، عدم سکتہ لیکن وصلاً سکتہ پڑھنے کی صورت میں وقفاً نقل و سکتہ ہوگا وصلاً سکتہ نہ ہوگا اور وصلاً عدم سکتہ پڑھنے کی صورت میں وقفاً نقل اور عدم سکتہ ہوگا سکتہ نہ ہوگا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور خلاد کے لیے وقفاً نقل وعدم سکتہ ہے جیسے مَنَ امَنَ۔ خَلَوْا اِلٰی۔ اِبْنَیْ اٰدَمَ مگر جمع کے میم میں خلف کے لیے وصل کی طرح وقفاً بھی سکتہ اور عدم سکتہ ہے اور خلاد کے لیے دونوں حالتوں میں عدم سکتہ ہے پس میم جمع میں معتبر قول کی بناء پر نقل نہیں نیز ساکن منفصل میں دونوں کے لیے نقل طریق کے خلاف ہے گو مشہور ہونے کی بناء پر صحیح ہے۔ (نشر)

تیسری فصل ہمزہ متحرکہ جس سے پہلے حرف پر بھی حرکت ہو یہ متوسط بنفسہ بھی ہوتا ہے اور بزائدہ بھی جو فا۔ واو۔ لام۔ یا۔ سین۔ کاف۔ ہمزۂ استفہامیہ ان سات حرفوں کے بعد ہوتا ہے اور بنفسہ سے پہلے حرف پر بھی تینوں حرکتیں آتی ہیں اور خود ہمزہ پر بھی اس لیے اس کی نو صورتیں ہو جاتی ہیں اور متوسط بزائدہ ضمہ کے بعد نہیں آتا اس لیے اس کی کل چھ صورتیں ہیں اور بنفسہ میں قاعدہ کے تقاضہ کے موافق صرف تخفیف اور بزائدہ میں تخفیف وتحقیق دونوں ہیں۔

تفصیل ۱؎ فتحہ کے بعد ہمزہ تینوں حرکتوں والا جیسے شَنَاٰنٌ۔ یَئِسْنَ نَقَرَؤُهٗ تینوں میں صرف تسہیل ہے لیکن یَطَئُوْنَ (توبہ ع۱۴) اور تَطَئُوْهَا (احزاب ع۳) تَطَئُوْهُمْ (فتح ع۳) میں دو وجوہ ہیں ۱؎ تسہیل ۲؎ رسم کی بناء پر حذف اور واو سے پہلے حرف پر فتحہ یعنی یَطَوْنَ۔ تَطَوْهَا۔ تَطَوْهُمْ۔ بزائدہ لَاَنْتُمْ۔ فَاِنَّهٗ۔ سَاُوْرِیْکُمْ اس میں تحقیق وتسہیل دونوں ہیں۔

۲؎ کسرہ کے بعد فتحہ والا اس میں یا سے ابدال ہے جیسے نَاشِئَةَ بزائدہ لِئَلَّا اس میں تحقیق بھی ہے۔

۳؎ کسرہ کے بعد کسرہ والا اس میں صرف تسہیل ہے جیسے بَارِئِکُمْ لیکن اگر بنفسہ کے بعد یا ہو جیسے خٰطِئِیْنَ تو اس میں دو ہیں ۱؎ تسہیل ۲؎ رسم کی بناء پر حذف یعنی خٰطِئِیْنَ بزائدہ جیسے بِاِیْمَانٍ اس میں تحقیق وتسہیل ہے

۴؎ کسرہ کے بعد ضمہ والا جیسے یُنَبِّئُکُمْ اس میں دو وجوہ ہیں ۱؎ قیاس کی بناء پر تسہیل ۲؎ رسم کی بناء پر یا سے ابدال جب کہ ہمزہ یا کی صورت میں ہو اور اگر اس ہمزہ کے بعد واو ہو جیسے نَبِّئُوْنِیْ تو اس میں تین ہیں ۱؎ تسہیل ۲؎ یا سے ابدال یعنی نَبِّیُوْنِیْ ۳؎ ہمزہ کا حذف اور پہلے حرف پر ضمہ یعنی نَبُّوْنِیْ بزائدہ جیسے لِاُخْرٰهُمْ لَاُوْلٰهُمْ اس میں تین ہیں ۱؎ تحقیق ۲؎ تسہیل ۳؎ یا سے ابدال۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ے ضمہ کے بعد نقطہ والا اس میں واو سے ابدال ہے جیسے بُوَلِّف

ے ضمہ کے بعد کسرہ والا جیسے سُئِلُوْا اس میں دو ہیں ۱ سیبویہ کے مذہب پر تسہیل ۲ اخفش کی رائے پر واو سے ابدال یعنی سُوِلُوْا

ے ضمہ کے بعد ضمہ والا جیسے یُؤُدِّیکُمْ اس میں دو ہیں ۱ تسہیل ۲ رسم کی بنا پر حذف یعنی یُوُدِّیکُمْ

تنبیہ رسمی تخفیف اس شرط سے صحیح ہے کہ کلمہ قیاس کے خلاف نہ ہو جائے اسی لیے مَرَیْتَ اور سَاَلْتَ میں الف سے ابدال صحیح نہیں کیونکہ اس سے تین ساکن غیر مدغم جمع ہو جاتے ہیں اور اسی لیے نِسَاْئِکُمْ۔ اَبْنَاْئَکُمْ میں حذف صحیح نہیں نیز رسمی تخفیف کا تعلق صرف ہمزہ سے ہے پس بُرَءٰٓؤُا میں الف کو اس لیے حذف نہیں کر سکتے کہ وہ رسم میں نہیں ہے اور لَاَاَوْضَعُوْا اور لِشَایْءٍ میں اس لیے الف نہیں پڑھ سکتے کہ وہ کتابت میں موجود ہے نیز ہمزہ سے بدلا ہوا حرفِ مدعارضی ہے اس لیے لَمْ یُنَبَّاْ میں ابدال کے بعد جازم کی بنا پر الف کا حذف صحیح نہیں۔

فائدہ۔ کلمہ میں جتنے ہمزہ آئے ہوں ان سب میں جو قاعدہ پایا جائے اس کے موافق تخفیف کی جائے ہشام کے لیے صرف متطرفہ میں اور حمزہ کے لیے متطرفہ اور متوسطہ دونوں میں چنانچہ وَلُؤْلُؤًا میں دو ہمزہ ہیں اور دونوں متوسطہ ہیں اور وَلُؤْلُوءٍ اور اَلُؤْلُؤُ میں دوسرا متطرفہ ہے اور ھٰٓؤُلَآءِ میں دو ہیں اور قُلْ اَؤُنَبِّئُکُمْ میں تین ہیں اور متطرفہ ایک بھی نہیں ہے تینوں میں قاعدہ کے موافق صرف حمزہ کے لیے تخفیف ہوگی۔ تفصیل شرح شاطبیہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

سولھواں باب

ساکن حروف کے اظہار و ادغام (یعنی ادغام صغیر) کے بیان میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱ـ اِذْ کی ذال۔ چھ حرفوں تا۔ جیم۔ دال۔ زا۔ سین۔ صاد سے پہلے (اِذْ کی ذال کے اظہار و ادغام) میں اختلاف ہے۔ پس نافع۔ ابن کثیر اور عاصم کے لیے چھنوں حرفوں سے پہلے اظہار ہے اور ابو عمرو ہشام کے لیے چھنوں میں ادغام ہے یعنی اِذْ تَبَرَّءَ الَّذِيْنَ۔ وَاِذْ جَعَلْنَا۔ اِذْ دَّخَلُوْا۔ وَاِذْ زَيَّنَ۔ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ۔ وَاِذْ صَرَفْنَا پڑھتے ہیں اور ابن ذکوان کے لیے صرف دال میں اور خلف کے لیے دال اور تا میں ادغام ہے اور خلاد و کسائی کے لیے جیم میں اظہار اور باقی پانچ میں ادغام ہے۔

(فائدہ اِذْ کی ذال کا ان چھ حرفوں میں سینتالیس[۴۷] جگہ ادغام ہوا ہے تا اور جیم میں انیس انیس اور دال میں چار اور زا و سین میں دو دو اور صاد میں ایک جگہ)

۲ـ قَدْ کی دال۔ آٹھ حرفوں جیم۔ ذال۔ زا۔ سین۔ شین۔ صاد۔ ضاد۔ ظا سے پہلے قَدْ کی دال کے اظہار و ادغام میں اختلاف ہے پس قالون۔ ابن کثیر اور عاصم کے لیے آٹھوں حرفوں سے پہلے اظہار ہے اور ابو عمرو۔ حمزہ۔ اور کسائی کے لیے آٹھوں میں ادغام ہے یعنی لَقَدْ جَآءَكُمْ۔ وَلَقَدْ ذَرَأْنَا۔ وَلَقَدْ زَيَّنَّا۔ لَقَدْ سَمِعَ۔ قَدْ شَغَفَهَا۔ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا۔ فَقَدْ ضَلَّ۔ فَقَدْ ظَلَمَ پڑھتے ہیں اور ورش کے لیے صرف ضاد اور ظا میں ادغام ہے اور باقی چھ میں اظہار ہے اور ہشام کے لیے لَقَدْ ظَلَمَكَ صٓ (ع) میں اظہار اور باقی سب جگہ آٹھوں حرفوں میں ادغام ہے اور ابن ذکوان کے لیے ذال۔ ضاد ظا میں صرف ادغام ہے اور زا میں جو صرف وَ لَقَدْ زَيَّنَّا ملک (ع) میں ہے دونوں وجوہ ہیں چنانچہ نقاش نے اخفش سے (اور انھوں نے ابن ذکوان سے) اظہار روایت کیا ہے (اور دانی نے عبد العزیز فارسی سے اظہار ہی پڑھا ہے اور طریق بھی انہیں سے ہے اور ابو الفتح اور ابو الحسن سے ادغام پڑھا ہے پس یہ طریق کے خلاف ہے اور باقی چار جیم۔ سین۔ شین۔ صاد سے پہلے ابن ذکوان کے لیے صرف اظہار ہے)۔

(فائدہ قد کے بعد یہ آٹھ حرف اٹھانوے[۹۸] جگہ آئے ہیں جیم چھبیس۔ ذال و زا و شین ایک ایک۔ سین و صاد گیارہ گیارہ اور ضاد چودہ اور ظا تین جگہ)

۳ـ تانیث کی تائے ساکنہ جو فعل کے آخر میں آتی ہے = چھ حرفوں تا۔ جیم۔ زا۔ سین۔ صاد۔ ظا سے پہلے اس کے اظہار اور ادغام میں اختلاف ہے پس قالون۔ ابن کثیر۔ عاصم کے لیے چھنوں حرفوں سے پہلے اظہار ہے اور ابو عمرو۔ حمزہ اور کسائی کے لیے چھنوں میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادغام ہے یعنی كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ۔ نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ۔ خَبَتْ زِدْنٰهُمْ۔ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ۔ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ۔ كَانَتْ ظَالِمَةً پڑھتے ہیں اور ورش کے لیے صرف ظا میں ادغام (اور باقی پانچ میں اظہار) ہے اور ابن عامر کے لیے جیم۔ زا۔ سین میں اظہار اور ثا۔ صاد۔ ظا میں ادغام ہے لیکن (صاد کے موقعوں میں سے) لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ (حج ع) میں ہشام کے لیے اظہار اور ابن ذکوان کے لیے ادغام ہے۔

(فائدہ) تانیث کی تا کے بعد یہ چھ حرف چھبیس جگہ آئے ہیں۔ ثا چھ۔ جیم و صاد دو دو۔ زا ایک۔ سین بارہ۔ ظا تین جگہ)

۴ هَلْ و بَلْ کا لام ۔ تا۔ ثا۔ زا۔ سین۔ ضاد۔ طا۔ ظا۔ نون۔ ان آٹھ حرفوں سے پہلے هَلْ اور بَلْ کے لام کے ادغام و اظہار میں اختلاف ہے (لیکن ان میں سے ثا صرف هَلْ کے بعد اور زا سین۔ ضاد۔ طا۔ ظا صرف بَلْ کے بعد اور تا و نون دونوں کے بعد آئے ہیں نتیجہ یہ کہ هَلْ کا ادغام ان آٹھ میں سے تا۔ ثا۔ نون میں ہوتا ہے کیونکہ اس کے بعد یہ تین ہی آئے ہیں اور بَلْ کا ثا کے سوا باقی سات میں ہوتا ہے) پس نافع۔ ابن کثیر۔ ابن ذکوان عاصم کے لیے آٹھوں حرفوں سے پہلے دونوں لاموں کا ہر جگہ اظہار ہے اور کسائی کے لیے آٹھوں میں ادغام ہے یعنی هَلْ تَعْلَمُ۔ بَلْ تَأْتِيْهِمْ۔ هَلْ ثُوِّبَ۔ بَلْ زُيِّنَ بَلْ سَوَّلَتْ۔ بَلْ ضَلُّوْا۔ بَلْ طَبَعَ۔ بَلْ ظَنَنْتُمْ۔ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ۔ هَلْ نَدُلُّكُمْ اور هَلْ نَحْنُ اور بَلْ نَحْنُ پڑھتے ہیں اور ابو عمرو کے لیے صرف هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ (ملک ع) اور هَلْ تَرٰى لَهُمْ (حاقہ ع) میں ادغام (اور باقی سب جگہ دونوں لاموں کا اظہار) ہے۔ اور ہشام کے لیے تا میں سے صرف اَمْ هَلْ تَسْتَوِيْ (رعد ع) میں (اور نون و ضاد سے پہلے ہر جگہ اظہار ہے اور باقی چھ حرفوں میں سب جگہ دونوں لاموں کا ادغام ہے (یعنی هَلْ کا صرف تا اور ثا میں ادغام کرتے ہیں لیکن اَمْ هَلْ تَسْتَوِيْ میں اظہار ہے اور نون میں کسی جگہ بھی ادغام نہیں کرتے اور بَلْ کے لام کا نون اور ضاد کے سوا سب میں ادغام کرتے ہیں) اور حمزہ کے لیے صرف تا۔ ثا۔ سین میں ادغام ہے۔ (یعنی تا میں دونوں کا اور ثا میں صرف هَلْ کا اور سین میں فقط بَلْ کا اور باقی سب حروف سے پہلے دونوں لاموں کا اظہار ہے) لیکن (ان میں سے بَلْ طَبَعَ (نسا۔ ع ۲۳) کی طا میں خلاد کے لیے اظہار و ادغام دونوں ہیں اور میں نے دونوں وجوہ سے پڑھا ہے اور ان کے لیے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادغام کو اختیار کرتا ہوں (اور نشر کی تحقیق پر حق یہ ہے کہ بَلْ طَبَعَ میں خلف و خلاد دونوں ہی کے لیے دونوں وجوہ ہیں اور دونوں سے اظہار مشہور تر ہے)۔

فائدہ یہ آٹھ حرف دونوں لاموں کے بعد چونتیس جگہ آئے ہیں بَلْ کے بعد تا تو اور تا ایک اور نون پانچ جگہ اور بَلْ کے بعد تا پانچ زا اور سین دو دو اور ضاد۔ طا۔ ظا ایک ایک جگہ اور نون سات جگہ۔ **فائدہ** اِذْ کے ذال کا ذال اور ظا میں اور قَدْ کے دال کا تا اور دال میں اور تانیث کی تا کا طا۔ دال۔ تا میں اور قُلْ اور بَلْ کے لام کا را میں بالاتفاق ادغام ہے اور اسی طرح جب مثلین میں سے پہلا حرف ساکن ہو اور مدہ نہ ہو تو وہاں بھی سب کے لیے وجوباً ادغام ہے اور یہ سب زیادات میں سے ہیں۔

فصل ۴ (دوسرے قریب المخرج حروف کے ادغام میں اور وہ سات حرف ہیں جو بَتْ رَكِلَمْ دَذْ۔ رَ قَلَ میں جمع ہیں اور ان کا بیان اسی ترتیب سے آئے گا)

۱ بَا کا فا اور میم میں (الف) فا میں پانچ جگہ اس میں ابو عمرو۔ خلاد۔ کسائی کے لیے ادغام ہے جیسے يَغْلِبْ فَسَوْفَ اور يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ وغیرہ لیکن ان میں سے يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ (حجرات ع) میں خلاد کے لیے اظہار و ادغام دونوں ہیں (اور وہ پانچ موقع یہ ہیں ۱ يَغْلِبْ فَسَوْفَ (نساء ع) ۲ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ (رعد ع) ۳ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ (اسراء ع) ۴ فَاذْهَبْ فَإِنَّ (طٰہٰ ع) ۵ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ (حجرات ع) اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے (پانچوں جگہ اظہار ہے (ب) اور میم میں دو جگہ ۱ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ (بقرہ ع) اس میں ورش کے لیے صرف اظہار ہے اور ابن کثیر کے دونوں روایوں کے لیے اظہار و ادغام دونوں ہیں (لیکن ادغام تیسیر کے طریق سے نہیں ہے اس لیے مناسب یہ ہے کہ اس میں ان کے لیے بھی اظہار ہی پڑھا جائے (نشر) اور قالون اور ابو عمرو۔ حمزہ اور کسائی کے لیے صرف ادغام ہے یعنی وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ (اور ابن عامر اور عاصم اس میں با کا پیش پڑھتے ہیں پس ان کے لیے ادغام کا قاعدہ ہی نہیں پایا جاتا ۲ اِرْكَبْ مَعَنَا (ہود ع) اس میں ورش۔ ابن عامر۔ خلف کے لیے اظہار ہے یعنی اِرْكَبْ مَعَنَا اور قالون۔ بزی۔ اور خلاد کے لیے اظہار و ادغام دونوں ہیں (لیکن قالون کے لیے ادغام اور خلاد کے لیے اظہار ابو الفتح کے بجائے ابو الحسن سے ہے نیز بزی کے لیے اظہار نقاش کے سوا دوسرے طرق سے ہے پس طریق کے موافق یہ ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قالون کے لیے اظہار اور ہزلی اور خلاد کے لیے ادغام پڑھا جائے) اور باقین (قنبل۔ ابو عمرو۔ عاصم اور کسائی) کے لیے صرف ادغام ہے۔)

۲ ث کا تا میں (۱) أُورِثْتُمُوهَا (اعراف ع۶ و زخرف ع۶) میں دونوں جگہ ابو عمرو۔ حمزہ اور کسائی کے لیے ادغام اور باقی چار کے لیے اظہار ہے (۲) لَبِثْتَ۔ لَبِثْتُ۔ لَبِثْتُمْ میں ہر جگہ۔

۳ د ال کا تا میں وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ (آل عمران ع۱۵) میں دو جگہ اور مریم کے شروع کے صاد کے دال کا ذِكْرُ کے ذال) میں حرمیان اور عاصم کے لیے ثا کا تا سے اور دال کا ثا اور ذال سے پہلے اظہار ہے یعنی لَبِثْتَ۔ لَبِثْتُ۔ لَبِثْتُمْ اور يُرِدْ ثَوَابَ اور صَ ذِكْرُ اور باقی چار کے لیے ثا کا تا میں اور دال کا ثا اور ذال میں ادغام ہے۔ یعنی

۴ ذ ال کا تا میں قَبِلَتْهَا (طٰہٰ ع۴) میں اور عُذْتُ (مومن ع۴ و دخان ع۱) میں تینوں جگہ ابو عمرو۔ حمزہ اور کسائی کے لیے ادغام اور باقی چار کے لیے اظہار ہے اَخَذْتُ۔ اِتَّخَذْتُ۔ اَخَذْتُمْ۔ اِتَّخَذْتُمْ اور اِتَّخَذْتَ اور اس باب کے سب کلمات میں جس طرح بھی آئیں ابن کثیر اور حفص کے لیے ذال کا اظہار اور باقی ساڑھے پانچ کے لیے ذال کا تا میں ادغام ہے یعنی اَخَذْتُ اور اِتَّخَذْتُ وغیرہ

۵ جزم والی را کا لام میں ابو عمرو کے لیے ادغام ہے جیسے نَغْفِرْ لَكُمْ اور وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وغیرہ لیکن اس میں اہل عراق (دوری کے ناقلین) سے اظہار و ادغام دونوں ہیں (اور سوسی سے صرف ادغام ہے) ہم سے محمد بن احمد بن علی نے بیان کیا اور وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ابن مجاہد نے اپنے شیوخ کے ذریعہ یزیدی سے اور یزیدی نے ابو عمرو سے نقل کر کے ادغام ہی بیان کیا ہے اور خلاف و اختیار کا ذکر نہیں کیا اور دانی نے عبد العزیز سے دوری کے لیے ادغام ہی پڑھا ہے اور طریق بھی انہی سے ہے پس ان کے لیے اظہار طریق کے خلاف ہے) اور باقی چھ کے لیے را کا اظہار ہے۔

تنبیہ دوری کا یہ خلاف ادغام کبیر پر مفرع ہے یعنی کبیر کے موقعوں میں ادغام پڑھتے ہوئے تو جزم والی را کا لام میں صرف ادغام پڑھیں گے اور کبیر کے اظہار کے ساتھ راء ساکنہ میں اظہار و ادغام دونوں جائز ہوں گے پس بقرہ میں حَيْثُ شِئْتُمْ کے ادغام کے ساتھ تو نَغْفِرْ لَكُمْ میں صرف ادغام ہوگا اور اول کے اظہار کے ساتھ ثانی میں دونوں وجہ ہوں گی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ اوپر معلوم ہو ہی چکا ہے کہ دوری کے لیے رائے ساکنہ کا اظہار طریق کے خلاف ہے۔
۱۰ فا کا بابمیں ایک جگہ یَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ (سبا ع) میں کسائی کے لیے ادغام اور باقی چھ کے لیے فا کا اظہار ہے۔ ۱۱ جزم والے لام کا ذال میں صرف یَفْعَلْ ذٰلِكَ میں (جو چھ جگہ آیا ہے بقرہ ع۔ آل عمران ع و نساء ع و ع و فرقان ع و منافقون ع میں) اس میں سب جگہ ابو الحارث کے لیے لام کا ذال میں ادغام اور باقی ساڑھے چھ کے لیے اظہار ہے (پس اگر لام پر پیش ہو جیسے مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ بقرہ ع میں ہے تو اس میں سب کے لیے اظہار ہے) اور اس باب کے جو حروف (مقطعات) سورتوں کے شروع میں ہیں ان کو ہم انشاء اللہ تعالیٰ وہیں بیان کریں گے۔

فصل ۵

۱ نون ساکن اور نون تنوین کا لام و را میں سب کے سب ادغام (کامل) بلاغنہ کرتے ہیں (جیسے مِنْ رَّبِّهِمْ۔ مِنْ لَّدُنْهُ۔ مُنْحَنِفٍ لِّاَنْفُسِهِمْ اور اَنْصَارِ رَبَّنَا) اور میم اور نون میں سب کے سب دونوں نونوں کا غنہ کے ساتھ ادغام کرتے ہیں (جیسے مِنْ مَّالٍ اور مِنْ نُّصِرِيْنَ۔ اَلِيْمٌ مَّا۔ كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ) اور یا اور واو میں اختلاف ہے پس خلف دونوں نونوں کا یا اور واو میں ادغام (کامل) بلاغنہ کرتے ہیں جیسے مَنْ يَّقُوْلُ اور يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ اور مِنْ وَّالٍ اور يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ وغیرہ اور باقی حضرات دونوں نونوں کا غنہ باقی رکھ کر یا اور واو میں ادغام کرتے ہیں اسی لیے نون یا اور واو سے پوری طرح نہیں بدلتا۔ ۲ اور حلق کے چھ حروف (ہمزہ۔ ہا۔ عین۔ حا۔ غین۔ خا) سے پہلے سب دونوں نونوں کا اظہار کرتے ہیں لیکن ورش کا مذہب یہ ہے کہ وہ ہمزہ سے پہلے (ہونے کی صورت میں اظہار نہیں کرتے بلکہ) ہمزہ کی حرکت نقل کر کے نون ساکن اور تنوین کو دے دیتے ہیں (اور ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں) اور یہ (تیرھویں باب میں) بیان ہو چکا ہے۔ ۳ اور اسی طرح صرف با سے پہلے نون ساکن اور تنوین کا سب میم سے ابدال کر کے اس میم کو اخفا سے پڑھتے ہیں (جیسے مِنْۢ بَعْدِ اور اَلِيْمٌۢ بِمَا) ۴ اور باقی (پندرہ) حروف ہجا (تا۔ ثا۔ جیم۔ دال۔ ذال۔ را۔ سین۔ شین۔ صاد۔ ضاد۔ طا۔ ظا۔ فا۔ قاف۔ کاف) سے پہلے سب دونوں نونوں کو اخفاء اور غنہ سے پڑھتے ہیں اور اخفا اس حالت کا نام ہے جو اظہار و ادغام کے درمیان ہوتی ہے اور اخفاء میں تشدید قطعاً نہیں ہوتی پس تم اس کو معلوم کر لو اور توفیق حق تعالیٰ ہی کی مدد سے ہے اور تحقیق کی باگیں انہیں کے قبضہ میں ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سترھواں باب

فتح اور امالہ محضہ اور امالہ بین بین کے بیان میں

(فتحہ کی دو قسمیں ہیں شدید۔ اس کی آواز موٹی ہوتی ہے اور صرف عجمی زبان میں پایا جاتا ہے۔ متوسطہ اس کی آواز باریک ہوتی ہے اور عربیت و قراآت میں یہی مستعمل ہے چونکہ منہ فتحہ میں کسی قدر کم اور الف میں زیادہ کھلتا ہے اس لیے زبر کو فتح کہتے ہیں اور یہاں فتح صرف زبر یا زبر اور الف دونوں کو صاف اور خالص ادا کرنے کے معنی میں ہے اور امالہ محضہ یہ ہے کہ زبر کو زبر اور الف کو یا کی طرف زیادہ جھکایا جائے لیکن خالص زبر اور خالص یا نہ ہو جائے اس کو امالہ کبریٰ۔ اضجاع۔ بطح بھی کہتے ہیں اور امالہ بین بین یہ ہے کہ زبر کو زبر اور الف کو یا کی طرف تھوڑا جھکایا جائے اس کو امالہ صغریٰ۔ تقلیل۔ بین اللفظین بھی کہتے ہیں اور امالہ کے اصل سبب دو ہیں یا اور کسرہ اور یہ تفصیل کے درجہ میں دس بن جاتے ہیں پہلے وہ امالہ بیان کیا ہے جو یا کی وجہ سے ہو پھر وہ جو کسرہ کی بنا پر ہوا اور جب صرف امالہ بولتے ہیں تو اس سے امالہ کبریٰ مراد ہوتا ہے فتح حجاز کا اور امالہ نجد و تمیم و قیس کا لغت ہے۔ شرح سبعہ یاد رکھو کہ حمزہ اور کسائی ذیل کی چھ قسموں میں امالہ محضہ کرتے ہیں۔

[1] ان تمام اسموں اور فعلوں کے آخری الف کا جو ذوات الیاء ہوں (یعنی ان کا آخری الف اصل کے اعتبار سے یا ہو واو نہ ہو۔ پھر ذوات الیاء اسموں کی چار قسمیں ہیں (۱) وہ جو عجمی زبان سے منقول ہوں اور ان پر عربی کلمات کے احکام جاری کیے گئے ہوں جیسے یَحْیٰی عِیْسٰی۔ مُوْسٰی (چنانچہ ان میں امالہ ہوتا ہے اور عربی اسموں کی طرح ان کے متعلق بھی یہ کہا جاتا ہے کہ یہ فُعْلٰی کے وزن پر ہیں) (۲) وہ جن کا الف تانیث کے لیے ہو (جو فَعْلٰی اور فَعَالٰی اور فُعَالٰی ان پانچ وزنوں میں ہوتا ہے) جیسے اَلْمَوْتٰی۔ طَغْوٰی۔ اِحْدٰی۔ ذِکْرٰی۔ سِیْمَا۔ ضِیْزٰی۔ بُشْرٰی۔ اَلْاَیَامٰی۔ اَلْحَوَایَا۔ اَلنَّصٰرٰی۔ یَتٰمٰی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فُرَادٰی۔ اُسَارٰی۔ کُسَالٰی وغیرہ (۳) جن کا الف مقصورہ ہو (جس کے بعد ہمزہ نہ ہو) جیسے اَلْھُدٰی۔ اَلْعَمٰی۔ اَلضُّحٰی۔ اَلزِّنٰی۔ مَاْوٰکُمْ۔ مَثْوٰلکُمْ مَثْوٰنہُ وغیرہ۔ (۴) وہ اسم جو صفت کے صیغے ہوں جیسے اَدْنٰی۔ اَزْکٰی۔ اَعْلٰی۔ اَوْلٰی وغیرہ۔ ذوات الیاء افعال جیسے اَتٰی۔ سَعٰی۔ زَکّٰی۔ سَوّٰی۔ تَخْفٰی۔ ھَوٰی۔ تَرْضٰی وغیرہ جن کا آخری الف یا سے بدلا ہوا ہو۔

۲ اَنّٰی (استفہامیہ کے الف کا جو کَیْفَ کے معنی دیتا ہے (اور اس کا آخری الف یا کی شکل میں ہوتا ہے نیز اس کے بعد شَلِیْتَہٗ کے پانچ حرفوں میں سے کوئی حرف ہوتا ہے) جیسے اَنّٰی شِئْتُمْ اور اَنّٰی لَکِ ھٰذَا وغیرہ (پس اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ میں سب کے لیے فتحہ ہے)

۳ مَتٰی۔ بَلٰی۔ عَسٰی کے الف کا جس جگہ بھی آئیں (ان چاروں کے جامد ہونے کی بناء پر یہ فیصلہ نہیں ہو سکا کہ ان کا الف یا سے بدلا ہوا ہے یا واو سے لیکن امالہ لازمی طور پر ہے)

۴ اسی طرح ان کے اسم شکل ان تمام الفات کا جو قرآنوں میں یا کی صورت میں لکھے ہوئے ہیں۔

۵ وہ واوی کلمات جو ذوات الیاء کلمات کے درمیان ایسی سورۃ میں واقع ہوئے ہوں جس کی آیتوں کے آخری سروں پر یا سے بدلے ہوئے الف ہوں (اور ایسی سورتیں گیارہ (طٰہٰ۔ نجم۔ معارج۔ قیمہ۔ نزعٰت۔ عبس۔ اعلیٰ۔ شمس۔ لیل۔ الضحیٰ۔ علق) ہیں۔ پس جن کلمات میں آخری الف واو سے بدلے ہوئے ہیں اگر وہ ان سورتوں کی آیتوں کے آخر میں واقع ہو جائیں جیسے ضحیٰ۔ تَلّٰھَا تو ان میں بھی دونوں امالہ کرتے ہیں)

۶ وہ واوی تین حرفی کلمات جن پر کوئی زائد حرف داخل ہو گیا ہو جیسے تُتْلٰی۔ فَمَنِ اعْتَدٰی۔ مَنِ اسْتَعْلٰی۔ اَنْجٰکُمْ۔ نَجَّیْنَا۔ فَاَنْجٰکُمْ۔ زَکّٰھَا وغیرہ پس اس قسم میں بھی امالہ مشہور ہے کیونکہ یہ زائد حرف کے سبب ذوات الیاء میں شامل ہو جاتے ہیں (اور اسی لیے ان کا الف یا کی شکل میں لکھا جاتا ہے اور جب یہ زائد حرف نہیں تھے تو دَعَا۔ تَلَا۔ عَدَا۔ عَلَا۔ نَجَا۔ زَکَا میں امالہ نہیں تھا کیونکہ اس وقت ان کا الف یا کی شکل میں نہیں تھا)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ذیل کی دو قسموں میں سب کے لیے فتحہ ہے امالہ تلفظ نہیں (۱) چوتھی قسم مرسوم بالیاء کلمات میں سے یہ پانچ کلمے حتّٰی۔ لَدٰی۔ عَلٰی۔ اِلٰی۔ مَاذَکٰی (نور ع) (۲) وہ تمام اسم و فعل جو ذوات الواو ہوں یعنی ان کا آخری الف واو سے بدلا ہوا ہو۔ اسموں کی مثالیں اَلصَّفَا۔ سَنَا بَرْقِہٖ۔ عَصَا ہُ۔ عَصَایَ۔ شَفَا جُرُفٍ وغیرہ ہیں اور واوی فعلوں کی مثالیں خَلَا۔ دَعَا۔ بَدَا۔ دَنَا۔ عَفَا۔ عَلَا وغیرہ ہیں۔

اور اگر تم کسی اسم یا فعل کی بابت یہ معلوم کرنا چاہو کہ ذوات الواو میں سے ہے یا ذوات الیاء میں سے یعنی اس کا آخری الف واو سے بدلا ہوا ہے یا یاء سے تو اسم کا تثنیہ اور فعل ماضی کا واحد متکلم بنالو پس اگر تثنیہ اور متکلم میں الف کی جگہ واو آئے تو سمجھ لو کہ واحد کا اور غائب کا الف واو سے بدلا ہوا ہے جیسے صَفَوَانِ۔ عَصَوَانِ۔ سَنَوَانِ۔ شَفَوَانِ اور خَلَوْتُ۔ بَدَوْتُ۔ دَنَوْتُ۔ عَلَوْتُ وغیرہ پس معلوم ہو گیا کہ صَفَا اور خَلَا وغیرہ میں الف واو سے بدلا ہوا ہے اور اسی لیے اس الف کا امالہ ناجائز ہوگا اور اگر تثنیہ اور متکلم میں الف کی جگہ یا آئے تو سمجھ لو کہ واحد اور غائب کا الف یاء سے بدلا ہوا ہے جیسے ھُدَیَانِ۔ کُمَیَانِ۔ ھَوَیَانِ۔ سَعَیْتُ۔ ھَدَیْتُ۔ وغیرہ۔ پس معلوم ہو گیا کہ ھُدٰی اور سَعٰی وغیرہ میں الف یاء سے بدلا ہوا ہے اسی لیے اس میں امالہ ہوگا۔

اور ابو عمرو کی قراءۃ پر کلمات کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) مذکورۂ بالا چھ قسموں میں سے وہ تمام کلمات جن میں راء ہو اور اس کے بعد (یاء سے بدلا ہوا) الف ہو (اور ایسے کئی کلمات کو ذوات الراء اور ایک کو ذوالراء کہتے ہیں جیسے اَسْرٰی۔ یَرٰی۔ اَلْکُبْرٰی) اس میں تو امالہ محضہ کرتے ہیں۔ (۲) وہ کلمات جو فَا کے فتحہ اور کسرہ اور ضمہ سے فَعْلٰی۔ فِعْلٰی۔ فُعْلٰی کے وزن پر ہوں۔ (۳) وہ الفات جو ان گیارہ سورتوں کی آیتوں کے سروں پر ہوں جن کی آیات کے آخر میں یاء سے بدلا ہوا الف ہو یا ایسے ہی الف کے بعد عا اور الف ہو اور دونوں قسموں میں الف سے پہلے را نہ ہو جیسے دَعْوٰی۔ سِیْمَا۔ اَلْقُصْوٰی اور لِلتُّقٰی۔ یَغْشٰی اور فَسَوّٰھَا۔ دَحٰھَا وغیرہ) ان دونوں قسموں میں امالہ بین بین کرتے ہیں۔ (۴) وہ کلمات جو ان کے ماسوا ہوں (یعنی نہ تو ذوالراء ہوں اور نہ فُعْلٰی کے وزن پر ہوں اور نہ گیارہ سورتوں کی آیتوں کے سروں پر ہوں جیسے اَسْرٰی۔ یَصْلٰھَا۔ مُصَلًّی) اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قسم کے تمام کلمات کو فتحہ سے پڑھتے ہیں (اور چند کلمات میں اس قاعدہ کے خلاف بھی کیا ہے جن کا ذکر انشاء اللہ ان کی سورتوں میں آئے گا)

اور **ورش** مذکورہ بالا چھ قسموں کے تمام الفات میں امالہ بین بین کرتے ہیں لیکن ان میں سے جو الف (مذکورۂ بالا گیارہ سورتوں میں سے کسی) سورۃ کی آیات کے آخری سروں پر ہوں اور ان کے بعد ھا اور الف (واحد مؤنث غائب کی ضمیر) ہو جیسے تَلٰهَا۔ طَحٰهَا وغیرہ) ان میں خالص فتحہ ہے اور ان میں اہل ادا کا خلاف بھی ہے۔ چنانچہ ابو الفتح اور ابو القاسم بن خاقان سے بین بین اور ابو الحسن سے فتحہ ہے پس تَلٰهَا وغیرہ میں دونوں وجہ کُل آئیں اور یہ (خلاف) اس صورت میں ہے جب کہ (اس قسم میں) الف سے پہلے را نہ ہو (پس اگر را ہو جو صرف ذِكْرٰهَا نازعات میں ہے تو اس میں صرف امالہ بین بین ہے) اور یہ وہ ہے جس کے خلاف ورش سے کوئی نص نہیں پائی جاتی (جس سے یہ نکلتا ہو کہ ھا اور را والی آیت یعنی ذِكْرٰهَا میں بھی فتحہ پڑھ سکتے ہیں۔ پس اس مقام پر جو تیسیر کی عبارت ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ جن رؤس آیات کے آخر میں ھا ہے اور الف سے پہلے را نہیں ان میں تو ورش کے لیے فتحہ اور امالہ بین بین دونوں ہیں اور باقی تمام قسموں میں صرف امالہ بین بین ہے یعنی رؤس آیات میں سے جن میں ھا اور را ہو ان میں بھی اور جن میں ھا نہ ہو ان میں بھی اور رؤس آیات کے علاوہ دوسرے بائی کلمات میں بھی نیز ان میں الف سے پہلے را ہو یا نہ ہو لیکن چونکہ تیسیر میں نازعات اور شمس میں را کے بغیر ھا والی آیات میں خالص فتحہ بتایا ہے اور خلاف کا ذکر نہیں کیا اس لیے محقق نشر میں فرماتے ہیں کہ تیسیر میں جو مذہب مدرج ہے وہ یہ ہے کہ ورش کے لیے را کے بغیر ھا والے رؤس آیات میں صرف فتحہ اور باقی سب قسموں میں صرف تقلیل ہے اور مذاہب کا بیان فائدہ میں آئے گا اور عمل اس پر ہے کہ ورش کی قراءۃ پر کلمات کی پانچ قسمیں ہیں ۱؎ جن میں الف سے پہلے را ہو خواہ وہ گیارہ سورتوں کی آیات کے آخر میں ہوں یا کسی اور جگہ جیسے اِفْتَرٰى۔ اَلْكُبْرٰى اور فَاَسْرٰى ۲؎ وہ ذوات الیاء جو گیارہ سورتوں کی آیتوں کے آخر میں ہوں اور ان کے بعد ھا نہ ہو جیسے يَخْشٰى۔ تَجَلّٰى ان دو قسموں میں تو صرف امالہ بین بین ہے ۳؎ وہ بائی کلمات جو گیارہ سورتوں کی آیات کے آخر میں نہ ہوں جیسے فَتَلَقّٰى۔ مُوْسٰى۔ عِيْسٰى ۴؎ رائی کلمات میں سے اَسْرٰى لَكُمْ (انفال ع ۵) ۵؎ گیارہ سورتوں کی آیات کے آخری الفات جن کے بعد ھا ہو جیسے جَلّٰهَا۔ زَكّٰهَا ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تین قسموں میں فتحہ اور امالہ بین بین ہیں لیکن طٰہٰ کی ھا میں امالہ محضہ ہے اور کَمِشْكٰوةٍ - اَلرِّبٰوا- كِلْتَاهُمَا اور مَرْضَاتِ ان چاروں میں صرف فتحہ ہے۔

فائدہ جن کلمات میں الف سے پہلے را نہیں ان میں ورش کیلئے نشر میں اہل ادا کے پانچ مذہب بیان کیے ہیں ۱ سب قسموں میں صرف تقلیل رؤس آیات ہوں یا دوسرے یائی کلمات غیر رؤس آیات میں تانیث کی ضمیر ہو جیسے نٰزِعٰتِ اور شمس میں ہے یا نہ ہو یہ عنوان کے مصنف ابوطاہر اور ان کے شیخ اور ابوالفتح اور ابن خاقان کا مذہب ہے (اور تیسیر میں ورش کا طریق ابن خاقان ہی سے ہے پس تیسیر میں یہی ہونا چاہیے تھا) ۲ سب قسموں میں صرف فتحہ یہ تجرید کے مصنف ابوالقاسم بن الفحام کا مذہب ہے جس میں وہ منفرد ہیں ۳ صرف ان رؤس آیات میں تقلیل جن میں ھا نہ ہو اور ھا والی آیات اور غیر آیات سب میں فتحہ۔ یہ ابوالحسن بن غلبون اور مکی اور جمہور اہل مغرب کا مذہب ہے ۴ صرف ان رؤس آیات میں فتحہ جن میں ھا ہو باقی سب میں تقلیل۔ رؤس آیات ہوں یا ان کے ماسوا یہ تیسیر اور مفردات میں دانی کا مذہب ہے جو ان کے شیوخ کے دو مذہبوں سے مرکب ہے (جو نمبر ایک اور نمبر تین میں آچکے ہیں چنانچہ ھا والے رؤس آیات کا فتحہ تیسرے اور باقی کا امالہ بین بین پہلے مذہب سے لیا ہے) ۵ سب قسموں میں تقلیل و فتحہ دونوں رؤس آیات ہوں خواہ دوسرے یائی کلمات لیکن جن رؤس آیات میں ھا نہیں ہے ان میں فتحہ قلیل جماعت کا اور تقلیل اکثر کا مذہب ہے اور جن آیات میں ھا ہو ان میں فتحہ اکثر کا اور امالہ قلیل جماعت کا مذہب ہے اس میں پہلے تینوں مذہب جمع ہیں اور شاطبی کے کلام سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے اور فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک ان کے کلام کا یہی مطلب لینا اولیٰ ہے اس علت کی بناء جو میں نے اس موقع کے علاوہ دوسرے مقام میں بیان کی ہے۔

رہے وہ کلمات جن میں الف سے پہلے را ہو سو ان میں سے اَسْرٰى لَكُمْ (انفال ع۸) میں تو دونوں وجہ ہیں اور باقی میں بالاتفاق تقلیل ہے اسی طرح جو حضرات رؤس آیات میں تقلیل کرتے ہیں وہ ان کے واوی اور یائی ہونے میں کوئی فرق نہیں کرتے صرف مکی کی عبارت سے یہ نکلتا ہے کہ رؤس آیات میں سے صرف یائی کلمات میں تقلیل ہے اور ممکن ہے کہ یائی سے ان کی مراد وہ کلمات ہوں جو یا کی شکل میں لکھے ہوئے ہیں واللہ اعلم۔ (نشر)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ابوبکر کے لیے ذَہَبَ انفال (ع) اور اَعْمٰی اسرا (ع) میں دونوں جگہ اور سَوًی طٰہٰ (ع) اور اَسَفٰی (قلم) ان دونوں میں صرف وقفاً امالہ محضہ ہے اور ابوعمرو کے لیے ان میں سے صرف اسرا کے پہلے اَعْمٰی میں امالہ محضہ اور اس کے علاوہ (سَرٰی اور دوسرے اَعْمٰی وغیرہ) سب میں فتحہ ہے اور حفص کے لیے صرف مَجْرٖىهَا ہود (ع) میں امالہ ہے۔

ابوعمرو (مصنف) کہتے ہیں کہ میں نے اہل عراق کے طریق سے یعنی ابوعمرو کے دوری کی روایت سے یٰوَيْلَتٰى۔ يٰحَسْرَتٰى اور اَنّٰى استفہامیہ میں امالہ بین بین اور يٰاَسَفٰى میں فتحہ پڑھا ہے (اور شاطبیہ میں ان کے لیے يٰاَسَفٰى میں بھی تقلیل بتائی ہے پس اس میں دوری کے لیے فتحہ امالہ دونوں اور باقی تین میں صرف تقلیل ہے اور میں نے اہل رقہ کے طریق سے سوسی کے لیے) چاروں میں فتحہ پڑھا ہے۔

اور حمزہ اور کسائی ان چاروں میں اپنے قاعدہ کے موافق امالہ کرتے ہیں (اور ورش کے لیے بھی ان کے قاعدہ کے موافق فتحہ اور تقلیل دونوں ہیں) اور باقی اڑھائی (قالون۔ ابن کثیر۔ ابن عامر) باب کے شروع سے یہاں تک کے تمام الفاظ اور تمام قسموں میں خالص فتحہ پڑھتے ہیں۔

فصل ۱ ذیل کے سترہ کلمات میں صرف کسائی کے لیے امالہ ہے حمزہ کے لیے نہیں (۱) اَلْحَيَا سب جگہ جیسے اَحْيَاكُمْ۔ فَاَحْيَابِهٖ۔ اَحْيَاهَا جب کہ اس کے ساتھ (حروف معانی میں سے) صرف فَا یا لَمْ ہو یا کوئی بھی حرف نہ ہو (پس اگر اس کے ساتھ واو ہو صرف وَاَحْيَا (نجم ع) میں ہے تو اس میں دونوں کے لیے امالہ ہے جیسا کہ آگے آئے گا) (۲) خَطَايَاكُمْ۔ خَطَايَاهُمْ۔ خَطَايَانَا (۳) اَلرُّءْيَا۔ لِلرُّءْيَا۔ (۴) رُءْيَايَ (۵) مَرْضَاتِ اللّٰهِ۔ مَرْضَاتِي۔ مَرْضَاتَ ہر جگہ (۶) حَقَّ تُقٰتِهٖ آل عمران (ع) (۷) قَدْ هَدٰىنِ انعام (ع) میں (۸) وَمَنْ عَصَانِي ابراہیم (ع) میں (۹) وَمَا اَنْسٰنِيْهُ کہف (ع) میں (۱۰) اَنْ نَّسِيَ الْكِتٰبَ (۱۱) وَاَوْصٰنِي بِالصَّلٰوةِ دونوں مریم (ع) (۱۲) فَمَا اٰتٰنِ تے اللّٰهُ نمل (ع) میں (۱۳) مَحْيَاهُمْ جاثیہ (ع) میں (۱۴) حَيَّهَا نزعت (ع) میں (۱۵) تَلّٰهَا (۱۶) طٰحٰهَا دونوں شمس میں (۱۷) سَجّٰى وَالضُّحٰى میں۔

۲ ذیل کے سترہ کلمات کے امالہ میں کسائی کے ساتھ حمزہ بھی شریک ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) یَحْیٰی (۲) وَلَا یَحْیٰی (۳) اَمَاتَ وَاَحْیَا (نجم ع) جب کہ اَحْیَا واو کے ساتھ ہو (جو صرف اسی ایک جگہ ہے) (۴) اَلدُّنْیَا (۵) اَلْعُلْیَا (۶) اَلْقُصْوٰی (۷) اَلْحَوَایَا (۸) وَالضُّحٰی (۹) ضُحٰهَا (۱۰) اَلْرِبٰوا (۱۱) اِنَّنِیْ هَدٰنِیْ (انعام ع) (۱۲) وَاَتْنِیْ ہود (ع وع) (۱۳) لَوْاَنَّ اللّٰهَ هَدٰنِیْ زمر (ع) میں (۱۴) مِنْهُمْ ثُقٰتَهً (آل عمران ع) (۱۵) مُزْجٰىةٍ (یوسف ع) (۱۶) کِلٰهُمَا (اسراء ع) (۱۷) اِنْهُ (احزاب ع) اور صرف اِنْهُ میں ان دونوں کے ساتھ ہشام نے بھی امالہ کیا ہے اور باقین ان تمام الفاظ کو فتحہ سے پڑھتے ہیں اور فُعْلٰی میں ابوعمرو کا اور ذوات الیاء میں دوری کا مذہب اوپر بیان ہو چکا ہے۔

فصل ۲ ذیل کے سترہ کلمات میں صرف کسائی کے دوری کے لیے امالہ ہے (۱) اِذَا اَنْهٰهُ کے دوسرے الف میں سات جگہ (بقرہ ع وانعام ع اسراء فصلت ع۔ کہف و نوح ع وکہف ع) (۲) وَفِیْ اٰذَانِنَا (فصلت ع) (۳) طُغْیَانِهِمْ ہر جگہ (یعنی بقرہ و یونس ع انعام ع۔ اعراف ع۔ مومنون ع) (۴) هُدَایَ (دو جگہ بقرہ ع وطٰہٰ ع) (۵) مَثْوَایَ (یوسف ع) (۶) وَمَحْیَایَ (انعام ع) (۷) سُرُ یَانِیْ صرف سورۂ یوسف کے شروع (ع) میں (۸) بَارِئِکُمْ دو جگہ (بقرہ ع میں) (۹) اَلْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ (حشر ع) (۱۰) وَسَارِعُوْا (آل عمران ع) (۱۱) یُسَارِعُوْنَ ہر جگہ (جو کل سات موقعوں میں ہے آل عمران ع وع ومائدہ ع وع وع میں ایک ایک انبیاء ع ومومنون ع) (۱۲) نُسَارِعُ (مومنون ع) (۱۳) وَالْجَارِ دو جگہ (نساء ع میں) (۱۴) جَبَّارِیْنَ دو جگہ (مائدہ ع وشعراء ع میں) (۱۵) اَلْحَوَارِیُّوْنَ تین جگہ شوریٰ ع) رحمٰن (ع) اور تکویر میں (۱۶) مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰهِ دو جگہ (آل عمران ع وصف ع) (۱۷) کَمِشْکٰوةٍ نور (ع) میں اور باقی حضرات کے لیے ان سب میں فتحہ ہے لیکن سُرُ یَانِیْ (یوسف ع) کو ورش و ابوعمرو اپنے قاعدہ کے موافق امالۂ بین بین سے پڑھتے ہیں (اور ورش کے لیے فتحہ بھی ہے) نیز اَلْجَارِ اور جَبَّارِیْنَ میں ورش کے لیے اہل ادا نے امالۂ بین بین اور فتحہ دونوں وجہ بتائی ہیں (اور دونوں صحیح بھی ہیں) اور میں نے ان کے لیے بین بین ہی سے پڑھا ہے اور اسی کو اختیار کرتا ہوں اور (عبدالعزیز فارسی نے ابوطاہر سے اور انھوں نے ابوعثمان سعید بن عبدالرحیم نابینا سے اور انھوں نے ابوعمر دوری سے اور انھوں نے کسائی سے نقل کیا ہے کہ وہ بُوَارِیْ۔ فَاُوَارِیَ مائدہ (ع) کے دونوں کلموں میں (اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یُوَارِیْ اعراف ع میں) امالہ کرتے تھے (اور نشر کی رو سے یُوَارِیْ کو مائدہ کے ساتھ خاص کرنے میں دانی منفرد ہیں اور ابوعثمان کے طریق کے تمام رُواۃ کے خلاف ہیں) اور ان دونوں کو دوری سے ابوعثمان کے سوا اور کسی نے بھی روایت نہیں کیا اور ابوطاہر نے (ابو عثمان کے) اس طریق سے امالہ ہی کو اختیار کیا ہے اور ابن مجاہد کے طریق سے میں نے ان دونوں کو فتحہ ہی سے پڑھا ہے (پس امالہ طریق کے خلاف ہے اور اس کا ذکر صرف فائدہ کے کامل کرنے کی غرض سے ہے کیونکہ تیسیر میں دوری کا طریق جعفر بن محمد سے ہے اور اُن سے یُوَارِیْ۔ فَاُوَارِیَ میں صرف فتحہ ہے)

فصل ۳۰ عـ۱ ذیل کے دس فعلوں میں جب کہ وہ ثلاثی مجرد سے ماضی کے صیغہ ہوں عام ہے کہ ان کے ساتھ فاعل کی ضمیر ہو یا نہ ہو صرف حمزہ نے امالہ کیا ہے وہ یہ ہیں (۱) جَآءَ۔ جَآءُوْ جَآءَتْ (۲) شَآءَ۔ (۳) زَادَ۔ زَادُوْا۔ زَادَتْ (۴) سَرَانَ (۵) خَافَ۔ خَافُوْا۔ خَافَتْ۔ (۶) طَابَ (۷) خَابَ (۸) حَاقَ (۹) ضَاقَ۔ ضَاقَتْ (۱۰) زَاغَ کے مادہ میں سے صرف زَاغَ نجم میں اور زَاغُوْا صف میں (پس زَاغَتْ احزاب ع و صٓ ع نکل گیا)

(ثلاثی مجرد کہنے سے فَجَآءَهَا اور اَزَاغَ مزید کے صیغے اور ماضی کہنے سے مضارع کے سب صیغے نکل گئے چنانچہ ان میں امالہ نہیں ہے) اور ابوبکر اور کسائی نے ان کی موافقت کرکے صرف بَلْ سَرَانَ تطفیف میں امالہ کیا ہے اور ابن ذکوان حمزہ کی موافقت کرکے صرف جَآءَ اور شَآءَ میں ہر جگہ امالہ کرتے ہیں اور زَادَ کے الفاظ میں سے فَزَادَهُمْ بقرہ کے شروع (ع) میں بھی امالہ کرتے ہیں اور یہ محمد بن اخرم کی روایت ہے جس کو انھوں نے اخفش سے اور اخفش نے ابن ذکوان سے نقل کیا ہے اور ابن اخرم کے سوا دوسرے حضرات نے ابن ذکوان سے (زَادَ میں) تمام قرآن میں امالہ نقل کیا ہے (پس فَزَادَهُمْ میں پہلی جگہ جو بقرہ ع میں ہے صرف امالہ اور زَادَ کے باقی کلمات میں فتحہ اور امالہ دونوں نکل آئے فتحہ ابن اخرم کا ہے اور امالہ نقاش سے اور طریق بھی انھیں سے ہے) عـ۲ ذیل کے دو کلمات میں صرف حمزہ (کے راوی خلف) نے امالہ کیا ہے (۱) اَضْعَفًا نساء ع) میں عین کے فتحہ کا امالہ کرتے ہیں (۲) اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ نمل (ع) کے دونوں موقعوں میں ہمزہ کے فتحہ کا امالہ کرتے ہیں جو اشمام کے طور پر ہوتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یعنی امالہ میں فتحہ اور کسرہ دونوں کا کچھ کچھ حصہ شامل ہوتا ہے پس نہ خالص فتحہ ہوتا اور نہ خالص کسرہ یہاں اشماما کا لفظ لانے میں اشارہ ہو گیا کہ امالہ ہر جگہ اسی طرح ہونا چاہیے واللہ اعلم)

اور خلاد کے لیے ان تینوں موقعوں میں فتحہ اور امالہ دونوں ہیں اور میں ان کے لیے فتحہ ہی کو اختیار کرتا ہوں (دانی نے ابوالفتح سے تو تینوں موقعوں میں صرف فتحہ پڑھا ہے اور ابوالحسن سے ضِعٰفًا میں فتحہ اور امالہ دونوں اور اٰتَیْتُكَ میں صرف امالہ پڑھا ہو پس یہ خلاف مرتب ہے جس میں ترتیب کا لحاظ رکھنا ضروری ہو گا یعنی ضِعٰفًا کے فتحہ کے ساتھ تو اٰتَیْتُكَ کے دونوں کلمات میں دونوں وجوہ پڑھ سکتے ہیں اور ضِعٰفًا کے امالہ کے ساتھ اٰتَیْتُكَ میں صرف امالہ ہو گا ورنہ طرق میں خلط ہو جائے گا)

فصل ۴ ابوعمرو اور کسائی کے راوی دوری ان تمام الفات میں امالہ کرتے ہیں جن کے بعد وہ کسرہ والی را ہو جو (لفظ) فعل کا لام کلمہ ہو جیسے عَلَی اَبْصَارِهِمْ اَلنَّارِ۔ اَلْقَهَّارِ۔ اَلْغَارِ۔ بِقِنْطَارٍ۔ بِدِیْنَارٍ۔ اَلْاَبْرَارِ وغیرہ۔ اور اس قسم میں سے جن کلمات میں را دوبار آرہی ہو جیسے مِنْ قَرَارٍ۔ اَلْاَشْرَارِ اَلْاَبْرَارِ ان کے امالہ میں ان دونوں کے ساتھ ابوالحارث بھی شریک ہیں اور جن کلمات میں دوسرا نہ ہوں ان میں خالص فتحہ پڑھتے ہیں (پس دوسرا والے کلمات میں ابو عمرو اور دوری کسائی کے لیے امالہ ہے) اور حُرُوْفِ هَاءٍ کا اختلاف اس کے موقع پر (توبہ ع) میں آئے گا اور ورش ان (ایک را اور دو را والے) تمام (کلمات) میں امالہ بین بین کرتے ہیں اور ان میں سے جن کلمات میں را دوبار آرہی ہو اور دوسری پر کسرہ ہو ان میں اور (ایک را والوں میں سے) صرف اَلْقَهَّارِ میں ہر جگہ اور دَائِرَ الْبَوَارِ (ابراہیم ع) میں حمزہ بھی تقلیل میں ورش کے ساتھ شریک ہیں اور باقی کلمات میں ان کے لیے خالص فتحہ ہے اور ابن ذکوان میری اس قراءۃ کے اعتبار سے جو فارس بن احمد اور ابوالقاسم فارسی سے ہے صرف حِمَارِكَ بقرہ (ع) اور اَلْحِمَارِ جمعہ (ع) میں امالہ کرتے ہیں (اور قصیدہ میں فتحہ بھی درج ہے) اور باقین کے لیے (الف کے بعد کسرہ والی را کے پورے باب میں خالص فتحہ ہے۔

فصل ۵ اَلْكٰفِرِیْنَ اور كٰفِرِیْنَ میں ہر جگہ جب کہ را کے بعد یا ہو،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوعمرو اور کسائی کے دوری کے لیے کاف کے فتحہ کا امالہ ہے اور ورش ان سب کو بین بین سے پڑھتے ہیں اور باقین کے لیے خالص فتحہ ہے۔

۵ اور مجھے فارسی نے ابوطاہر سے پڑھ کر (ابوعمرو کی قراءۃ میں (دوری کی روایت سے) جر کے موقع میں ہر جگہ اَلنَّاسِ میں کے نون کے فتحہ کا امالہ پڑھایا ہے اور یہ ابوعبدالرحمن ابوحمدون۔ ابن سعدان کی روایت ہے جس کو ان تینوں نے یزیدی سے اور انھوں نے ابوعمرو سے نقل کیا ہے اور فارسی کے سوا دوسرے شیوخ نے مجھے فتحہ پڑھایا ہے اور یہ یزیدی سے احمد بن جبیر کی روایت ہے اور ابن مجاہد بھی فتحہ ہی کو اختیار کرتے تھے (یعنی اَلنَّاسِ کے سین پر کسرہ ہو تو اس میں ابوعمرو کے دوری کے لیے امالہ اور سوسی کے لیے فتحہ ہے) اور باقی چھ نے بھی اس کو فتحہ ہی سے پڑھا ہے۔

فصل ۶ ذیل کے پانچ الفاظ میں صرف ہشام کے لیے امالہ ہے (۱) وَمَشَارِبُ یٰسٓ (ع) میں (۲) مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ غاشیہ میں (۳) عٰبِدُوْنَ (۴) عَابِدٌ (۵) عٰبِدُوْنَ تینوں کافرون میں۔ اور ذیل کے چار الفاظ میں صرف ابن ذکوان کے لیے امالہ ہے (۱) عِمْرٰنَ (۲) مِحْرَابٍ دونوں میں ہر جگہ (۳) مِنْ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ نور (ع) میں (۴) وَاذْكُرْ اخِرہ دو جگہ رحمٰن (ع و ع) میں یہ میری وہ قراءۃ ہے جس کو میں نے ابوالفتح سے پڑھا ہے اور میں نے فارسی سے اور انہوں نے نقاش سے صرف اَلْمِحْرَابَ میں ہر جگہ را کا امالہ پڑھا ہے اور میں نے ابوالحسن سے صرف اس اَلْمِحْرَابَ میں امالہ پڑھا ہے جو جر کے موقعہ میں ہو اور یہ دو جگہ ہی فِي الْمِحْرَابِ آل عمران (ع) میں اور مِنَ الْمِحْرَابِ مریم (ع) میں۔

نتیجہ یہ کہ فِي الْمِحْرَابِ۔ مِنَ الْمِحْرَابِ میں صرف امالہ اور اَلْمِحْرَابَ آل عمران ع و ص ع میں اور باقی تین کلمات میں امالہ اور فتحہ دونوں ہیں اور تفصیل رسالہ طرق میں ملے گی) اور باقین کے لیے ان سب میں خالص فتحہ ہے لیکن ورش کا وہ مذہب باقی ہے جو راءات کے (باریک پڑھنے کے) بارہ میں ہے اس کا بیان انشاء اللہ تعالیٰ اس کے بعد انیسویں باب میں آئے گا۔

ابوعمرو (مصنف) کہتے ہیں کہ یہ امالہ کے قواعد (کلیہ) ہیں جو کلمات ان کے ہم شکل واقع ہوں گے ان کا حکم بھی انھیں پر قیاس کرنے سے نکل آئے گا رہے اس باب کے وہ کلمات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یعنی ترا اور حروف مقطعات وغیرہ) جو سورتوں میں متفرق ہو کر آئیں گے سو ہم انشاء اللہ ان کو ان کے موقعوں پر بیان کریں گے

فصل ۱ وہ تمام الفاظ جن میں وصلاً بعد کے کسرہ کی وجہ سے امالہ محضہ یا بین بین ہوتا ہے جیسے بِمِقْدَارٍ۔ بِبِنَاءٍ۔ بِقِنْطَارٍ۔ آلَ بَرَاءٍ۔ مِنَ النَّاسِ اور ان کے ہم شکل وہ الفاظ جن میں را اور کسرہ کلمہ کے آخر میں ہو اگر (ان کے بعد) اس زیر والے حرف پر (سکون کے ساتھ) وقف کریں تو گو وہ کسرہ جو امالہ کا سبب تھا باقی نہیں رہتا لیکن ان الفاظ میں (وصل کی طرح) وقفاً بھی امالہ محضہ اور بین بین ہوتا ہے کیونکہ وقف عارضی ہے (اس لیے عارض کا اعتبار نہیں کرتے بلکہ اب بھی کسرہ کو موجود سمجھ کر امالہ کرتے ہیں اور اگر اس کسرہ والے حرف پر روم سے وقف کیا جائے تو اس صورت میں امالہ بدرجۂ اولیٰ باقی رہے گا)

۲ (امالہ کے) وہ تمام الفاظ جن کے بعد ساکن ہو۔ تنوین ہو یا اس کے سوا کوئی اور حرف ہو جیسے هُدًى۔ مُصَفًّى۔ مُسَمًّى۔ ضُحًى۔ غُزًّى۔ مَوْلًى۔ رِبًّا مُقْتَرًى۔ اَلَا قْصَى الَّذِيْ۔ طَغَى الْمَآءُ۔ اَلنَّصٰرٰى الْمَسِيْحُ۔ مُوْسَى الْكِتٰبَ۔ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ۔ وَجَنَّا الْجَنَّتَيْنِ وغیرہ ان میں وصلاً تو امالہ ناجائز ہے (کیونکہ ساکن کی بنا پر وہ الف ہی حذف ہو جاتا ہے جس میں امالہ تھا) لیکن وقفاً ان میں امالہ (یا بین بین) مشہور (اور شائع) ہے کیونکہ اب وہ ساکن نہیں رہتا (اور الف لوٹ آتا ہے) لیکن اگر اس ساکن سے پہلے را ہو جیسے حَتّٰى تَرَى اللّٰهَ۔ وَيَرَى الَّذِيْنَ الْكُبْرٰى اِذْهَبْ۔ اَلْقُرٰى الَّتِيْ۔ اَلنَّصٰرٰى الْمَسِيْحُ وغیرہ تو ابو شعیب سوسی اس ساکن کے باوجود وصل کی حالت میں بھی یزیدی سے را کا امالہ روایت کرتے ہیں اور میں نے سوسی کے مذہب میں را کا امالہ ہی پڑھا ہے اور اسی کو اختیار بھی کرتا ہوں (اور قصیدہ میں فتحہ بھی ہے پس جن مثالوں میں الف سے پہلے را ہو اور الف کے بعد ساکن ہو جیسا کہ ابھی گذرا ان میں وصلاً سوسی کے لیے را کا امالہ اور فتحہ دونوں اور باقین کے لیے صرف فتحہ ہے اور وقفاً سب اپنے قاعدہ پر ہیں پس ابو عمرو۔ حمزہ۔ کسائی کے لیے صرف امالہ اور ورش کے لیے بین بین اور باقین کے لیے فتحہ ہے) پس اس کو سمجھ لو اور توفیق حق تعالیٰ ہی کی مدد سے ہے اور تحقیق کی باگیں انہیں کے قبضہ میں ہیں۔

فائدہ۔ جس را کے بعد ساکن ہو اس میں وصلاً سوسی ہی امالہ کرتے ہیں جیسا کہ ابھی معلوم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو چکا ہے پس اگر اس را کے بعد اللہ کا لفظ آجائے تو را کے فتحہ کی صورت میں تو سوی کے لیے بھی لام کا پُرا ہی پڑھنا ضروری ہے لیکن امالہ کی صورت میں لام کو پُر بھی پڑھ سکتے ہیں اور باریک بھی اور دانی کی رائے پر ثانی اولیٰ ہے اور اگر لفظ اللہ فتحہ اور ضمہ والی باریک را کے بعد آجائے جیسا کہ ورش کی قراءۃ پر اَغَيْرَ اللّٰهِ اور ذِكْرُ اللّٰهِ میں ہے تو اس صورت میں لام کا پُرا ہی پڑھنا ضروری ہے پس بعض حضرات کا یہ قیاس صحیح نہیں کہ جس طرح امالہ والی را کے بعد لام میں دونوں وجوہ ہیں اسی طرح باریک را کے بعد بھی لام میں دونوں وجوہ جائز ہونی چاہئیں کیونکہ امالہ اور ترقیق تقریباً ایک ہی ہیں اور اس قیاس کا غلط ہونا ظاہر ہے تفصیل مقدمہ شرح شاطبیہ اردو کے صفحہ ۲۴ پر ملے گی۔

اٹھارھواں باب

تانیث کی ھا (تا) پر وقف کرنے کی صورت میں کسائی کے مذہب کے بیان میں

مسئلہ یاد رکھو کہ کسائی تانیث کی ہا پر (جو وصلاً تا ہو) اور جو لفظ میں اسی ہا کے ہم شکل ہو (گو تانیث کے لیے نہ ہو لیکن واحد کے صیغہ میں عام ہے کہ دراز تا کی شکل میں ہو یا گول تا کی صورت میں) اس پر امالہ کے ساتھ وقف کرتے ہیں جیسے حَبَّتِهْ۔ اَلْمَيِّتَهْ۔ ثَلٰثَةٌ وَّلِيْجَتِهْ۔ بَلْدَتِهْ۔ لَذَّتٍ۔ وَالْمَوْقُوْذَةُ۔ هُمَزَةٍ۔ لُمَزَةٍ۔ اَلْمُقَشْعِرَّةُ۔ خَمْسَةٌ۔ اَلْخَامِسَةُ۔ اَلْبَسْطَةِ۔ خَلِيْفَةً۔ لَيْلَةً نَعِمَّةَ۔ اَلْقِيٰمَةِ۔ دِيْمَهْ۔ جَنَّتُهٗ۔ رَبْوَةٍ۔ حَيَّةٌ۔ لَعِبْرَةً۔ اَلْاٰخِرَةَ اور جیسے بَصِيْرَةٌ۔ كَبِيْرَةٌ۔ صَغِيْرَةٌ۔ كَثِيْرَةٌ۔ اَلطَّهِيْرَةِ۔ بَحِيْرَةٍ مُّشْتَرِكَةٌ۔ اَلْمَلٰٓئِكَةُ۔ اَلْمُؤْتَفِكَةَ۔ ضَاحِكَةٌ۔ اَلْاَيْكَةِ۔ وَجُوْهٌ فَاكِهَةٌ۔ اِلٰهَةٌ۔ خَاطِئَةٍ۔ فِئَةٌ۔ مِائَةٍ۔ نَاشِئَةَ۔ سَيِّئَةٌ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَطِيْئَةٌ۔ كَهَيْئَةِ وغیرہ ۲؎ لیکن اگر تانیث کی ھا سے پہلے الف۔ حا۔ خا۔ صاد۔ ضاد۔ طا۔ ظا۔ عین۔ غین۔ قاف ان دس (خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ حَاجِعٍ کے حرفوں میں سے کوئی حرف آجائے (جیسے اَلصَّلٰوۃ۔ اَلزَّکٰوۃ۔ اَلْحَیٰوۃ۔ اَلنَّجٰوۃ۔ وَمَنٰوۃ۔ هَیْهَاتَ۔ وَالنَّطِیْحَۃُ۔ اَلصَّاخَّۃُ۔ نَفْخَۃٌ۔ خَصَاصَۃٌ۔ خَاصَّۃً بَسْطَۃٌ۔ حِطَّۃٌ۔ مُحِیْطَۃٌ۔ مَوْعِظَۃٌ۔ غِلْظَۃٌ۔ حَفْظَۃٌ۔ اَلْقَارِعَۃُ اَلْبَالِغَۃُ۔ اَلْحَاقَّۃُ۔ وغیرہ۔

۳؎ اور اسی طرح اگر تانیث کی ھا سے پہلے اَکْهَرُ کے چار حرفوں میں سے کوئی حرف ہو اور ان میں ہمزہ سے پہلے فتحہ یا الف ہو اور کاف و را سے پہلے ضمہ یا فتحہ ہو اور ھا سے پہلے الف ہو (عام ہے کہ وہ ضمہ و فتحہ ان چاروں حرفوں کے ساتھ متصل ہو یا ان حرفوں اور فتحہ اور ضمہ والے حرف کے درمیان کوئی ساکن بھی آرہا ہو غرض ان چاروں حرفوں سے پہلے کسرہ اور یائے ساکنہ نہ ہو) ہمزہ جیسے اِمْرَأَۃٌ۔ اَلنَّشْأَۃ۔ سَوْءَۃ۔ بَرَآءَۃٌ وغیرہ (لیکن ہمزہ فتحہ اور الف کے بعد۔ ان چار ہی مثالوں میں آیا ہے) کاف جیسے اَلْمَلْكَۃِ اور اَلشَّوْكَۃ ھا صرف سفاھۃ میں۔ را جیسے غَمْرَۃٍ۔ غَبْرَۃٌ۔ فَتْرَۃٍ۔ سَفْرَۃٍ۔ حُفْرَۃٍ۔ سُوْرَۃٍ۔ عُشْرَۃٍ۔ بُسْرَۃٍ۔ مُحْتُوْرَۃٌ۔ عِمَارَۃٌ عَوْسَرَۃٌ وغیرہ تو ابن مجاہد اور ان کے شاگرد ان دونوں صورتوں میں ان حروف کے بعد تانیث کی ھا اور اس سے پہلے حرف میں امالہ نہیں کرتے تھے اور کسائی سے ان حروف کے امالہ سے مستثنیٰ ہونے کے بارہ میں نص قطعاً نہیں آئی۔

اور میں نے ابو الفتح سے اور انھوں نے عبد الباقی سے قاعدہ کے عام ہونے کے پیش نظر (ان سب حروف میں امالہ ہی) پڑھا ہے نیز ہم سے محمد بن علی نے اور ان کو ابن الانباری نے ان سے ادریس نے (امالہ ہی) بیان کیا ہے جس کو ادریس نے خلف سے اور انھوں نے کسائی سے نقل کیا ہے لیکن اگر تانیث کی ھا سے پہلے الف ہو تو پھر کسی کے نزدیک بھی امالہ جائز نہیں اور یہی مذہب مختار ہے (جو ابن مجاہد وغیرہ کا ہے اور وہ یہ ہے کہ حروف مستعلیہ اور حاجع کے دس حرفوں میں اور اَکْهَرُ کے حروف میں جب کہ یہ کسرہ اور یائے ساکنہ کے بعد نہ ہوں امالہ نہیں اور باقی صورتوں میں ہے) اور باقی چھ تانیث کی ھا پر فتحہ ہی کے ساتھ وقف کرتے ہیں اور توفیق حق تعالیٰ ہی کی مدد سے ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ خلاصہ یہ کہ تانیث کی تا سے پہلے حروف کی چار قسمیں ہیں (۱) جن میں بلا خلاف امالہ ہے اور وہ فُحِثَتْ زَيْنَبُ لِنَ وَدِ شَمْسِيں کے پندرہ حروف ہیں کیونکہ ان کو کسی نے بھی مستثنیٰ نہیں کیا اور مثالیں اوپر آچکی ہیں (۲) جن میں بلا خلاف فتحہ ہے اور وہ صرف الف ہے جو چھ اسموں میں آیا ہے اس کو سب نے مستثنیٰ کیا ہے (۳) وہ جن میں ہر حال میں فتحہ اور امالہ دونوں ہیں اور وہ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ حَجٍ کے ۹ حروف ہیں ان میں ابن مجاہد وغیرہ کے مذہب پر صرف فتحہ اور دانی وغیرہ کی رائے پر امالہ ہے (۴) وہ جن میں ایک حالت میں صرف امالہ ہے اور دوسری حالت میں دونوں وجوہ ہیں اور وہ اَكْهَرَ کے چار حروف ہیں پس اگر ان سے پہلے کسرہ یا یائے ساکنہ ہو عام ہے کہ کسرہ ان حروف سے متصل ہو یا کسرہ اور ان حروف کے درمیان کوئی ساکن حرف آرہا ہو تب تو یہ پہلی قسم کے پندرہ حروف میں شامل ہو جاتے ہیں اور ان میں بھی صرف امالہ ہوتا ہے اور اگر کسرہ اور یائے ساکنہ نہ ہو تو پھر تیسری قسم کے نو حروف کی طرح ان میں بھی فتحہ و امالہ دونوں ہیں۔

تنبیہ اَلتَّوْرٰىةِ اور مَرْضَاتِ میں ہر جگہ اور نُقْطَةً آل عمران ع۱۰ میں اور مُزْجٰةٍ یوسف ع۱۱ میں اور كَمِشْكٰوةٍ نور ع۵ میں ان پانچوں میں امالہ والوں کے لئے دونوں حالتوں میں امالہ ہے کیونکہ ان میں بدلا ہوا الف پایا جا رہا ہے پس یہ امالہ ہائے تانیث کا نہیں ہے تاکہ الف کی وجہ سے منع ہو جائے یا کسائی کے ساتھ مخصوص ہو۔

انیسواں باب

ورش کے اس مذہب کے مختصر بیان میں جو آت کے پیر اور بائیک پڑھنے کے بارے میں ہے

ف۱ یاد رکھو کہ جب فتحہ والی را سے پہلے لازمی کسرہ ہو جو اسی کلمہ میں ہو جس میں را ہو یا را سے پہلے ساکن ہو اور اس سے پہلے ایسا ہی کسرہ ہو یا را سے پہلے اسی کلمہ میں یائے ساکنہ ہو عام ہے کہ اس را پر تنوین ہو یا نہ ہو تو ان تینوں صورتوں میں ورش اس را کے فتحہ میں تھوڑا سا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امالہ نہیں کرتے ہیں (یعنی راکو باریک پڑھتے ہیں لیکن فتحہ کو کسرہ کی طرف نہیں جھکاتے جس سے امالہ ہو جائے پس راہیں امالہ کا تھوڑا سا اثر پایا جاتا ہے اور چونکہ امالہ اور ترقیق اور تفخیم اور فتحہ میں لزوم کا علاقہ ہے یعنی امالہ ملزوم ہے اور ترقیق لازم ہے اور تفخیم ملزوم اور فتحہ لازم ہے حتی کہ ادا کے لحاظ سے تفخیم کے ساتھ امالہ ناجائز ہے نیز امالہ کے ساتھ تفخیم قطعاً نہیں ہوتی بلکہ فتحہ ہی کے ساتھ ہوتی ہے اس لیے بعض جگہ امالہ بول کر ترقیق اور ترقیق بول کر امالہ اور فتحہ بول کر تفخیم مراد لے لیتے ہیں اسی اصطلاح کے موافق یہاں مصنف نے راکی ترقیق کو امالہ سے بیان کر دیا فتفکر) ۱ وہ راجس سے پہلے اسی کلمہ میں کسرہ ہو جیسے اَلْاٰخِرَۃُ۔ بَاسِرَۃٌ نَاظِرَۃٌ۔ فَاقِرَۃٌ۔ تَبْصِرَۃً۔ فَالْمُدَبِّرٰتِ۔ اَلْمُعْصِرٰتِ۔ اَنْ طَهِّرَا سَاحِرٰنِ۔ صَابِرًا ۲ وہ فتحہ والی راجس سے راکے اور اس سے پہلے کسرہ کے درمیان کوئی ساکن حرف آرہا ہو جیسے اَلشِّعْرَ۔ اَلسِّحْرَ۔ اَلذِّكْرَ۔ اَلْيُسْرٰى۔ ذُوْمِرَّةٍ لِعِبْرَةً وغیرہ ۳ وہ فتحہ والی راجس سے پہلے اسی کلمہ میں یائے ساکنہ ہو جیسے اَلْخَيْرَاتِ خَيْرَانِ۔ اَلْخَيْرِ۔ اَلطَّيْرَ۔ كَاصَّيْرَ۔ غَيْرَكُمْ۔ فَالْمُغِيْرٰتِ۔ اَلْخَيْرَ لَخَبِيْرًا۔ بَصِيْرًا۔ نَذِيْرًا۔ خَيْرًا۔ طَيْرًا۔ يَسِيْرًا وغیرہ (پس ورش ان تینوں صورتوں میں کسرہ اور یائے ساکنہ کے سبب راکو باریک پڑھتے ہیں)۔

لیکن ذیل کی پانچ صورتوں میں صرف کسرہ کے بعد والی راکو دونوں قسموں میں (یعنی کسرہ اور راکے درمیان ساکن ہو یا نہ ہو) اپنے اس قاعدہ کے خلاف کرکے خالص فتحہ سے (یعنی پُر پڑھتے ہیں)۔ ۱ راکے بعد کوئی مستعلیہ حرف ہو جو ان چار کلمات اِصْرًا۔ صِرَاطٍ میں ہر جگہ اِغْرَاضًا (نساء ع) اور اِخْرَاضُهُمْ (انعام ع) فِرَاقٌ (کہف ع) اور اَلْفِرَاقُ (قیمہ ع) وَالْاِشْرَاقِ (ص ع) میں آیا ہے۔ ۲ کسرہ اور راکے درمیان والا ساکن حا کے سوا کوئی اور مستعلیہ حرف ہو جو ان پانچ کلمات اِصْرًا (بقرہ ع) اور اِصْرَهُمْ (اعراف ع) مُصْرِمُوْنَ (بقرہ ع) اور مِصْرَ چاروں جگہ قِطْرًا (کہف ع) فِطْرَتَ (روم ع) وِقْرًا (ذاریات ع) میں آیا ہے (پس اِخْرَاجُهُمْ اور اِخْرَاجًا میں بدستور باریک ہوگی کیونکہ خا مہموس اور انفتاح کی بناء پر ضعیف ہے اس لیے اس کو فاصل نہیں مانتے) ۳ راعجمی کلمہ میں ہو جو چار آئے ہیں اِبْرٰهِيْمَ۔ اِسْرَآءِيْلَ عِمْرٰنَ۔ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ (فجر) میں (اور گو اِرَمَ کو بعض عربی بھی کہتے ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن تیسیر کے طرق سے تفخیم میں خلاف نہیں ۔ ۲ کلمہ میں راء دوبار آرہی ہو عام ہے کہ دوسری راء پر ضمہ ہو خواہ فتحہ اور اس قسم کے بھی چار کلمات آئے ہیں اَلْفِرَارُ (احزاب ع ۲) اور فِرَارًا۔ ضِرَارًا (بقرہ ع ۲۹) مِدْرَارًا۔ اِسْرَارًا (اس قسم میں پُر پڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ دونوں راءیں تلفظ میں یکساں ہیں)

۵ وہ کلمات جو فِعْلًا کے وزن پر ہوں اور راء پر تشدید نہ ہو اور اس قسم کے یہ چھ کلمات آئے ہیں ذِكْرًا سِتْرًا۔ وِزْرًا۔ اِمْرًا۔ حِجْرًا۔ اِصْرًا (ان چھیوں میں قصیدہ میں ترقیق بھی ہے اور تفخیم (پُر پڑھنا) اولیٰ ہے)

۷ اور لازمی کسرہ اور یائے ساکنہ کے بعد ضمہ والی راء کا بھی وہی حکم ہے جو فتحہ والی کا ہے (یعنی فتحہ والی کی طرح ضمہ والی راء کو بھی ان دونوں صورتوں میں باریک پڑھتے ہیں) جیسے بُصِرُوْنَ۔ اَتُبْصِرُوْنَ مُنْذِرُوْنَ۔ مُنْذِرٌ۔ قَدِيْرٌ۔ بَصِيْرٌ۔ خَبِيْرٌ۔ خَيْرٌ۔ ذِكْرٌ۔ بِكْرٌ وغیرہ۔

۳ اور اگر راء سے پہلا کسرہ لازمی نہ ہو (بلکہ عارضی ہو جو لام اور بائے جارہ پر آتا ہے یا یائے ساکنہ دوسرے کلمہ میں ہو) جیسے بِرَسُوْلٍ۔ لِرَسُوْلٍ۔ بِرَشِيْدٍ۔ لِرَبِّكَ۔ بِرُءُوْسِكُمْ۔ لِرُقِيِّكَ اور فِيْ رَيْبٍ اور فِيْ رُءْيَايَ وغیرہ (یا کسرہ دوسرے کلمہ کا ہو جیسے اِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ اور اَبُوْلِهٖ اَمْرَأَ) تو ورش بلا خلاف راء کو خالص فتحہ (اور ضمہ) سے (پُر) پڑھتے ہیں۔

۴ اور لِلْبَشَرِ (مرسلات) میں بھی راء کے فتحہ کو تھوڑے سے امالہ (ترقیق) سے پڑھتے ہیں کیونکہ اس کے بعد دوسری راء پر کسرہ ہے اور غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ (نساء ع ۱۴) میں بھی گو دوسری راء پر کسرہ ہے لیکن اس میں راء کو خالص فتحہ سے پُر پڑھتے ہیں کیونکہ اس سے پہلے ضاد ہے (جو تفخیم کو چاہتا ہے اور حَيْرَانَ انعام ع ۱۴ میں بھی دونوں وجوہ ہیں لیکن پُر والی زیادات میں سے ہے اور وَالْاِشْرَاقِ صٓ ع ۲ میں بھی قاف کے کسرہ کی بنا پر دونوں وجوہ ہیں اور دانی کی رائے پر پُر پڑھنا اولیٰ ہے اور یہی طریق کے بھی موافق ہے اور قاف کے مستعلیہ میں سے ہونے کے سبب قیاس بھی یہی چاہتا ہے اور ترقیق دانی نے ابن غلبون سے پڑھی ہے اور قاف پر کسرہ ہونے کے سبب قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے۔ غیث) اور باقی حضرات مذکورہ بالا تمام قسموں اور الفاظ میں راء کو پُر پڑھتے ہیں۔

فصل

(۱) ذیل کی تین صورتوں میں راء کو پُر پڑھنے پر سب کا اجماع ہے ۱ راء سے پہلے فتحہ یا ضمہ ہو عام ہے کہ ان دونوں حرکتوں کے اور راء کے درمیان ساکن ہو یا نہ ہو اور خود راء پر فتحہ ہو یا ضمہ ہو یا ساکن ہو جیسے حَذَرَ الْمَوْتِ۔ تُرَدُّوْنَ۔ يَرُدُّوْنَكُمْ۔ اَلْيُسْرَ۔ اَلْعُسْرَ۔ مَرْجِعُكُمْ۔ كُرْسِيُّهُ وغیرہ۔

۲ راء ساکن ہو اور اس سے پہلے عارضی کسرہ ہو جیسے اِرْتَابُوْا۔ يٰبُنَيِّ ارْكَبْ مَّعَنَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ راساکن ہو اور اس سے پہلے لازمی کسرہ ہو لیکن اس کے بعد اسی کلمہ میں کوئی مستعلیہ حرف آجائے جیسے وَاِرْصَادًا۔ لِبِالْمِرْصَادِ۔ مِرْصَادًا۔ فِرْقَةٍ۔ قِرْطَاسٍ وغیرہ۔ (۲) اور ان دو صورتوں میں سب کے لیے باریک ہوتی ہے ۴۔ راساکن ہو اور اس سے پہلے لازمی کسرہ ہو اور اس کے بعد اسی کلمہ میں کوئی مستعلیہ حرف نہ ہو جیسے مِرْيَةٍ۔ شِرْعَةً۔ فِرْعَوْنَ۔ اَلْاِرْبَةِ وغیرہ ۵۔ اسی طرح وہ راجس پر کسرہ ہو عام ہے کہ اس کا کسرہ لازمی ہو یا عارضی (جو نقل یا اجتماع ساکنین کی بناء پر آیا ہو) وہ بھی وصلاً سب کے لیے بلاخلاف باریک ہوتی ہے اور اگر کلمہ کے آخر میں ہو اور (وہ خود یا اس کی حرکت) لازمی ہو تو وقف میں (اُس کے پُر اور باریک پڑھنے کا) ایک (جدا) قاعدہ ہے میں انشاء اللہ اس کو بھی اس کے بعد (کی فصل میں ابھی) بیان کروں گا۔

(اور چونکہ وقفاً راکے پُر اور باریک پڑھنے کے حکم میں راکی حرکت کے لازمی اور عارضی ہونے سے کوئی فرق نہیں آتا بلکہ عارضی ہونے کا اثر صرف روم کے بارہ میں ظاہر ہوتا ہے کہ عارضی حرکت میں جائز نہیں اس لیے یہاں وَكَانَتْ لَازِمَةً کی قید غالباً زائد ہے اور ممکن ہے کہ وَكَانَتْ كَامًّا ہو اور کاتب کی غلطی سے لَازِمَةً درج ہو گیا ہو واللہ اعلم)

فصل ۵ اگر فتحہ اور ضمہ والی را اور راءِ ساکنہ پر وقف کرنا ہو تو وہ وصل کی طرح ہوگا پس اگر وصل میں را باریک تھی تو وقف میں بھی باریک ہی ہوگی (چنانچہ کسرہ کے بعد ساکنہ سب کے لئے باریک ہی ہوتی ہے) اور اگر وصل میں پُر تھی تو وقف میں بھی پُر ہوگی (چنانچہ فتحہ اور ضمہ کے بعد والی را سب کے لئے دونوں حالتوں میں پُر ہوتی ہے عام ہے کہ ان تینوں میں سے ضمہ والی راکی حرکت کی طرف اشمام و روم سے اشارہ کریں یا نہ کریں لیکن شرط یہ ہے کہ را سے پہلے کسرہ اور یائے ساکنہ نہ ہو کیونکہ اگر را سے پہلے ان دونوں میں سے کوئی ہو تو فتحہ والی تو ورش کے لئے وصل و وقف دونوں میں باریک ہوتی ہے اور باقین کے لئے وصل میں پُر اور وقف میں باریک ہوتی ہے اور ضمہ والی پر روم سے وقف کرنے کی صورت میں تو ورش کے علاوہ اوروں کی قراءۃ میں پُر اور ورش کے لئے باریک ہوتی ہے اور اشمام و اسکان سے وقف کریں تو سب کے لئے باریک ہوتی ہے۔ رہی کسرہ والی را سو اس بردو طرح وقف ہوتا ہے یعنی اگر اس کی حرکت میں روم کرو تو سب کے لئے وصل کی طرح وقف میں بھی باریک ہوتی ہے اور اگر سکون سے وقف کرو تو سب کے لئے پُر ہوتی ہے لیکن اگر اس را سے پہلے کسرہ ہو جیسے مُنْهَمِرٍ یا یائے ساکنہ ہو جیسے نَكِيرِ یا تحتیق والی را ہو جو صرف بِشَرٍ (مرسلات) میں ورش کی قراءۃ پر ہے تو ان تین صورتوں میں وصل و وقف دونوں میں باریک ہوتی ہے اور توفیق حق تعالیٰ ہی کی مدد سے ہے اور درست

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات کو وہی خوب جانتے ہیں اور انہیں کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔

فائدہ۔ خلاصہ یہ کہ وقف والی را ان چار صورتوں میں باریک ہوتی ہے (۱) کسرہ کے بعد ہو جیسے قُدِیر۔ ذِکر (۲) یائے ساکنہ کے بعد جیسے خَیر۔ خَیبَر (۳) امالہ محضہ یا بین بین کے بعد جیسے اَلنَّار (۴) باریک را کے بعد جیسے بِشرٍ ۔ ورش کی قراءۃ پر عام ہے کہ وقف سکون کے ساتھ ہو یا ضمہ والی پر اشمام کے ساتھ۔ رہا روم سو اس میں کسرہ والی تو سب کے لیے باریک ہوتی ہے اور ضمہ والی کسرہ اور یائے ساکنہ کے بعد تو ورش کے لیے باریک اور باقین کے لئے پُر ہوتی ہے اور کسرہ اور یائے ساکنہ نہ ہو تو سب کے لئے پُر ہوتی ہے۔

بیسواں باب

لامات کے پُر اور باریک پڑھنے کے بیان میں

۱ یاد رکھو کہ ورش ان تین شرطوں سے لام کو پُر پڑھتے ہیں (۱) لام پر فتحہ ہو (۲) لام سے پہلے صاد۔ طا۔ ظا میں سے کوئی حرف اسی کلمہ میں ہو (۳) یہ تینوں حرف یا تو ساکن ہوں یا ان پر فتحہ ہو صاد جیسے اَلصَّلٰوۃَ ۔ مُصَلًّی۔ فَیُصَلِّبُ۔ فَصَلّٰی وغیرہ طا جیسے اَلطَّلَاقُ۔ مُعَطَّلَۃٍ۔ بَطَلَ مَطْلَعِ الْفَجْرِ وغیرہ۔ ظا جیسے وَاِذَا اَظْلَمَ۔ یُظْلَمُوْنَ۔ بِظَلَّامٍ وغیرہ **۲** پس اگر لام صاد کے بعد ایسے کلمہ میں آرہا ہو جو اس سورۃ کی آیت کے سرے پر ہو جس کی آیتوں کے آخر میں یا سے بدلا ہوا الف ہو جو صرف ان تین کلموں میں آیا ہے وَلَا صَلّٰی (قیامہ ع) فَصَلّٰی (اعلیٰ) اِذَا صَلّٰی (علق) تو اس کو پُر اور باریک دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں (اور یہ اس مذہب کی بنا پر ہے جس کے لحاظ سے رؤس آیات میں بھی فتحہ جائز ہے) اور باریک پڑھنا قیاس سے زیادہ موافق ہے تاکہ امالہ کے سبب تمام آیتیں تلفظ میں یکساں ہو جائیں (بلکہ لام کا باریک ہی پڑھنا لازم اور واجب ہے کیونکہ باب الامالہ میں معلوم ہو چکا ہے کہ معتبر اور مستعمل مذہب کی بنا پر رؤس آیات میں ورش کے لیے صرف تقلیل ہے جو لام کی ترقیق ہی کے ساتھ ہوا کرتی ہے اور فتحہ قطعاً نہیں) **۳** اور اسی طرح ذیل کی تین صورتوں میں بھی دونوں وجوہ جائز ہیں اور وصل و اصل کی موافقت کی بنا پر پُر پڑھنا افضل ہے (۱) لام ان تینوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حروف صاد، طا، ظا کے بعد کلمہ کے آخر میں ہو اور اس پر وقف کر دیا جائے (اور ایسا لام ان چھ کلموں میں آیا ہے ۱ یُوْصَلَ (بقرہ ع ۳) ۲ فَصَلَ (بقرہ ع ۱۴) ۳ فَصَّلَ (انعام ع ۱۹) ۴ وَ بَطَلَ (اعراف ع ۱۹) ۵ ظَلَّ (نحل ع ۶ وزخرف ع ۱) ۶ وَفُصِّلَ (حٰمٓ ع ۱) (۲) وہ لام جو ان حروف کے بعد ہو اور لام کے بعد یا سے بدلا ہوا الف ہو جیسے یَصْلٰىهَا (۳) ان حروف اور لام کے درمیان الف فاصل آرہا ہو جو ان تین کلموں میں آیا ہے ۱ فِصَالًا (بقرہ ع ۳۱) ۲ یَصْلَاهَا (نساء ع ۱۹) ۳ طَالَ (طٰہٰ وانبیاء ع ۱ وحدید ع ۱) اور باقی حضرات (ان حروف کے بعد) اس لام کو ہر جگہ فتحہ سے (باریک) پڑھتے ہیں اور اشباع یعنی پُر نہیں کرتے ۴ اور اللہ کے لام کو وصل میں فتحہ اور ضمہ کے بعد پُر اور کسرہ کے بعد باریک پڑھنے پر سب کا اجماع ہے جیسے قَالَ اللّٰهُ۔ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ قَالُوا اللّٰهُمَّ وغیرہ اور جیسے بِسْمِ اللّٰهِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ قُلِ اللّٰهُمَّ وغیرہ اور اسی طرح (ان) باقی لامات کو بھی سب حضرات بلا خلاف باریک پڑھتے ہیں (جو نہ تو ان تین حروف کے بعد ہوں نہ لفظ اللہ میں ہوں) عام ہے کہ ان لاموں پر حرکت ہو یا ساکن ہوں۔

اکیسواں باب

کلموں کے آخری حروف پر وقف کرنے کے بیان میں

۱ یاد رکھو کہ قراء کی (اکثری) عادت یہ ہے کہ جب کلموں کے آخر میں فتحہ، کسرہ، ضمہ والے حروف پر وقف کرتے ہیں تو سکون ہی سے کرتے ہیں کیونکہ یہی اصل ہے (اس بنا پر کہ وقف کا مقصد راحت ہے اور وہ اسی میں ہے کہ حرکت کی طرف کسی قسم کا بھی اشارہ نہ کرنا پڑے) اور ابو عمرو اور کوفیین سے یہ روایت بھی آئی ہے کہ وہ انھی آخری حرکت والے حروف پر اس کی حرکت کی طرف اشارہ کر کے بھی وقف کرتے تھے عام ہے کہ وہ حرکت اعرابی ہو یا بنائی اور یہ اشارہ روم سے بھی ہوتا ہے اور اشمام سے بھی اور باقی تین سے اس بارہ میں کوئی صاف عبارت نہیں آئی اور اہل ادا میں سے ہمارے اکثر شیوخ ان کی قراءت میں بھی اشارہ ہی سے وقف کرنا بہتر جانتے ہیں کیونکہ اس سے (سننے یا دیکھنے والے کو پتہ چل جاتا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(کہ اس پر فلاں حرکت ہے)

۲ اور روم کی حقیقت یہ ہے کہ تم حرکت کو کمزور آواز سے ادا کرو جس سے اس کی آواز کا اکثر حصہ غائب ہو جائے اور ایک پوشیدہ (اور ہلکی سی) آواز سننے میں آئے (یا حرکت کے دو حصہ حذف کر کے ایک حصہ باقی رکھا جائے) اس کو نابینا اپنے کانوں سے سن کر معلوم کر سکتا ہے اور اشمام کی حقیقت یہ ہے کہ تم حرف کو بالکل ساکن کرنے کے بعد (ضمہ کی طرف اشارہ کرنے کے لیے) اپنے دونوں ہونٹوں کو ملا لو (اور گلی کی طرح گول کر لو) اور اس کو نابینا[1] معلوم نہیں کر سکتا کیونکہ یہ آنکھ سے دیکھنے پر موقوف ہے اس بنا پر کہ اس میں عضو سے حرکت کی طرف اشارہ ہوتا ہے اور روم ساتوں قاریوں کے نزدیک رفع اور ضمہ (پیش) اور جر اور کسرہ (زیر) ہی میں ہوتا ہے اور نصب اور فتحہ (زبر) میں اس کو استعمال نہیں کرتے کیونکہ یہ ہلکی حرکت ہے (اس لئے آسانی سے حصوں پر تقسیم نہیں ہو سکتی) اور اشمام رفع اور ضمہ ہی میں ہوتا ہے۔

۳ اور ہم نے جو ایک ایک حرکت کے دو دو نام لئے ہیں (چنانچہ پیش کو رفع اور ضمہ اور زیر کو جر اور کسرہ اور زبر کو نصب اور فتحہ کہا ہے) اس سے اعرابی اور بنائی حرکت کی طرف اشارہ کرنا منظور ہے اور اعرابی حرکت وہ ہے جو بدلتی رہتی ہے اور بنائی لازم ہوتی ہے (جو بدلتی نہیں)

فصل

ذیل کی تین صورتوں میں نہ روم سے اشارہ کرنا جائز ہے نہ اشمام سے بلکہ صرف سکون ہی سے وقف ہوتا ہے)

۱ عارضی حرکت (جو دو ساکن جمع ہو جانے کی بنا پر آتی ہے جیسے وَاَنْذِرِ النَّاسَ اور قُلِ ائْتِ اور قُمُ اللَّيْلَ) ۲ جمع کے میم کی حرکت (ان کی قراءۃ پر جو اس کو ضمہ سے (هُمُ كُمُ) پڑھتے ہیں کیونکہ (عارضی ہونے کے سبب) وقف میں ان دونوں قسموں کی حرکتوں کا کوئی اثر باقی نہیں رہتا ۳ اسی طرح تانیث کی تا جو ھا سے بدل جاتی ہے اس میں بھی نہ روم ہوتا ہے نہ اشمام کیونکہ یہ ساکن ہوتی ہے جس کا حرکت سے ذرا بھی علاقہ نہیں ہوتا اور توفیق حق تعالیٰ ہی کی مدد سے ہے اور تحقیق کی باگیں انھیں کے قبضہ میں ہیں۔

فائدہ واحد مذکر غائب کی ھا اگر فتحہ یا الف یا صحیح ساکن کے بعد ہو جیسے لَهُ۔ رَاٰهُ۔ عَنْهُ تو ان تین صورتوں میں تو روم و اشمام بلا خلاف جائز ہیں اور اگر کسرہ یا ضمہ یا یائے ساکنہ یا واو ساکنہ کے

---

[1] اسی لئے بعض ماہر شیوخ ہونٹوں پر بات رکھ کر معلوم کیا کرتے ہیں چنانچہ میرے شیخ حضرت مولانا قاری فتح محمد صاحب مدظلہ اعمیٰ پانی پتی حافظ عشر و بھی اسی طرح معلوم کیا کرتے ہیں ۱۲ منہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد ہو جیسے بِہٖ - اَجْرُهٗ - فِيْهِ - سَرَاوِيْلُهٗ تو ان چار صورتوں میں جمہور کی رائے پر ناجائز اور بعض کی رائے پر جائز ہیں اور دونوں مذہب صحیح ہیں۔

بائیسواں باب

رسم الخط قرآن کی کتابت کے موافق وقف کرنے کے بیان میں

معلوم کرو کہ ہمیں یہ روایت صحیح اور معتبر ذریعہ سے پہونچی ہے کہ نافع۔ ابو عمرو اور کوفیین رسم الخط کے موافق وقف کیا کرتے تھے اور ابن کثیر اور ابن عامر سے ہمیں اس بارہ میں کوئی روایت نہیں پہونچی ہاں ہمارے شیوخ کے نزدیک پسندیدہ یہ ہے کہ جن پانچ حضرات سے رسم کی پیروی منقول ہے ان کی طرح ان دونوں مکی اور شامی کی قراءۃ میں بھی رسم کے موافق ہی وقف کیا جائے اور مرسوم کے چند مواقع میں ان سے خط کے خلاف وقف کرنا بھی وارد ہوا ہے میں انشاء اللہ تمہیں ان موقعوں کو اختصار کے ساتھ بتاؤں گا۔

(الف) ان میں سے ایک موقع تانیث کی وہ ہر ایک جگہ ہے جو قرآنوں میں اصل (وصل) کے موافق (دراز) تا کی شکل میں لکھی ہوئی ہو (جو دو قسم کے کلمات میں آتی ہے ۱ وہ جن کو سب واحد کے صیغہ سے پڑھتے ہیں اور وہ تیرہ ہیں) جیسے ۱ رَحْمَتُ (سات جگہ بقرہ ع۱۴ و اعراف ع۱۹ و ہود ع۷ و مریم ع۱ و روم ع۶ و زخرف ع۴ میں دو جگہ) ۲ نِعْمَتُ (گیارہ جگہ بقرہ ع۵ و آل عمران ع۱۱ مائدہ ع۱ میں دوسرا نِعْمَتَ اللّٰهِ و ابراہیم ع۴ میں دو جگہ و نحل ع۱۴ و ع۱۸ و ع۱۹ میں ایک ایک و لقمٰن ع۲ و فاطر ع۱ و طور ع۱) ۳ اِمْرَاَتُ (سات جگہ آل عمران ع۴ و یوسف ع۳ و ع۱۰ و قصص ع۱ اور تحریم ع۱ میں تین جگہ) ۴ لَعْنَتُ دو جگہ آل عمران ع۹ و نور ع۱) ۵ كَلِمَتُ (اعراف ع۱۱ ۶ سُنَّتُ پانچ جگہ انفال ع۷ و فاطر ع۴ میں تین جگہ و غافر ع۱ ۷ بَقِيَّتُ ہود ع۱ ۸ قُرَّتُ قصص ع۱ ۹ فِطْرَتَ روم ع۳) ۱۰ شَجَرَتَ (دخان ع۲ میں) ۱۱ وَجَنَّتُ (واقعہ ع۱ ۱۲ وَمَعْصِيَتُ دو جگہ مجادلہ ع۱ میں دو) ۱۳ اِبْنَتُ (تحریم ع۱) ان میں ابو عمرو اور کسائی اصل کے موافق تا کو ھا سے بدل کر وقف کرتے ہیں (کیونکہ تانیث کی تا میں اصل یہی ہے کہ اس کو وقفاً ھا سے بدل لیا جائے اور یہ قریش کا لغت ہے) اور ابن کثیر کے مذہب کا قیاس بھی یہی ہے کیونکہ حسن بن جناب نے بزی سے شَجَرَتِ

۱ اس سے دوسرا لغت مراد ہے نہ کہ پہلا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ اَكْمَامِهَا پر وقف کرنے کے بارہ میں دریافت کیا تو فرمایا ھا سے (ہوگا اس سے باقی تا آت کا حکم بھی نکل آیا ۱۲ وہ کلمات جن کو بعض واحد کے اور بعض جمع کے صیغہ سے پڑھتے ہیں اور وہ سات ہیں) (بَيِّتٌ (یوسف ع وعنکبوت ع) غَيْبَتِ (یوسف ع میں دو جگہ) كَلِمَتُ (چار جگہ انعام ع ویونس ع وغ وغافر ع) (فِي الْغُرُفَتِ سبا ع بَيِّنَتٍ (فاطر ع) ثَمَرَتٍ (فصلت ع) جِبِلَّا كَثِيرًا مرسلات ع) (ان میں جمع سے پڑھنے والے سب تا سے وقف کرتے ہیں اور واحد سے پڑھنے والے اگر کی۔ بصری۔ کسائی میں سے ہوں تو ھا سے اور باقین میں سے ہوں تو تا سے وقف کرتے ہیں اور یہ ان کے موقعوں پر آجائے گا کہ ان کو کون سے حضرات جمع سے اور کون واحد سے پڑھتے ہیں اور جن کلمات کے جمع سے پڑھنے پر اتفاق ہے جیسے حَسَرٰتٍ۔ كَلِمٰتٍ ان میں سب تا ہی سے وقف کرتے ہیں ھا سے کوئی بھی نہیں کرتا اس کو یاد رکھنا چاہیے کیونکہ یہ لغزش کا مقام ہے)

(ب) مَرْضَاتِ اللّٰهِ (اور مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ) میں ہر جگہ اور اَللّٰتَ وَ الْعُزّٰى (نجم ع) میں اور زَكٰوةً حِبًّا (ص ع) اور هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ (مومنون ع) اور ذَاتَ بَهْجَةٍ (نمل ع) میں۔ (پانچوں کی دراز تا پر اکسائی ھا سے وقف کرتے ہیں اور صرف هَيْهَاتَ میں دونوں جگہ بزی بھی ان کے ساتھ شریک ہیں (پس دونوں هَيْهَاهْ۔ هَيْهَاهْ پڑھتے ہیں اور اسی طرح باقی کو سمجھ لو)

(ج) يٰٓاَبَتِ میں ہر جگہ ابن کثیر اور ابن عامر (تا کے بجائے) ھا سے وقف کرتے ہیں (یعنی يٰٓاَبَهْ) اور باقی حضرات ان سب موقعوں میں رسم کی پیروی کی بنا پر تا سے وقف کرتے ہیں۔

(د) وَيْكَاَنَّ میں تمام قرآن میں (ساتوں جگہ) ابو عمرو یا پر وقف کرتے ہیں (یعنی وَيْكَاَنْ) اس کو ابن الیزیدی نے اپنے والد سے اور انھوں نے ابو عمرو سے روایت کیا ہے اور باقی حضرات (رسم کے موافق) نون پر وقف کرتے ہیں۔

(ہ) وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ اور وَيْكَاَنَّهٗ (قصص ع) میں کسائی دوری وغیرہ کی روایت سے (یعنی دونوں روایتوں سے) یا پر وقف کرتے ہیں (پس ان کی رائے پر) وَيْ۔ كَاَنَّ سے جدا کلمہ ہے اور ابو عمرو سے روایت یہ ہے کہ وہ کاف پر وقف کرتے ہیں اور باقی حضرات پورے کلمہ (یعنی اول میں نون اور ثانی میں ھا) پر وقف کرتے ہیں (یعنی وَيْكَاَنَّ اور وَيْكَاَنَّهٗ اور نشر کی رو سے رسم کی پیروی کی بنا پر ابو عمرو و کسائی کے لیے بھی یہی اولیٰ ہے)

(و) اور ابو عبد الرحمٰن نے اپنے والد یزیدی سے اور انھوں نے بصری سے روایت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے کہ ابوعمرو فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ (نساء ع) اور مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ (کہف ع) اور مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ (فرقان ع) اور فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا (معارج ع) چاروں میں مَا پر وقف کرتے ہیں لام پر نہیں (کرتے) اور کسائی سے اختلاف ہے (یعنی) ان سے مَا اور لام دونوں پر وقف کرنا منقول ہے اور باقی پانچ چاروں میں لام پر وقف کرتے ہیں جو (رسماً مابعد سے) جدا ہے (اور نشر کی رو سے مَا پر تو سب کے لیے درست ہے کیونکہ یہ مستقل کلمہ ہے بوجہ لفظاً اور حکماً مابعد سے جدا ہے اور لام میں دونوں احتمال ہیں یعنی وقف کے جائز ہونے کا بھی کیونکہ یہ رسماً مابعد سے جدا ہے اور قیاس کی رو سے یہی ظاہر ہے اور ناجائز ہونے کا بھی کیونکہ یہ لام جارہ ہے جو معنی اپنے مجرور کے ساتھ متصل ہوتا ہے)

(ز) حمزہ اور کسائی اَيًّا مَّا تَدْعُوْا (اسراء ع) میں نون کو الف سے بدل کر اَيَّا پر وقف کرتے ہیں اور مَا پر نہیں (کرتے) اور باقی حضرات مَا پر وقف کرتے ہیں (اور تحقیق یہ ہے کہ سب کے لئے اَيًّا اور مَا دونوں پر وقف درست ہے کیونکہ دونوں رسماً ایک دوسرے سے جدا ہیں)

(ح) اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ نور (ع) میں اور يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ زخرف (ع) میں اور اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ رحمٰن (ع) میں تینوں میں ابوعمرو و کسائی (اصل کے موافق) الف پر وقف کرتے ہیں اور باقی پانچ رسم کے موافق الف کے بغیر وقف کرتے ہیں (یعنی اَيُّهْ)

(ط) وَادِ النَّمْلِ (نمل ع) میں صرف کسائی یا پر وقف کرتے ہیں (یعنی وَادِیْ) اور باقی چھ یا کے بغیر وال پر وقف کرتے ہیں اور اس باب کے کچھ کلمات (جیسے اَتَمِدُّوْنَنِ اللّٰهُ نمل ع اور بِهٰدِ الْعُمْيِ نمل ع وروم ع۔ اور يُنَادِ الْمُنَادِ ق ع وغیرہ) اور باقی ہیں جو انشاء اللہ اپنے موقعوں پر آئیں گے۔

www.KitaboSunnat.com

فصل اگر مَا استفہامیہ سے پہلے (لام۔ فِیْ۔ عَنْ۔ بَا۔ مِنْ میں سے) کوئی حرف جر آرہا ہو جیسے فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اور لِمَ تَقُوْلُوْنَ اور فِيْمَ اَنْتَ۔ عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ۔ بِمَ يَرْجِعُ اور فَبِمَ تُبَشِّرُوْنِ اور مِمَّ خُلِقَ وغیرہ تو صرف بزی مَا پر وقف کرنے کی صورت میں سکتہ کی مَا زیادہ کرتے ہیں اور فَلِمَهْ۔ لِمَهْ۔ فَبِمَهْ۔ عَمَّهْ بِمَهْ۔ فِيْمَهْ۔ مِمَّهْ پڑھتے ہیں اور باقی حضرات میم ساکنہ پر وقف کرتے ہیں (اور اس کے بعد ھا زیادہ نہیں کرتے اور عبدالعزیز فارسی سے وانی نے بزی کے لیے بھی اسی طرح پڑھا ہے یعنی فَلِمْ۔ فَبِمْ فَبِمْ پس بزی کے لئے ان میں ھا کا زیادہ کرنا طریق کے خلاف ہے)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیئیسواں باب

حمزہ کے اس مذہب کے بیان میں جو ہمزہ سے پہلے ساکن پر سکتہ کرنے کے بارہ میں ہے

یاد رکھو کہ حمزہ کے راوی خلف اس ساکن پر سانس لئے بغیر معمولی سا سکتہ کرتے تھے جو کلمہ کے آخر میں ہو اور (صحیح ہو خواہ لین لیکن واو۔ الف۔ یا امدہ نہ ہو اور اس ساکن کے بعد ہمزہ آرہا ہو تاکہ (اس ٹھہرنے کے سبب) ہمزہ کو خوب ظاہر کر دیں کیونکہ یہ پوشیدہ حرف ہے (جو اہتمام نہ کرنے کے سبب اکثر غائب اور حذف ہو جاتا ہے) اور اس کی مثالیں یہ ہیں مَنْ اٰمَنَ۔ هَلْ اَتٰكَ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ۔ نَبِّئْ اِبْرٰهِيْمَ۔ خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ۔ قَدْ اَفْلَحَ۔ مِنْ شَيْءٍ اِذْ۔ حَامِيَةٌ اَلْهٰكُمُ (وغیرہ اور اسی طرح اَلْاٰخِرَةِ۔ اَلْاَرْضَ۔ اَلْاِفْكَ۔ اَلْاَزِفَةُ وغیرہ (میں اَلْ پر بھی (ہر جگہ سکتہ کرتے تھے جب کہ اَلْ کے بعد ہمزہ ہو) کیونکہ لاگو اَلْ اور اس کا مابعد گویا ایک کلمہ ہے لیکن چونکہ اَلْ کے جدا کر دینے سے کلمہ کے معنی میں کوئی خرابی نہیں آتی صرف تعریف زائل ہو جاتی ہے اس لئے یہ بھی دو کلموں کے مرتبہ میں ہیں (اسی لئے اَلْ پر سکتہ ہوتا ہے) پس اگر ساکن اور ہمزہ ایک ہی کلمہ میں ہوں تو اس ساکن پر سکتہ نہیں کرتے لیکن صرف لفظ شَيْءٌ اور شَيْـًٔا میں ہر جگہ قاعدہ کلیہ کے طور پر سکتہ کرتے ہیں (اس کو دانی نے ابوالفتح سے پڑھا ہے یعنی ان سے صرف خلف کے لیے ہمزہ سے پہلے ساکن منفصل اور اَلْ اور شَيْءٌ میں سکتہ ہے)

(ابو عمرو (مصنف) کہتے ہیں کہ میں نے ابوالحسن سے حمزہ کی دونوں روایتوں میں صرف لام تعریف اور شَيْءٌ اور شَيْـًٔا میں ہر جگہ سکتہ پڑھا ہے (نتیجہ یہ کہ خلف کے لئے ساکن منفصل میں سکتہ اور عدم سکتہ دونوں اور اَلْ اور شَيْءٌ میں صرف سکتہ ہے اور خلاد کے لیے اَلْ اور شَيْءٌ میں دونوں اور ساکن منفصل میں صرف عدم سکتہ ہے پس جس قسم میں ایک کا اختلاف ہے اس میں دوسرے کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتفاق ہے) اور باقی چھ سکتہ کے بغیر ہمزہ کو ساکن سے ملا کر پڑھتے ہیں اور اس قسم میں ورش کا مذہب اوپر بیان ہو چکا ہے (کہ وہ ساکن منفصل اور آن میں نقل کیا کرتے ہیں اور شَیْءٌ اور شَیْءًا وغیرہ کی یاء لین میں ان کے لئے توسط اور طول ہے جیسا کہ بقرہ ع میں آئے گا) اور توفیق حق تعالیٰ ہی کی مدد سے ہے اور تحقیق کی باگیں انھیں کے قبضہ میں ہیں۔

چوبیواں باب

قراء کے ان قواعد کے بیان میں جو اضافت کی یا آت کے فتحہ اور سکون کے بارہ میں ہیں؛

(یاء اضافت متکلم کی یا کو کہتے ہیں جو ترکیب میں مضاف الیہ ہوا کرتی ہے اور یہ رسم میں بھی ہوتی ہے)

یاد رکھو کہ اضافت کی جن یا آت میں اختلاف ہے وہ کل دو سو چودہ ۲۱۴ ہیں (چونکہ مصنف نے اٰتٰنِیَ اللّٰہُ (نمل) اور فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِیْنَ (زمر) کو بھی انھی یا آت میں شامل کیا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں اضافت کی یا آت کی طرح فتحہ اور سکون کا اختلاف بھی ہے اس لئے دو سو چودہ ۲۱۴ ہو گئیں اور قصیدہ میں ان کو اس باب میں اس لیئے بیان نہیں کیا کہ یہ لکھی ہوئی نہیں ہیں اور اسی لئے یا آت زوائد میں شمار کیا ہے اس بنا پر اس میں اضافت کی یا آت دو سو بارہ ۲۱۲ ہیں) چنانچہ فتحہ والے ہمزۂ قطعی سے پہلے ننانوے ۹۹ اور کسرہ والے سے پہلے باون ۵۲ اور ضمہ والے سے پہلے دس ۱۰ ہیں اور جس ہمزۂ وصلی کے ساتھ لام تعریف بھی ہو اس سے پہلے سولہ اور جس ہمزۂ وصلی کے ساتھ لام نہ ہو اس سے پہلے سات ۷ ہیں اور ہمزہ کے سوا باقی حروف ہجا سے پہلے تیس ۳۰ ہیں اور ہم ہر سورۃ (کے آخر میں) اُن یا آت کو ایک ایک کر کے بیان کریں گے جو ان دو سو چودہ ۲۱۴ میں سے (اس سورۃ میں) آئی ہوں گی اور ان کا اختلاف بھی پوری تشریح کے ساتھ بتائیں گے یہاں ہم مختصر طور پر ان میں قراء کے قواعد بیان کرتے ہیں اور ان یا آت پر بھی آگاہ کئے دیتے ہیں جن میں قراء نے اپنے ان قواعد کے خلاف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے تاکہ مختصر ہونے کی بناء پر ان کو یاد کیا جاسکے اور انشاء اللہ انھیں پر قیاس کے ذریعہ ان تمام یا آت کا حکم بھی نکل آئے گا جو ان میں سے (سورتوں میں) جدا جدا آئیں گی۔

پہلی فصل یاد رکھو کہ جن یا آت کے بعد فتحہ والا ہمزۂ قطعی ہو ان سب کو ہر جگہ حرمیان اور ابو عمرو فتحہ سے پڑھتے ہیں جیسے اِنِّیْ اَعْلَمُ اور اِنِّیْ اَخْلُقُ اور مَالِیَ اَنْ اَعْبُدَ وغیرہ (جو ستاسٹھ ۶۷ یا آت ہیں تو یہ قاعدہ اسی طرح ہے لیکن ذیل کی پینتیس ۳۵ میں بعض نے اس کے خلاف کیا ہے)

(الف) ان تین یا آت میں صرف ابن کثیر کے لئے فتحہ ہے ۱ فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ بقرہ (ع۱۵) ۲ ذَرُوْنِيْ اَقْتُلْ ۳ اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ غافر (ع۸) (ان میں کی تو اپنے قاعدہ پر ہیں اور نافع اور بصری قاعدہ کے خلاف ساکن پڑھتے ہیں) اور ان کے علاوہ ان دس یا آت میں ابن کثیر نے دونوں روایتوں سے اپنے قاعدہ کے خلاف کرکے یا کو ساکن پڑھا ہے ۱ و ۲ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْ اٰيَةً آل عمران (ع۴) و مریم (ع۱) میں ۳ فِيْ ضَيْفِيْ اَلَيْسَ ہود (ع۸) ۴ اِنِّيْ اَرٰىنِيْ اَعْصِرُ خَمْرًا ۵ اِنِّيْ اَرٰىنِيْ اَحْمِلُ یوسف (ع۶) میں دونوں جگہ ان دونوں میں اِنِّیْ کی یا مراد ہے اَرٰىنِيْ کی نہیں (کیونکہ اس میں تو سب اپنے قاعدہ پر ہیں) ۶ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْ اَبِيْ یوسف (ع۱) اس میں بھی لِیْ کی یا مراد ہے نہ کہ اَبِیْ کی ۷ سَبِيْلِيْ اَدْعُوْا یوسف (ع۱۱) ۸ مِنْ دُوْنِيْ اَوْلِيَآءَ کہف (ع۱۲) میں ۹ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ طٰہٰ (ع۱) میں ۱۰ لِيَبْلُوَنِيْ ءَاَشْكُرُ نمل (ع۲) میں۔ اور ان سات یا آت کو صرف قنبل نے ساکن پڑھا ہے پس ان کے لئے سکون ستّرہ ۱۷ میں ہو گیا ۱ و ۲ وَلٰكِنِّيْ اَرٰىكُمْ ہود و احقاف (ع۳) میں ۳ فَطَرَنِيْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ہود (ع۵) ۴ اِنِّيْ اَرٰىكُمْ ہود (ع۷) ۵ و ۶ اَوْزِعْنِيْ اَنْ اَشْكُرَ نمل و احقاف (ع۲) میں ۷ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ یونس (ع۱۶) میں۔ اور عِنْدِيْ اَوْ لَمْ يَعْلَمْ قصص (ع۷) میں ابو بزہ نے قنبل اور بزی دونوں سے یا کا سکون نقل کیا ہے (جو قنبل کے لیے طریق کے خلاف ہے اور قصیدہ میں دونوں کے لئے فتحہ بھی درج ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ اس یا میں بزی کے لیے صرف سکون اور قنبل کے لئے فقط فتحہ پڑھا جائے)

(ب) ان دو یا آت میں صرف نافع کے لئے فتحہ ہے ۱ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ اَدْعُوْا یوسف (ع۱۱) میں ۲ لِيَبْلُوَنِيْ ءَاَشْكُرُ نمل (ع۲) میں اور اَوْزِعْنِيْ میں دونوں سورتوں میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نافع سے ورش نے فتح روایت کیا ہے اور قالون نے ان دونوں کلموں میں اسکان نقل کیا ہے۔

(ج) ابو عمرو نے نو جگہ اپنے قاعدہ کے خلاف کرکے یا کو ساکن پڑھا ہے ۱ فَطَرَنِیْ اَفَلَا ہود (ع)، میں ۲ لَیَحْزُنُنِیْٓ اَنْ ۳ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْا یوسف (ع و ع)، میں ۴ لِمَ تَحْشُرُنِیْٓ اَعْمٰی طٰہٰ (ع)، میں ۵ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ ۶ لِیَبْلُوَنِیْٓ ءَاَشْکُرُ نمل (ع و ع)، میں ۷ تَاْمُرُوْٓنِّیْٓ اَعْبُدُ زمر (ع)، میں ۸ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ ۹ اَتَعِدَانِنِیْٓ اَنْ احقاف (ع) میں۔

(د) اور ابن عامر نے دونوں روایتوں سے صرف ان آٹھ یا آت کا فتحہ پڑھا ہے ۱ لَعَلِّیْٓ ہر جگہ (یوسف ع وطٰہٰ ع ومومنون ع وقصص ع میں دو دو غافر ع) ۲ مَعِیَ اَبَدًا توبہ (ع) میں ۳ وَمَنْ مَّعِیَ اَوْ سَرِحْهُنَّ سَرَاحًا ملک (ع) میں اور ابن ذکوان نے ان سے اَرْهَطِیْٓ اَعَزُّ عَلَیْکُمْ ہود (ع) میں بھی فتحہ پڑھا ہے (اور تحقیق یہ ہے کہ اس میں ہشام کے لئے بھی فتحہ اور سکون دونوں ہیں) اور مَالِیَ اَدْعُوْکُمْ غافر (ع) میں ابن عامر سے ہشام کے لئے فتحہ ہے

(ہ) خفص صرف دو یا آت مَعِیَ توبہ (ع) وملک (ع) میں فتحہ پڑھتے ہیں۔

(و) اور باقی ۱۲ قرا ابو بکر، حمزہ، کسائی اس قسم میں تمام قرآن میں یا کو ساکن پڑھتے ہیں (اور اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اعراف ع اور وَلَا تَفْتِنِّیْٓ اَلَا توبہ ع اور وَتَرْحَمْنِیْٓ اَکُنْ ہود ع اور فَاتَّبِعْنِیْٓ اَهْدِکَ مریم ع ان چار یا آت میں سب کے لئے سکون ہے اور یہ ان اختلاف والی ننانوے ۹۹ یا آت سے علیحدہ ہیں)

دوسری فصل

جن یا آت کے بعد کسرہ والا ہمزہ قطعی ہو جیسے مِنِّیْٓ اِنَّکَ اور بِیْٓ اِلَیْکَ اور رَبِّیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ وغیرہ ان سب کو نافع ابو عمرو تمام قرآن میں فتحہ سے پڑھتے ہیں (اور یہ کل باون ۵۲ ہیں۔ ستائیس ۲۷ میں تو یہ قاعدہ اسی طرح ہے اور ان پچیس میں بعض نے خلاف کیا ہے)

(الف) ان نو یا آت میں صرف نافع کے لئے فتحہ ہے ابو عمرو کے لئے نہیں ۱ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ آل عمران (ع) وصف (ع) میں ۲ بَنَاتِیْٓ اِنْ کُنْتُمْ حجر (ع) میں ۳ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ کہف (ع) اور قصص وصفت (ع) میں ۴ یٰعِبَادِیَ اِنَّکُمْ شعرا (ع) میں ۵ لَعَنَتِیْٓ اِلٰی صٓ (ع) میں ۶ وَرُسُلِیْٓ اِنَّ مجادلہ (ع) میں اور ان نافع سے ورش نے ایک (سویں) یا اور زیادہ کی ہے جو بَیْنِیْ وَبَیْنَ اَخِیْ اِنَّ یوسف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(غ) میں ہے پس اس میں ورش ہی کے لئے فتحہ ہے۔

(ب) ابن کثیر (اس قسم میں سے) صرف دو یا آت اَبَآءِیْ اِبْرٰهِیْمَ یوسف (غ) میں اور دُعَآءِیْ اِلَّا فِرَارًا نوح (غ) میں فتحہ پڑھتے ہیں۔

(ج) اور ابن عامر (اس قسم میں سے) صرف ان پندرہ یا آت میں فتحہ پڑھتے ہیں ۱ اَجْرِیَ اِلَّا ہر جگہ ماسوا نمل غ و ہود غ و ع و شعراء غ تا غ و سبا غ ۲ وَاُمِّیَ الْهٰدِیْنِ مائدہ (غ) میں ۳ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ ہود (غ) میں ۴ اَبَآءِیْ اِبْرٰهِیْمَ یوسف (غ) میں ۵ وَحُزْنِیْ اِلَی اللّٰهِ یوسف (غ) میں ۶ وَرُسُلِیْ اِنَّ اللّٰهَ مجادلہ (غ) میں۔ ۷ دُعَآءِیْ اِلَّا نوح (غ) میں

(د) اور حفص صرف اَجْرِیَ اِلَّا میں ہر جگہ اور رَبِّیْ اِلَیْكَ اور وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مائدہ (غ و غ) میں ان گیارہ یا آت کا فتحہ پڑھتے ہیں۔

(ہ) اور باقی (اڑھائی ابوبکر۔ حمزہ۔ کسائی) تمام قرآن میں یا کو ساکن پڑھتے ہیں۔

فائدہ۔ اس قسم میں سے ان نو یا آت میں سب کے لئے سکون ہے اور یہ مذکورہ بالا بارہ ۱۲ کے علاوہ ہیں ۱ یَدْعُوْنَنِیْ (یوسف غ) ۲ ۳ کَیْدُوْنَنِیْ (غافر غ میں دو) ۴ ۵ اَنْظِرُوْنِیْ (اعراف غ و حجر غ و ص غ) ۶ یُصَدِّقُنِیْ (قصص غ) ۷ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ (احقاف غ) ۸ اَخَّرْتَنِیْ (منافقون غ)

تیسری فصل جن یا آت کے بعد ضمیر والا ہمزہ قطعی ہو جیسے اِنِّیْٓ اُعِیْذُهَا اور اِنِّیْٓ اُرِیْدُ اور اِنِّیْٓ اُمِرْتُ وغیرہ ان سب میں ہر جگہ صرف نافع کے لئے فتحہ اور باقی چھ کے لئے سکون ہے (اور یہ کل دس ہیں اور بِعَهْدِیْٓ اُوْفِ (بقرہ غ) اور اُتُوْنِیْٓ اُفْرِغْ (کہف غ) ان میں سب کے لئے سکون ہے اور یہ ان دس کے علاوہ ہیں)

چوتھی فصل ۱ جن یا آت کے بعد الف لام ہو جیسے رَبِّیَ الَّذِیْ۔ اٰتَنِیَ الْكِتٰبَ۔ عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ ان سب میں

(الف) حمزہ کے لئے ہر جگہ یا کا سکون ہے (اور چونکہ وصل میں یا کے ساکن ہونے سے دو ساکن جمع ہو جاتے ہیں اس لئے یا کو حذف کر دیتے ہیں اور یہ کل سولہ ۱۶ ہیں)

(ب) اور صرف تین موقعوں میں کسائی بھی ان کی موافقت کر کے یا کو ساکن پڑھتے ہیں ۱ قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ ابراہیم (غ) میں ۲ ۳ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ عنکبوت و زمر (غ) میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ج) اور ابو عمرو صرف دو یا آت (کے سکون) میں ان کے ساتھ شریک ہیں یعنی یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ عنکبوت اور زمر میں۔

(د) اور ابن عامر بھی دو یا آت کے سکون میں ان کے ساتھ شریک ہیں ۱ عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ اعراف (ع۱۹) میں ۲ قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ ابراہیم (ع۴) میں

(ہ) اور حفص صرف عَهْدِیَ الظّٰلِمِیْنَ بقرہ (ع۱۵) میں ان کے ساتھ شریک ہیں۔

(و) اور باقی (۱۲) عاصم۔ نافع۔ مکی۔ ابوبکر اس یا کا ہر جگہ زبر پڑھتے ہیں ۳ فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِیْنَ زمر (ع۲) میں صرف ابو شعیب سوسی وصلاً یا کا زبر پڑھتے ہیں اور وقفاً یا کو ساکن کر کے ثابت رکھتے ہیں (اور اس کی تفصیل زمر ع۲ میں دیکھو) اور باقی حضرات وصل و وقف دونوں میں اس یا کو حذف کرتے ہیں اور فَمَا اٰتٰنِ ۴ اللّٰهُ (نمل ع۴) میں جو اختلاف ہے اس کا بیان انشاء اللہ تعالیٰ اس کے موقع پر آئے گا۔ اور قصیدہ میں ان دونوں یا آت کو زوائد کے باب میں بیان کیا ہے اس بناء پر کہ یہ رسم میں نہیں ہیں اسی لئے ناظم نے اس قسم کی یا آت چودہ بتائی ہیں) ۵ اور تین کلمات میں ہر جگہ کلیہ قاعدہ کے طور پر اور نو کلمات میں ایک ایک جگہ سب یا کا فتحہ پڑھتے ہیں۔

کلیہ قاعدہ والے تین کلمہ یہ ہیں ۱ نِعْمَتِیَ الَّتِیْ ۲ حَسْبِیَ اللّٰهُ ۳ شُرَكَآءِیَ الَّذِیْنَ تینوں میں ہر جگہ اور ایک ایک جگہ والے نو کلمہ یہ ہیں ۱ ان میں سے پہلا وَقَدْ بَلَغَنِیَ الْكِبَرُ آل عمران (ع۴) میں ہے ۲ بِیَ الْاَعْمٰۤی ۳ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ ۴ اِنَّ وَلِیِّ اللّٰهُ اعراف (ع۱۹ و ع۲۰) میں ۵ مَسَّنِیَ الْكِبَرُ حجر (ع۴) میں ۶ اَمْرُوْنِیْۤ اَعْبُدُ الَّذِیْنَ سبا (ع۱) میں ۷ سَرِّیْ اللّٰهُ وَقَدْ ۸ جَآءَنِیَ الْبَیِّنٰتُ مومن (ع۴) اور ع۱۰ میں ۹ نَبِّاْنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ تحریم (ع۱) میں (پس جن یا آت کے بعد الف ہے ان میں سے ان بارہ میں تو سب کے لئے فتحہ ہے اور جو باقی رہیں ان میں وہ اختلاف ہے جو اوپر نمبر ایک میں درج ہو چکا ہے ان نمبر دو والی بارہ یا آت کے بیان کر دینے سے فائدہ کی تکمیل کے علاوہ اختلاف والی یا آت کی تعیین بھی ہو گئی کہ وہ ان کے ماسوا ہیں)

پانچویں فصل جن یا آت کے بعد اکیلا ہمزۂ وصلی ہو (جس کے ساتھ لام نہ ہو) جیسے اِنِّی اصْطَفَیْتُكَ اور اَخِی اشْدُدْ وغیرہ (وہ سب سات ہیں)

(الف) پس نافع ان میں سے صرف تین یا آت کو ساکن پڑھتے ہیں (اور وصلاً حذف کر دیتے ہیں) ۱ اِنِّی اصْطَفَیْتُكَ (اعراف ع۱۸) ۲ اَخِی اشْدُدْ (طٰہٰ ع۲) ۳ یٰلَیْتَنِیْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتَّخَذْتُ (فرقان ع۳) اور باقی چار کو فتحہ سے پڑھتے ہیں

(ب) ابن کثیر صرف ان دو کو ساکن کرتے ہیں ۱ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ کو اپنی دونوں روایتوں سے ۲ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا (فرقان ع۳) کو صرف قنبل کی روایت سے (اور باقی پانچ کو فتحہ سے پڑھتے ہیں)

(ج) اور ابو عمرو اس یا کا ہر جگہ فتحہ پڑھتے ہیں۔

(د) اور ابو بکر صرف مِنْۢ بَعْدِیَ اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ (صف ع۱) میں یا کا فتحہ پڑھتے ہیں (اور باقی چھ میں سکون)

(ہ) اور باقی (ساڑھے تین ابن عامر جعفی۔ حمزہ اور کسائی) اس یا کو ہر جگہ ساکن پڑھتے ہیں۔

چھٹی فصل

اگر یا کے بعد ہمزہ کے سوا بجائے باقی حروف میں سے کوئی حرف آجائے جیسے بَیْتِیَ۔ وَجْهِیَ۔ مَمَاتِیَ وغیرہ تو

(الف) نافع ان میں سے ان سات یا آت کا فتحہ پڑھتے ہیں ۱ بَیْتِیَ بقرہ ع۱۴ و حج ع۱ میں ۲ وَجْهِیَ آل عمران ع۷ اور انعام ع۱۹ میں ۳ وَمَمَاتِیَ لِلّٰهِ انعام ع۱۹ میں ۴ مَالِیَ لَاۤ اَعْبُدُ یٰسٓ ع۱ میں ۵ وَلِیَ دِیْنِ کافرون میں اور ورش صرف ان چار یا آت کو بھی فتحہ سے پڑھتے ہیں (پس ان کے لئے گیارہ میں فتحہ ہے) ۶ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ بقرہ ع۲۲ میں ۷ وَلِیَ فِیْهَا مَاٰرِبُ ط ع۱ میں ۸ وَمَنْ مَّعِیَ شعرا ع۱ میں ۹ اِلَیَّ فَاعْتَزِلُوْنِ دخان ع۱ میں۔

(ب) اور ابن کثیر ان پانچ یا آت کو فتحہ سے پڑھتے ہیں ۱ وَمَحْیَایَ انعام ع۱۹ میں ۲ مِنْ وَّرَآءِیَ مریم ع۱ میں ۳ مَالِیَ لَاۤ اَعْبُدُ یٰسٓ ع۱ میں ۴ اَیْنَ شُرَكَآءِیَ فصلت ع۵ میں اور سبا کافرون میں وَلِیَ دِیْنِ کی یا کو بھی فتحہ اور سکون دونوں سے پڑھتے ہیں (لیکن طریق کے موافق سکون ہی ہے پس ان کے لئے چھ ہوگئیں)

(ج) ابو عمرو صرف دو یا آت کو فتحہ سے پڑھتے ہیں ۱ وَمَحْیَایَ انعام ع۱۹ میں ۲ وَقَالِیَ لَاۤ اَعْبُدُ یٰسٓ ع۱ میں

(د) اور ابن عامر اپنی دونوں روایتوں میں ان چھ یا آت کو فتحہ سے پڑھتے ہیں ۱ وَجْهِیَ دونوں موقعوں میں یعنی آل عمران ع۷ و انعام ع۱۹ میں ۲ بَصَآىِٕرُ اَطِیَ ۳ وَمَحْیَایَ انعام ع۱۹ و ع۱۱ میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵ إِنَّ أَرْضِي وَاسِعَةٌ عنکبوت (ع) میں ۶ وَمَالِيَ لَا أَعْبُدُ یٰسٓ (ع) میں اور ہشام نے بالخ یا آت اور زیادہ کی ہیں پس یہ گیارہ میں فتحہ پڑھتے ہیں) ۷ یٰعِبَادِيَ ہر جگہ (بقرہ ع زمر ع و نوح ع میں) ۸ مَالِيَ نمل (ع) میں ۹ وَلِيَ دِينِ کافرون میں۔

(ک) (ابوبکر اور کسائی صرف ان تین یا آت کو فتحہ سے پڑھتے ہیں ۱۰ وَمَحْيَايَ انعام (ع) میں ۱۱ مَالِيَ نمل اور یٰسٓ (ع) میں۔

(و) اور حفص صرف ان بائیس ۲۲ یا آت کو فتحہ سے پڑھتے ہیں ۱۲ بَيْتِيَ (تینوں جگہ) ۱۳ وَيُحْيَى (دونوں جگہ) ۱۴ مَعِيَ تمام قرآن میں (جو نو جگہ ہے اعراف ع توبہ ع و کہف ع میں ایک و ع میں دو دو انبیاء ع و شعراء ع و ع و قصص ع میں) ۱۵ وَمَحْيَايَ انعام (ع) میں۔ ۱۶ لِي صرف سات جگہ ابراہیم (ع) طٰہٰ (ع) نمل و یٰسٓ (ع) اور ص میں دو جگہ (ع و ع) میں اور کافرون میں۔

(ز) اور حمزہ صرف وَمَحْيَايَ کی یا کو فتحہ سے پڑھتے ہیں اور اختلاف والی یا آت میں سے اس کے سوا اور کسی کو بھی فتحہ سے نہیں پڑھتے (بلکہ سب کو ساکن پڑھتے ہیں)

پچیسواں باب

قراء کے ان قواعد کے بیان میں جو ان یا آت (کی بارہ) میں ہیں جو (قرآنوں کی) رسم سے محذوف ہیں

یاد رکھو کہ ان یا آت میں سے جن میں اختلاف ہے ان کا مجموعہ صرف اکسٹھ ۶۱ یا آت ہیں

(الف) پس نافع و ورش کی روایت سے ۱۷ سینتالیس یا آت کو صرف وصل میں ثابت رکھتے ہیں اور وقف میں حذف کر دیتے ہیں اور قالون کی روایت سے ان میں سے بیس ۲۰ کو (وصل ہی میں) ثابت رکھتے ہیں اور دو یا آت اَلتَّلَاقِ۔ اَلتَّنَادِ غافر ع و ع) میں ان کے لئے اثبات و حذف دونوں ہیں (لیکن اثبات ضعیف اور متروک ہے)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ب) اور ابن کثیر اپنی دونوں روایتوں سے ان اکسٹھ میں سے، کیس یا آت کو وصل و وقف دونوں میں ثابت رکھتے ہیں اور بزی کی روایت سے پانچ اور زیادہ کی ہیں پس ان کے لئے چھبیس ہو جاتی ہیں اکیس جو دونوں روایتوں سے ہیں وہ تو باب الفرش میں سورتوں میں آئیں گی اور اور جن پانچ میں صرف بزی کے لئے اثبات ہے وہ یہ ہیں) ۲۲ وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ (ابراہیم ع) ۲۳ یٰعِبَادِ (عنکبوت ع) ۲۴ یٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ (زمر ع) ۲۵ اَكْرَمَنِ ۲۶ اَهَانَنِ (تینوں) والفجر میں پانچوں کو بزی وقف و وصل دونوں میں ثابت رکھتے ہیں اور قنبل کی روایت سے ان اکیس پر دو اور زیادہ کی ہیں (پس کل تیئیس ہو جاتی ہیں) ۲۷ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ یوسف (ع) میں اس کو قنبل دونوں حالتوں میں ثابت رکھتے ہیں اور بزی کے لئے دونوں حالتوں میں حذف ہے ۲۸ بِالْوَادِ طٰہٰ فجر میں اس میں وصلاً صرف اثبات اور وقفاً اثبات و حذف دونوں ہیں (لیکن چونکہ اثبات فارس سے اور حذف ابوالحسن سے ہے اس لئے طریق کے موافق وقفاً بھی صرف اثبات ہے پس ان چھ میں دونوں راویوں کا اختلاف ہے) بزی نے ان میں سے مَنْ يَّتَّقِ کے علاوہ باقی پانچ کو لیا ہے اس بنا پر ان کے لئے چھبیس ہو گئیں اور قنبل نے مَنْ يَّتَّقِ اور بِالْوَادِ کو لیا ہے پس ان کے لئے تیئیس ہو گئیں۔

(ج) اور ابوعمرو ان اکسٹھ میں سے صرف وصلاً چونتیس ۳۴ کو ثابت رکھتے ہیں اور اَكْرَمَنِ اور اَهَانَنِ فجر میں اثبات و حذف دونوں میں اختیار دیتے ہیں لیکن ان دونوں میں ان کے لئے حذف ماخوذ (اور اولیٰ) ہے کیونکہ دونوں آیتوں کے سر سے پر ہیں (جن پر اکثر وقف کیا کرتے ہیں اور وقف کا رسم کے موافق ہونا اولیٰ ہے۔ مزید تفصیل فجر میں دیکھو)

(د) اور ابن عامر کے راوی ہشام صرف ثُمَّ كِيْدُوْنِ اعراف (ع) میں دونوں حالتوں میں یا کو ثابت رکھتے ہیں (اور یہی صحیح ہے اور قصیدہ میں دونوں حالتوں میں حذف بھی درج ہے لیکن وہ صحیح نہیں حذف صرف وقفاً صحیح ہے اور وہ بھی نشر کے طرق سے ہے) اور ابن ذکوان اس یا کو (اور اسی طرح باقی تمام یا آت کو) دونوں حالتوں میں حذف کرتے ہیں لیکن صرف فَلَا تَسْـَٔلْنِ کہف (ع) میں انحفش سے ان کے لئے دونوں وجوہ ہیں (اور اس کی تفصیل کہف ع کے آخر میں دیکھو)

(ہ) اور عاصم ان تمام یا آت کو حذف کرتے ہیں لیکن دو یاؤں میں اختلاف ہے ۲۹ فَمَا اٰتٰنِ سے اللّٰهُ خَيْرٌ (نمل ع) میں اس میں ابوبکر کے لئے دونوں حالتوں میں حذف ہے (یعنی وصلاً

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنْعِمْتَ کے اللہ اور وقفاً اَنْعَمْتَ ہے) اور حفص کے لئے وصلاً یا کا زبر اور وقفاً یائے ساکنہ کا اثبات اور حذف دونوں ہیں ۱۲ اور دوسری یٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ (زخرف ع) میں ہے اس میں ابوبکر کے لئے وصلاً یا کا فتحہ ہے اور وقفاً یا کو ساکن کر کے ثابت رکھتے ہیں اور حفص دونوں حالتوں میں حذف کرتے ہیں۔

(و) اور حمزہ صرف دو یا آت کو ثابت رکھتے ہیں ۱ وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ (ابراہیم ع) کو صرف وصلاً ۲ اَتُمِدُّوْنَنِ فَمَآ اٰتٰنِیَ اللّٰہُ (نمل ع) میں دونوں حالتوں میں ثابت رکھتے ہیں۔

(ز) کسائی ان (اکسٹھ) میں سے صرف دو یا آت کو وصلاً ثابت رکھتے ہیں ۱ یَوْمَ یَاْتِ (ہود ع) میں ۲ مَا کُنَّا نَبْغِ (کہف ع) میں اور ہم سورتوں کے آخر میں ان اکسٹھ میں سے ان تمام یا آت کو بیان کریں گے جو اس سورۃ میں وارد ہوئی ہیں اور ان کا اختلاف بھی بتائیں گے ابوعمرو (مصنف) کہتے ہیں کہ یہ قواعد کلیہ ہیں جن کو ہم نے اس مختصر کتاب کی گنجائش کے موافق (کافی) تشریح سے بیان کر دیا ہے اور الفاظ بھی کم اور قریب المعنیٰ (آسان) استعمال کئے ہیں تاکہ ان قاعدوں کی اور مثالیں جو آئیں ان کا حکم بھی انشاء اللہ انہی پر قیاس کر کے نکال لیا جائے اور ان میں بھی ہمارے بیان کے مطابق عمل کیا جائے اور توفیق حق تعالیٰ ہی کی مدد سے ہے اور اب ہم انشاء اللہ تعالیٰ قرآن کے اول سے آخر تک ایک ایک سورۃ کر کے (ان) فرشی اختلافات کا بیان شروع کرتے ہیں (جن کے لئے کلیہ قاعدہ نہیں بن سکتے) اور ہم حق تعالیٰ سے درخواست کرتے ہیں کہ ہمیں غلطی سے محفوظ رکھے اور توفیق حق تعالیٰ ہی کی مدد سے ہے اور تحقیق کی باگیں انہیں کے قبضہ میں ہیں۔

چھبیسواں باب

فرش الحروف

(ان کلمات کی قرآت کے بیان میں جن کے لئے کوئی کلیہ قاعدہ نہیں بن سکتا اس میں بقرہ سے لے کر اخلاص تک کی تمام سورتیں نمبروار آئیں گی ہم اس میں پہلے قرآنی کلمہ کو حفص کی قراءۃ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موافق اسی طرح لکھیں گے جس طرح قرآن میں لکھا ہوا ہے پھر بتائیں گے کہ اس میں دو یا تین قراتیں ہیں پھر نمبر دے کر پہلے کلمہ کی وہ شکل درج کریں گے جو اس قراۃ کے موافق ہوتی ہے پھر اس کی حرکتیں اور قیدیں بتائیں گے اور جو قراۃ حفص کے موافق ہوگی اس کی شکل ظاہر نہیں کریں گے بلکہ اس کے بارہ میں اسی کو کافی سمجھیں گے کہ سب سے پہلے اس کلمہ کو حفص کی قراۃ کے موافق لکھ دیا ہے پس جس جگہ حرکتیں بتائی جائیں اور کلمہ کی شکل ظاہر نہ کی جائے وہاں یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ قراۃ اسی طرح ہے جس طرح یہ کلمہ قرآن میں لکھا ہوا ہے اور آسانی کے لئے رکوعوں کے نمبر بھی لگا دیئے ہیں)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرش الحروف

پارہ الٓمٓ

سورۃ البقرۃ

وَمَا يَخْدَعُوْنَ میں دو قراتیں ہیں ۱ حرمیان اور ابو عمرو کے لئے وَمَا يُخٰدِعُوْنَ یا کے ضمہ اور خا کے فتحہ اور (اس کے بعد) الف اور دال کے کسرہ سے ۲ باقی چار کے لئے یا اور دال کے فتحہ اور خا کے سکون سے ہے الف کے بغیر

يَكْذِبُوْنَ میں دو قراتیں ہیں ۱ (تینوں) کوفیین کے لئے یا کے فتحہ کاف کے سکون اور ذال کی تخفیف سے ۲ باقی چار کے لیے يُكَذِّبُوْنَ یا کے ضمہ کاف کے فتحہ اور ذال کی تشدید سے۔

قِيْلَ میں ہر جگہ اور غِيْضَ (ہود ع میں) جَآءَ (رعد اور فجر میں) اور سِيْٓءَ (ہود ع و عنکبوت ع) اور سِيْٓئَتْ (ملک ع) اور وَحِيْلَ (سبا ع) اور

ع ۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسِيقَ (زمر ع) میں دو جگہ ان ساتوں میں دو قراتیں ہیں ۱ لاول کے تین میں ہشام اور کسائی کے لئے (اور حِيلَ اور سِيقَ میں ابن عامر اور کسائی کے لئے اور سِيءَ اور سِيئَتْ میں نافع ابن عامر۔ کسائی کے لئے) پہلے حرف کے کسرہ کا ضمہ کے ساتھ اشمام ۲ (جس کی کیفیت یہ ہے کہ کسرہ اور ضمہ کا کچھ کچھ حصہ لے کر ایک حرکت بنالی جاتی ہے جس میں ضمہ کا جزو پہلے ہوتا ہے پھر کسرہ کا اور مصنف نے سِيءَ اور سِيئَتْ کا اشمام ہود (ع ۱) میں اور حِيلَ اور سِيقَ کا سبا (ع ۱) میں بیان کیا ہے) ۲ باقین ..... کے لیے سب میں پہلے حرف کا خالص کسر ہے (اور یہ اشمام اصل کی طرف اشارہ کرنے کے لئے ہوتا ہے کہ اصل کے لحاظ سے ان حروف پر ضمہ تھا)

اگر یا اور واو ساکن ہوں اور ان سے پہلے حرف پر فتحہ ہو اور اس (واو۔ یا لین) کے بعد اسی کلمہ میں ہمزہ آجائے جیسے شَيْءٌ۔ شَيْئًا اور كَهَيْئَةِ وغیرہ اور اَلسَّوْءِ اور سَوْءَةَ وغیرہ تو (اس واو اور یا میں تین قراتیں ہیں) ۱ ورش اس یا اور واو میں (توسط (تین الف) مد کرتے ہیں۔ (اور قصیدہ میں طول (پانچ الف) مد بھی درج ہے اور دونوں صحیح ہیں) لیکن مَوْئِلًا (کہف ع ۱۰) اور اَلْمُؤْصَدَةُ (ہمزہ کے واو) کو (صرف قصر سے پڑھتے ہیں) ۲ حمزہ صرف شَيْءٍ اور شَيْئًا میں یا پر وقف کرتے ہیں (اور ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں جس سے شَيْ اور شَيَا ہو جاتا ہے) ۳ اور باقی (ساڑھے پانچ) نہ تو واو اور یا لین میں مد کرتے ہیں اور نہ شَيْءٌ اور شَيْئًا میں یا پر وقف کرتے ہیں (بلکہ ہمزہ پر کرتے ہیں)

ع ۳ اگر هُوَ اور هِيَ کی ھا واو۔ فا اور لام کے بعد ہو جیسے وَهُوَ۔ وَهِيَ۔ فَهُوَ فِيهَا۔ لَهُوَ لَهِيَ یا هُوَ کی ھا ثُمَّ کے بعد ہو جو صرف ثُمَّ هُوَ قصص (ع ۱) میں ہے تو اس ھا میں دو قراتیں ہیں ۱ واو۔ فا۔ لام کے بعد قالون۔ ابو عمرو۔ کسائی کے لئے اور ثُمَّ کے بعد قالون اور کسائی کے لئے ھا کا سکون یعنی وَهْوَ۔ وَهْيَ۔ فَهْوَ۔ فَهْيَ۔ لَهْوَ۔ لَهْيَ۔ ثُمَّ هْوَ ۲ باقین کے لئے هُوَ کی ھا کا ضمہ اور هِيَ کی ھا کا کسرہ ہے۔

ع ۴ فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ میں دو قراتیں ہیں ۱ حمزہ کے لئے ز کے بعد الف اور لام کی تخفیف سے فَأَزَالَهُمَا الشَّيْطَانُ ۲ باقی (ع ۱) کے لئے ز کے بعد والے الف کا حذف اور لام پر تشدید ہے۔

فَتَلَقَّىٰ آدَمُ مِن رَّبِّهِ كَلِمَاتٍ میں دو قراتیں ہیں ۱ ابن کثیر کے لئے آدَمُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے میم کا نصب اور کَلِمٰتٌ کی تا پر دو پیش یعنی اٰدَمَ مِنْ رَّبِّهٖ کَلِمٰتٌ ۲ باقی چھ کے لئے اٰدَمُ کے میم کا ضمہ اور کَلِمٰتٌ کی تا پہ دو زبر ہیں۔

وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا میں دو قراتیں ہیں ۱ ابن کثیر اور ابو عمرو کے لئے تا سے وَلَا تُقْبَلُ ۲ باقی پانچ کے لئے یا سے۔

وَاِذْ وٰعَدْنَا۔ وَوٰعَدْنٰكُمْ (موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں) ہر جگہ (یعنی یہاں اور اعراف ۱۷ و طٰہٰ ۸۰ میں) دو قراتیں ہیں ۱ ابو عمرو کے لئے واو کے بعد والے الف کا حذف یعنی وَاِذْ وَعَدْنَا اور وَوَعَدْنَا اور وَوَعَدْنٰكُمْ ۲ باقی چھ کے لئے واو کے بعد الف ہے۔

بَارِئِكُمْ میں دونوں جگہ اور يَاْمُرُكُمْ۔ يَنْصُرْكُمْ۔ وَمَا يُشْعِرُكُمْ۔ يَاْمُرُهُمْ (اور تَاْمُرُهُمْ) ان (چھوں) میں تین قراتیں ہیں ۱ ان سب میں اہل بغداد کے طریق سے ابو عمرو (کے دوری) کے لئے بَارِئِكُمْ میں ہمزہ کے کسرہ کا اور باقی کلمات میں را کے ضمہ کا اختلاس (یعنی حرکت کے ایک حصہ کو حذف کر دیتے ہیں اور دو حصہ باقی رکھتے ہیں) اور یہ سیبویہ کا پسند کیا ہوا لغت ہے ۲ اہل عراق کے طریق سے (دوری کے لئے) اور ان کے علاوہ اوروں سے (سوسی کے لئے ان سب میں ہمزہ اور را کا) سکون (یعنی بَارِئْكُمْ۔ يَاْمُرْكُمْ۔ يَنْصُرْكُمْ وَمَا يُشْعِرْكُمْ۔ يَاْمُرْهُمْ۔ تَاْمُرْهُمْ) اور یہ سکون صرف ابو عمرو سے منقول ہے (پس دوری کے لئے اختلاس و سکون اور سوسی کے لئے صرف سکون کل آیا) ۳ (ابو عمرو کے علاوہ) باقی چھ کے لئے چھوں میں ہمزہ اور را کی پوری حرکت ہے پس یہاں اشباع سے یہی مراد ہے نہ یہ کہ ان میں صلہ کرتے ہیں کیونکہ یہ تو کسی کی بھی قراءۃ نہیں ہے)

نَغْفِرْ لَكُمْ میں تین قراتیں ہیں ۱ نافع کے لئے يُغْفَرْ لَكُمْ یا اور اس کے ضمہ اور فا کے فتحہ سے ۲ ابن عامر کے لئے تُغْفَرْ لَكُمْ تا اور اس کے ضمہ اور فا کے فتحہ سے۔ ۳ باقی پانچ کے لئے نون اور اس کے فتحہ اور فا کے کسرہ سے۔

عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اور اس کے باب کا حکم فاتحہ میں بیان ہو چکا ہے

اَلنَّبِيِّيْنَ۔ اَلْاَنْبِيَآءَ۔ اَلنُّبُوَّةَ۔ اَلنَّبِيُّ۔ (اَلنَّبِيُّوْنَ) ہیں ہر جگہ دو قراتیں ہیں ۱ نافع ان سب کو ہمزہ سے پڑھتے ہیں (اور اس سے پہلے یا اور واو اور الف میں مدہ کرتے ہیں جس سے اَلنَّبِيِّيْنَ۔ اَلْاَنْبِيَآءَ۔ اَلنُّبُوْءَةَ۔ اَلنَّبِيْءُ۔ اَلنَّبِيُّوْنَ ہو جاتا ہے لیکن قالون دو جگہ لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ اور بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ (احزاب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غ ورغ) میں صرف وصل میں اپنے اس قاعدہ کے موافق جو کسرہ والے دو ہمزوں میں ہے پہلے ہمزہ کی تخفیف کرتے ہیں (یعنی ہمزہ کو یا سے بدل کر پہلی یا کا دوسری میں ادغام کرتے ہیں اور وقفاً ان دونوں کو بھی ہمزہ ہی سے لِلنَّبِیِّ ءِ اور بُیُوْتَ النَّبِیِّ ءِ پڑھتے ہیں کیونکہ اس صورت میں دو ہمزہ جمع نہیں رہتے اس لئے تخفیف کا قاعدہ بھی نہیں پایا جاتا) ۲ اور باقی چھ ان سب کو ہمزہ کے بغیر پڑھتے ہیں (یعنی اَلنُّبُوَّۃَ میں ہمزہ کو دا دے اور باقی سب میں یا سے بدل کر ان سب کو اسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح یہاں شروع میں درج کئے گئے ہیں پس اَلنَّبِیّٖنَ میں یا کو بلا تشدید پڑھتے ہیں اور اَلنُّبُوَّۃَ میں واو کا دو میں اور باقی الفاظ میں یا کا یا میں ادغام کر کے واو اور یا کو تشدید سے پڑھتے ہیں)۔

وَالصّٰبِـِٕیْنَ میں یہاں (اور حج ع میں) اور وَالصّٰبِـُٔوْنَ (مائدہ غ) میں دو قرأتیں ہیں ۱ نافع ہر جگہ ہمزہ کو حذف کر کے بقرہ اور حج میں با کے کسرہ سے وَالصّٰبِیْنَ اور مائدہ میں با کے ضمہ سے وَالصّٰبُوْنَ پڑھتے ہیں ۲ باقی چھ ہمزہ کو ثابت رکھ کر لَا الصّٰبِـِٕیْنَ وَالصّٰبِـُٔوْنَ پڑھتے ہیں۔ ع ۸

هُزُوًا میں ہر گیارہ جگہ اور کُفُوًا اخلاص میں تین قرأتیں ہیں ۱ حفص کے لئے زا اور فا کا ضمہ اور ہمزہ کا (وقف و وصل دونوں میں) واو سے ابدال (یعنی هُزُوًا۔ کُفُوًا) ۲ حمزہ کے لئے زا اور فا کا سکون اور ان کے بعد وصلاً تو ہمزہ ہے (یعنی هُزْءًا۔ کُفْءًا) اور جب ان پر وقف کرتے ہیں تو ہمزہ کا واو سے ابدال کرتے ہیں (یعنی هُزْوًا۔ کُفْوًا) تاکہ رسم کی پیروی بھی ہو جائے اور اس لئے بھی کہ ان میں (اصل کے اعتبار سے) ہمزہ سے پہلے حرف پر ضمہ تھا پس گویا ساکن پر اب بھی ضمہ ہی ہے اور ضمہ کے بعد فتحہ والا ہمزہ قیاس کی رو سے بھی واو ہی سے بدلا کرتا ہے اور وقفاً دوسری وجہ بھی ہے جو قیاسی ہے یعنی ہمزہ کی حرکت ساکن کو دے کر ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں جس سے هُزْا۔ کُفْوْا ہو جاتا ہے) ۳ باقی ساڑھے پانچ کے لئے زا اور فا کا ضمہ اور اس کے بعد دونوں حالتوں میں ہمزہ ہے (یعنی هُزُؤًا۔ کُفُؤًا)

وہ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ جس کے بعد اَفَتَطْمَعُوْنَ ہے جو نویں رکوع میں ہے اور وہ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ جس کے بعد اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ ہے (جو دسویں رکوع میں ہے) ان دونوں میں دو قرأتیں ہیں ۱ ابن کثیر کے لئے دونوں میں یا ہے یعنی یَعْمَلُوْنَ نافع اور ابوبکر کے لئے اول میں تا اور ثانی میں یا ہے ۲ باقی ساڑھے چار کے لئے دونوں میں تا ہے۔ ع ۹ ع ۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَطِيْٓـَٔتُهٗ میں دو قراتیں ہیں ۱ نافع کے لئے جمع کے صیغہ سے ہمزہ کے بعد الف کے ساتھ خَطِيْٓـَٔتُهٗ ۲ باقی چھ کے لئے واحد کے صیغہ سے الف کے بغیر۔

لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ میں ابن کثیر اور حمزہ اور کسائی کے لئے یَا سے لَا یَعْبُدُوْنَ ہے اور باقی چار کے لئے تا ہے۔ ع ۱۴

لِلنَّاسِ حُسْنًا میں حمزہ اور کسائی کے لئے حَسَنًا ہے حا اور سین کے فتحہ سے اور باقی پانچ کے لئے حا کا ضمہ اور سین کا سکون ہے۔

تَظَاهَرُوْنَ میں یہاں اور اسی طرح تَظَاهَرَا تحریم (ع ۱۴) میں دونوں میں کوفیین کے لئے ظا کی تخفیف ہے اور باقی چار کے لئے تَظَّاهَرُوْنَ اور تَظَاهَرَا ہے دونوں میں ظا کی تشدید ہے

اُسٰرٰی میں دو قراتیں ہیں ۱ حمزہ کے لئے اَسْرٰی (ہمزہ کے فتحہ اور سین کے سکون کے) الف کے بغیر فَعْلٰی کے وزن پر ۲ باقی چھ کے لئے (ہمزہ کے ضمہ اور سین کے بعد) الف سے فُعَالٰی کے وزن پر۔

تُفْدُوْهُمْ میں نافع۔ عاصم۔ کسائی کے لئے تا کا ضمہ اور فا کے بعد الف ہے اور باقی چار کے لئے تَفْدُوْهُمْ ہے تا کے فتحہ اور فا کے سکون سے الف کے بغیر۔

اَلْقُدُسِ میں ہر (چہار) جگہ ابن کثیر کے لئے اَلْقُدْسِ ہے دال کے سکون سے اور باقی چھ کے لئے دال کا ضمہ ہے۔ ع ۱۱

یُنَزِّلُ۔ تُنَزِّلُ اور نُنَزِّلُ تینوں میں ہر جگہ جب کہ یہ مضارع کے صیغہ ہوں اور ان کے پہلے حرف (یا تا۔ نون) پر ضمہ ہو۔ دو قراتیں ہیں ۱ ابن کثیر اور ابو عمرو کے لئے ہر جگہ یُنْزِلُ۔ تُنْزِلُ۔ نُنْزِلُ نون کے سکون زا اور اخفا اور زا کی تخفیف سے ۲ اور باقی پانچ کے لئے یُنَزِّلُ۔ تُنَزِّلُ اور نُنَزِّلُ نون کے فتحہ اور زا کی تشدید سے لیکن عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً انعام (ع ۱۴) میں ابو عمرو کے لئے باقین کی طرح يُنَزِّلَ ہے (پس اس میں صرف ابن کثیر کے لئے سکون اور تخفیف ہے) اور وَيُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ اور حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ (ع ۱۴ و ع ۱۶) میں ابن کثیر باقین کی طرح ہیں (پس ان میں صرف ابو عمرو کے لئے سکون اور تخفیف ہے) اور مُنْزِلُهَا مائدہ (ع ۱۵) اور وَيُنْزِلُ الْغَيْثَ لقمٰن (ع ۲) اور اَلَّذِيْ يُنْزِلُ الْغَيْثَ حٰمٓ عٓسٓقٓ (ع ۲) (ان تین میں (سکون و تخفیف میں) مکی اور بصری کے ساتھ حمزہ اور کسائی بھی شریک ہیں اور وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ حجر (ع ۴) کو سب دوسرے نون کے فتحہ اور زا کی تشدید سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھتے ہیں۔

جِبْرِيلَ میں دونوں جگہ) یہاں اور وَجِبْرِيلُ تحریم (ع) میں چار قراتیں ہیں ۱ ابن کثیر کے لئے بِجَبْرِيلَ اور وَجَبْرِيلُ جیم کے فتحہ اور را کے کسرہ سے ہمزہ کے بغیر۔ ۲ ابوبکر کے لئے جَبْرَئِيلُ جیم اور را کے فتحہ اور اس کے بعد کسرہ والے ہمزہ سے یا کے بغیر ۳ حمزہ اور کسائی کے لئے جَبْرِءِيلُ ابوبکر کی طرح صرف اتنا فرق ہے کہ یہ دونوں ہمزہ کے بعد یائے ساکنہ بھی زیادہ کرتے ہیں ۴ باقی ساڑھے تین کے لئے جِبْرِيلُ جیم اور را کے کسرہ (اور اس کے بعد یائے ساکنہ) سے ہمزہ کے بغیر

وَمِيكَالَ میں تین قراتیں ہیں ۱ ابوعمرو اور حفص کے لئے وَمِيكَائِيلَ کاف کے بعد الف سے ہمزہ اور یا دونوں کے بغیر ۲ نافع کے لئے وَمِيكَائِيلَ الف کے بعد کسرہ والے ہمزہ سے یا کے بغیر ۳ باقی ساڑھے چار کے لئے وَمِيكَائِيلَ (الف کے بعد کسرہ والے) ہمزہ اور اس کے بعد یائے ساکنہ) سے

وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ میں یہاں اور وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ اور وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ انفال (ع) میں تینوں میں دو قراتیں ہیں ۱ ابن عامر اور حمزہ اور کسائی کے لئے وَلَٰكِنِ الشَّيَاطِينُ اور لٰكِنِ اللَّهُ ہے وَلٰكِن کے نون کے کسرہ اور اس کی تخفیف اور بعد والے کلمہ اَلشَّيَاطِينُ اور اَللّٰهُ کے نون اور ھا کے ضمہ سے ۲ باقی چار کے لئے وَلٰكِن کے نون کا فتحہ اور اس پر تشدید اور اَلشَّيَاطِينَ اور اَللّٰهَ کے نون اور ھا کا فتحہ ہے

مَا نَنْسَخْ میں ابن عامر کے لئے مَا نُنْسِخْ ہے نون کے ضمہ اور سین کے کسرہ سے اور باقی چھ کے لئے نون و سین دونوں کا فتحہ ہے۔

اَوْ نُنْسِهَا میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لئے اَوْ نَنْسَأْهَا ہے نون اور سین کے فتحہ اور (اس کے بعد) ہمزہ (ساکنہ) سے اور باقی پانچ کے لئے نون کا ضمہ اور سین کا کسرہ ہے ہمزہ کے بغیر

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ میں ابن عامر کے لئے قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ ہے قاف سے پہلے واو کے بغیر اور باقی چھ کے لئے واو کے ساتھ ہے۔

كُنْ فَيَكُونُ میں یہاں اور فَيَكُونُ وَنُعَلِّمْهُ آل عمران (ع) میں اور نحل (ع) اور مریم (ع) و یٰسٓ (ع) و غافر (ع) چھوں میں ابن عامر کے لئے كُنْ فَيَكُونَ ہے نون کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصب ہے اور نحل اور یٰسٓ میں کسائی بھی ان کے ساتھ شریک ہیں (اور باقی چار میں ان کے لئے نون کا ہے) اور باقی پانچ کے لئے چھوں میں نون کا رفع ہے (اور فَيَكُوْنُ الْحَقُّ آل عمران ع۷ اور فَيَكُوْنُ قَوْلُهٗ انعام ع۱۰ میں سب کے لئے نون کا رفع ہے اور یہ ان چھ کے علاوہ ہیں) وَلَا تُسْـَٔلُ میں نافع کے لئے وَلَا تَسْئَلُ ہے تا کے فتحہ اور لام کے جزم سے اور باقی چھ کے لئے تا اور لام دونوں پر ضمہ ہے۔

ہشام کے لئے ذیل کے تینتیس ۳۳ مقامات میں اِبْرٰهٖمَ کے بجائے اِبْرٰهٰمَ ہے ھا کے بعد الف سے ۱ تا ۱۵ اس سورۃ کے تمام کلمات (جن میں سے پانچ پندرھویں رکوع میں ہیں اور چھ سولھویں میں اور چار پینتیسویں میں) ۱۶ تا ۱۸ تین سورۂ نساء میں اور یہ آخر والے ہیں (جن میں سے دو اٹھارھویں میں اور ایک تیئیسویں میں ہے پس اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ع۱۱ میں سب کے لئے یا ہے) ۱۹ انعام میں آخری کلمہ (جو ع۱۴ میں ہے پس ع۱۴ والوں میں سب کے لئے یا ہے) ۲۰ و ۲۱ توبہ میں آخری کلمہ (جو ع۱۴ میں ہیں پس وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ ع۱۵ میں سب کے لئے یا ہے) ۲۲ سورۂ ابراہیم ع۱ میں ایک کلمہ ۲۳ و ۲۴ نحل ع۱۶ میں دو کلمے ۲۵ تا ۲۷ مریم میں تین کلمے (یعنی ع۳ و ع۴ و ع۵ میں ایک ایک) ۲۸ عنکبوت میں آخری کلمہ (جو ع۲ میں ہے پس وَاِبْرٰهِيْمَ ع۳ میں سب کے لئے یا ہے) ۲۹ حٰمٓ عسٓقٓ میں ایک (جو ع۱ میں ہے) ۳۰ ایک کلمہ ذاریات میں (جو ع۱ میں ہے) ۳۱ ایک کلمہ نجم (ع۱) میں ہے۔ ۳۲ ایک کلمہ حدید (ع۳) میں ہے ۳۳ ایک کلمہ ممتحنہ (ع۱) میں ہے (جو پہلے موقع میں ہے پس قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ میں سب کے لئے یا ہے) اور میں نے ابن ذکوان کے لئے صرف بقرہ والے پندرہ کلمات) میں یا اور الف دونوں وجوہ پڑھی ہیں (یا فارسی سے ہے اور یہی طریق کے موافق ہے اور الف ابوالحسن سے ہے) اور باقی چھ کے لئے تمام قرآن میں اِبْرٰهِيْمَ ہے یا سے۔

وَاتَّخَذُوْا میں نافع۔ ابن عامر کے لئے وَاتَّخَذُوْا ہے خا کے فتحہ سے اور باقی پانچ کے لئے خا کا کسرہ ہے۔

فَاُمَتِّعُهٗ میں ابن عامر کے لئے فَاُمَتِّعُهٗ ہے میم کے سکون اور تا کی تخفیف سے اور باقی چھ کے لئے میم کا فتحہ اور تا پر تشدید ہے۔

وَاَرِنَا۔ اَرِنِيْ میں ہر جگہ تین قراتیں ہیں ۱ ابن کثیر اور سوسی کے لئے وَاَرْنَا اور اَرْنِيْ ہے را کے سکون سے (اور فصلت ع۵ میں ابن عامر اور ابوبکر بھی ان کے ساتھ شریک ہیں)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲ یزیدی سے ابو عمرو دوری کے لئے را کے کسرہ کا اختلاس ۳ باقی پانچ کے لئے را کے کسرہ کا اشباع (یعنی پورا کسرہ نہ کہ صلہ بھی)

ع ۱۶ وَوَصّٰی میں نافع اور ابن عامر کے لئے وَاَوْصٰی ہے (دونوں واوؤں کے درمیان) فتحہ والے ہمزہ اور دوسرے واو کے سکون اور صاد کی تخفیف سے اور باقی پانچ کے لئے ہمزہ کے بغیر فتحہ والے دو واو ہیں اور صاد پر تشدید ہے۔

اَمْ تَقُوْلُوْنَ میں ابن عامر حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لئے تا ہے اور باقی ساتھ یعنی کے لئے اَمْ یَقُوْلُوْنَ ہے یا سے

پارہ ۲

سَیَقُوْلُ

ع ۱۷ لَرَءُوْفٌ۔ رَءُوْفٌ میں ہر جگہ حرمیان۔ ابن عامر حفص کے لئے ہمزہ کے بعد واو ساکنہ مدہ ہے اور باقی ساتھ تین کے لئے لَرَؤُفٌ ہے واو مدہ کے حذف سے۔

وہ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ جس کے بعد وَلَئِنْ اَتَیْتَ ہے (جو اسی رکوع میں ہے) اس میں ابن عامر۔ حمزہ اور کسائی کے لئے تا اور باقی چار کے لئے یا ہے۔

ع ۱۸ مُوَلِّیْهَا میں ابن عامر کے لئے مُوَلّٰهَا ہے (لام کے فتحہ اور اس کے بعد) الف کے ساتھ باقی چھ کے لئے لام کا کسرہ اور (اس کے بعد جزم والی) یا ہے۔

وہ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ جس کے بعد وَمِنْ حَیْثُ ہے (جو اسی رکوع میں ہے) اس میں ابو عمرو کے لئے یا اور باقی چھ کے لئے تا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِئَلَّا میں ہر سہ جگہ (یہاں اور نساء ع۲۰ و حدید ع۳ میں) ورش کے لئے لِيَلَّا ہے لام کے بعد فتحہ والی یا ہے اور باقی سارے چھ کے لئے فتحہ والا ہمزہ ہے

وَمَنْ تَطَوَّعَ (یس یہاں) اور فَمَنْ تَطَوَّعَ (بقرہ ع۱۸ میں) دونوں موقعوں میں حمزہ اور کسائی کے لئے وَمَنْ يَّطَّوَّعْ اور فَمَنْ يَّطَّوَّعْ ہے یا اور طا کی تشدید اور عین کے جزم کے اور باقی پانچ کے لئے یا کے بجائے تا اور طا کی تخفیف اور عین کا فتحہ ہے۔

(الٓرٰ یٓ میں گیارہ جگہ توحید اور جمع کا اختلاف ہے توحید والے الٓرٰ یٓ یا کے سکون سے اور جمع والے الٓرٰ یٰ یا کے بعد الف سے پڑھتے ہیں) پس وَتَصْرِيفِ الرِّيٰحِ میں یہاں اور جاثیہ ع۴ میں اور تَنَزُّلُ الْكِتٰبِ کہف ع۱ ان تین میں حمزہ اور کسائی کے لئے توحید اور باقی پانچ کے لئے جمع ہے اور اعراف ع۱۱ اور نمل ع۵ میں اور روم ع۶ کے دوسرے الٓرٰ یٓ میں اور فاطر ع۱ والے میں ان چار میں ابن کثیر۔ حمزہ اور کسائی کے لئے توحید اور باقی چار کے لئے جمع ہے (اور روم ع۶ کا پہلا الٓرٰ یٓ سب کے لئے جمع کے صیغہ سے ہے اور یہ ان گیارہ کے علاوہ ہے) اور ابراہیم ع۶ اور شوریٰ ع۱ میں نافع کے لئے جمع اور باقی چھ کے لئے توحید ہے اور حجر ع۱ والے میں حمزہ کے لئے توحید اور باقی چھ کے لئے جمع ہے اور فرقان ع۱ والے میں ابن کثیر کے لئے توحید اور باقی چھ کے لئے جمع ہے

(فائدہ پس نافع کے لئے گیارہ کی گیارہ میں جمع ہے ابن کثیر کے لئے ۱ تا ۳ اور حجر میں جمع اور باقی سات میں توحید ہے حمزہ کے لئے فرقان میں جمع اور باقی دس میں توحید ہے کسائی کے لئے حجر و فرقان میں جمع اور باقی نو میں توحید ہے اور باقی تین ابو عمرو۔ ابن عامر۔ عاصم کے لئے ابراہیم اور شوریٰ میں توحید اور باقی نو میں جمع ہے)

وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ میں نافع ابن عامر کے لئے تا اور باقی پانچ کے لئے یا ہے۔

إِذْ يَرَوْنَ میں ابن عامر کے لئے یا کا ضمہ اور باقی چھ کے لئے یا کا فتحہ ہے۔

خُطُوٰتِ میں ہر (پانچ) جگہ قنبل۔ ابن عامر حفص۔ کسائی کے لئے طا کا ضمہ ہے اور باقی چار کے لئے خُطُوٰتِ طا کے سکون سے

(اگر دو ساکن اس طرح جمع ہو جائیں کہ ان میں سے پہلا ساکن ان چھ میں سے کوئی ایک ہو)
۱ نون جیسے فَمَنِ اضْطُرَّ۔ اَنِ اعْبُدُوْا۔ اَنِ احْكُمْ۔ وَلٰكِنِ انْظُرْ۔ اَنِ اغْدُوْا وغیرہ ۲ قد کی دال جو وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ میں ہے ۳ تانیث کی تا جو۔

www.KitaboSunnat.com

وَقَالَتِ اخْرُجْ یوسف ع میں ہے ۲ تنوین جیسے فَتِیْلًا ۝ اُنْظُرْ۔ مُبِیْنٍ ۝ اقْتُلُوْا وغیرہ ۳ قُلْ کا لام ۴ اَوْ کا واو جیسے قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اور اَوِ انْقُصْ وغیرہ اور (پہلے ساکن کے بعد) ہمزۂ وصلی (ہو جو اس کلمہ سے) ابتدا کرنے کی صورت میں بیش سے پڑھا جاتا ہو (اور اس کے بعد کسی مزید قید کی حاجت نہیں رہتی بلکہ یہی کافی ووافی ہے) اور دوسرے ساکن کے بعد لازمی ضمہ ہو (چنانچہ ان چھوں قسموں میں یہ دونوں چیزیں موجود ہیں) تو عاصم۔ حمزہ ان چھوں قسموں میں پہلے ساکن کو کسرہ دیتے ہیں (چنانچہ گذشتہ مثالیں کسرہ ہی سے درج کی گئی ہیں) اور ابو عمرو قُلْ کے لام اور اَوْ کے واو کو تو ضمہ دیتے ہیں جیسے قُلُ ادْعُوْا۔ اَوُ انْقُصْ اور باقی چار قسموں میں کسرہ دیتے ہیں اور باقی چار حضرات نافع۔ ابن کثیر۔ ابن عامر۔ کسائی) ان سب حروف کو (چھوں قسموں میں) ضمہ دیتے ہیں (یعنی فَمَنُ اضْطُرَّ۔ وَلَقَدُ اسْتُهْزِئَ اور وَقَالَتُ اخْرُجْ اور فَتِیْلًا ثُ انْظُرْ اور قُلُ ادْعُوا اللّٰہَ۔ اَوُ انْقُصْ پڑھتے ہیں) لیکن ان میں سے ابن ذکوان صرف تنوین کو مستثنیٰ کر کے کسرہ دیتے ہیں سوائے دو کلموں بِرَحْمَةٍ ۝ اُدْخُلُوْا (اعراف ع ۴) اور خَبِیْثَةٍ ۝ اجْتُثَّتْ (ابراہیم ع ۳) کے (کہ ان میں ضمہ ہی پڑھتے ہیں) یہ محمد بن اخرم کی روایت ہے جس کو انھوں نے اخفش سے اور انھوں نے ابن ذکوان سے نقل کیا ہے اور نقاش وغیرہ نے اخفش سے اور انھوں نے ابن ذکوان سے تنوین کا ہر جگہ کسرہ ہی روایت کیا ہے (نتیجہ یہ کہ ابن ذکوان کے لئے تنوین میں کسرہ ہے لیکن مذکورہ بالا دو کلموں میں ضمہ اور کسرہ دونوں ہیں اور طریق کے موافق کسرہ ہی ہے اور باقی پانچ قسموں میں صرف ضمہ ہے اور اَنِ اتَّقُوْا۔ اَنِ امْشُوْا۔ اِنِ امْرُؤٌ۔ بِغُلٰمٍ ۝ اسْمُهٗ۔ اِنِ الْحُكْمُ غُلِبَتِ الرُّوْمُ۔ قُلِ الرُّوْحُ وغیرہ میں سب پہلے ساکن کو کسرہ دیتے ہیں کیونکہ پہلی مثال میں تو دوسرے ساکن کے بعد تا پر فتحہ ہے اور بقیہ میں ضمہ تو ہے لیکن لازمی نہیں ہے نیز ابتدا کے وقت ان میں ہمزہ کا ضمہ نہیں پڑھا جاتا بلکہ آخری تین مثالوں میں فتحہ سے اور باقی میں ہمزہ کے کسرہ سے ابتدا ہوتی ہے چنانچہ اِتَّقُوْا۔ اِمْشُوْا۔ اَلْحُكْمُ پڑھتے ہیں)

لَيْسَ الْبِرَّ میں حفص اور حمزہ کے لئے را کا فتحہ اور باقی ..... (ساڑھے پانچ) کے لئے را کا ضمہ ہے اور دوسرے (وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوْا) میں (جو ع ۲۲ میں ہے) بلا خلاف (سب کے لئے را کا) ضمہ ہے (کیونکہ وہاں باجارہ موجود ہے اس لئے اَلْبِرُّ کا ما بعد خبری بن سکتا ہے) وَلٰكِنَّ الْبِرَّ میں دونوں جگہ (یہاں اور ع ۲۲ میں) نافع اور ابن عامر کے لئے وَلٰكِنِ الْبِرُّ

ع ۲۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے نون (کی تخفیف اور اس) کے کسرہ اور را کے ضمہ سے اور باقی پانچ کے لئے نون کا فتحہ اور اس پر تشدید اور را کا فتحہ ہے۔

مِنْ مُّوْصٍ میں ابوبکر، حمزہ اور کسائی کے لئے مِنْ مُّوَصٍّ ہے واو کے فتحہ اور صاد کی تشدید سے اور باقی ساڑھے چار کے لئے واو کا سکون اور صاد کی تخفیف ہے۔

ع ۲۳ ک ۷ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ میں تین قراتیں ہیں ۱ نافع۔ ابن ذکوان کے لئے فِدْيَةُ طَعَامِ مَسٰكِيْنَ یعنی اضافت کے سبب فِدْيَةٌ کی تنوین کو حذف کر کے طَعَامِ کے میم کا کسرہ اور مَسٰكِيْنَ کو جمع کے صیغہ سے پڑھتے ہیں یعنی میم اور سین کا فتحہ اور سین کے بعد الف اور نون کے فتحہ سے ۲ تنوین کے بغیر ہشام کے لئے فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ یعنی تا پر تنوین اور طعام کے میم کا رفع اور مَسٰكِيْنَ میں جمع کا صیغہ ہے نون کے فتحہ سے تنوین کے بغیر ۳ باقی پانچ کے لئے فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ہے یعنی تا کی تنوین اور طعام کے میم کے ضمہ سے اور مِسْكِيْنٍ کو واحد کے صیغہ سے میم کے کسرہ اور سین کے سکون اور الف کے حذف سے نون کو تنوین دے کر پڑھتے ہیں۔

اَلْقُرْاٰنُ۔ قُرْاٰنًا۔ قُرْاٰنَهٗ کو ہر جگہ جب کہ یہ اسم ہو ابن کثیر اَلْقُرْاٰنُ۔ قُرْاٰنًا قُرْاٰنَهٗ پڑھتے ہیں یعنی را کے بعد ہمزہ نہیں پڑھتے (بلکہ اس کی حرکت نقل کر کے را کو دیدیتے ہیں اور وقفاً حمزہ بھی ابن کثیر ہی کی طرح پڑھتے ہیں اور باقی پانچ را کے بعد ہمزہ پڑھتے ہیں اور نقل نہیں کرتے)

وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ میں ابوبکر کے لئے وَلِتُكَمِّلُوا الْعِدَّةَ ہے کاف کے فتحہ اور میم کی تشدید سے اور باقی ساڑھے چھ کے لئے کاف کا سکون اور میم کی تخفیف ہے۔

ع ۲۴ ک ۸ اَلْبُيُوْتُ۔ بُيُوْتًا اور بُيُوْتِكُمْ میں ہر جگہ ورش، ابوعمرو حفص کے لئے با کا ضمہ ہے اور باقی پانچ کے لئے با کا کسرہ ہے۔

وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ۔ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ۔ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ میں حمزہ اور کسائی کے لئے وَلَا تَقْتُلُوْهُمْ۔ حَتّٰى يَقْتُلُوْكُمْ۔ فَاِنْ قَتَلُوْكُمْ ہے الف کے حذف سے اور یہ قتل سے ہیں اور باقی پانچ کے لئے تینوں میں قاف کے بعد الف ہے اور قتال سے ہیں (اور باقی حرکات وہی ہیں جو درج کی گئی ہیں)

ع ۲۵ ک ۹ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ دونوں میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لئے فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے تا اور قاف کی تنوین اور ضمہ سے اور باقی پانچ کے لئے تا اور قاف کا فتحہ ہے تنوین کے بغیر۔
اور وَاحِدَۃٌ میں بلا خلاف (سب کے لئے) لام کا فتحہ ہے تنوین کے بغیر۔
فِی السِّلْمِ میں حمزہ اور کسائی کے لئے سین کا فتحہ اور باقی چار کے لئے سین کا کسرہ ہے۔
تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ میں ہر چھ جگہ ابن عامر۔ حمزہ اور کسائی کے لئے تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ہے تا کے فتحہ اور جیم کے کسرہ سے اور باقی چار کے لئے تا کا ضمہ اور جیم کا فتحہ ہے۔
حَتّٰی یَقُوْلَ میں نافع کے لئے لام کا رفع اور باقی چھ کے لئے لام کا نصب ہے۔
اِثْمٌ کَبِیْرٌ میں حمزہ اور کسائی کے لئے اِثْمٌ کَثِیْرٌ ہے ثا سے اور باقی پانچ کے لئے ثا کے بجائے با ہے۔
قُلِ الْعَفْوَ میں ابو عمرو کے لئے واو کا ضمہ اور باقی چھ کے لئے واو کا فتحہ ہے۔
لَاَعْنَتَکُمْ میں ہمزی کے لئے ہمزہ کی تسہیل ہے جس کو ان سے ابو ربیعہ نے نقل کیا ہے اور قصیدہ میں تحقیق بھی ہے) اور باقی ساڑھے چھ کے لئے ہمزہ کی (صرف) تحقیق ہے۔
حَتّٰی یَطْهُرْنَ میں ابو بکر۔ حمزہ اور کسائی کے لئے یَطَّهَّرْنَ ہے طا اور ھا دونوں کے فتحہ اور دونوں کی تشدید سے اور باقی ساڑھے چار کے لئے طا کا سکون اور ھا کا ضمہ ہے (اور دونوں بلا تشدید ہیں)
اِلَّآ اَنْ یَّخَافَا میں حمزہ کے لئے یا کا ضمہ اور باقی چھ کے لئے یا کا فتحہ ہے۔
لَا تُضَآرَّ میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لئے را کا ضمہ اور باقی پانچ کے لئے را کا فتحہ ہے۔
مَآ اٰتَیْتُمْ دو جگہ میں یہاں اور وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا روم (ع) میں ابن کثیر کے لئے اٰتَیْتُمْ ہے (ہمزہ کے بعد والے) الف کے حذف سے اور باقی چھ کے لئے (ہمزہ کے بعد) الف مدہ ہے (اور وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَکٰوۃٍ روم (ع) میں سب کے لئے ہمزہ کے بعد الف ہے)
تَمَسُّوْهُنَّ میں دونوں جگہ یہاں اور احزاب (ع) میں (تینوں میں) حمزہ اور کسائی کے لئے تُمَسُّوْهُنَّ ہے تا کے ضمہ اور (میم کے بعد) الف (اور مد لازم) سے اور باقی پانچ کے لئے تینوں میں تا کا فتحہ اور الف کا حذف ہے۔
قَدَرُهٗ میں دونوں جگہ ابن ذکوان۔ حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لئے دال کا فتحہ ہے اور باقی چار کے لئے دونوں میں قَدْرُهٗ ہے دال کے سکون سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَصِيَّةً میں حرمیان۔ ابوبکر۔ کسائی کے لئے تا کے دو پیش اور باقی ساڑھے تین کے لئے تا کے دو زبر ہیں۔

ع ۳۲ ۱۶ فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ میں یہاں اور حدید (ع) میں ابن عامر۔ عاصم کے لئے فا کا فتحہ ہے اور باقی پانچ کے لئے دونوں میں فَيُضٰعِفَهٗ ہے فا کے ضمہ سے نیز فَيُضٰعِفُهٗ اور يُضٰعِفُ میں ہر دس جگہ اور مُضٰعَفَةً (آل عمران ع) میں ابن کثیر اور ابن عامر کے لئے فَيُضٰعِفُهٗ اور يُضٰعِفُ اور مُضٰعَفَةً ہے الف کے حذف اور عین کی تشدید سے اور باقی پانچ کے لئے ضاد کے بعد الف اور عین بلا تشدید ہے (اور ان دونوں کے ملانے سے بقرہ ع اور حدید ع میں چار قرأتیں ہو جاتی ہیں ۱ ابن کثیر کے لئے فَيُضٰعِفُهٗ تشدید اور ضمہ سے ۲ ابن عامر کے لئے فَيُضٰعِفُهٗ تشدید اور فتحہ سے ۳ عاصم کے لئے فَيُضٰعِفُهٗ الف اور تخفیف اور فتحہ سے ۴ باقی چار کے لئے فَيُضٰعِفُهٗ الف اور تخفیف اور ضمہ سے)

وَيَبْصُۜطُ میں یہاں اور بَصْطَةً اعراف (ع) میں قنبل۔ ابوعمرو۔ ہشام حفص اور حمزہ کے راوی خلف کے لئے دونوں میں سین اور خلاد کے لئے صاد اور سین دونوں ہیں اور ابن ذکوان کے لئے نقاش نے اخفش سے یہاں سین اور اعراف میں صاد نقل کیا ہے (اور یہی طریق کے موافق ہے اور قصیدہ میں ابن ذکوان کے لئے بھی دونوں میں سین و صاد دونوں ہیں جو بقرہ میں تو صحیح ہیں لیکن صاد طریق کے خلاف ضرور ہے اور اعراف میں سین کی وجہ صحیح نہیں) اور باقی تین (نافع۔ بزی ابوبکر۔ کسائی) کے لئے دونوں میں صرف صاد ہے۔

عَسَيْتُمْ میں یہاں اور محمد (ع) میں دونوں میں نافع کے لئے سین کا کسرہ اور باقی چھ کے لئے دونوں میں سین کا فتحہ ہے۔

ع ۳۳ ۱۷ غُرْفَةً میں ابن عامر اور کوفیین کے لئے غین کا ضمہ اور باقی تین کے لئے غین کا فتحہ ہے۔

دَفْعُ اللّٰهِ میں یہاں اور حج (ع) میں نافع کے لئے دِفْعُ ہے دال کے کسرہ اور فا کے بعد الف سے اور باقی چھ کے لئے دال کا فتحہ اور فا کا سکون ہے الف کے بغیر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پارہ ۳

تِلْكَ الرُّسُلُ

لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ یہ تینوں میں یہاں اور لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ ابراہیم ع ۳۴ میں اور لَا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ طور ع ۲ میں ساتوں میں ابن کثیر ابوعمرو کے لئے لَا بَيْعَ فِيهِ وَلَا خُلَّةَ وَلَا شَفَاعَةَ اور لَا بَيْعَ فِيهِ وَلَا خِلَالَ اور لَا لَغْوَ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمَ ہے عین اور تا اور لام اور واو اور میم کے فتحہ سے تنوین کے بغیر اور باقی پانچ کے لئے ساتوں میں آخری حرف کا ضمہ اور اس پر تنوین ہے۔

آنَا أُحْيِي اور أَنَا أُنَبِّئُكُمْ اور آنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ وغیرہ میں جب کہ آنَا کے بعد ضمہ والا یا فتحہ والا ہمزہ (قطعی) ہو (جن میں سے ضمہ والا دو جگہ بقرہ ع ۳۵ و یوسف ع ۶ میں اور فتحہ والا دس جگہ آیا ہے) تو نافع (وقف و وصل) دونوں حالتوں میں الف کو ثابت رکھ کر آنَا أُحْيِي اور آنَا أَوَّلُ پڑھتے ہیں (اور الف زیادہ کرنے سے مد منفصل پیدا ہو جاتا ہے اس میں قاعدہ کے موافق قالون کے لیے مد و قصر دونوں اور ورش کے لیے صرف مد ہوگا) اور اگر آنَا کے بعد کسرہ والا ہمزہ ہو جو (تین جگہ) إِنْ آنَا إِلَّا نَذِيرٌ (اعراف ع ۲۳ و شعراء ع ۶) اور وَمَا آنَا إِلَّا نَذِيرٌ (احقاف ع ۳) میں ہے تو صرف قالون الف کو ثابت رکھتے ہیں اس کو ابونشیط نے قالون سے روایت کیا ہے (اور قصیدہ میں الف کا حذف بھی درج ہے پس ان تینوں کلموں میں قالون کیلئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اثبات وحذف دونوں ہیں اور حذف طریق کے موافق ہے کیونکہ یہ ابوالفتح سے ہے) اور باقی چھ صرف وصل میں الف کو حذف کرتے ہیں اور وقف میں سب حضرات آ کا ہیں الف کو ہر جگہ اور ہر حال میں ثابت رکھتے ہیں (عام ہے کہ اس کے بعد ہمزہ ہو یا نہ ہو)

لَمْ يَتَسَنَّهْ میں حمزہ اور کسائی کے لیے صرف وصلاً لَمْ يَتَسَنَّ وَانْظُرْ ہے ھا کے حذف سے (اور وقفاً ھا کو ثابت رکھتے ہیں) اور باقی پانچ دونوں حالتوں میں ھا کو ثابت رکھ کر لَمْ يَتَسَنَّهْ پڑھتے ہیں۔

نُنْشِزُهَا میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے زا ہے اور باقی تین کے لیے نُنْشِرُهَا ہے را سے۔

قَالَ اَعْلَمُ میں حمزہ اور کسائی کے لیے قَالَ اعْلَمْ ہے امر (کا صیغہ ہونے) کی بنا پر ہمزۂ وصلی اور میم کے جزم سے اور ابتداء (یا اعادہ ہمزہ کے) کسرہ سے کرتے ہیں یعنی (اعْلَمْ) اور باقی پانچ کے لیے اخبار کی بنا پر وصل وابتداء دونوں حالتوں میں قَالَ اَعْلَمُ ہے ہمزۂ قطعی کے فتحہ اور میم کے ضمہ سے۔

فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ میں حمزہ کے لیے صاد کا کسرہ اور باقی چھ کے لیے صاد کا ضمہ ہے۔

جُزْءًا اور جُزْءٌ میں ہر (سہ) جگہ (یہاں اور زخرف غ وحجر ع میں) ابوبکر کے لیے جُزْءًا اور جُزْءٌ ہے زا کے ضمہ سے اور باقی ساڑھے چھ کے لیے (تینوں میں) زا کا سکون ہے۔

بِرُبْوَةٍ میں یہاں اور (اِلٰی رَبْوَةٍ) مومنون (ع ۳) میں ابن عامر عاصم کے لیے را کا فتحہ اور باقی پانچ کے لیے دونوں میں را کا ضمہ ہے۔

اُكُلُهَا۔ اُكُلَهٗ اور اَكُلٍ۔ اُكُلٍ میں ہر جگہ حرمیان کے لیے اُكُلُهَا۔ اُكُلَهٗ۔ اَكُلٍ۔ اُكُلٍ ہے کاف کی تخفیف یعنی سکون سے اور صرف اس (اُكُلٍ) میں جو مونث غائب کی ضمیر کی طرف مضاف ہو یعنی اُكُلُهَا کے سکون میں ابوعمرو بھی ان کے ساتھ شریک ہیں اور باقی حالات میں ان کے لیے کاف کا ضمہ ہے اور باقی چار کے لیے ہر حال میں کاف کا ضمہ ہے (اور مُثَقَّلًا سے پیش ہی مراد ہے کیونکہ سکون کا ادا کرنا آسان اور پیش کا ادا کرنا قدرے دشوار ہے)

بزی ان اکتیس ۳۱ موقعوں میں وصل کی حالت میں اس تا کو تشدید سے پڑھتے ہیں جو مضارع کے صیغوں کے شروع میں آرہی ہے ۱ وَلَا تَيَمَّمُوا یہاں ۲ وَلَا تَفَرَّقُوا آل عمران (ع ۱۱) میں ۳ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ نساء (ع ۱۴) میں ۴ وَلَا تَعَاوَنُوا مائدہ (ع ۱) میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ انعام (ع ۱۹) میں ۶ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ اعراف (ع ۱۴) میں اسی طرح ۷ (يَمِينِكَ تَلْقَفْ) طٰہٰ (ع ۳) میں اور ۸ (هِيَ تَلْقَفُ) شعراء (ع ۳) میں ۹ وَلَا تَوَلَّوْا ۱۰ وَلَا تَنَازَعُوا انفال (ع ۲ و ع ۳) میں ۱۱ قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ توبہ (ع ۱) میں ۱۲ وَإِنْ تَوَلَّوْا ۱۳ فَإِنْ تَوَلَّوْا ۱۴ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ ہود (ع ۵ و ع ۱۰) میں ۱۵ مَا تَنَزَّلُ حجر (ع ۱) میں ۱۶ إِذْ تَلَقَّوْنَهُ ۱۷ فَإِنْ تَوَلَّوْا نور (ع ۶ و ع ۷) میں ۱۸ عَلَىٰ مَنْ تَنَزَّلُ ۱۹ الشَّيَاطِينُ تَنَزَّلُ شعراء (ع ۱۱) میں ۲۰ وَلَا تَبَرَّجْنَ ۲۱ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ احزاب (ع ۹) میں ۲۲ لَا تَنَاصَرُونَ صٰفّٰت (ع ۲) میں ۲۳ وَلَا تَنَابَزُوا ۲۴ وَلَا تَجَسَّسُوا ۲۵ لِتَعَارَفُوا حجرات (ع ۲) میں ۲۶ أَنْ تَوَلَّوْهُمْ ممتحنہ (ع ۱) میں ۲۷ تَكَادُ تَمَيَّزُ ملک (ع ۱) میں ۲۸ لِمَا تَخَيَّرُونَ ن (ع ۱) میں ۲۹ عَنْهُ تَلَهَّىٰ عبس میں ۳۰ نَارًا تَلَظَّىٰ لیل میں ۳۱ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ قدر میں۔ ابو عمرو دانی کہتے ہیں کہ ابو الفرج النجاد القطان معلم نے ابو الفتح بن بدھن سے اور انھوں نے ابو بکر زینبی سے اور انھوں نے ابو ربیعہ سے اور انھوں نے بزی سے پڑھ کر دو موقع اور زیادہ بتائے ہیں ۱ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ آل عمران (ع ۱۴) میں ۲ فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ واقعہ (ع ۱) میں (پہلے اکیس کی طرح) ان دو میں بھی تا کو تشدید سے پڑھتے ہیں اور ابو ربیعہ کے قول پر قیاس کرنے سے بھی یہی نکلتا ہے (لیکن صحیح یہ ہے کہ ان دونوں میں تشدید نہ تیسیر کے طرق سے صحیح ہے نہ نشر کے طرق سے کیونکہ زینبی ان کے طرق میں نہیں ہیں) پس اگر ان تا آت سے ابتدا یا اعادہ کیا جائے تو یہ سب بلا تشدید پڑھی جائیں گی اور اگر ان سے پہلے حرف مد ہو (جیسا کہ ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۹ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۵ و ۲۰ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۸ و ۲۹ ان تیرہ موقعوں میں ہے) تو اس میں لازمی سکون کے سبب زیادہ (چار الف) مد کیا جائے گا (۳ و ۵ تا ۸ و ۱۱ و ۲۵ و ۲۷۔ ان آٹھ میں تا سے پہلے حرف پر حرکت ہے ان اکیس موقعوں میں تو مد اور حرکت کی وجہ سے تشدید آسانی سے ادا ہو جاتا ہے اور باقی دس میں تا سے پہلے ساکن صحیح ہے اس کے بعد تشدید دشواری سے ادا ہوتا ہے کیونکہ ساکن کو باقی رکھتے ہوئے تشدید ادا کرنا پڑتا ہے اس لیے ان کی خوب مشق کرائی جائے) اور باقی حضرات پورے باب میں ان سب تا آت کو وصل و ابتدا دونوں میں) بلا تشدید پڑھتے ہیں۔

فَنِعِمَّا میں یہاں اور (نِعِمَّا) نساء (ع ۱۹) میں دونوں میں چار قراتیں ہیں ۱ ابن کثیر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درش اور حفص کے لیے نون اور عین دونوں کا پورا کسرہ ۲ قالون۔ ابوعمرو اور ابوبکر کے لیے نون کا پورا کسرہ اور عین کے کسرہ کا اختلاس (دو تہائی) ۳ (انھی اختلاس والوں کے لیے فَنِعِمَّا بھی ہے نون کے کسرہ اور عین کے سکون (اور میم کی تشدید) سے اور نص ان تینوں سے سکون ہی کے ساتھ آئی ہے اور اختلاس قیاس سے زیادہ موافق ہے کیونکہ اس میں دو ساکن جمع نہیں ہوتے) ۴ باقی تین (ابن عامر، حمزہ اور کسائی) کے لیے فَنِعِمَّا ہے نون کے فتحہ اور عین کے کسرہ سے۔

وَيُكَفِّرُ میں تین قراتیں ہیں ۱ ابن کثیر، ابوعمرو اور ابوبکر کے لیے وَنُكَفِّرُ (یا کے بجائے) نون اور را کے ضمہ سے ۲ ابن عامر اور حفص کے لیے وَيُكَفِّرُ یا اور را کے ضمہ سے ۳ باقی تین (نافع، حمزہ اور کسائی) کے لیے وَنُكَفِّرُ نون سے اور را کے جزم سے۔

يَحْسَبُهُمْ اور يَحْسَبُونَ۔ تَحْسَبُ اور تَحْسَبَنَّ میں جب کہ یہ مضارع کا صیغہ ہو اور جگہ ابن عامر، عاصم اور حمزہ کے لیے سین کا فتحہ اور باقی چار کے لیے سین کا کسرہ ہے۔

ع ۴ فَاذَّنُوا میں ابوبکر حمزہ کے لیے فَاٰذَنُوْا ہے ہمزہ کے بعد الف مدہ اور ذال کے کسرہ سے اور باقین کے لیے الف کا حذف (اور ہمزہ کا سکون) اور ذال کا فتحہ ہے۔

اِلٰى مَيْسَرَةٍ میں نافع کے لیے مَيْسُرَةٍ ہے سین کے ضمہ سے اور باقی چھ کے لیے سین کا فتحہ ہے۔

وَاَنْ تَصَدَّقُوْا میں عاصم کے لیے صاد کی تخفیف ہے اور باقی چھ کے لیے تَصَّدَّقُوْا ہے صاد کی تشدید سے۔

تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ میں ابوعمرو کے لیے تَرْجِعُوْنَ ہے تا کے فتحہ اور جیم کے کسرہ سے اور باقی چھ کے لیے تا کا ضمہ اور جیم کا فتحہ ہے۔

ع ۳۹ اَنْ تَضِلَّ میں حمزہ کے لیے اِنْ تَضِلَّ ہے ہمزہ کے کسرہ سے اور باقی چھ کے لیے ہمزہ کا فتحہ ہے۔

فَتُذَكِّرَ میں تین قراتیں ہیں ۱ حمزہ کے لیے فَتُذَكِّرُ (ذال کے فتحہ اور) کاف کی تشدید اور را کے ضمہ سے ۲ ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے فَتُذْكِرَ ذال کے سکون اور کاف کی تخفیف اور را کے فتحہ سے ۳ باقی چار کے لیے ذال کا فتحہ اور کاف پر تشدید اور را کا فتحہ

تِجَارَةٌ حَاضِرَةٌ دونوں میں عاصم کے لیے تا کے زبر ہیں اور باقی چھ کے لیے دونوں میں تا کے پیش ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَرِهِنَّ میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے فَرِهُنَّ ہے را اور ھا دونوں کے ضمہ سے الف کے بغیر اور باقی پانچ کے لیے را کا کسرہ اور ھا کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے۔

فَيَغْفِرُ اور يُعَذِّبْ میں ابن عامر اور عاصم کے لیے را اور با کا ضمہ ہے اور باقی پانچ کے لیے فَيَغْفِرْ اور يُعَذِّبْ ہے را اور با کے جزم سے۔

وَكُتُبِهٖ میں حمزہ اور کسائی کے لیے وَكِتٰبِهٖ ہے کاف کے کسرہ اور تا کے بعد الف سے واحد کا صیغہ ہونے کی بنا پر اور باقی پانچ کے لیے کاف اور تا دونوں کا ضمہ ہے الف کے بغیر جمع کا صیغہ ہونے کی بنا پر۔

رُسُلُنَا۔ رُسُلُكُمْ۔ رُسُلُهُمْ۔ سُبُلَنَا میں جب کہ لام کے بعد دو حرف (لکھے ہوئے) ہوں اس میں ابو عمرو کے لیے ہر جگہ رُسُلُنَا۔ رُسُلُكُمْ۔ رُسُلُهُمْ۔ سُبُلَنَا ہے سین اور با کے سکون سے اور باقی چھ کے لیے سین اور با دونوں کا ضمہ ہے (اور رُسُلُ رُسُلُكَ۔ سُبُلَ رَبِّكَ میں سب کے لیے سین اور با کا ضمہ ہے کیونکہ ان میں لام کے بعد اسی کلمہ میں دو حرف نہیں ہیں)

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت آٹھ ہیں

۱ اِنِّیْ اَعْلَمُ ۲ اِنِّیْ اَعْلَمُ (ع) دونوں میں حرمیان اور ابو عمرو کے لیے یا کا فتحہ ہے ۳ عَهْدِیَ الظّٰلِمِیْنَ (ع) اس میں حفص اور حمزہ دونوں کے لیے سکون ہے (اور باقی ساڑھے پانچ کے لیے یا کا فتحہ ہے) ۴ بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ (ع) اس میں نافع ہشام اور حفص کے لیے فتحہ ہے ۵ فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ (ع) اس میں ابن کثیر کے لیے فتحہ ہے ۶ وَلْيُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ (ع) اس میں ورش کے لیے فتحہ ہے ۷ مِنِّیْٓ اِلَّا مَنِ (ع) اس میں نافع اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۸ سَرَابِیْلُ الَّذِیْ يُغْشٰى (ع) اس میں حمزہ کے لیے سکون ہے (اور باقی چھ کے لیے فتحہ ہے) اور اس میں وہ (زائد) یا آت جو رسم سے محذوف ہیں تین ہیں ۱ الدَّاعِ ۲ اِذَا دَعَانِ (ع) ان دونوں کو ورش اور ابو عمرو وصلاً اثبات رکھتے ہیں (یعنی اَلدَّاعِیْ اِذَا دَعَانِیْ پڑھتے ہیں اور قالون کے لیے یہاں سے تو حذف ہی نکلتا ہے اور قصیدہ میں وصلاً حذف و اثبات دونوں ہیں اور حذف مشہور تر ہے) ۳ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِی الْاَلْبَابِ (ع) اس کو صرف ابو عمرو وصلاً اثبات رکھتے ہیں۔ ابو عمرو دانی کہتے ہیں کہ میں ہر سورۃ کے آخر میں یا آت کے بارہ میں ایسا ہی کروں گا کہ باقین کی قراءۃ اضافت کی یا آت میں فتحہ اور سکون کو اور (زوائد میں) حذف و اثبات کو بیان نہیں کروں گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ ان (کے سمجھنے) میں دشواری نہیں ہے پس اضافت کی یا آت میں فتحہ کی ضد سکون اور سکون کی ضد فتحہ ہوگا اور زوائد میں حذف کی ضد اثبات اور اثبات کی ضد حذف ہوگا۔ اس کو تم خود نکال لینا)

فائدہ جو یا آت رسم سے محذوف ہیں ترجمہ میں ان کو یا آتِ زائدہ اور زوائد کہا جائے گا۔

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ

ع ۱ اَلتَّوْرٰىةَ میں تمام قرآن میں ابوعمرو۔ ابن ذکوان۔ کسائی کے لیے امالۂ محضہ اور نافع اور حمزہ کے لیے امالۂ بین بین ہے اور باقی اڑھائی کے لیے فتحہ ہے اور میں نے قالون کے لیے اس طرح فتحہ بھی پڑھا ہے (پس ان کے لیے امالہ بین بین اور فتحہ دو وجوہ نکل آئیں اور دونوں صحیح ہیں)

ع ۲ سَيُغْلَبُوْنَ وَيُحْشَرُوْنَ دونوں میں حمزہ اور کسائی کے لیے یا اور باقی پانچ کے لیے تا ہے۔

يَرَوْنَهُمْ میں نافع کے لیے تا اور باقی چھ کے لیے یا ہے۔

رِضْوَانٍ میں ابوبکر کے لیے ہر جگہ رُضْوَانٍ ہے را کے ضمہ سے لیکن مائدہ کے دوسرے کلمہ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ ع ۱۵ میں (اوروں کی طرح ان کے لیے بھی کسرہ ہی ہے) اور باقی ساڑھے چھ کے لیے سب جگہ را کا کسرہ ہے۔

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ میں کسائی کے لیے ہمزہ کا فتحہ اور باقی چھ کے لیے ہمزہ کا کسرہ ہے۔

ع ۳ وَيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ میں حمزہ کے لیے وَيُقْتِلُوْنَ ہے یا کے ضمہ اور قاف کے فتحہ اور اس کے بعد الف اور تا کے کسرہ سے اور یہ قتال سے ہے اور باقی چھ کے لیے یا کا فتحہ اور قاف کا سکون اور الف کا حذف اور تا کا ضمہ ہے اور یہ قتل سے ہے (اور يَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ جو اس سے پہلے ہے وہ سب کے لیے قتل ہی سے ہے)

اَلْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَالْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ (میں یہاں اور انعام ع ۱۲ و یونس ع ۷ و روم ع ۲ چاروں میں دو دو وجہ) اور اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ (فاطر ع ۱ غیر) یعنی لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعراف ع ۱۲ سوں میں جب کہ مَیِّت کے مصداق میں بے جان ہونے کی صفت ثابت ہو چکی ہو نافع۔ حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے اَلْمَیِّتَ اور مَیِّتٍ کی یا پر تشدید ہے اور باقی ساڑھے تین کے لیے ان سب موقعوں میں اَلْمَیْتَ اور مَیْتٍ ہے یا کے سکون اور تخفیف سے (اور جس جگہ مَیِّتٌ کا استعمال ایسے شخص کے لیے ہوا ہے جو ابھی بے جان نہ ہوا ہو جیسے اِنَّكَ مَیِّتٌ اور وَمَا هُوَ بِمَیِّتٍ اور بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَیِّتُوْنَ اس میں سب کے لیے تشدید ہے اور بَلْدَةً مَّیْتًا میں ہر جگہ ساتوں کے لیے سکون اور تخفیف ہے)

ع ۱۲

بِمَا وَضَعَتْ میں ابن عامر اور ابوبکر کے لیے بِمَا وَضَعَتْ ہے عین کے سکون اور تا کے ضمہ سے اور باقی ساڑھے پانچ کے لیے عین کا فتحہ اور تا کا سکون ہے۔

وَكَفَّلَهَا میں کوفیین کے لیے فا پر تشدید ہے اور باقی چار کے لیے وَكَفَلَهَا ہے فا کی تخفیف سے۔

زَكَرِیَّا کو یہاں اور تمام قرآن میں (جو سات جگہ آیا ہے ۱ تا ۳ یہاں ۴ انعام ع ۱۰ ۵ مریم ع ۱ ۶ ۷ انبیاء ع ۵ میں) حفص۔ حمزہ۔ کسائی ہمزہ کے بغیر پڑھتے ہیں اور (چونکہ اس کے آخر میں الف ہے اس لیے) اس کو اعراب بھی نہیں دیتے (بلکہ ہر حال میں ایک ہی طرح رہتا ہے) اور باقی ساڑھے چار اس میں ہر جگہ ہمزہ پڑھتے ہیں اور اس ہمزہ کو (موقع کے مناسب) اعراب بھی دیتے ہیں اسی لیے یہاں (وَكَفَّلَهَا زَكَرِیَّاءُ میں ان میں سے) ابوبکر ہمزہ کا فتحہ پڑھتے ہیں اور باقی چار ہمزہ کے ضمہ سے پڑھتے ہیں (پس اس میں تین قراتیں ہوگئیں ۱ حرمیان اور ابوعمرو۔ ابن عامر کے لیے وَكَفَلَهَا زَكَرِیَّاءُ ۲ ابوبکر کے لیے وَكَفَّلَهَا زَكَرِیَّاءَ ۳ حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے وَكَفَّلَهَا زَكَرِیَّا) پس اگر زَكَرِیَّا کے بعد دوسرا ہمزہ آجائے (جیسا کہ مریم ع ۱ میں دو جگہ اور انبیاء ع ۵ میں ہے) تو ابن عامر اور ابوبکر اس کو تحقیق سے پڑھتے ہیں اور حرمیان اور ابوعمرو اس میں (قاعدہ کے موافق) تخفیف کرتے ہیں

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ میں حمزہ اور کسائی کے لیے فَنَادَاهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ہے (دال کے بعد امالہ والے الف کے ساتھ تا کے بغیر اور باقی پانچ کے لیے دال کے بعد تا (ے ساکنہ) ہے الف کے بغیر۔

اِنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُكَ یَحْیٰى میں ابن عامر اور حمزہ کے لیے ہمزہ کا کسرہ اور باقی پانچ کے لیے ہمزہ کا فتحہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُبَشِّرُكِ میں یہاں ۱۷ دونوں موقعوں میں (یعنی ع ۶ میں) اور وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۱۷ سبحان الذی دمک الف (ع ۱) میں چاروں میں حمزہ اور کسائی کے لیے يَبْشُرُ ہے یا کے فتحہ با کے سکون اور شین کے ضمہ اور اس کی تخفیف سے ۱۷ اور يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ شوریٰ (ع ۱) میں ابن کثیر۔ ابوعمرو۔ حمزہ اور کسائی کے لیے۔ وَيُبَشِّرُهُمْ توبہ (ع ۱۴) میں اور اِنَّا نُبَشِّرُكَ حجر (ع ۴) و مریم (ع ۱) میں اور لِتُبَشِّرَ بِهِ مریم (ع ۱) میں ان چار میں صرف حمزہ کے لیے يَبْشُرُ۔ نَبْشُرُكَ۔ لِيَبْشُرَ ہے انھیں حرکات اور انھیں قیدوں سے رہا۔ حمزہ کے لیے تو نو کے تو میں يَبْشُرُ۔ نَبْشُرُ۔ لِيَبْشُرَ ہے اور کسائی صرف اول کے پانچ میں ان کے ساتھ شریک ہیں اور ۱۷ میں باقیوں کی طرح ہیں اور ابن کثیر اور ابوعمرو نمبر پانچ میں حمزہ کی طرح اور باقی آٹھ میں باقیوں کی طرح ہیں) اور باقی تین (نافع۔ ابن عامر۔ عاصم) کے لیے سب جگہ يُبَشِّرُ۔ نُبَشِّرُ۔ لِيُبَشِّرَ ہے پہلے حرف کے ضمہ یا کے فتحہ شین کے کسرہ اور اس کی تشدید سے (اور پہلے جو باقیوں کی طرح آیا ہے اس سے یہی تین مراد ہیں)

كُنْ فَيَكُوْنُ کے نون کا زبر اور پیش بقرہ (ع ۱۴) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ میں نافع۔ عاصم کے لیے یا ہے اور باقی پانچ کے لیے وَنُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ ہے نون سے۔

اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ میں نافع کے لیے اِنِّيْ ہے ہمزہ کے کسرہ سے اور باقی چھ کے لیے ہمزہ کا فتحہ ہے۔

فَيَكُوْنُ طَيْرًا میں یہاں اور فَتَكُوْنُ طَيْرًا مدہ (ع ۱۴) میں دونوں میں نافع کے لیے طَيْرًا ہے طا کے بعد الف اور اس کے بعد کسرہ والے ہمزہ سے واحد کا صیغہ ہونے کی بنا پر اور باقی چھ کے لیے طَيْرًا ہے طا کے بعد یائے ساکنہ سے الف اور ہمزہ کے بغیر اور یہ جمع کا صیغہ ہے۔

فَنُوَفِّيْهِمْ میں حفص کے لیے یا ہے اور باقی ساڑھے چھ کے لیے نون ہے

هٰٓاَنْتُمْ میں ہر چہ رجگہ (آل عمران ع ۶ و ع ۱۲ و نساء ع ۱۶ و محمد ع ۴ میں) پانچ قراتیں ہیں ۱۷ قالون اور ابوعمرو کے لیے (هَا اَنْتُمْ هَا کے بعد الف) مدہ سے (تحقیق والے ہمزہ کے بغیر (یعنی ان کے لیے هَا کے بعد الف اور ہمزہ کی تسہیل ہے مد و قصر کے ساتھ پس اس میں بہ نسبت ورش کے ان کے لیے مد زیادہ ہے کیونکہ ایک تو هَا کے بعد الف مدہ ہے دوسرے تسہیل کے سبب ہمزہ بھی الف مدہ کے مانند ہو گیا ہے گو بالکل الف نہیں ہوا) ۲ ورش کے لیے هَا اَنْتُمْ هَا کے بعد والے الف کے حذف اور ہمزہ کی تسہیل سے (اس کو مصنف نے اس طرح بیان کیا ہے کہ ورش اس میں نہایت کم مد کرتے ہیں (کیونکہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب انھوں نے الف کو حذف کر دیا تو اب اس میں اتنا ہی مدہ رہ گیا کہ تسہیل کی بنا پر ہمزہ نرم ہو کر الف مدہ کے مانند ہو گیا پس ان کا مدّ قالون اور ابو عمرو سے کم ہو گیا خوب سمجھ لو ۳ ورش ہی کے لیے هَآ اَنْتُمْ یعنی ہمزہ کا الف سے ابدال اور اس الف میں مد لازم اس بنا پر کہ اس کے بعد نون پر لازمی سکون آ رہا ہے یہ وجہ صرف قصیدہ میں ہے ۴ قنبل کے لیے هَآ اَنْتُمْ هَا کے بعد والے الف کے حذف اور ہمزہ کی تحقیق) سے ۵ باقی ساڑھے چار بزی۔ ابن عامر کوفیین کے لیے هَآ اَنْتُمْ هَا کے بعد الف مدہ اور ہمزہ کی تحقیق سے اور بزی اپنے قاعدہ کے موافق اس الف مدہ کو قصر سے پڑھتے ہیں (کیونکہ یہ مد منفصل ہے جس میں ان کے لیے ہر جگہ قصر ہی ہوا کرتا ہے اور باقی حضرات مد کرتے ہیں)

(فن کے مصنفین کی عادت ہے کہ هَآ اَنْتُمْ کی قرأتیں بیان کرنے کے بعد اس کی ہر قراءۃ کی توجیہ بھی بتایا کرتے ہیں گو نشر کی تحقیق کی رو سے اس کا ضروری قرار دینا مناسب نہیں اسی عادت پر عمل کرتے ہوئے ان قرأآت کی توجیہ کے بارہ میں) ابو عمرو دانی کہتے ہیں کہ (هَآ اَنْتُمْ کی) هَا کو قالون۔ ابو عمرو ہشام کی قراءۃ پر تو تنبیہ کے لیے بھی کہہ سکتے ہیں اور ہمزہ سے بدلی ہوئی بھی (تنبیہ کی صورت میں الف اصل کلمہ کا ہو گا کیونکہ تنبیہ کی هَا میں الف آیا ہی کرتا ہے اور ہمزہ سے بدلی ہوئی ہونے کی صورت میں الف ادخال کا ہو گا کیونکہ یہ حضرات دو ہمزوں کے درمیان ادخال کا الف زیادہ کیا کرتے ہیں) اور ورش اور قنبل کی قراءۃ پر هَا صرف ہمزہ سے بدلی ہوئی ہو گی (تنبیہ کے لیے نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ دونوں هَا کے بعد الف نہیں پڑھتے) اور بزی۔ ابن ذکوان اور کوفیین کی قراءۃ پر صرف تنبیہ کے لیے ہو گی (اس بنا پر کہ یہ سب هَا کے بعد الف پڑھتے ہیں اور ان کا مذہب دو ہمزوں کے درمیان ادخال بھی نہیں ہے پس الف تنبیہ کی هَا ہی کا جزو ہو سکتا ہے) پھر جو حضرات هَا کو تنبیہ کے لیے کہتے ہیں ان میں سے جن کا مذہب متصل میں مد اور منفصل میں صرف قصر ہے ان کے لیے تو (هَآ اَنْتُمْ کے) الف میں صرف قصر ہو گا (کیونکہ تنبیہ کی صورت میں یہ مد منفصل کے قبیل سے ہو گا) لازم ہے کہ وہ آ اَنْتُمْ کے ہمزہ کو تحقیق سے پڑھتے ہوں (اور وہ بزی ہیں) خواہ تسہیل سے (اور وہ سوسی ہیں اور باقین مد یا مد و قصر میں اپنے اصول پر ہیں) اور جو حضرات هَا کو ہمزہ سے بدلی ہوئی کہتے ہیں ان میں سے جن کا مذہب دو ہمزوں کے درمیان ادخال ہے (اور وہ قالون۔ ابو عمرو اور ہشام ہیں) وہ هَا کے الف میں مد کرتے ہیں اور یہاں بھی عام ہے کہ وہ ہمزہ کو تحقیق سے پڑھتے ہوں (اور وہ ہشام ہیں) خواہ تسہیل سے (اور وہ قالون اور ابو عمرو ہیں کیونکہ اس صورت میں هَا کا مد متصل کی قسم سے ہو گا اس بنا پر کہ اسی کلمہ کے ہمزہ کی وجہ سے ہو رہا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ قالون و ابو عمرو کے لیے قصر بھی ہو گا کیونکہ تسہیل کی بنا پر مد کے سبب میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تغیر ہو گیا ہے اور یہ پوری تقریر ان کے اصول پر مبنی اور ان کے مذاہب کا خلاصہ ہے (واضح رہے کہ یہاں دانی رحمۃ اللہ علیہ نے جمہور کے مذہب کے خلاف بعض کا مذہب اختیار کر کے ادغال کے الف کے مد کو متصل قرار دیا ہے اور اس مسئلہ کی پوری تفصیل شرح شاطبیہ صفحہ ۱۹۷ پر تنبیہ کے ذیل میں ملاحظہ ہو)

ع ۴

اَنْ يُّؤْتٰى میں ابن کثیر کے لیے اَنْ يُّؤْتٰى ہے استفہام کی بنا پر دو ہمزوں سے جن میں سے دوسرے میں مد (تسہیل بلا ادغال) ہے اور باقی چھ کے لیے خبر ہونے کی بنا پر مد (تسہیل) کے بغیر (ایک ہمزہ تحقیق والا) ہے

يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اور لَا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ میں یہاں اور نُؤْتِهٖ مِنْهَا میں تین جگہ جن میں سے دو آل عمران (ع ۸) میں اور ایک لَعَسَقٓ (ع ۱) میں ہے اور نُوَلِّهٖ وَنُصْلِهٖ نساء (ع ۱۹) میں ساتوں جگہ تین قراتیں ہیں ۱ ابو عمرو۔ ابوبکر۔ حمزہ کے لیے يُؤَدِّهٖ۔ لَا يُؤَدِّهٖ۔ نُؤْتِهٖ مِنْهَا نُوَلِّهٖ وَنُصْلِهٖ ہے ھا کے سکون سے ۲ قالون کے لیے يُؤَدِّهِ۔ لَا يُؤَدِّهِ۔ نُؤْتِهِ نُوَلِّهِ وَنُصْلِهِ ھا کے کسرہ کے اختلاس سے (یعنی کسرہ تو پورا پڑھتے ہیں لیکن اس میں صلہ نہیں کرتے اور اسی لیے اس کو اختلاس کہہ دیا کیونکہ یہ بہ نسبت صلہ کے جلدی ادا ہو جاتا ہے پس ضمیر کی ھا میں کسی جگہ بھی اختلاس سے اصطلاحی معنیٰ مراد لینا صحیح نہیں۔ اور ہشام سے طوائی نے بھی صلہ کے بغیر کسرہ ہی کی روایت کیا ہے (اور قصیدہ میں صلہ ہی ہے اور دونوں صحیح ہیں لیکن صلہ ابو الفتح کے بجائے ابو الحسن سے ہے) ۳ باقی ساڑھے تین (ورش۔ ابن کثیر۔ ابن ذکوان جفص۔ کسائی) کے لیے ھا کا کسرہ ہے اور اس کا یا کے ساتھ صلہ یعنی کھڑا رہے اور وقف ساتوں کلمات میں سب کے لیے ھا کا سکون ہے۔

تَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے تا کا ضمہ اور عین کا کسرہ اور لام پر تشدید اور کسرہ اور باقی تین کے لیے تَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ ہے تا کے فتحہ عین کے سکون اور لام کے فتحہ سے تشدید کے بغیر۔

وَّلَا يَاْمُرَكُمْ میں ابن عامر۔ عاصم اور حمزہ کے لیے را کا نصب اور باقی چار کے لیے را کا رفع ہے اور ابو عمرو را کے سکون اور اختلاس میں اپنے قاعدہ پر ہیں (جو بقرہ ع ۱۴ میں گذر چکا ہے)

ع ۵

اَلنَّبِيّٖنَ لَمَآ میں حمزہ کے لیے لِمَا ہے لام کے کسرہ سے اور باقی چھ کے لیے لام کا فتحہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَتَيْتُكُمْ میں نافع کے لیے اَتَيْنٰكُمْ ہے یا کے بعد نون اور الف کے ساتھ جمع ہونے کی بنا پر اور باقی چھ کے لیے (یا کے بعد پیش والی) تا ہے الف کے بغیر۔

يَبْغُوْنَ اور وَاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ دونوں میں تین قرآء میں ہیں ۱ حفص کے لیے دونوں میں یا ۲ ابوعمرو کے لیے (يَبْغُوْنَ ۔ يُرْجَعُوْنَ اول میں) یا اور (ثانی میں) تا سے۔
۳ باقی ساڑھے پانچ کے لیے (تَبْغُوْنَ ۔ تُرْجَعُوْنَ) دونوں میں تا سے۔

پارہ ۴
لَنْ تَنَالُوْا

حَجُّ الْبَيْتِ میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے حا کا کسرہ ہے اور باقی ساڑھے چار کے لیے حا کا فتحہ ہے۔ ع ۱۲ پ ۴

وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ دونوں میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے یا ہے اور باقی ساڑھے چار کے لیے وَمَا تَفْعَلُوْا اور فَلَنْ تُكْفَرُوْهُ ہے تا سے۔ ع ۱۳ پ ۴

لَا يَضُرُّكُمْ میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے ضاد کا ضمہ اور را پر تشدید اور ضمہ ہے اور باقی (تین) کے لیے لَا يَضِرْكُمْ ہے ضاد کے کسرہ اور را کے جزم اور اس کی تخفیف سے۔ ع ۱۴ پ ۴

مُنْزَلِيْنَ میں یہاں اور اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عنکبوت (ع ۲) میں ابن عامر کے لیے مُنَزَّلِيْنَ اور مُنَزِّلُوْنَ ہے نون کے فتحہ اور زا کی تشدید سے اور باقی (چھ) کے لیے نون کا سکون اور زا کی تخفیف ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُسَوِّمِيْنَ میں ابن کثیر۔ ابوعمرو۔ عاصم کے لیے واو کا زبر اور باقی (چار) کے لیے واو کا زبر ہے۔

وَسَارِعُوْا میں نافع۔ ابن عامر کے لیے سَارِعُوْا ہے سین سے پہلے واو کے بغیر اور باقی (پانچ) کے لیے (سین سے پہلے زبر والا) واو بھی ہے۔

قُرْحٌ میں دونوں جگہ ساں اور اَلْقَرْحُ اسی سورۃ کے ع میں تینوں میں ابوبکر اور حمزہ اور کسائی کے لیے قُرْحٌ۔ اَلْقُرْحُ ہے قاف کے پیش سے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے تینوں میں قاف کا زبر ہے۔

وَكَاَيِّنْ میں ہر (سات) جگہ ابن کثیر کے لیے وَكَاَيِّنْ ہے کاف کے بعد الف سے جس میں مدبھی ہے اور اس کے بعد زبر والا ہمزہ ہے یا کے بغیر اور باقی (چھ) کے لیے کاف کے بعد زبر والا ہمزہ اور اس کے بعد تشدید اور زبر والی یا ہے اور اس میں نون پر (اور نون کے بغیر) وقف کرنے کا ذکر (بائیسویں باب) بابُ الوقف علی مرسوم الخط میں آچکا ہے۔

قٰتَلَ مَعَهٗ میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے قاف اور تا کا زبر اور دونوں کے درمیان الف ہے اور باقی (تین) کے لیے قُتِلَ ہے قاف کے پیش اور الف کے حذف اور تا کے زیر سے

اَلرُّعْبَ اور رُعْبًا میں ہر جگہ ابن عامر اور کسائی کے لیے اَلرُّعُبَ اور رُعُبًا ہے عین کے پیش سے اور باقی (پانچ) کے لیے عین کا سکون ہے

يَغْشٰى طَآئِفَةً میں حمزہ اور کسائی کے لیے تا اور باقی (پانچ) کے لیے یا ہے۔

كُلَّهٗ لِلّٰهِ میں ابوعمرو کے لیے كُلُّهٗ ہے لام کے پیش سے اور باقی (چھ) کے لیے لام کا زبر ہے۔

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ میں ابن کثیر اور حمزہ اور کسائی کے لیے یا اور باقی (چار) کے لیے تا ہے۔

مُتُّمْ۔ مُتُّ۔ مُتْنَا میں تین قراتیں ہیں ۱ ابن کثیر۔ ابوعمرو۔ ابن عامر اور ابوبکر کے لیے ہر جگہ مُتُّمْ۔ مُتُّ۔ مُتْنَا ہے میم کے پیش سے۔ ۲ حفص کے لیے صرف اسی سورۃ (اور اسی رکوع) کے ان دونوں کلموں (مُتُّمْ) میں میم کا پیش ہے (اور باقی سب جگہ مِتُّ۔ مِتْنَا ہے میم کے زیر سے) ۳ باقی تین (نافع۔ حمزہ اور کسائی) کے لیے سب جگہ مِتُّمْ۔ مِتْنَا۔ مِتُّ ہے میم کے زیر کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ میں حفص کے لیے یا اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے تا ہے۔
اَنْ يَّغُلَّ میں ابن کثیر۔ ابوعمرو۔ عاصم کے لیے یا کا زبر اور غین کا پیش ہے اور باقی چار کے لیے اَنْ يُّغَلَّ ہے یا کے پیش اور غین کے زبر سے۔
لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا میں ہشام کے لیے مَا قُتِّلُوْا ہے تا کی تشدید سے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے تا کی تخفیف ہے۔
اَلَّذِيْنَ قُتِلُوْا میں یہاں اور ثُمَّ قُتِلُوْا ج (ع) میں ابن عامر کے لیے دونوں میں قُتِّلُوْا ہے تا کی تشدید سے اور باقی (چھ) کے لیے تا کی تخفیف ہے۔
وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِّلُوْا میں ہشام کے لیے میری اس قراءۃ کی رو سے جو (ابوالفتح سے ہے یا ہے (اور قصیدہ میں تا بھی درج ہے) اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے صرف تا ہے
وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ میں کسائی کے لیے ہمزہ کا زبر اور باقی (چھ) کے لیے زبر ہے
وَلَا يَحْزُنْكَ اور لَيَحْزُنُنِيْ اور لَيَحْزُنَ الَّذِيْنَ میں ہر جگہ نافع کے لیے
وَلَا يُحْزِنْكَ اور لَيُحْزِنُنِيْ اور لَيُحْزِنَ الَّذِيْنَ ہے یا کے پیش اور زا کے زبر سے لیکن
لَا يَحْزُنُهُمُ انبیاء (ع) میں (باقین کی طرح) ان کے لیے بھی یا کا زبر اور زا کا پیش ہے اور باقی (چھ) کے لیے (سب جگہ) اسی طرح (یا کا زبر اور زا کا پیش) ہے (اور یہ تفصیل صرف واحد کے صیغوں میں ہے جس میں حفص یا کا زبر اور زا کا پیش پڑھتے ہیں کہ اس میں نافع کے لیے يُحْزِنُ اور يُحْزِنُ ہے اور باقی چھ کے لیے يَحْزُنُ اور يَحْزُنُ ہے اور جمع کے صیغوں میں سب کے لیے يَحْزَنُوْنَ اور تَحْزَنُوْنَ ہے یا اور تا اور زا کے زبر سے)
وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ میں یہاں ہمزہ کے لیے دونوں میں تا ہے اور لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ (ع) میں کوفیین کے لیے تا ہے (پس ہمزہ کے لیے تینوں میں تا اور عاصم اور کسائی کے لیے نمبر ایک اور نمبر دو میں یا اور نمبر تین میں تا ہے) اور باقی (چار) کے لیے تینوں میں یا ہے۔
حَتّٰى يَمِيْزَ میں یہاں اور لِيَمِيْزَ انفال (ع) میں دونوں میں ہمزہ اور کسائی کے لیے يُمَيِّزَ ہے یا کے پیش میم کے زبر اور دوسری یا کی تشدید اور زیر سے اور باقی (پانچ) کے لیے یا کا زبر اور میم کا زبر اور دوسری یا کا سکون اور اس کی تخفیف ہے۔
وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے یا اور باقی (پانچ) کے لیے تا ہے۔

ع ۱۸ ۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ع ۱۹ ۱۰ سَنَكْتُبُ وَقَتْلَهُمُ وَنَقُوْلُ میں حمزہ کے لیے سَيُكْتَبُ وَقَتْلُهُمُ وَيَقُوْلُ ہے یعنی سَنَكْتُبُ میں (زبر والے نون کے بجائے) پیش والی یا اور تا کا زبر اور وَقَتْلَهُمُ میں لام کا پیش اور وَنَقُوْلُ میں یا ہے اور باقی (چھ) کے لیے سَنَكْتُبُ میں نون اور اس کا زبر اور تا کا پیش اور وَقَتْلَهُمُ میں لام کا زبر اور وَنَقُوْلُ میں نون ہے۔

وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ کو ہشام ان دونوں میں با زیادہ کر کے وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ پڑھتے ہیں۔ ہشام نے اپنی کتاب میں اس (با کی زیادتی) کو اپنے اساتذہ سے اور انھوں نے ابن عامر سے نقل کر کے اسی طرح نصاً (صاف عبارت میں) بیان کیا ہے اور منقول ہے کہ یہ با اہل شام کے قرآنوں میں بھی اسی طرح لکھی ہوئی تھی۔ اور مجھ سے فارس بن احمد نے بیان کیا اور وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے عبدالباقی بن حسین نے بیان کیا اور یہ بتایا کہ حلوانی کو اس بارے میں شک ہوا تو اس کی بابت ہشام کو خط لکھا تو انھوں نے یہ جواب دیا کہ ان دونوں کلموں میں با ثابت ہے اور ابن ذکوان صرف وَالزُّبُرِ میں با زیادہ کرتے ہیں (اور ان کے لیے وَبِالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ ہے کیونکہ وَبِالزُّبُرِ میں تو شام کے تمام مصاحف میں با زائد ہے اور وَبِالْكِتٰبِ میں بعض میں با ہے اور بعض میں نہیں ہے) اور باقی (چھ) کے لیے دونوں با کے بغیر ہیں۔

لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا يَكْتُمُوْنَهٗ دونوں میں ابن کثیر اور ابوعمرو۔ ابوبکر کے لیے یا اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے دونوں میں تا ہے۔

فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ میں ابن کثیر۔ ابوعمرو کے لیے فَلَا يَحْسَبَنَّهُمْ ہے یا سے اور با کے پیش سے اور باقی (پانچ) کے لیے تا ہے اور با کا زبر ہے۔

ع ۲۰ ۱۱ وَقُتِلُوْا میں یہاں اور اَلَّذِيْنَ قُتِلُوْا (انعام ع ۱۳) میں دونوں میں ابن کثیر۔ ابن عامر کے لیے وَقُتِّلُوْا اور اَلَّذِيْنَ قُتِّلُوْا ہے تا کی تشدید سے اور باقی (پانچ) کے لیے دونوں میں تا کی تخفیف ہے۔

وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا میں یہاں اور فَيُقْتَلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ توبہ (ع ۱۴) میں حمزہ اور کسائی کے لیے وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا اور فَيُقْتَلُوْنَ وَيَقْتُلُوْنَ ہے یعنی دونوں جگہ (ترتیب بدل کر) پہلے فعل کو مجہول اور دوسرے کو معروف پڑھتے ہیں اور باقی (پانچ) تبدیلی کے بغیر پہلے فعل کو معروف اور دوسرے کو مجہول پڑھتے ہیں۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آٹھ ہیں؛

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱ وَجِيْهًا لِلّٰهِ (ع) اس میں نافع۔ ابن عامر خفص کے لیے یا کا زبر ہے ۲ مِنِّيْ اِنَّكَ ۳ اِجْعَلْ لِّيْ اٰيَةً (ع) دونوں میں نافع اور ابو عمرو کے لیے زبر ہے ۴ وَاِنِّيْ اُعِيْذُهَا (ع) ۵ مَنْ اَنْصَارِيْ اِلَى اللّٰهِ (ع) ان دونوں میں صرف نافع کے لیے زبر ہے ۶ اِنِّيْ اَخْلُقُ (ع) اس میں حرمیان اور ابو عمرو کے لیے زبر ہے۔

اور اس سورۃ میں یا آٹھ زوائد دو ہیں ۱ وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ (ع) میں اس کو نافع اور ابو عمرو وصلاً ۲ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ (ع) اس کو صرف ابو عمرو وصلاً ثابت رکھتے ہیں۔

سُوْرَةُ النِّسَآءِ

تَسَآءَلُوْنَ میں کوفیین کے لیے سین کی تخفیف ہے اور باقی (چار) کے لیے تَسَّآءَلُوْنَ ہے سین کی تشدید سے

وَالْاَرْحَامِ میں حمزہ کے لیے میم کا زبر اور باقی (چھ) کے لیے اس کا زبر ہے۔

لَكُمْ قِيٰمًا میں نافع۔ ابن عامر کے لیے قِيَمًا ہے (یا کے بعد والے) الف کے بغیر اور باقی (پانچ) کے لیے یا کے بعد الف ہے۔

ضِعٰفًا خَافُوْا (دونوں کا امالہ) باب الامالہ میں بیان ہو چکا ہے۔

وَسَيَصْلَوْنَ میں ابن عامر۔ ابوبکر کے لیے یا کا پیش اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے یا کا زبر ہے۔

وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً میں نافع کے لیے تا کے دو پیش اور باقی (چھ) کے لیے تا پر دو زبر ہیں۔

فَلِاُمِّهٖ میں دونوں جگہ ہاں اور فِيْ اُمِّهَا تقصص (ع) میں اور فِيْ اُمِّ الْكِتٰبِ زخرف (ع) میں چاروں میں حمزہ اور کسائی کے لیے وصلاً فَلِاُمِّهٖ۔ فِيْ اُمِّهَا اور فِيْ اُمِّ الْكِتٰبِ ہے ہمزہ کے زیر سے اور باقی (پانچ) کے لیے وصل و ابتداء (دو اعادہ) دونوں حالتوں میں ہمزہ کا پیش ہے۔ پس اگر اُمّ (خود بھی جمع یعنی اُمَّهٰتٌ ہو اور) جمع (کُمْ) کی طرف مضاف ہو اور اس کے ہمزہ سے پہلے حرف پر زبر ہو جس کے کل الفاظ چار جگہ آئے ہیں ۱ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ نحل (ع) میں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح ۳۵۲ زمر (ع) و نجم (ع) میں

۴ اور (بُيُوتِ أُمَّهٰتِكُمْ) نور (ع) میں تو ماقبل سے ملا کر پڑھنے کی صورت میں اس میں تین قراتیں ہیں ۱ حمزہ کے لیے بُطُوْنِ اِمَّهٰتِكُمْ اور بُيُوْتِ اِمَّهٰتِكُمْ ہے ہمزہ اور میم دونوں کے زیر سے ۲ کسائی کے لیے وصل ہی میں بُطُوْنِ اِمَّهٰتِكُمْ۔ بُيُوْتِ اِمَّهٰتِكُمْ ہے ہمزہ کے زیر اور میم کے زبر سے ۳ باقی (پانچ) کے لیے دونوں حالتوں میں ہمزہ کا پیش و میم کا زبر ہے اور اگر ان سب موقعوں میں اُمّ اور اُمّهٰت سے ابتدا (اعادہ) کریں (جو قد اُمِّهٖ میں تو صحیح نہیں اور باقی چھ میں درست ہے تو سب کے لیے واحد اُمّ میں ہمزہ کا پیش اور جمع (اُمّهٰت) میں ہمزہ کا پیش اور میم کا زبر ہوگا۔

يُوْصِيْ بِهَا میں دونوں جگہ تین قراتیں ہیں ۱ ابن کثیر اور ابن عامر۔ ابوبکر کے لیے دونوں میں يُوْصٰى بِهَا صاد کے زبر اور اس کے بعد الف سے ۲ حفص کے لیے اول میں يُوْصِيْ بِهَا صاد کے زیر اور اس کے بعد یائے ساکنہ سے اور ثانی میں يُوْصٰى بِهَا ابن کثیر وغیرہ کی طرح ۳ اور باقی (چار) کے لیے دونوں میں يُوْصِيْ بِهَا صاد کے زیر اور اس کے بعد یائے ساکنہ سے)

يُدْخِلْهُ میں دونوں جگہ نافع۔ ابن عامر کے لیے نون اور باقی (پانچ) کے لیے یا ہے۔

ع ۳ ۱۴

وَالّٰٓـِٔيْ میں یہاں اور اِنِ ارْتَبْتُمْ طلاق (ع) میں اور هٰذٰنِ ج (ع) میں اور هٰتَيْنِ قصص (ع) میں آئِنَّا الَّذَيْنِ فصلت (ع) میں پانچوں میں ابن کثیر کے لیے وَالّٰٓـِٔيْ۔ هٰذَنِ۔ هٰتَيْنِ۔ آئِنَّا الَّذَيِّنِ ہے یعنی نون پر تشدید اور اس سے پہلے الف اور یا میں مد طول ہے (اور یا میں توسط اور قصر بھی جائز ہے) اور باقی چھ کے لیے پانچوں میں نون کی تخفیف ہے اور اس سے پہلے الف اور یا میں طول اور مد بھی نہیں۔

كُرْهًا میں یہاں اور توبہ (ع) میں حمزہ اور کسائی کے لیے كُرْهًا ہے کاف کے ضمہ سے اور باقی پانچ کے لیے دونوں جگہ کاف کا فتحہ ہے۔

بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ میں یہاں اور احزاب (ع) میں اور طلاق (ع) میں ابن کثیر اور ابوبکر کے لیے یا کا فتحہ اور باقی ساڑھے پانچ کے لیے تینوں میں یا کا کسرہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْمُحْصَنٰتُ

پارہ ۵

ع ۴

اَلْمُحْصَنٰتُ اور مُحْصِنٰتٍ میں (اَلْ کے ساتھ ہو یا اَلْ کے بغیر) کسائی کے لیے ہر جگہ دونوں میں صاد کا کسرہ ہے سوائے اس سورۃ کے پہلے موقعہ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ کے (کہ اس میں ان کے لیے بھی صاد کا فتحہ ہے) اور باقی (چھ) کے لیے سب میں صاد کا فتحہ ہے۔

وَاُحِلَّ لَكُمْ میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے ہمزہ کا ضمہ اور حا کا کسرہ اور باقی ساڑھے چار کے لیے وَاَحَلَّ لَكُمْ ہے ہمزہ اور حا دونوں کے فتحہ سے۔

فَاِذَآ اُحْصِنَّ میں ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے اَحْصَنَّ ہے ہمزہ اور صاد دونوں کے فتحہ سے اور باقی ساڑھے چار کے لیے ہمزہ کا ضمہ اور صاد کا کسرہ ہے۔

ع ۵

تِجَارَةً میں کوفیین کے لیے تا کے دو زبر ہیں اور باقی چار کے لیے تا کے پیش ہیں۔

مُدْخَلًا میں یہاں اور اسی طرح حج (ع ۱) میں دونوں میں نافع کے لیے میم کا فتحہ اور باقی چھ کے لیے میم کا ضمہ ہے۔

وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ۔ وَسْـَٔلْهُمْ اور فَسْـَٔلِ الَّذِيْنَ۔ وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ۔ فَسْـَٔلُوْا وغیرہ میں ہر جگہ جب یہ امر حاضر کا صیغہ ہو اور سین سے پہلے واو یا فا ہو تو اس میں ابن کثیر اور کسائی کے لیے وَسَلُوْا۔ فَسَلُوْا۔ وَسَلْهُمْ۔ فَسَلِ الَّذِيْنَ ہے ہمزہ کے بغیر یعنی ہمزہ کی حرکت سین کو دے کر ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں اور وقفاً ہمزہ بھی اپنے قاعدہ پر ہیں کہ اُن کے لیے بھی وَسَلُوْا فَسَلُوْا ہے ہمزہ کے بغیر اور باقی پانچ کے لیے ہمزہ کے نقل کے بغیر۔

وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ میں کوفیین کے لیے عین کے بعد والے الف کا حذف ہے اور باقی چار کے لیے عٰقَدَتْ ہے عین کے بعد الف سے۔

ع ۶

بِالْبُخْلِ۔ یہاں اور حدید (ع ۳) میں حمزہ اور کسائی کے لیے بِالْبَخَلِ ہے با اور خا کے فتحہ سے اور باقی پانچ کے لیے با کا ضمہ اور خا کا سکون ہے۔

وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً میں حرمیان کے لیے تا کے پیش اور باقی پانچ کے لیے تا کے زبر ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَوْ تُسَوّٰی میں تین قراتیں ہیں ۱ نافع، ابن عامر کے لیے تَسَوّٰی تا کے فتحہ اور سین کی تشدید سے ۲ حمزہ اور کسائی کے لیے تَسْوٰی تا کے فتحہ اور سین کی تخفیف سے ۳ باقی تین کے لیے تا کا ضمہ اور سین کی تخفیف ہے۔

اَوْ لٰمَسْتُمُ میں یہاں اور مائدہ (ع) میں حمزہ اور کسائی کے لیے لَمَسْتُمْ ہے لام کے بعد والے الف کے بغیر اور باقی پانچ کے لیے لام کے بعد الف ہے۔

فَتِیْلًا انْظُرْ میں یہاں اور آنِ اقْتُلُوْا اور اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِیَارِکُمْ (ع) میں نون اور واو کا کسرہ اور ضمہ بقرہ (ع) میں اور اِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا (ع) کا اختلاف بقرہ (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

اِلَّا قَلِیْلٌ مِّنْھُمْ میں ابن عامر کے لیے قَلِیْلًا ہے لام کے دو زبروں سے اور جب وقف کرتے ہیں تو الف پر کرتے ہیں یعنی قَلِیْلَا اور باقی چھ کے لیے لام کے دو پیش ہیں اور وقف بھی الف کے بغیر کرتے ہیں۔

کَاَنْ لَّمْ یَکُنْ میں ابن کثیر اور حفص کے لیے تا اور باقی (اڑھے پانچ) کے لیے یا ہے۔

وَلَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا میں ابن کثیر، حمزہ اور کسائی کے لیے یا ہے اور باقی پانچ کے لیے تا ہے اور یہ (اس سورۃ کا) دوسرا یُظْلَمُوْنَ ہے۔ رہا پہلا جو ع میں ہے سو اس میں (سب کے لیے) بلا خلاف یا ہے۔

بَیَّتَ طَّآئِفَۃٌ مِّنْھُمْ میں ابو عمرو اور حمزہ کے لیے بَیَّتَ طَّآئِفَۃٌ ہے یعنی تا کا طا میں ادغام کرتے ہیں اور باقی پانچ کے لیے تا کا فتحہ ہے ادغام کے بغیر۔

وَمَنْ اَصْدَقُ۔ یَصِدُّوْنَ۔ یَصْدُرَ۔ وَتَصْدِیَۃً وغیرہ جو بارہ جگہ ہے جب کہ صاد ساکن ہو اور اس کے بعد دال ہو تو حمزہ اور کسائی صاد کو زا کے ساتھ اشمام کرتے ہیں (جس کی کیفیت فاتحہ کے اَلصِّرَاطَ میں درج ہو چکی ہے) اور باقی پانچ کے لیے ان میں خالص صاد ہے۔

فَتَبَیَّنُوْا میں دونوں جگہ یہاں اور حجرات (ع) میں تینوں میں حمزہ اور کسائی کے لیے فَتَثَبَّتُوْا ہے ثا اور با اور تا کے ساتھ تَثَبُّتٌ سے اور باقی پانچ کے لیے با یا نون کے ساتھ ہے بیان سے۔

اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا میں نافع، ابن عامر، حمزہ کے لیے اَلْقٰی اِلَیْکُمُ السَّلَامَ ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لام کے بعد والے الف کے بغیر اور یہ آخری اَلسَّلْمَ ہے اور باقی (چار) کے لیے لام کے بعد الف ہے (رہے پہلے دو جو ع میں ہیں سو وہ سب کے لیے الف کے بغیر ہیں)

غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ میں نافع۔ ابن عامر کسائی کے لیے غَيْرَ کی را کا فتحہ اور باقی چار کے لیے را کا ضمہ ہے۔

فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا میں ابوعمرو حمزہ کے لیے یا اور باقی پانچ کے لیے نون ہے۔

يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ میں یہاں اور مریم (ع) اور غافر (ع) میں جو اس سورۃ کا پہلا يَدْخُلُونَ ہے تینوں میں ابن کثیر۔ ابوعمر۔ ابوبکر کے لیے اور غافر کے دوسرے سَيَدْخُلُونَ میں جو ع میں ہے ابن کثیر اور ابوبکر کے لیے اور يَدْخُلُونَهَا فاطر (ع) میں صرف ابوعمرو کے لیے يُدْخَلُونَ ہے یا کے ضمہ اور خا کے فتحہ سے اور باقی ساڑھے چار کے لیے پانچوں میں یا کا فتحہ اور خا کا ضمہ ہے (پس ابن کثیر اور ابوبکر کے لیے فاطر میں يَدْخُلُونَهَا اور باقی چار میں يُدْخَلُونَ ہے اور ابوعمرو کے لیے غافر کے دوسرے میں سَيُدْخَلُونَ اور باقی چار میں يُدْخَلُونَ ہے اور باقی ساڑھے چار کے لیے پانچوں میں يَدْخُلُونَ ہے)

أَنْ يُصْلِحَا میں کوفیین کے لیے یا کا ضمہ اور صاد کا سکون اور لام کا کسرہ ہے اور باقی (چار) کے لیے أَنْ يَصْلَحَا ہے یا اور لام کے فتحہ اور صاد کے فتحہ اور تشدید اور اس کے بعد الف کے اثبات سے۔

وَإِنْ تَلْوُوا میں ابن عامر اور حمزہ کے لیے وَإِنْ تَلْوُا ہے لام کے ضمہ اور واو کے سکون سے اور باقی پانچ کے لیے لام کا سکون اور اس کے بعد دو واؤ ہیں ان میں سے پہلے کا ضمہ اور دوسرے کا سکون ہے۔

اَلَّذِي نَزَّلَ اور اَلَّذِي أَنْزَلَ میں نافع اور کوفیین کے لیے نون اور ہمزہ اور زا کا فتحہ ہے اور باقی تین کے لیے نُزِّلَ۔ أُنْزِلَ ہے نون اور ہمزہ کے ضمہ اور زا کے کسرہ سے۔

اور وَقَدْ نَزَّلَ میں عاصم کے لیے نون اور زا کا فتحہ اور باقی چھ کے لیے نون کا ضمہ اور زا کا کسرہ ہے (پس عاصم کے لیے تینوں میں نَزَّلَ۔ أَنْزَلَ ہے اور نافع حمزہ اور کسائی کے لیے نمبر ایک و نمبر دو میں نَزَّلَ۔ أَنْزَلَ اور نمبر تین میں نُزِّلَ ہے اور ابن کثیر۔ ابوعمرو۔ ابن عامر کے لیے تینوں میں نُزِّلَ أُنْزِلَ ہے)

فِي الدَّرْكِ میں کوفیین کے لیے را کا سکون ہے اور باقی چار کے لیے فِي الدَّرَكِ ہے را کے فتحہ سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پارہ ۶ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ

سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ میں حفص کے لیے یا ہے اور باقی ساڑھے چھ کے لیے نُؤْتِيهِمْ ہے نون سے۔

لَا تَعْدُوْا میں چار قراتیں ہیں ۱۔ ورش کے لیے لَا تَعْدُّوْا عین کے فتحہ اور دال کی تشدید سے۔ ۲۔ قالون کے لیے عین کے فتحہ کا اختلاس (یعنی دو تہائی فتحہ) اور دال پر تشدید۔ ۳۔ قالون ہی کے لیے لَا تَعْدُوْا عین کے سکون اور دال کی تشدید سے اور نص ان سے عین کے سکون اور دال کی تشدید ہی کے ساتھ آئی ہے۔ ۴۔ باقی چھ کے لیے عین کا سکون اور دال کی تخفیف ہے۔

سَنُؤْتِيهِمْ أَجْرًا میں حمزہ کے لیے یا اور باقی چھ کے لیے نون ہے۔

زُبُرًا میں یہاں اور اسراء (ع ۱) میں اور فِي الزَّبُورِ میں انبیاء (ع ۷) میں حمزہ کے لیے زُبُورًا اور فِي الزُّبُورِ ہے زا کے ضمہ سے اور باقی چھ کے لیے تینوں میں زا کا فتحہ ہے۔

اور اس سورۃ میں اختلافی یا آیت میں سے ایک یا بھی نہیں ہے۔

سُوْرَةُ الْمَائِدَةِ

شَنَآنُ قَوْمٍ میں دونوں جگہ حوع ۲ (ع ۲) میں ہیں ابن عامر اور ابوبکر کے لیے شَنْآنُ ہے نون کے سکون سے اور باقی ساڑھے پانچ کے لیے دونوں میں نون کا فتحہ ہے۔

اَنْ صَدُّوْكُمْ میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے ہمزہ کا کسرہ اور باقی پانچ کے لیے فتحہ ہے۔

وَالْمُحْصَنٰتُ اور اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ نساء (ع ۴) میں بیان ہو چکے ہیں۔

وَاَرْجُلَكُمْ میں نافع۔ ابن عامر حفص۔ کسائی کے لیے لام کا فتحہ ہے اور باقی ساڑھے تین ..... کے لیے لام کا کسرہ ہے۔

قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً میں حمزہ اور کسائی کے لیے قَسِيَّةً ہے الف کے حذف اور یا کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشدید سے اور باقی پانچ کے لیے قاف کے بعد الف اور یا کی تخفیف ہے۔

رُسُلُنَا (البقرہ ع ۱۳) میں بیان ہو چکا ہے۔

لِلسُّحْتِ میں تینوں جگہ (جن میں سے ایک یہاں اور دو ع ۱۰ میں ہیں) ابن کثیر، ابو عمرو، کسائی کے لیے لِلسُّحُتِ اور اَلسُّحُتَ ہے حا کے ضمہ سے اور باقی چار کے لیے تینوں میں حا کا سکون ہے۔

وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ سے وَالْجُرُوحَ تک کے پانچ کلمات (وَالْعَيْنَ وَالْأَنْفَ وَالْأُذُنَ وَالْجُرُوحَ) میں کسائی کے لیے وَالْعَيْنُ۔ وَالْأَنْفُ۔ وَالْأُذُنُ۔ وَالسِّنُّ وَالْجُرُوحُ ہے نون اور فا اور حا کے ضمہ سے اور ابن کثیر، ابو عمرو، ابن عامر کے لیے صرف الْجُرُوحَ میں حا کا ضمہ (اور باقی چار میں فتحہ ہے) اور باقی تین کے لیے پانچوں میں نون۔ فا۔ حا کا فتحہ ہے۔

وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ اور فِي أُذُنَيْهِ میں ہر جگہ نافع کے لیے وَالْأُذُنُ بِالْأُذُنِ اور فِي أُذُنِيهِ ہے ذال کے سکون سے اور باقی (چھ) کے لیے ذال کا ضمہ ہے۔

وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ میں حمزہ کے لیے وَلِيَحْكُمَ ہے لام کے کسرہ اور میم کے فتحہ سے اور باقی چھ کے لیے لام اور میم دونوں کا سکون ہے اور ورش اپنے قاعدہ کے موافق اَهل کے ہمزہ کی حرکت میم کو دیدیتے ہیں اور ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں جس سے وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيلِ ہو جاتا ہے۔

يَبْغُونَ میں ابن عامر کے لیے تا اور باقی چھ کے لیے یا ہے۔

وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا میں تین قراتیں ہیں ۱ حرمیان اور ابن عامر کے لیے يَقُولُ الَّذِينَ یا سے پہلے واو کے حذف اور لام کے ضمہ سے۔ ۲ ابو عمرو کے لیے وَيَقُولَ الَّذِينَ واو سے اور لام کے فتحہ سے ۳ باقی تین (کوفیین) کے لیے یا سے پہلے واو اور لام کا ضمہ ہے۔

مَنْ يَرْتَدَّ میں نافع۔ ابن عامر کے لیے مَنْ يَرْتَدِدْ ہے دو دالوں سے جن میں سے پہلی پر کسرہ اور دوسری کا سکون ہے اور باقی پانچ کے لیے ایک دال ہے جس پر تشدید اور فتحہ ہے۔

وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاءَ میں ابو عمرو اور کسائی کے لیے را کا کسرہ ہے (اور اس سے پہلے الف میں ابو عمرو اور ابو الحارث کے لیے ان کے قاعدہ کے موافق امالہ بھی ہے) اور باقی پانچ کے لیے را پر فتحہ ہے۔

وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ میں حمزہ کے لیے وَعَبُدَ الطَّاغُوتِ ہے با کے ضمہ اور تا کے کسرہ سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور باقی چھ کے لیے ہا اور تا دونوں کا فتحہ ہے۔

ع ۱۰ ۱۴ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ میں نافع۔ ابن عامر۔ ابوبکر کے لیے رِسٰلٰتِهٖ ہے لام کے بعد الف اور تا کے کسرہ سے جمع ہونے کی بنا پر اور ہا کا بھی کسرہ اور اس کا یا کے ساتھ صلہ ہے اور باقی ساڑھے چار کے لیے رِسَالَتَهٗ ہے لام کے بعد والے الف کے حذف اور تا کے فتحہ سے واحد ہونے کی بنا پر۔

اٰلَّا تَكُوْنَ میں ابوعمرو اور حمزہ و کسائی کے لیے نون کا ضمہ اور باقی چار کے لیے نون کا فتحہ ہے۔

وَاِذَا سَمِعُوْا

پارہ ۷

ع ۱۳ ۲ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ میں تین قراءتیں ہیں ۱ ابن ذکوان کے لیے عَقَّدْتُّمُ عین کے بعد الف اور قاف کی تخفیف سے ۲ ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے عٰقَدْتُّمُ الْاَيْمَانَ الف کے حذف اور قاف کی تخفیف سے ۳ باقی چار درمیان۔ ابوعمرو ہشام حفص کے لیے عَقَّدْتُّمُ ہے الف کے حذف اور قاف کی تشدید سے۔

ع ۱۳ ۳ فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا میں کوفیین کے لیے ہمزہ پر تنوین (دو پیش) اور مِثْلُ کے لام کا ضمہ ہے اور باقی جا کے لیے فَجَزَآءُ مِثْلِ مَا ہے یعنی ہمزہ پر ایک پیش اور لام کا کسرہ ہے۔

اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ میں نافع اور ابن عامر کے لیے اَوْ كَفَّارَةُ طَعَامِ ہے اضافت کے سبب تنوین کے حذف اور میم کے کسرہ سے اور باقی پانچ کے لیے تا پر تنوین اور طعام کے میم کا ضمہ ہے اور مَسٰكِيْنَ یہاں سب کے لیے بلا خلاف جمع کے صیغہ سے ہے۔

ع ۱۳ ۴ قِيْمًا لِّلنَّاسِ میں ابن عامر کے لیے قِيٰمًا لِّلنَّاسِ ہے یا کے بعد والے الف کے حذف سے اور باقی چھ کے لیے یا کے بعد الف ہے۔

مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ میں حفص کے لیے تا اور حا دونوں کا فتحہ ہے اور جب اس کلمے سے ابتدا (اعادہ) کرتے ہیں تو ہمزہ کا کسرہ (اِسْتَحَقَّ) پڑھتے ہیں اور باقی ساڑھے چھ کے لیے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنِ الَّذِیْنَ اسْتُحِقَّ ہے تا کے ضمہ اور حا کے کسرہ سے اور جب اس سے ابتدا (اعادہ) کرتے ہیں تو ہمزہ کا ضمہ اُسْتُحِقَّ پڑھتے ہیں۔

عَلَیْهِمُ الْاَوْلَیٰنِ میں ابوبکر اور حمزہ کے لیے عَلَیْهِمُ الْاَوْلَیْنِ ہے جمع کے صیغہ سے اور باقی سارے پانچ کے لیے اَلْاَوْلَیٰنِ ہے تثنیہ کے صیغہ سے۔

اَلْغُیُوْبِ میں ہر جگہ ابوبکر اور حمزہ کے لیے اَلْغُیُوْبِ ہے غین کے کسرہ سے اور باقی سارے پانچ کے لیے غین کا ضمہ ہے۔

اَلْقُدُّوْسِ بقرہ (ع۱۴) میں اور طَیْرًا آل عمران (ع۵) میں بیان ہو چکا ہے۔

اِلَّا سِحْرٌ میں یہاں اور ہود اور صف (ع۱) میں تینوں میں حمزہ اور کسائی کے لیے اِلَّا سِحْرٌ ہے سین کے بعد الف اور حا کے کسرہ سے اور باقی پانچ کے لیے سین کا کسرہ اور حا کا سکون ہے الف کے بغیر۔

هَلْ یَسْتَطِیْعُ رَبُّكَ میں کسائی کے لیے هَلْ تَسْتَطِیْعُ رَبَّكَ ہے یعنی یا کے بجائے تا ہے اور هَلْ کے لام کا اس میں ادغام ہے اور رَبُّكَ کی با کا فتحہ ہے اور باقی چھ کے لیے یا ہے اور با کا ضمہ ہے۔

اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا میں نافع۔ ابن عامر۔ عاصم کے لیے نون کا فتحہ اور زا پر تشدید ہے اور باقی چار کے لیے مُنْزِلُهَا ہے نون کے سکون اور زا کی تخفیف سے۔

هٰذَا یَوْمُ میں نافع کے لیے میم کا فتحہ اور باقی چھ کے لیے میم کا ضمہ ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آٹھ ہیں

۱ بِیَدِیَ اِلَیْكَ (ع۵) اس میں نافع۔ ابوعمرو حفص کے لیے فتحہ ہے۔ ۲ اِنِّیْ اَخَافُ (ع۱۱) ۳ لِیْ اَنْ اَقُوْلَ (ع۱۶) ان دونوں میں نافع۔ ابن کثیر۔ ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے ۴ اِنِّیْ اُرِیْدُ (ع۱۶) ۵ فَاِنِّیْ اُعَذِّبُهٗ (ع۱۶) ان دونوں میں نافع کے لیے فتحہ ہے ۶ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ (ع۱۶) اس میں نافع۔ ابوعمرو۔ ابن عامر حفص کے لیے فتحہ ہے۔

اور اس میں یائے زائدہ ایک ہے

وَاخْشَوْنِیْ (ع۴) اس کو ابوعمرو وصلاً ثابت رکھتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُورَۃُ الْاَنْعَام

مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ میں ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے مَنْ يَّصْرِفْ ہے یا کے فتحہ اور را کے کسرہ سے اور باقی ساڑھے چار کے لیے یا کا ضمہ اور را کا فتحہ ہے۔

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ میں حمزہ اور کسائی کے لیے یا اور باقی پانچ کے لیے تا ہے۔

فِتْنَتُهُمْ میں ابن کثیر۔ ابن عامر حفص کے لیے تا کا ضمہ اور باقی ساڑھے چار کے لیے تا کا فتحہ ہے (اور ان دونوں کو ملانے سے تین قراتیں ہو جاتی ہیں ۱ نافع۔ ابوعمرو۔ ابوبکر کے لیے لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ ۲ ابن کثیر۔ ابن عامر حفص کے لیے لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ ۳ حمزہ اور کسائی کے لیے لَمْ يَكُنْ فِتْنَتُهُمْ)

وَاللّٰهِ رَبِّنَا میں حمزہ اور کسائی کے لیے با کا فتحہ اور باقی پانچ کے لیے با کا کسرہ ہے۔

وَلَا نُكَذِّبَ وَنَكُوْنَ میں تین قراتیں ہیں ۱ حفص وحمزہ کے لیے با اور نون دونوں کا فتحہ ۲ ابن عامر کے لیے وَلَا نُكَذِّبُ وَنَكُوْنَ (نُكَذِّبُ میں با کے ضمہ اور وَنَكُوْنَ میں نون کے فتحہ سے) ۳ باقی ساڑھے چار کے لیے وَلَا نُكَذِّبُ وَنَكُوْنُ دونوں میں با اور نون کے ضمہ سے۔

وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ میں ابن عامر کے لیے وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ ہے وا کے بعد ایک لام اور تا کے کسرہ سے اور باقی چھ کے لیے دو لام ہیں (جن میں سے دوسرے کا دال میں ادغام ہے) اور تا کا ضمہ ہے۔

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ میں یہاں اور اعراف (۱۶) میں نافع۔ ابن عامر حفص کے لیے تا اور باقی ساڑھے چار کے لیے دونوں میں یا ہے۔

لَا يُكَذِّبُوْنَكَ میں نافع اور کسائی کے لیے لَا يُكْذِبُوْنَكَ ہے کاف کے سکون اور ذال کی تخفیف سے۔ اور باقی (پانچ) کے لیے کاف کا فتحہ اور ذال پر تشدید ہے۔

اَرَءَيْتَكُمْ اور اَرَءَيْتُمْ۔ اَرَءَيْتَ اور اَفَرَءَيْتَ اور اَفَرَءَيْتُمْ وغیرہ میں جب ان میں را سے پہلے ہمزہ ہو یعنی رَءَيْتَ۔ رَءَيْتُمْ نہ ہو نافع کے لیے چاروں میں را کے بعد والے ہمزہ کی تسہیل ہے (اور ورش کے لیے ہمزہ کا الف سے ابدال اور اس میں مد بھی ہے یعنی اَرَاَيْتَكُمْ۔ اَفَرَاَيْتَ اور کسائی کے لیے اَرَيْتَكُمْ۔ اَرَيْتُمْ ہے ہمزہ کے حذف سے اور ہمزہ چاروں میں صرف وقفاً

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نافع کی طرح ہیں اور باقی پانچ کے لیے ہمزہ کی تحقیق ہے۔

فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ میں یہاں اور اعراف (ع۱۲) اور قمر (ع۱) اور فُتِّحَتْ انبیاء (ع۶) میں چاروں میں ابن عامر کے لیے فَتَّحْنَا۔ فُتِّحَتْ ہے تا کی تشدید سے اور باقی چھ کے لیے چاروں میں تا کی تخفیف ہے۔

بِالْغُدْوَةِ میں یہاں اور کہف (ع۴) میں دونوں میں ابن عامر کے لیے بِالْغُدُوَّةِ ہے غین کے ضمہ دال کے سکون (اور اس کے بعد فتحہ والے واو) سے (الف کے بغیر) اور باقی چھ کے لیے غین کا فتحہ اور دال کے بعد الف ہے واو کے بغیر (یعنی ان کے لیے واو صرف لکھنے میں آتا ہے پڑھا نہیں جاتا)

اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ اور فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ میں تین قراتیں ہیں ۱ ابن عامر عاصم کے لیے اَنَّهٗ۔ فَاَنَّهٗ دونوں میں ہمزہ کے فتحہ سے ۲ نافع کے لیے اَنَّهٗ۔ فَاِنَّهٗ اول میں ہمزہ کے فتحہ اور ثانی میں کسرہ سے ۳ باقی چار کے لیے دونوں میں اِنَّهٗ۔ فَاِنَّهٗ دونوں میں ہمزہ کا کسرہ۔

وَلِتَسْتَبِيْنَ میں ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے یا اور باقی ساڑھے چار کے لیے تا ہے

سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ میں نافع کے لیے لام کا فتحہ اور باقی چھ کے لیے لام کا ضمہ ہے

يَقُصُّ الْحَقَّ میں حرمیان اور عاصم کے لیے قاف کا ضمہ اور (اس کے بعد صاد اور اس پر تشدید اور ضمہ ہے اور باقی چار کے لیے يَقْضِ الْحَقَّ (قاف کے سکون اور اس کے بعد ضاد اور اس کے کسرہ سے تشدید کے بغیر اور رسم الخط کی پیروی کے سبب وقف سب کے لیے اس میں اور اس کے ہم شکل الفاظ میں یا کے بغیر ہوگا (پس یہاں وقف ضاد پر ہوگا یعنی يَقْضِ)

تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا میں یہاں اور اِسْتَهْوَتْهُ (ع۱۴) میں دونوں میں حمزہ اور کسائی کے لیے تَوَفّٰهُ۔ اِسْتَهْوٰهُ ہے فا اور واو کے بعد الف سے تا کے بغیر اور اس الف میں امالہ بھی ہے اور باقی پانچ کے لیے دونوں میں (فا اور واو کے بعد تا ئے ساکنہ ہے۔

وَخِيْفَةً میں یہاں اور اعراف (ع۱۲) میں ابوبکر کے لیے خا کا کسرہ اور باقی ساڑھے چھ کے لیے خا کا ضمہ ہے۔

لَئِنْ اَنْجٰىنَا میں کو نین کے لیے جیم کے بعد الف ہے یا اور تا کے بغیر اور باقی چار کے لیے لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا ہے (جیم کے بعد) یا (ئے ساکنہ) اور (فتحہ والی) تا سے اور ان دونوں کے درمیان الف بھی نہیں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيكُمْ میں ہشام اور کوفیین کے لیے نون کا فتحہ اور جیم پر تشدید ہے اور باقی سارے قرا کے لیے يُنْجِيكُمْ ہے نون کے سکون اور جیم کی تخفیف سے (اور نون میں اخفا بھی کرتے ہیں)

وَإِمَّا يُنْسِيَنَّكَ میں ابن عامر کے لیے يُنَسِّيَنَّكَ ہے نون کے فتحہ اور سین کی تشدید سے اور باقی چھ کے لیے نون کا سکون اور (اس میں اخفا اور) سین کی تخفیف ہے۔

رَاٰ كَوْكَبًا۔ رَاٰ اَيْدِيَهُمْ۔ رَاٰهُ۔ فَرَاٰهُ اور اسی طرح وہ رَا جو تلفظ میں ان کا ہم شکل ہو اور یا سے بدلے ہوئے الف کے بعد ساکن منفصل نہ ہو (بلکہ حرکت والا حرف ہو اسم ظاہر میں ہو جو سات جگہ آیا ہے ۱؎ یہاں ۲؎ ہود ۳؎ ۴؎ یوسف ۵؎ ۶؎ نجم ۷؎ میں خواہ ضمیر میں ہو جو نو جگہ آیا ہے) اس میں چار قرا ہیں ۱؎ ابن ذکوان۔ ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے را اور حمزہ دونوں کا امالہ محضہ لیکن نقاش اخفش سے (اور وہ ابن ذکوان سے) نقل کرتے ہوئے اس رَا کو (امالہ سے) مستثنیٰ کرتے ہیں جس کے بعد ضمیر ہو (جو تین کلمات میں نو جگہ آیا ہے ۱؎ رَاٰكَ انبیاء ع ۳؎ رَاٰهَا نمل ع و قصص ع ۹؎ رَاٰهُ نمل ع و فاطر و صفت ع و نجم ع و تکویر و علق) پس اس میں را اور حمزہ دونوں کا فتحہ پڑھتے ہیں اور میں نے فارسی سے اور انہوں نے نقاش سے دونوں کا فتحہ ہی پڑھا ہے اور مجھے ابوالفتح نے بھی فتحہ ہی پڑھایا ہے جس کو انہوں نے عبدالباقی سے اور انہوں نے اپنے شیوخ سے اور ان حضرات نے نقاش سے اور انہوں نے اخفش سے پڑھا ہے (یہ وہ ہے جو تیسیر کے موجودہ مطبوعہ اور قلمی نسخہ میں ہے جس سے یہ نکلتا ہے کہ رَاٰكَ۔ رَاٰهَا۔ رَاٰهُ میں نو کی نو جگہ ابن ذکوان کے لیے نقاش سے دونوں حرفوں کا صرف فتحہ ہے پس امالہ زیادات میں سے ہوگا اور علی قاریؒ نے بھی یہی بیان کیا ہے کہ ضمیر والے رَا میں نقاش نے اخفش سے دونوں حرفوں کا فتحہ اور ابن اخرم نے دونوں کا امالہ روایت کیا ہے اور یہی مطلب صاف اور بے غبار ہے جس سے پوری عبارت کا مفہوم درست ہو جاتا ہے لیکن نشر و اتحاف میں اس کا عکس درج ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ تیسیر میں نقاش سے دونوں حرفوں کا صرف امالہ ہے اور دونوں کا فتحہ ابن اخرم سے ہے اور ارشاد المرید میں علی ضباع بھی یہی کہتے ہیں کہ اس قسم میں فتحہ زیادات میں سے ہے۔ خیال یہ ہے کہ یہ اختلاف تیسیر کے نسخوں کے مختلف ہونے کی بنا پر ظہور میں آیا ہے اور علی قاریؒ کو بھی وہی نسخہ ملا ہوگا جو اس وقت ہمارے ہاتھوں میں ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نقاش سے فتحہ ہے پس امالہ زیادات میں سے ہوگا۔ اور جو نسخے صاحب نشر اور اتحاف کے مطالعہ میں آئے ہوں گے ان میں وَاسْتَثْنَى النَّقَّاشُ عَنِ الْاَخْفَشِ کے بجائے وَاسْتَثْنَى ابْنُ الْاَخْرَمِ عَنِ الْاَخْفَشِ ہوگا اور غالباً یہی صحیح بھی ہے کیونکہ صاحب نشر روایات کی پوری چھان بین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں پس اگر روایت اس کے خلاف ہوتی تو اس پر ضرور تنبیہ فرماتے) ۲ ابو عمرو کے لیے صرف ہمزہ میں امالہ (محضہ اور رامیں فتح) اور ابو شعیب سوسی سے حمزہ کی طرح را اور ہمزہ دونوں کا امالہ بھی منقول ہے (لیکن یہ صحیح نہیں) ۳ ورش کے لیے (دونوں قسموں میں) سب جگہ را اور ہمزہ دونوں کا امالہ بین بین (اور قاعدہ کے موافق بدل کی تینوں وجوہ بھی ہوں گی اور جوں کہ سَرَا میں ان کے لیے فتحہ قطعاً نہیں ہے اس لیے اس میں فَتَلَقّٰٓی اٰدَمُ کی طرح امالہ کے ساتھ توسط وطول اور فتحہ کے ساتھ قصر وطول چار وجوہ نہ ہوں گی بلکہ تین ہوں گی اور سب امالہ کے ساتھ ہوں گی۔ ۴ اور باقی راڑھائی قالون۔ ابن کثیر ہشام حفص کے لیے سب جگہ را اور ہمزہ دونوں کا فتح ہے۔

اور اگر سَرَا میں با (سے بدلے ہوئے الف) کے بعد ساکن منفصل آ جائے (جو وقف کرنے کی صورت میں سَرَا سے جدا ہو جاتا ہو جیسے سَرَأَ الْقَمَرَ اور سَرَأَ الشَّمْسَ وغیرہ (جو جو جگہ آیا ہے ۱ یہاں ۲ و ۳ نحل ع ۱۶ میں ۵ کہف ع ۶ میں ۶ احزاب ع ۴ میں) تو اس میں دو قراتیں ہیں ۱ ابو بکر اور حمزہ کے لیے صرف را کا امالہ (محضہ اور ہمزہ کا فتح) ۲ باقی ساڑھے پانچ کے لیے را اور ہمزہ دونوں کا فتح اور اس کا یہ حکم وصل کی حالت میں ہے پس اگر سَرَا پر وقف کر دینے کے سبب ساکن سے جدا ہو جائے تو اس میں بھی اختلاف اسی طرح ہوگا جس طرح ابھی سَرَا کَوْکَبًا میں بیان ہو چکا ہے (یعنی وقفاً اس سَرَا میں بھی وہی چار قراتیں ہوں گی جو اوپر گزریں اور ابن ذکوان کے لیے بھی دونوں حرفوں میں صرف امالہ ہوگا ضمیر والے سَرَا کی طرح دو وجہ نہ ہوں گی) اور ضعف نے یحییٰ سے اور انہوں نے ابو بکر سے اور اکثر حضرات نے سوسی سے پہلے (سَرَا) کی طرح اس (ساکن منفصل والے سَرَا) میں بھی را اور ہمزہ دونوں کے فتحہ کا امالہ نقل کیا ہے۔ ابو عمرو دانی کہتے ہیں کہ میں نے ابو بکر اور سوسی دونوں کی روایت میں اس قسم میں دونوں کا امالہ بھی پڑھا ہے اور ابو حمدون اور ابو عبد الرحمٰن نے یزیدی سے پہلے سَرَا کی طرح اس قسم میں بھی صرف ہمزہ کے فتحہ کا امالہ روایت کیا ہے اور یہ سب روایتیں صحیح اور قابل عمل ہیں (نتیجہ یہ کہ جس سَرَا کے بعد متحرک حرف ہو ظاہر ہو خواہ ضمیر جیسے سَرَا کَوْکَبًا۔ سَرَاهُ اس میں سوسی کے لیے دو وجوہ ہیں ۱ را کا فتحہ ہمزہ کا امالہ اور یہی صحیح ہے ۲ دونوں کا امالہ یہ طرق کے خلاف ہے اور ساکن منفصل والے سَرَا میں سوسی سے چار وجوہ ہیں ۱ را اور ہمزہ دونوں کا فتحہ اور یہی صحیح ہے ۲ دونوں کا امالہ ۳ را کا فتحہ ہمزہ کا امالہ ۴ نمبر تین کا عکس یہ تینوں روایتیں طرق کے خلاف ہیں گو فی نفسہ صحیح ہوں پس تیسیر کے طرق سے صرف پہلی وجہ پڑھی جائے گی اور ابو بکر کے لیے ساکن منفصل والے سَرَا میں دو وجوہ ہیں ۱ را کا امالہ ہمزہ کا فتحہ اور یہی صحیح ہے ۲ دونوں کا امالہ یہ طرق کے خلاف ہے)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ سَرَا کی قسموں اور ان کی صحیح وجوہ میں

سَرَا کے بعد والا حرف یا تو متحرک ہوتا ہے یا ساکن اور متحرک اسم ظاہر میں بھی ہوتا ہے اور ضمیر میں بھی اور ساکن منفصل بھی ہوتا ہے جو وقفاً سَرَا سے جدا ہو جاتا ہے جیسے سَرَا الْقَسَمَ سے سَرَا اور متصل و لازم بھی ہوتا ہے جو کسی وقت بھی جدا نہیں ہوتا جیسے سَرَأْتُ۔ سَرَأْتُ۔ سَرَأْتَ پس اس کی کل چار قسمیں ہو گئیں ۱ وہ سَرَا جس کے بعد متحرک ہو اور اسم ظاہر ہو اور یہ سات جگہ آیا ہے ۲ وہ سَرَا جس کے بعد متحرک ہو لیکن ضمیر ہو یہ تین کلموں میں ہے جو نو جگہ آئے ہیں ان دونوں قسموں میں وہی چار قراتیں ہیں جو اوپر لکھی گئیں لیکن دوسری قسم کے نو کلمات میں ابن ذکوان کے لیے دو وجوہ ہیں ۱ سرا اور ہمزہ دونوں کا امالہ ۲ دونوں کا فتحہ اور پہلی قسم میں ان کے لیے دونوں حرفوں کا صرف امالہ ہے ۳ وہ سَرَا جس کے بعد ساکن منفصل ہو جو چھ جگہ آیا ہے اس میں صرف ابوبکر اور حمزہ کے لیے فقط را کا امالہ ہے ۴ وہ سَرَا جس کے بعد ساکن لازم ہو اس میں سب کے لیے وقف و وصل دونوں حالتوں میں دونوں حرفوں کا فتحہ ہے

اَتُحَاجُّوْنِّيْ میں نافع۔ ابن ذکوان کے لیے اَتُحَاجُّوْنِيْ ہے نون کی تخفیف سے اور ہشام کے لیے تخفیف و تشدید دونوں ہیں اور باقی (پانچ) کے لیے صرف تشدید ہے۔

نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ میں یہاں اور یوسف (ع) میں دونوں میں کوفیین کے لیے تاء پر تنوین دو زبر ہیں اور باقی چار کے لیے دونوں میں دَرَجٰتِ مَنْ نَّشَآءُ ہے تنوین کے بغیر تاء کے ایک زبر سے۔

وَالْيَسَعَ میں یہاں اور ص (ع) میں دونوں میں حمزہ اور کسائی کے لیے وَاللَّيْسَعَ ہے دو لاموں سے جن میں سے دوسرے پر تشدید اور فتحہ اور یا کا سکون ہے اور باقی پانچ کے لیے دونوں میں ایک لام اور اس کا سکون اور یا پر فتحہ ہے۔

فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ میں چار قراتیں ہیں ۱ ابن ذکوان کے لیے فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهِ یعنی ھا کا کسرہ اور اس کا یا کے ساتھ صلہ ہے (اور قصیدہ میں عدم صلہ ھا کا پڑا زبر بھی درج ہے جو نشر کے طرق سے بھی نادر و قلیل ہے پھر تیسیر کے طرق کا تو ذکر ہی کیا ہے پس اس میں ابن ذکوان کے لیے صلہ ہی صحیح ہے) ۲ ہشام کے لیے فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهِ صلہ کے بغیر ھا کے پڑے زبر سے ۳ حمزہ اور کسائی کے لیے وصلاً فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِ۔ ھا کے حذف سے اور وقفاً ھا کو ساکن کر کے ثابت رکھتے ہیں۔ ۴ باقی چار دونوں حالتوں میں ھا کو ساکن کر کے ثابت رکھتے ہیں۔

يَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ يُبْدُوْنَهَا وَيُخْفُوْنَ تینوں میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا اور باقی پانچ کے لیے تینوں میں تا ہے۔

وَلِيُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى میں ابوبکر کے لیے یا اور باقی ساڑھے چھ کے لیے تا ہے۔

لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ میں نافع حفص کسائی کے لیے نون کا فتحہ ہے اور باقی ساڑھے چار کے لیے نون کا ضمہ ہے۔

اَلْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ اور اَلْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ (میں یا کی تشدید و تخفیف کا اختلاف) آل عمران (ع ۴) میں بیان ہو چکا ہے۔ ع ۱۲ ۱۸

وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا میں کوفیین کے لیے جَعَلَ فَعَلَ کے وزن پر ہے اور اَلَّيْلَ میں لام کا فتحہ ہے اور باقی چار کے لیے وَجٰعِلُ الَّيْلِ ہے یعنی جٰعِلٌ۔ فَاعِلٌ کے وزن پر ہے اور اَلَّيْلِ میں دوسرے لام کا کسرہ ہے۔

فَمُسْتَقَرٌّ میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے قاف کا کسرہ اور باقی پانچ کے لیے قاف کا فتحہ ہے۔

اِلٰى ثَمَرِهٖ۔ مِنْ ثَمَرِهٖ دونوں موقعوں میں یہاں (یعنی ع ۱۲ اور ع ۱۳ میں) اور (مِنْ ثَمَرِهٖ) یٰسٓ (ع ۴) میں تینوں میں حمزہ اور کسائی کے لیے ثُمُرِهٖ ہے ثا اور میم دونوں کے ضمہ سے اور باقی پانچ کے لیے تینوں میں ثا اور میم کا فتحہ ہے۔

وَخَرَقُوْا میں نافع کے لیے وَخَرَّقُوْا ہے را کی تشدید سے اور باقی چھ کے لیے را کی تخفیف ہے۔

دَرَسْتَ میں تین قراتیں ہیں ۱ ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے دٰرَسْتَ دال کے بعد الف اور سین کے سکون اور تا کے فتحہ سے ۲ ابن عامر کے لیے دَرَسْتَ الف کے حذف سین کے فتحہ اور تا کے سکون سے ۳ باقی چار کے لیے دَرَسْتَ الف کے حذف سین کے سکون اور تا کے فتحہ سے۔ ع ۱۳ ۱۹

اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے ہمزہ کا کسرہ ہے اور ابوبکر کے لیے اِنَّ کے ہمزہ کا کسرہ اور فتحہ دونوں وجوہ ہیں اور باقی ساڑھے چار کے لیے ہمزہ کا فتحہ ہے۔

لَا يُؤْمِنُوْنَ میں ابن عامر اور حمزہ کے لیے تا اور باقی پانچ کے لیے یا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَلَوْ اَنَّنَا

پارہ ۸

ع ۱۴

كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا میں نافع۔ ابن عامر کے لیے قِبَلًا ہے قاف کے کسرہ اور با کے فتحہ سے اور باقی پانچ کے لیے قاف اور با دونوں کا ضمہ ہے۔

اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ میں ابن عامر اور حفص کے لیے نون کا فتحہ اور زا پر تشدید ہے اور باقی ساڑھے پانچ کے لیے مُنْزَلٌ ہے نون کے سکون (ادر اخفا) اور زا کی تخفیف سے

كَلِمَتُ رَبِّكَ میں کوفیین کے لیے واحد کا صیغہ ہے میم کے بعد و لے الف کے بغیر اور باقی چار کے لیے كَلِمٰتُ ہے جمع کے صیغہ سے میم کے بعد الف کے ساتھ۔

لَيُضِلُّوْنَ میں یہاں اور لِيُضِلُّوْا یونس (ع۹) میں دونوں جگہ کوفیین کے لیے یا کا ضمہ اور باقی چار کے لیے دونوں میں یا کا فتحہ ہے۔

وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ میں نافع اور کوفیین کے لیے فا اور صاد دونوں کا فتحہ ہے اور باقی تین کے لیے فُصِّلَ ہے فا کے ضمہ اور صاد کے کسرہ سے۔

مَا حَرَّمَ میں نافع اور حفص کے لیے حا اور را دونوں کا فتحہ ہے اور باقی ساڑھے پانچ کے لیے حُرِّمَ ہے حا کے ضمہ اور را کے کسرہ سے (پس ان دونوں میں تین قراتیں ہوگئیں ۱ نافع اور حفص کے لیے فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ ۲ ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حُرِّمَ ۳ باقی تین نفر والوں کے لیے فُصِّلَ لَكُمْ مَّا حُرِّمَ۔

ع ۱۵

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا میں یہاں اور اَلْاَرْضُ الْمَيْتَةُ یٰسٓ (ع۴) میں اور لِّبَلْدَةً مَّيْتًا حجرات (ع۲) میں تینوں میں نافع کے لیے مَيِّتًا اور اَلْمَيِّتَةُ ہے یا کی تشدید سے اور باقی چھ کے لیے تینوں میں یا کا سکون اور تخفیف ہے۔

يَجْعَلْ رِّسَالَتَهٗ میں ابن کثیر اور حفص کے لیے واحد کا صیغہ ہونے کی بنا پر لام کے بعد والے الف کا حذف اور تا کا فتحہ (اور حا کا اُلٹا پیش) ہے اور باقی ساڑھے پانچ کے لیے جمع ہونے کی بنا پر رِسٰلٰتِهٖ ہے لام کے بعد الف اور تا کے کسرہ (اور حا کے کھڑے زبر) سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضَيِّقًا میں یہاں اور فرقان (ع۲) میں ابن کثیر کے لیے ضَيْقًا ہے یا کے سکون اور تخفیف سے اور باقی چھ کے لیے دونوں میں یا پر تشدید اور کسرہ ہے۔

حَرَجًا میں نافع۔ ابوبکر کے لیے را کا کسرہ اور باقی ساڑھے پانچ کے لیے را کا فتحہ ہے۔

كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ میں تین قراتیں ہیں ۱ ابن کثیر کے لیے يَصْعَدُ صاد کے سکون اور الف کے حذف اور صاد و عین دونوں کی تخفیف سے ۲ ابوبکر کے لیے يَصَّعَّدُ صاد کی تشدید اور فتحہ اور اس کے بعد الف اور عین کی تخفیف سے ۳ باقی ساڑھے پانچ کے لیے صاد اور عین دونوں پر تشدید ہے الف کے بغیر۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ میں یہاں اور یہ اس سورۃ کا دوسرا (يَحْشُرُهُمْ) ہے اور یونس کے دوسرے (يَحْشُرُهُمْ) میں (جو ع۹ میں ہے) اور وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ ثُمَّ يَقُولُ (ع۱۴) میں يَحْشُرُهُمْ کے تمام (تینوں) کلمات میں اور ثُمَّ يَقُولُ چاروں میں حفص کے لیے یا اور باقی ساڑھے چھ کے لیے چاروں میں نون ہے (اور انعام و یونس کے پہلے نَحْشُرُهُمْ میں جو ع۱۴ میں ہے ساتوں کے لیے نون ہے)

عَمَّا يَعْمَلُونَ میں ابن عامر کے لیے تا اور باقی چھ کے لیے یا ہے۔

عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ اور مَكَانَتِهِمْ میں ہر پانچ جگہ ابوبکر کے لیے مَكَانَتِكُمْ اور مَكَانَتِهِمْ ہے جمع کے صیغہ اور نون کے بعد الف سے اور باقی ساڑھے چھ کے لیے واحد ہونے کی بنا پر نون کے بعد والے الف کا حذف ہے۔

مَنْ تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ میں یہاں اور قصص (ع۷) میں حمزہ اور کسائی کے لیے يَكُونُ ہے یا سے اور باقی پانچ کے لیے تا ہے۔

وَكَذَٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ میں ابن عامر کے لیے زُيِّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلُ أَوْلَادَهُمْ شُرَكَائِهِمْ ہے۔ یعنی زَيَّنَ میں زا کا ضمہ یا کا کسرہ اور قَتْلَ میں لام کا ضمہ اور أَوْلَادَهُمْ میں دال کا فتحہ (ھا کا ضمہ) اور شُرَكَاؤُهُمْ میں ہمزہ اور ھا دونوں کا کسرہ ہے اور باقی چھ کے لیے زَيَّنَ میں زا اور یا دونوں کا فتحہ اور قَتْلَ میں لام کا فتحہ اور أَوْلَادِهِمْ میں دال اور ھا کا کسرہ اور شُرَكَاؤُهُمْ میں ہمزہ اور ھا کا ضمہ ہے۔

بِزَعْمِهِمْ میں دونوں جگہ کسائی کے لیے زا کا ضمہ اور باقی چھ کے لیے زا کا فتحہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاِنْ تَكُنْ میں ابن عامر اور ابوبکر کے لیے وَاِنْ تَكُنْ ہے تا سے اور باقی ساڑھے پانچ کے لیے یا ہے۔

مَيْتَةً میں ابن کثیر اور ابن عامر کے لیے تا کے دو پیش اور باقی پانچ کے لیے تا کے زبر ہیں۔ (پس ان دونوں میں چار قراتیں ہوگئیں ۱ ابن عامر کے لیے وَاِنْ تَكُنْ مَّيْتَةٌ ۲ ابوبکر کے لیے وَاِنْ تَكُنْ مَّيْتَةٌ ۳ ابن کثیر کے لیے وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةٌ ۴ باقی ساڑھے چار کے لیے وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً)

اَلَّذِيْنَ قَتَلُوْا (میں تا کی تشدید اور تخفیف کا اختلاف) آل عمران (ع۱۹) میں بیان ہو چکا ہے۔

يَوْمَ حَصَادِهٖ میں ابوعمرو۔ ابن عامر۔ عاصم کے لیے حا کا فتحہ اور باقی چار کے لیے کسرہ ہے۔

وَمِنَ الْمَعْزِ میں نافع اور کوفیین کے لیے عین کا سکون ہے اور باقی تین (نفر[1]) کے لیے وَمِنَ الْمَعَزِ ہے عین کے فتحہ سے۔

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ (میں طا کا ضمہ و سکون) بقرہ (ع۲۶) میں بیان ہو چکا ہے۔

اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ میں ابن کثیر۔ ابن عامر۔ حمزہ کے لیے اَنْ تَكُوْنَ ہے تا سے اور باقی چار کے لیے یا ہے۔

مَيْتَةً میں ابن عامر کے لیے تا کا ضمہ اور باقی چھ کے لیے فتحہ ہے (پس اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً میں تین قراتیں ہوگئیں ۱ ابن کثیر اور حمزہ کے لیے اَنْ تَكُوْنَ مَيْتَةٌ ۲ ابن عامر کے لیے اَنْ تَكُوْنَ مَيْتَةٌ ۳ باقی چار کے لیے اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً)

تَذَكَّرُوْنَ میں ہر جگہ جب کہ یہ ایک تا سے لکھا ہوا ہو حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے ذال کی تخفیف ہے اور باقی ساڑھے چار کے لیے تَذَّكَّرُوْنَ ہے ذال کی تشدید ہے۔

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ میں حمزہ اور کسائی کے لیے ہمزہ کا کسرہ اور باقی پانچ کے لیے فتحہ ہے اور ان میں سے ابن عامر کے لیے نون کی تخفیف اور اس کا سکون ہے اور باقی چار کے لیے نون پر تشدید اور فتحہ ہے (پس اس میں تین قراتیں ہوگئیں ۱ حمزہ اور کسائی کے لیے وَاِنَّ هٰذَا ۲ ابن عامر کے لیے وَاَنْ هٰذَا ۳ باقی چار کے لیے وَاَنَّ هٰذَا)

دونوں موقعوں میں يَصْدِفُوْنَ (کے صاد کا اشمام) نساء (ع۲۱) میں بیان ہو چکا ہے۔

[1] نفر ایک رمز ہے جسکو علامہ شاطبی نے ابن عامر۔ حمزہ اور کسائی کے لئے مقرر کیا ہے۔ ۱۲ منہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ میں یہاں اور نمل (ع) میں حمزہ اور کسائی کے لیے اَنْ یَّاْتِیَهُمْ ہے یا سے اور باقی پانچ کے لیے تا ہے۔

فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ میں یہاں اور روم (ع) میں حمزہ اور کسائی کے لیے فَرَّقُوْا ہے (فا کے بعد الف اور را کی تخفیف سے اور باقی پانچ کے لیے الف کا حذف اور را پر تشدید ہے۔

دِيْنًا قِيَمًا میں کوفیین کے لیے قاف کا کسرہ اور یا کا فتحہ اور اس کی تخفیف ہے اور باقی چار کے لیے قَيِّمًا ہے قاف کے فتحہ اور یا کے کسرہ اور تشدید سے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آٹھ آٹھ ہیں

۱ اِنِّیْ اَخَافُ (ع) میں اور ۲ اِنِّیْ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ (ع) میں ان دونوں میں حرمیان اور ابو عمرو کے لیے یا کا فتحہ ہے ۳ اِنِّیْ اُمِرْتُ (ع) ۴ اور قُلْ اِنِّیْ هَدٰىنِیْ (ع) ان دونوں میں نافع کے لیے یا کا فتحہ ہے ۵ وَجَّهْتُ لِلَّذِیْ (ع) اس میں نافع۔ ابن عامر۔ حفص کے لیے فتحہ ہے ۶ صِرَاطِیْ مُسْتَقِيْمًا (ع) اس میں ابن عامر کے لیے فتحہ ہے ۷ تَرَكَ اِلٰى صِرَاطِیْ (ع) اس میں نافع اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۸ وَمَحْيَایَ (ع) اس میں نافع (قالون) کے لیے سکون (اور مدلازم) ہے اور ورش کے لیے یا کا سکون (مع مدلازم) اور فتحہ دونوں ہیں اور مجھے ابن خاقان نے اس میں سکون ہی پڑھایا ہے اور اس کو انھوں نے اپنے شیوخ سے نقل کیا ہے اور میں سکون ہی کو اختیار کرتا ہوں کیونکہ ہم سے احمد بن عمر بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم سے احمد بن ابراہیم نے بیان کیا اور وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ابو بکر بن سہل نے بیان کیا اور وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ابوالازہر نے بیان کیا جس کو انھوں نے ورش سے اور ورش نے نافع سے نقل کیا ہے کہ وَمَحْيَایَ میں یا کا سکون ہے ابوالازہر کہتے ہیں کہ مجھے عثمان بن سعید (ورش) نے یہ حکم دیا ہے کہ مَثْوَایَ کی طرح اس یا کو بھی فتحہ سے پڑھوں اور یہ فرمایا ہے کہ یہ نحوی قاعدہ کے زیادہ موافق ہے (کیونکہ الف کے بعد سب جگہ یا پر فتحہ ہی آتا ہے) اور ہم سے خلف بن ابراہیم معلم نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم سے احمد بن اسامہ نے بیان کیا جس کو انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے یونس سے اور یونس نے ورش سے اور ورش نے نافع سے نقل کیا ہے کہ وَمَحْيَایَ میں یا کا سکون اور وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ میں یا کا فتحہ ہے۔ یونس کہتے ہیں کہ مجھ سے عثمان (ورش) نے کہا کہ مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ تم وَمَحْيَایَ میں یا کا فتحہ پڑھو اور وَمَمَاتِیْ میں یا کا سکون پڑھو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو عمرو دانیؒ کہتے ہیں کہ ورش کا یہ قول دلیل ہے اس پر کہ وہ نافع سے تو سکون روایت کرتے ہیں لیکن اپنی ذاتی رائے سے فتحہ کو پسندیدہ سمجھتے ہیں (جیسا کہ باقی چھ کی قراءۃ ہے) اور اس سورۃ میں یائے زائدہ ایک ہے جو وَقَدْ هَدٰنِیْ (ع) میں ہے اس کو ابو عمرو بصری رحمہ اللہ وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْاَعْرَاف

قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ میں ابن عامر کے لیے يَتَذَكَّرُوْنَ ہے یعنی تا سے پہلے یا زیادہ کرتے ہیں اور باقی (چھ) تا سے پہلے یا زیادہ نہیں کرتے (اور ذال کی تخفیف اور تشدید میں یہ سب اپنے اس قاعدہ پر ہیں جو باقی انعام (ع) میں گزرا ہے)

وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ میں یہاں اور كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ زخرف (ع) میں دونوں میں ابن ذکوان۔ حمزہ اور کسائی کے لیے تَخْرُجُوْنَ ہے تا کے فتحہ اور را کے ضمہ سے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے دونوں میں تا کا ضمہ اور را کا فتحہ ہے۔

وَلِبَاسُ التَّقْوٰى میں نافع۔ ابن عامر کسائی کے لیے سین کا فتحہ ہے اور باقی (چار) کے لیے سین کا ضمہ ہے۔

خَالِصَةً میں نافع کے لیے تا کے دو پیش اور باقی (چھ) کے لیے تا کے دو زبر ہیں۔

وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ میں ابو بکر کے لیے یا ہے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے تا ہے۔

لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ میں تین قراءتیں ہیں ۱۔ ابو عمرو کے لیے لَا تُفْتَحُ تا (اور فا کے سکون) اور (دوسری تا کی تخفیف سے ۲۔ حمزہ اور کسائی کے لیے لَا يُفْتَحُ يا سے (اور فا کے سکون اور (تا کی تخفیف سے ۳۔ باقی (چار) کے لیے لَا تُفَتَّحُ تا سے (اور فا کے فتحہ) اور (تا کی تشدید سے۔

وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ میں ابن عامر کے لیے فَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ ہے واو کے بغیر اور باقی (چھ) کے لیے وَمَا ہے واو سے۔

قَالُوْا اور قُلْ نَعَمْ میں ہر چار جگہ کسائی کے لیے نَعِمْ ہے عین کے کسرہ سے اور باقی

ع ۱۰ ع ۱۱ ع ۱۲ ع ۱۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(چھ) کے لیے عین کا فتحہ ہے۔

اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ میں ہزمی۔ ابن عامر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ ہے نون کی تشدید (اور فتحہ) اور تا کے فتحہ سے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے نون کی تخفیف اور سکون (اور اس کا لام میں ادغام) اور تا کا ضمہ ہے۔

يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ میں یہاں اور رعد (ع ۱) میں ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے يُغَشِّي الَّيْلَ النَّهَارَ ہے (غین کے فتحہ اور شین کی تشدید سے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے (غین کا سکون اور شین کی) تخفیف ہے۔ ع ۱۴

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ چاروں میں ابن عامر کے لیے سین اور را اور میم اور تا کا ضمہ ہے اور باقی (چھ) کے لیے چاروں حرفوں کا نصب ہے جو اول کے تین میں فتحہ سے اور مُسَخَّرٰتٍ میں کسرہ سے آئے گا۔

وَخُفْيَةً (میں خا کا کسرہ اور ضمہ) انعام (ع ۱) میں بیان ہو چکا ہے۔

اور اَلرِّيٰحَ کا اختلاف بقرہ (ع ۲۶) میں بیان ہو چکا ہے۔

بُشْرًا (میں ہر جگہ چار قراتیں ہیں) ۱ عاصم کے لیے بُشُرًا با اور اس کے ضمہ اور شین کے سکون سے ۲ ابن عامر کے لیے نُشُرًا نون اور اس کے ضمہ اور شین کے سکون سے ۳ حمزہ اور کسائی کے لیے نَشْرًا نون اور اس کے فتحہ اور شین کے سکون سے ۴ باقی (تین) کے لیے نُشُرًا نون اور اس کے ضمہ اور شین کے ضمہ سے۔

مِنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ میں ہر جگہ جب کہ اِلٰهٍ سے پہلے وہ مِنْ ہو جو اسموں کو جر دیا کرتا ہے کسائی کے لیے غَيْرِهٖ ہے را کے کسرہ (سے اور ھا کے کھڑے زبر) سے اور باقی (چھ) کے لیے را کا ضمہ (اور ھا کا الٹا پیش) ہے۔ ع ۹

اُبَلِّغُكُمْ میں دونوں جگہ یہاں (یعنی ع ۹ و ع ۱۷ میں) اور احقاف (ع ۳) میں تینوں میں ابوعمرو کے لیے اُبْلِغُكُمْ ہے (با کے سکون اور لام کی تخفیف سے اور باقی (چھ) کے لیے تینوں میں با کا فتحہ اور لام پر تشدید ہے۔

بَصْطَةً (میں سین اور صاد کا اختلاف) بقرہ (ع ۳۴) میں بیان ہو چکا ہے۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا جو صالح علیہ السلام کے قصہ میں ہے اس میں ابن عامر کے لیے وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ کو واو سے اور باقی (چھ) کے لیے واو کے بغیر ہے ع ۱۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اور جو شعیب علیہ السلام کے قصہ میں ع۱۴ میں ہے اس میں سب کے لیے واو کے بغیر ہے)
اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ میں نافع اور حفص کے لیے ایک ہمزہ کسرہ والا ہے اخبار کی بنا پر اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے ءَاِنَّكُمْ ہے استفہام کی بنا پر دو ہمزوں سے اور اس میں ادخال وتسہیل کے بارہ میں جو قرار کا مذہب ہے وہ باب الہمزتین (دسویں باب) میں بیان ہو چکا ہے۔

پارہ ۹ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ

لَفَتَحْنَا انعام (ع۱۴) میں بیان ہو چکا ہے۔
اَوَاَمِنَ میں حرمیان اور ابن عامر کے لیے اَوْ اَمِنَ ہے واو کے سکون سے اور ورش اپنے قاعدہ کے موافق ہمزہ کی حرکت واو کو دیدیتے ہیں اور اَوَاَمِنَ پڑھتے ہیں اور باقی (چار) کے لیے واو کا فتحہ ہے۔
حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ میں نافع کے لیے عَلَيَّ ہے یا کے فتحہ اور تشدید سے اور باقی (چھ) کے لیے عَلٰى ہے یا کے سکون سے اور وہ یا تلفظ میں الف سے بدل جاتی ہے۔
اَرْجِهْ میں یہاں اور شعراء (ع۴) میں دونوں میں چھ قراتیں ہیں (تین ہمزہ کے بغیر اور تین ہمزہ کے ساتھ) ۱ قالون کے لیے اَرْجِهْ جیم کے بعد ہمزہ کے حذف اور ھا کے کسرہ کے اختلاس (پڑھنے) سے ۲ ورش وکسائی کے لیے اَرْجِهْ جیم کے بعد والے ہمزہ کے بغیر اور ھا کا یا کے ساتھ صلہ کرتے ہیں ۳ عاصم اور حمزہ کے لیے اَرْجِهْ ہمزہ کے حذف سے اور ھا کو ساکن پڑھتے ہیں ۴ ابن کثیر اور شام کے لیے اَرْجِئْهُ جیم کے بعد ہمزہ ساکنہ اور ھا کے ضمہ سے اور اس ھا کا واو کے ساتھ صلہ کرتے ہیں ۵ ابو عمرو کے لیے اَرْجِئْهُ جیم کے بعد ہمزہ اور ھا کے ضمہ سے صلہ کے بغیر ۶ ابن ذکوان کے لیے اَرْجِئْهِ جیم کے بعد ہمزہ اور ھا کے کسرہ سے اور اس کا یا کے ساتھ صلہ نہیں کرتے اور وقف یہ تمام کا بلا خلاف ساکن پڑھی جاتی ہے لیکن جو حضرات ھا کا ضمہ (یا کسرہ) پڑھتے ہیں عام ہے کہ وہ اس کا صلہ کرتے ہوں یا نہ کرتے ہوں ان کی قراءۃ پر سکون کے ساتھ (ضمہ کی صورت میں) اشمام وروم (اور کسرہ کی صورت میں صرف روم)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی جائز ہے۔

بِكُلِّ سٰحِرٍ میں یہاں اور یونس (ع ۱۰) میں حمزہ اور کسائی کے لیے سٰحِرٍ یعنی الف حا کے بعد ہے اور باقی (پانچ) کے لیے الف سین کے بعد ہے (اور حا کا کسرہ ہے)

اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا میں حرمیان اور حفص کے لیے خبر ہونے کی بنا پر ایک ہمزہ کسر والا ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے ءَاِنَّ لَنَا ہے استفہام کی بنا پر دو ہمزوں سے اور یہ سب (ادخال و تسہیل کے بارہ میں) اپنے ان قواعد پر ہیں جو باب الہمزتین من کلمۃ (یعنی دسویں باب میں) بیان ہو چکے ہیں۔

قَالَ نَعَمْ میں عین کا فتحہ اور کسرہ اسی سورۃ (کے ع ۷) میں بیان ہو چکا ہے۔

تَلْقَفُ میں یہاں اور طٰہٰ و شعراء (ع ۳) میں حفص کے لیے لام کا سکون اور قاف کی تخفیف ہے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے تینوں میں تَلْقَفُ ہے لام کے فتحہ اور قاف کی تشدید سے۔

قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ میں یہاں اور قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ طٰہٰ اور شعراء (ع ۳) میں چاروں میں چار قراتیں ہیں ۱۔ قنبل کے لیے اعراف میں وصلاً فِرْعَوْنُ وَاٰمَنْتُمْ ہے یعنی استفہام کے (پہلے) ہمزہ کو فتحہ والے واو سے بدلتے ہیں اور اس کے بعد دوسرے ہمزہ کی تسہیل کرتے ہیں (اور اس تسہیل کو اس طرح بیان کیا ہے) کہ پہلے ہمزہ کے بعد مد کرتے ہیں جس کا اندازہ دو الف کے برابر ہے (کیونکہ تسہیل کے سبب ہمزہ نرم ہو کر الف مدہ کی طرح ہو جاتا ہے گو بالکل الف نہیں ہوتا ایک الف تو یہ ہے اور دوسرا وہ ہے جو اٰمَنْتُمْ میں ہمزہ کے بعد ظاہراً آ رہا ہے اور مصنف کی عادت ہے کہ تسہیل کو اکثر جگہ مد اور مدہ سے تعبیر کر دیتے ہیں) اور طٰہٰ میں اٰمَنْتُمْ ہے (تحقیق والے ایک ہمزہ اور (اس کے بعد) الف سے خبر ہونے کی بنا پر اور شعراء میں (وصل و اعادہ دونوں حالتوں میں ءَاٰمَنْتُمْ ہے) استفہام کی بنا پر ایک ہمزہ اور اس کے بعد طویل مدہ ہے جس کا اندازہ دو الف کے برابر ہے (یعنی پہلے ہمزہ کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل بلا ادخال ہے پس تحقیق والے کو ہمزہ اور تسہیل والے کو مدہ کہا ہے اور اعراف والے میں جب اٰمَنْتُمْ سے اعادہ کرتے ہیں تو اس کو بھی اسی طرح پہلے کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل سے ءَاٰمَنْتُمْ پڑھتے ہیں پس پہلے ہمزہ کا واو سے ابدال اسی صورت میں کرتے ہیں جب کہ اس کو فِرْعَوْنُ سے ملا کر پڑھیں کیونکہ ہمزہ سے پہلے ضمہ ہونے کی بنا پر قاعدہ وصل ہی کی صورت میں پایا جاتا ہے)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ یہ کہ اعراف میں وصلاً فَمَنْ تَوَلَّوْنَ وَاَمَنْتُمْ ہے پہلے ہمزہ کے بجائے واو اور دوسرے کی تسہیل سے اور اعادہ میں ءَاَمَنْتُمْ ہے پہلے کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل سے اور شعرا میں دونوں حالتوں میں اسی طرح ءَاَمَنْتُمْ ہے اور طٰہٰ میں ہر حال میں اٰمَنْتُمْ ہے) ۳ حفص کے لیے تینوں جگہ اٰمَنْتُمْ ہے خبر کی بناء پر (تحقیق والے) ایک ہمزہ اور (اس کے بعد) الف سے ۳ ابوبکر، حمزہ اور کسائی کے لیے تینوں جگہ ءَاَمَنْتُمْ ہے استفہام کی بناء پر تحقیق والے دو ہمزوں سے اور دونوں کے بعد ایک الف ہے ۴ باقی (ساڑھے تین) کے لیے تینوں میں ایک ہمزہ اور اس کے بعد طویل مدد ہے جس کا اندازہ دو الفوں کے برابر ہے۔

(جس کی تقریر اوپر گزر چکی ہے یعنی پہلے ہمزہ کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل ہے) اور ان تینوں موقعوں میں (پہلے) ہمزہ کے بعد تین الفوں کے جمع ہونے کو ناپسند رکھنے کی وجہ سے تحقیق و تسہیل والے ہمزہ کے درمیان کسی نے بھی ادخال کا الف زیادہ نہیں کیا یعنی جو حضرات ءَاَمَنْتُمْ اور اس جیسے دوسرے کلمات میں الف فاصل زیادہ کرتے ہیں وہ بھی ان تین کلمات میں الف زیادہ نہیں کرتے۔

سَنُقَتِّلُ میں حرمیان کے لیے سَنَقْتُلُ ہے نون کے فتحہ (اور قاف کے سکون) اور تا کے ضمہ سے تشدید کے بغیر اور باقی (پانچ) کے لیے نون کا ضمہ (اور قاف کا فتحہ) اور تا پر تشدید اور کسرہ ہے۔

یَعْرِشُوْنَ میں یہاں اور نحل (ع۶) میں ابن عامر اور ابوبکر کے لیے ضمہ ہے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے دونوں میں را کا کسرہ ہے۔

یَعْکِفُوْنَ میں حمزہ اور کسائی کے لیے کاف کا کسرہ اور باقی (پانچ) کے لیے کاف کا ضمہ ہے۔

وَاِذْ اَنْجَیْنٰکُمْ میں ابن عامر کے لیے اَنْجٰکُمْ ہے جیم کے بعد الف کے ساتھ یا اور نون کے بغیر اور باقی (چھ) کے لیے (جیم کے بعد) یائے ساکنہ اور نون اور اس کے بعد الف ہے۔

یُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَکُمْ میں نافع کے لیے یَقْتُلُوْنَ ہے یا کے فتحہ قاف کے سکون اور تا کے ضمہ سے تشدید کے بغیر اور باقی (چھ) کے لیے یا کا ضمہ قاف کا فتحہ اور تا پر تشدید اور کسرہ ہے۔

جَعَلَهٗ دَكَّآءَ میں حمزہ اور کسائی کے لیے دَكًّا ءَ ہے (یعنی کاف کے بعد الف اور) اس میں مد متصل اور اس کے بعد ہمزہ اور اس پر فتحہ ہے تنوین کے بغیر اور باقی (پانچ) کے لیے کاف پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو زبروں کی تنوین ہے ہمزہ کے بغیر۔

بِرِسٰلٰتِیْ میں حرمیان کے لیے بِرِسَالَتِیْ ہے واحد کے صیغہ سے (یعنی لام کے بعد الف نہیں پڑھتے) اور باقی (پانچ) کے لیے جمع ہونے کی بنا پر لام کے بعد الف ہے۔

سَبِیْلَ الرُّشْدِ میں حمزہ اور کسائی کے لیے سَبِیْلَ الرَّشَدِ ہے را اور شین کے فتحہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے را کا ضمہ اور شین کا سکون ہے۔

ع ۱۸ مِنْ حُلِیِّهِمْ میں حمزہ اور کسائی کے لیے حا کا کسرہ ہے اور باقی (پانچ) کے لیے حا کا ضمہ ہے۔

لَئِنْ لَّمْ یَرْحَمْنَا وَیَغْفِرْ لَنَا دونوں میں حمزہ اور کسائی کے لیے تا اور رَبَّنَا میں با کا فتحہ ہے اور باقی (پانچ) کے لیے دونوں میں یا اور رَبُّنَا میں با کا ضمہ ہے۔

قَالَ ابْنَ اُمَّ میں یہاں اور طٰہٰ (ع) میں ابن عامر، ابوبکر، حمزہ اور کسائی کے لیے میم کا کسرہ اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے میم کا فتحہ ہے۔

ع ۱۹ ع ۹ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ میں ابن عامر کے لیے اَصْرَهُمْ ہے ہمزہ اور صاد کے فتحہ سے اور دونوں کے بعد الف سے جمع ہونے کی بنا پر اور باقی (چھ) کے لیے اِصْرَهُمْ ہے ہمزہ کے کسرہ اور صاد کے سکون سے دونوں الفوں کے بغیر واحد کا صیغہ ہونے کی بنا پر۔

ع ۲۰ ع ۱۰ نَغْفِرْ لَكُمْ میں نافع اور ابن عامر کے لیے تُغْفَرْ لَكُمْ ہے (نون کے بجائے) تا اور اس کے ضمہ اور فا کے فتحہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے نون اور اس کا فتحہ اور فا کا کسرہ ہے۔

خَطِیْٓـٰٔتِكُمْ میں چار قراتیں ہیں ۱ ابوعمرو کے لیے خَطٰیٰكُمْ عَطَایَاکُمْ کے وزن پر ہمزہ کے بغیر ۲ ابن عامر کے لیے خَطِیْٓـَٔتُكُمْ ہے واحد کا صیغہ ہونے کی بنا پر (یا کے بعد فتحہ والے ہمزہ اور تا کے ضمہ سے الف کے بغیر ۳ نافع کے لیے خَطِیْٓـٰٔتُكُمْ ابن عامر کی طرح لیکن یہ جمع ہونے کی بنا پر ہمزہ کے بعد الف بھی پڑھتے ہیں۔ ۴ باقی (چار) کے لیے خَطِیْٓـٰٔتُكُمْ نافع کی طرح لیکن یہ حضرات تا کے ضمہ کے بجائے کسرہ پڑھتے ہیں (پس نَغْفِرْ لَكُمْ خَطِیْٓـٰٔتِكُمْ میں چار قراتیں ہوگئیں ۱ نافع کے لیے تُغْفَرْ لَكُمْ خَطِیْٓـٰٔتُكُمْ ۲ ابن عامر کے لیے تُغْفَرْ لَكُمْ خَطِیْٓـٰٔتُكُمْ ۳ ابوعمرو کے لیے نَغْفِرْ لَكُمْ خَطٰیٰكُمْ ۴ باقی (چار) کے لیے نَغْفِرْ لَكُمْ خَطِیْٓـٰٔتِكُمْ)

ع ۲۱ ع ۱۱ قَالُوْا مَعْذِرَةً میں حفص کے لیے تا کے دو زبر اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے تا کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو پیش ہیں۔

بَعْدَ اٰبَآ بِعِیْسٰی میں چار قراتیں ہیں ۱ نافع کے لیے بِیْسٰی با کے کسرہ اور اس کے بعد یائے ساکنہ سے ہمزہ کے بغیر عِیْسٰی کے وزن پر ۲ ابن عامر کے لیے بِئْسٰی با کے کسرہ اور اور اس کے بعد ہمزہ ساکنہ سے ۳ ابوبکر کے لیے دو وجوہ ہیں ۱ بَیْئَسٰی با کے فتحہ یا کے سکون اور اس کے بعد فتحہ والے ہمزہ سے قَیْعَسٍ کے وزن پر ۲ باقی (ساڑھے چار) کے لیے بَئِیْسٰی با کے فتحہ پھر کسرہ والے ہمزہ اور اس کے بعد یائے ساکنہ سے سَرِیْسٰی کے وزن پر اور یہ وجہ ابوبکر سے بھی منقول ہے (اسی بنا پر ان کے لیے دو وجوہ ہیں)

اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ سورۂ انعام (ع ۴) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَالَّذِیْنَ یُمَسِّکُوْنَ میں ابوبکر کے لیے یُمْسِکُوْنَ ہے (میم کے سکون اور سین کی تخفیف سے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے میم کا فتحہ اور سین پر تشدید ہے۔

ع ۲۲ ۱۲ ذُرِّیَّتَهُمْ میں نافع۔ ابوعمرو۔ ابن عامر کے لیے ذُرِّیَّتِهِمْ ہے جمع ہونے کی بنا پر یا کے بعد الف اور تا اور ھا کے کسرہ سے اور باقی (چار) کے لیے واحد کا صیغہ ہونے کی بنا پر الف کا حذف تا کا فتحہ اور ھا کا ضمہ ہے

اَنْ تَقُوْلُوْا اور اَوْ تَقُوْلُوْا دونوں میں ابوعمرو کے لیے اَنْ یَّقُوْلُوْا اور اَوْ یَقُوْلُوْا ہے یا سے اور باقی (چھ) کے لیے دونوں میں تا ہے۔

یُلْحِدُوْنَ میں یہاں اور فصلت (ع ۵) میں حمزہ کے لیے یَلْحَدُوْنَ ہے یا اور حا کے فتحہ سے اور باقی (چھ) کے لیے یا کا ضمہ اور حا کا کسرہ ہے۔

ع ۲۳ ۱۳ وَیَذَرُهُمْ میں تین قراتیں ہیں ۱ ابوعمرو۔ عاصم کے لیے نون کے بجائے یا اور را کے ضمہ سے ۲ حمزہ اور کسائی کے لیے وَیَذَرُهُمْ یا اور را کے جزم سے ۳ باقی (تین) کے لیے وَنَذَرُهُمْ نون اور را کے ضمہ سے۔

ع ۲۴ ۱۴ لَهٗ شُرَكَآءَ میں نافع۔ ابوبکر کے لیے شُرَكَا ہے شین کے کسرہ را کے سکون سے اور کاف پر دو زبروں کی تنوین ہے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے شین کا ضمہ را کا فتحہ کاف کے بعد الف اور اس میں مد متصل اور اس کے بعد فتحہ والا ہمزہ ہے تنوین کے بغیر۔

لَا یَتَّبِعُوْكُمْ میں یہاں اور یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ شعراء (ع ۱۲) میں نافع کے لیے لَا یَتْبَعُوْكُمْ اور یَتْبَعُهُمُ الْغَاوٗنَ ہے (تا کے سکون اور اس کی) تخفیف اور با کے فتحہ سے اور باقی (چھ) کے لیے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں میں تا پر تشدید اور فتحہ اور با کا کسرہ ہے۔

طٰٓئِفٌ میں ابن کثیر اور ابو عمرو اور کسائی کے لیے طَیْفٌ ہے یا ئے ساکنہ سے الف اور ہمزہ کے بغیر اور باقی (چار) کے لیے طا کے بعد الف اور اس کے بعد کسرہ والا ہمزہ ہے یا کے بغیر

یَمُدُّوْنَھُمْ میں نافع کے لیے یُمِدُّوْنَھُمْ ہے یا کے ضمہ اور میم کے کسرہ سے اور باقی (چھ) کے لیے یا کا فتحہ اور میم کا ضمہ ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آٹھ ہیں

۱ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ (ع ۴) میں اس میں حمزہ کے لیے سکون ہے ۲ اِنِّیْٓ اَخَافُ (ع ۳) ۳ مِنْ بَعْدِیْ اَعَلِمْتُمْ (ع ۱) ان دونوں میں حرمیان اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۴ مَعِیَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ (ع ۱۴) میں اس میں حفص کے لیے فتحہ ہے ۵ اِنِّی اصْطَفَیْتُکَ (ع ۱۵) اس میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۶ عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ (ع ۱۹) اس میں ابن عامر اور حمزہ کے لیے سکون ہے۔ ۷ عَذَابِیْٓ اُصِیْبُ (ع ۱۹) اس میں نافع کے لیے فتحہ ہے اور اس میں یائے زائدہ ایک ہے ۸ لَتَرَکِیْبُنَّ دُفِیْ (ع ۱۱) اس کو ابو عمرو وصلاً ثابت رکھتے ہیں اور ہشام کے لیے وقف و وصل دونوں میں اثبات و حذف دونوں ہیں (لیکن حذف طرق کے خلاف ہے اور نشر کے طرق سے بھی صرف و تفاضیح ہے)

سُوْرَۃُ الْاَنْفَال

ع ۱ ۱۵ مُرْدِفِیْنَ میں نافع کے لیے دال کا فتحہ ہے اور مجھ سے (ابو مسلم) محمد بن احمد نے ابن مجاہد سے نقل کر کے اسی طرح بیان کیا ہے کہ موصوف نے قنبل سے فتحہ ہی پڑھا ہے لیکن ابن مجاہد نے اس کو وہم بتایا ہے (اسی لیے وہ دال کا کسرہ ہی پڑھتے اور پڑھاتے تھے) اور باقی (چھ) کے لیے دال کا کسرہ ہے۔

ع ۲ ۱۶ یُغَشِّیْکُمُ النُّعَاسَ میں تین قراتیں ہیں ۱ ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے یَغْشٰکُمُ النُّعَاسُ یا کے فتحہ غین کے سکون اور شین کے فتحہ اور اس کے بعد الف اور النُّعَاسُ کے سین کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمہ سے ۲ نافع کے لیے یُغْشِیْکُمُ النُّعَاسَ یا کے ضمہ غین کے سکون شین کے کسرہ اور اس کی تخفیف اور اس کے بعد یائے ساکنہ اور اَلنُّعَاسَ کے سین کے فتحہ سے ۳ باقی (چار) کے لیے بھی اسی طرح لیکن یہ یا کا ضمہ غین کا فتحہ اور شین پر تشدید پڑھتے ہیں (جس طرح شروع میں لکھا گیا)

اَلرُّعْبَ آل عمران (ع۱۴) میں اور وَلٰكِنَّ اللّٰهَ جو یہاں معجمہ ہے وہ وَمَا قَتَلْتُمُوْهُمْ کے بعد بقرہ (ع۲۵) میں بیان ہو چکا ہے۔

مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ میں تین قراتیں ہیں ۱ حرمیان اور ابو عمرو کے لیے مُوْهِنٌ كَيْدَ الْكٰفِرِيْنَ واو کے فتحہ ھا کی تشدید اور دال کے فتحہ سے اور نون پر تنوین ہے ۲ حفص کے لیے مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ واو کے سکون ھا کی تخفیف اور تنوین کے حذف سے اور اضافت کی بنا پر كَيْدِ کے دال کا کسرہ ہے ۳ باقی (ساڑھے تین ابن عامر، ابو بکر، حمزہ اور کسائی) کے لیے مُوْهِنٌ كَيْدَ الْكٰفِرِيْنَ واو کے سکون اور ھا کی تخفیف اور دال کے فتحہ سے اور نون پر تنوین ہے۔

وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ میں نافع، ابن عامر حفص کے لیے ہمزہ کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے ہمزہ کا کسرہ ہے

لِيَمِيْزَ اللّٰهُ اس سے پہلے (آل عمران ع۱۹ میں) بیان ہو چکا ہے۔

ع ۱۸

وَاعْلَمُوْٓا

پارہ ۱۰

ع ۱

بِالْعُدْوَةِ میں دونوں جگہ ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے عین کا کسرہ اور باقی (پانچ) کے لیے دونوں میں عین کا ضمہ ہے۔

مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ میں نافع، بزی، ابو بکر کے لیے مَنْ حَيِيَ ہے دو یاؤں سے جن میں سے پہلی پر کسرہ ہے تشدید کے بغیر اور باقی (پانچ) کے لیے ایک یا اور اس پر تشدید اور فتحہ ہے۔

ع ۲

اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ میں ابن عامر کے لیے دو تا ہیں (اور قاعدہ کے موافق ہشام کے لیے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذال کا تا میں ادغام اِذْ تَّتَوَفَّى الَّذِيْنَ اور ابن ذکوان کے لیے اظہار ہے) اور باقی (چھ) کے لیے ایک یا اور ایک تا ہے۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ میں ابن عامر حفص۔ حمزہ کے لیے یا اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے تا ہے۔

اَنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ میں ابن عامر کے لیے ہمزہ کا فتحہ اور باقی (چھ) کے لیے ہمزہ کا کسرہ ہے۔

لِلسَّلْمِ میں ابوبکر کے لیے سین کا کسرہ اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے سین کا فتحہ ہے۔

وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْا اور فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ میں کوفیین کے لیے دونوں میں يَكُنْ ہے یا سے اور ابوعمرو کے لیے اول میں یا اور ثانی میں تا ہے یعنی وَاِنْ يَّكُنْ اور فَاِنْ تَكُنْ اور باقی (تین) کے لیے دونوں میں تا ہے۔

فِيْكُمْ ضُعْفًا میں حمزہ اور عاصم کے لیے ضاد کا فتحہ اور باقی (پانچ) کے لیے ضُعْفًا ہے ضاد کے ضمہ سے

اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ میں ابوعمرو کے لیے يَكُوْنَ ہے تا سے اور باقی (چھ) کے لیے یا ہے۔

مِنْ اَلْاَسْرٰى میں ابوعمرو کے لیے مِنَ الْاُسٰرٰى ہے فُعَالٰى کے وزن پر اور باقی (چھ) کے لیے مِنَ الْاَسْرٰى ہے فَعْلٰى کے وزن پر۔

مِنْ وَّلَايَتِهِمْ میں حمزہ کے لیے واو کا کسرہ اور باقی (چھ) کے لیے فتحہ ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آٹھ دو ہیں

۱ اِنِّيْ اَرٰى ۲ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ (دونوں ع میں) دونوں میں حرمیان اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے۔

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ

اَئِمَّةَ الْكُفْرِ (میں یہاں اور اَئِمَّةً) میں ہر پانچ جگہ ابن عامر اور کوفیین کے لیے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں ہمزوں کی تحقیق ہے ادخال کے بغیر اور ہشام میری اس قراءۃ کی رو سے جو ابوالفتح سے ہے دونوں کے درمیان ادخال کا الف بھی زیادہ کرتے ہیں (اور اِئِمَّۃٌ پڑھتے ہیں اور قصیدہ میں ان کے لیے ابن ذکوان اور کوفیین کی طرح الف کا ترک بھی ہے جو دانی کے شیخ ابوالحسن سے ہے اس لیے وہ طریق کے موافق نہیں) اور باقی (تین) کے لیے پہلے ہمزہ کی تحقیق اور دوسرے کی یا کے مانند تسہیل ہے مد (ادخال کے الف) کے بغیر (مصنف نے یہاں بِهَمْزَةٍ وَّيَاءٍ مُخْتَلِسَةِ الْكَسْرِ فرمایا ہے پس تحقیق والے کو ہمزہ اور تسہیل والے کو اس یا سے تعبیر کیا ہے جس کے کسرہ میں اختلاس ہو رہا ہے لیکن اس سے خالص یا مراد نہیں ہے اور اسی طرح اختلاس بھی اپنے اصطلاحی معنیٰ پر نہیں ہے بلکہ اس کو اختلاس اس لیے کہا ہے کہ تسہیل والے ہمزہ کا کسرہ بہ نسبت تحقیق والے کے آسانی سے ادا ہو جاتا ہے پس اس میں تین قراتیں ہو گئیں ۱ ابن ذکوان اور کوفیین کے لیے اَئِمَّۃٌ دونوں ہمزوں کی تحقیق بلا ادخال سے ۲ ہشام کے لیے اِئِمَّۃٌ اور آئِمَّۃٌ دونوں کی تحقیق مع ادخال اور بلا ادخال سے ۳ باقی (تین) کے لیے اول کی تحقیق اور ثانی کی تسہیل بلا ادخال سے)

كَاَيْمَانَ لَهُمْ میں ابن عامر کے لیے ہمزہ کا کسرہ اور باقی (چھ) کے لیے فتحہ ہے۔

اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ میں جو پہلا مَسٰجِدَ ہے ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے مَسْجِدَ اللّٰهِ ہے (سین کے سکون اور الف کے حذف سے) واحد کا صیغہ ہونے کی بنا پر اور باقی (پانچ) کے لیے جمع کی بنا پر سین کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے (اور دوسرے مَسٰجِدَ اللّٰهِ میں جو اس کے بعد ہے کوئی خلاف نہیں وہ سب کے لیے جمع ہی کے صیغہ سے ہے)

يُبَشِّرُهُمْ آل عمران (ع۱۶) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَعَشِيْرَتُكُمْ میں ابوبکر کے لیے عَشِيْرَتُكُمْ ہے را کے بعد الف سے جمع ہونے کی بنا پر اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے الف کا حذف ہے واحد ہونے کی بنا پر۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ میں عاصم اور کسائی کے لیے را پر تنوین ہے اور اس تنوین کو کسرہ دیتے ہیں اور کسائی کے لیے اس کو ضمہ دینا (اور عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ پڑھنا جیسا کہ فَتِيْلًا انْظُرْ وغیرہ میں ان کا قاعدہ ہے) جائز نہیں کیونکہ یہاں ابن کے نون کا ضمہ اعرابی ہے (اور بدلتا رہنے کے سبب لازمی نہیں (اور فَتِيْلًا انْظُرْ میں ظا کا ضمہ لازمی ہے اس لیے وہاں اس کی رعایت سے تنوین کو بھی ضمہ دیدیتے ہیں اور یہاں کسرہ ہی پڑھتے ہیں) اور باقی (پانچ) کے لیے عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ ہے تنوین کے بغیر۔

ع ۹ ع ۱۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُضَاهِئُونَ میں عاصم کے لیے ھَا کا کسرہ اور اس کے بعد ضمہ والا ہمزہ ہے اور باقی (چھ) کے لیے يُضَاهُونَ ہے ھَا کے ضمہ سے ہمزہ کے بغیر۔

إِنَّمَا النَّسِيٓءُ میں ورش کے لیے إِنَّمَا النَّسِيُّ ہے یا کی تشدید سے ہمزہ کے بغیر اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے یا کا سکون اور (اس میں) مد (متصل) اور (اس کے بعد) ہمزہ ہے اور وقف ہشام اور حمزہ بھی اس کو ورش کی طرح پڑھتے ہیں۔

يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے یا کا ضمہ اور ضاد کا فتحہ ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے يَضِلُّ ہے یا کے فتحہ اور ضاد کے کسرہ سے۔

أَوْ كُرْهًا نار (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

ع ۱۳

أَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ میں حمزہ اور کسائی کے لیے يُقْبَلَ ہے یا سے اور باقی (پانچ) کے لیے تا سے۔

ع ۱۴

أُذُنُ قُلْ أُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ (کا اختلاف) مائدہ (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ میں حمزہ کے لیے تا کے دو زبر اور باقی (چھ) کے لیے تا کے دو پیش ہیں۔

إِن نَّعْفُ اور نُعَذِّبْ طَّآئِفَةً میں عاصم کے لیے نَعْفُ میں نون اور اس کا فتحہ اور فا کا ضمہ اور نعَذِّبْ میں نون اور ذال کا کسرہ اور طَّآئِفَةً کی تا پر دو زبر ہیں اور باقی (چھ) کے لیے إِن يُعْفَ اور نُعَذَّبْ طَآئِفَةٌ ہے اول میں نون کے بجائے یا کے ضمہ اور فا کے فتحہ سے اور ثانی میں نون کے بجائے تا اور ذال کے فتحہ سے اور طَآئِفَةٌ کی تا پر دو پیش ہیں

پارہ ۱۱ يَعْتَذِرُونَ

ع ۱۲

دَآئِرَةُ السَّوْءِ میں یہاں اور فتحا (ع) میں دونوں میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے دَآئِرَةُ السُّوْءِ ہے سین کے ضمہ سے (اور اس سے واو میں مد متصل پیدا ہو جاتا ہے) اور باقی (پانچ) کے لیے دونوں میں سین کا فتحہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُرْبَةٌ لَّهُمْ میں ورش کے لیے قُرُبَةٌ ہے را کے ضمہ سے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے را کا سکون ہے۔

تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ میں ابن کثیر کے لیے مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ہے یعنی مِنْ زیادہ کرتے ہیں اور دوسری تَا کا کسرہ پڑھتے ہیں اور باقی (دو) مِنْ کو حذف کرکے تَا کا فتحہ پڑھتے ہیں۔

اِنَّ صَلٰوتَكَ میں یہاں اور اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ ہود (ع ۹) میں دونوں میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے لام کے بعد الف ہے واو کے بغیر واحد کا صیغہ ہونے کی بنا پر اور یہاں تا پر فتحہ ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے یہاں اِنَّ صَلٰوتَكَ اور ہود میں اَصَلٰوتُكَ ہے لام کے بعد فتحہ والے واو اور الف سے اور یہاں تا کا نصب ہے جو کسرہ کے ساتھ آئے گا اور ہود والے میں سب کے لیے بلا خلاف تا کا ضمہ ہے۔

مُرْجَوْنَ میں یہاں اور تُرْجِيْ احزاب (ع ۱) ان دونوں میں ابن کثیر۔ ابوعمرو ابن عامر اور ابوبکر کے لیے مُرْجَئُوْنَ اور تُرْجِئُ ہے جیم کے بعد ضمہ والے ہمزہ سے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے دونوں میں ہمزہ کا حذف ہے۔

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا میں نافع۔ ابن عامر کے لیے اَلَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا ہے یعنی اَلَّذِيْنَ سے پہلے واو نہیں پڑھتے اور باقی (پانچ) کے لیے واو کے ساتھ ہے۔

اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ اور خَيْرٌ اَمَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ دونوں میں نافع۔ ابن عامر کے لیے اُسِّسَ بُنْيَانُهٗ ہے ہمزہ کے ضمہ سین کے کسرہ اور بُنْيَانُهٗ کے دوسرے نون کے ضمہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے ہمزہ اور سین اور بُنْيَانَهٗ کے نون تینوں کا فتحہ ہے۔

شَفَا جُرُفٍ میں ابن عامر۔ ابوبکر۔ حمزہ کے لیے جُرُفٍ ہے را کے سکون سے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے را کا ضمہ ہے۔

هَارٍ میں ابن کثیر۔ ہشام۔ حفص۔ حمزہ کیلئے اور نقاش کی روایت پر اخفش سے (ابن ذکوان کے لیے) ھا کا فتحہ ہے (اور قصیدہ میں ابن ذکوان کے لیے امالہ بھی ہے جو ان سے صوری کی اور اخفش سے ابن اخرم کی روایت ہے اس لیے طریق کے موافق نہیں) اور ورش کے لیے امالہ بین بین ہے اور باقی (تین قالون۔ ابوعمرو۔ ابوبکر۔ کسائی) کے لیے امالہ ہے اور ان تمام قراتوں میں را فعل کا لام کلمہ تھی (کیونکہ یہ اصل میں هَارِئٌ تھا) پھر قلب مکانی کے ذریعہ عین کلمہ بنا دی گئی (اور لام کلمہ حذف ہوگیا)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِلَّآ اَنْ تُقَطَّعَ میں ابن عامر حفص۔ حمزہ کے لیے تا کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے تا کا ضمہ ہے۔

فَيُقْتَلُوْنَ وَيَقْتُلُوْنَ آل عمران (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

يَزِيْغُ قُلُوْبُ میں حفص اور حمزہ کے لیے یا اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے تا ہے۔

اَوَلَا يَرَوْنَ میں حمزہ کے لیے تا ہے اور باقی (چھ) کے لیے یا ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آٹھ ہیں

۱ مَحْيَايَ اَبَدًا (ع) اس میں ابو بکر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے سکون ہے ۲ مَحْيَايَ عَدُوًّا (ع) اس میں حفص کے لیے فتحہ ہے۔

سورۃ یونس علیہ السلام

الٓرٰ اور الٓمٓرٰ میں قالون۔ ابن کثیر حفص کے لیے را کا فتحہ اور ورش کے لیے امالہ بین بین اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے امالہ محضہ ہے۔

لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ میں ابن کثیر اور کوفیین کے لیے سین کے بعد الف اور حا کا کسرہ ہے اور باقی (تین) کے لیے لَسِحْرٌ ہے (سین کے کسرہ حا کے سکون سے) الف کے بغیر۔

ضِيَآءً میں یہاں اور انبیاء (ع) اور قصص (ع) تینوں میں قنبل کے لیے ضِئَآءً ہے ضاد کے بعد ہمزہ سے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے ضاد کے بعد فتحہ والی یا ہے۔

يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ میں ابن کثیر اور ابو عمرو اور حفص کے لیے یا اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے نون ہے۔

لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ میں ابن عامر کے لیے لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ ہے قاف اور ضاد کے فتحہ اور اس کے بعد الف اور اَجَلُهُمْ کے لام کے فتحہ سے اور باقی (چھ) کے لیے قاف کا ضمہ اور ضاد کا کسرہ اور یا کا فتحہ اور اَجَلُهُمْ کے لام کا ضمہ ہے

وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ (ع) میں یہاں اور سورۂ قیامہ کے پہلے لَآ اُقْسِمُ میں دونوں ہمزوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قنبل کے لیے وَلَا اَدْرٰىكُمْ اور لَاُنْذِرَكُمْ ہے اور نقاش نے ابو ربیعہ سے اور انھوں نے بزی سے بھی حذف ہی روایت کیا ہے اور مجھے ابوالقاسم فارسی نے بھی ان کے لیے حذف ہی پڑھایا ہے (اور قصیدہ میں ان کے لیے اثبات بھی ہے جو ابو ربیعہ کے بجائے ابن جماز سے اور فارسی کے بجائے دانی کے دوسرے شیوخ سے ہے پس طریق کے موافق حذف ہی ہے) اور باقی (چھ) کے لیے دونوں جگہ الف کا اثبات ہے۔

اَدْرٰىكُمْ اور اَدْرٰىكُمْ میں ہر جگہ قالون۔ ابن کثیر۔ ہشام جحض کے لیے اور نقاش کی روایت پر اخفش سے (ابن ذکوان کے لیے) را کا فتحہ ہے (اور قصیدہ میں امالہ بھی ہے جو اخفش سے ابن اخرم کی روایت ہے) اور ورش کے لیے امالۂ بین بین ہے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے امالۂ محضہ ہے۔

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ میں یہاں اور دو موقعوں میں سورۂ نحل کے شروع (یعنی ع۱) میں اور سورۂ روم میں چاروں میں حمزہ اور کسائی کے لیے تا اور باقی (پانچ) کے لیے یا ہے

يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ میں ابن عامر کے لیے يُنْشِرُكُمْ ہے یا کے فتحہ نون کے سکون اور شین کے ضمہ سے جو نَشَرَ سے بنا ہے اور باقی (چھ) کے لیے یا کا ضمہ اور سین کا فتحہ اور اس کے بعد تشدید اور سرد والی یا ہے جو تَسْيِيْرٌ سے بنا ہے۔

مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا میں حفص کے لیے عین کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے عین کا ضمہ ہے۔

قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ میں ابن کثیر اور کسائی کے لیے قِطْعًا ہے طا کے سکون سے اور باقی (پانچ) کے لیے طا کا فتحہ ہے

هُنَالِكَ تَبْلُوْا میں حمزہ اور کسائی کے لیے تَتْلُوْا ہے دو تاؤں سے اور یہ تلاوۃ سے ہے اور باقی (پانچ) کے لیے تا اور با کے ساتھ ہے بَلَاءٌ سے۔

كَلِمَتُ رَبِّكَ میں یہاں اور اسی سورۃ کے آخر (ع۱۰) میں اور غافر (ع۱) میں تینوں میں نافع۔ ابن عامر کے لیے كَلِمٰتُ رَبِّكَ ہے میم کے بعد الف سے جمع ہونے کی بنا پر اور باقی (پانچ) کے لیے واحد ہونے کی بنا پر الف کا حذف ہے۔

اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْ میں چھ قراء میں ہیں ہے ورش۔ ابن کثیر۔ ابن عامر کے لیے لَا يَهَدِّيْ یا اور ھا کے فتحہ اور دال کی تشدید سے ہے قالون اور ابو عمرو کے لیے بھی اسی طرح لیکن یہ ھا کے فتحہ کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختلاس سے پڑھتے ہیں اور یزیدی ابو عمرو سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ ھا کو کسی قدر فتحہ کی بُو دیا کرتے تھے (اور اختلاس کا اور بُو دینے کا مطلب ایک ہی ہے) ۳ قالون کے لیے دوسری وجہ میں لَا یَھِدِّیْ ھا کے سکون اور دال کی تشدید سے چنانچہ قالون سے نص سکون ہی کے ساتھ آئی ہے ۴ ابو بکر کے لیے لَا یَھِدِّیْ یا اور ھا دونوں کے کسرہ اور دال کی تشدید سے ۵ حفص کے لیے لَا یَھِدِّیْ یا کے فتحہ ھا کے کسرہ اور دال کی تشدید سے ۶ حمزہ اور کسائی کے لیے لَا یَھْدِیْ ھا کے سکون اور دال کی تخفیف سے۔

وَلٰكِنَّ النَّاسَ میں حمزہ اور کسائی کے لیے وَلٰكِنِ النَّاسُ ہے لٰكِنْ کے نون کے کسرہ اور اس کی تخفیف سے اور سین کا ضمہ ہے اور باقی (پانچ) کے لیے لٰكِنَّ کے نون پر تشدید اور فتحہ اور سین کا بھی فتحہ ہے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جس کے بعد كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا ہے انعام (ع ۴) میں بیان ہو چکا ہے۔

بِهٖٓ آٰلْـٰٔنَ میں یہاں اور آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ (ع ۱۴) میں نافع کے لیے اٰلْـٰٔنَ ہے نقل کی بنا پر لام کے فتحہ اور ہمزہ کے حذف سے (اور باقی (چھ) کے لیے لام کا سکون اور اس کے بعد (فتحہ والا) ہمزہ ہے اور اس میں اور اس کے ہم شکل کلمات میں جیسے قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ (انعام ع ۱۸ میں دو) اور قُلْ ءٰٓاللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ (یونس ع ۴ میں) اور ءٰٓاللّٰهُ خَيْرٌ (نمل ع ۵ میں) اور ءٰٓالسِّحْرُ یونس ع ۸ میں ابو عمرو کی قراءۃ پر ساتوں میں صرف (ابو عمرو اور باقی چھ میں) ساتوں دوسرے ہمزۂ وصلی کو تسہیل سے پڑھتے ہیں جو ہمزۂ استفہامیہ کے بعد ہے اور اس میں تحقیق کسی کے لیے بھی نہیں ہے نیز اس ہمزۂ وصلی اور اس سے پہلے ہمزہ کے درمیان ادخال کے الف کے ذریعہ جدائی بھی کسی نے نہیں کی (پس ان میں سب کے لیے ءَالذَّكَرَيْنِ۔ ءَالْـٰٔنَ۔ ءَاللّٰهُ۔ ءَالسِّحْرُ تسہیل بلا ادخال سے اول کے تین کلمہ دو دو جگہ آئے ہیں اور چوتھا ایک جگہ آیا ہے اس لیے سات ہو گئے) کیونکہ (اول تو) ہمزۂ وصلی (عارضی ہونے کی بنا پر) ضعیف ہے (پس ثقل ثابت نہیں ہوا تاکہ ادخال کے الف سے جدائی کرنے کی حاجت پیش آئے) اور (دوسرے) اکثر قراء اور نحاۃ کے قول پر اس (ہمزہ) کا (الف سے) ابدال لازم ہے۔ (جس سے ان کی شکل ءٰٓالذَّكَرَيْنِ ءٰٓالْـٰٔنَ۔ ءٰٓاللّٰهُ ہو جاتی ہے اور ادخال دو ہمزوں میں جدائی کرنے کے لیے ہوا کرتا ہے نہ کہ ہمزہ اور الف میں جدائی کرنے کے لیے۔ خلاصہ یہ کہ ان ساتوں کلمات میں سب کے لیے دو وجہ ہیں ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تسہیل بلا ادخال ہمزہ کا الف سے ابدال مدلازم کے ساتھ)

خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ میں ابن عامر کے لیے تا اور باقی (چھ) کے لیے یا ہے۔

وَمَا يَعْزُبُ عَن رَّبِّكَ میں یہاں اور لَا يَعْزُبُ سبا (ع) میں دونوں میں کسائی کے لیے زا کا کسرہ اور باقی (چھ) کے لیے زا کا ضمہ ہے۔

وَلَا أَصْغَرَ مِن ذَٰلِكَ وَلَا أَكْبَرُ میں حمزہ کے لیے را کا ضمہ ہے اور باقی (چھ) کے لیے فتحہ ہے۔

بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيمٍ اعراف (ع) میں بیان ہو چکا

بِهِ السِّحْرُ میں ابو عمرو کے لیے بِهِ آلسِّحْرُ استفہام کی بنا پر مد کے ساتھ (یعنی دو ہمزہ پڑھ کر پہلے کو تحقیق سے پڑھتے ہیں اور دوسرے میں تسہیل یا مدلازم کے ساتھ الف سے ابدال کرتے ہیں تسہیل کی صورت میں ہمزہ مدہ کے مانند ہو جاتا ہے اور ابدال کی صورت میں خود الف مدہ ہی بن جاتا ہے اس لیے مد سے تعبیر کر دیا) اور باقی (چھ) کے لیے خبر ہونے کی بنا پر مد نہیں ہے (بلکہ خود ہمزۂ وصلی ہی حذف ہو جاتا ہے)

عبداللہ بن ابی مسلم اپنے والد اور ابوہبیرہ سے اور وہ حفص سے روایت کرتے ہیں کہ وہ آنْ تَبَوَّآ میں ہمزہ کو یے بدل کر وقف کرتے تھے (اور آنْ تَبَوَّيَا پڑھتے تھے) اور ابن الخواستی نے ابوطاہر سے اور انہوں نے اشنانی سے نقل کر کے ہم سے یہ بیان کیا ہے کہ ہمزہ سے وقف کرتے تھے اور میں نے بھی ہمزہ ہی پڑھا ہے اور اسی کو اختیار کرتا ہوں (اور یا والی وجہ ضعیف اور متروک ہے)

لِيُضِلُّوا کا ذکر انعام (ع) میں آچکا ہے۔

وَلَا تَتَّبِعَانِّ میں ابن ذکوان کے لیے وَلَا تَتَّبِعَانِ ہے نون کی تخفیف سے (اور قصیدہ میں ایک اور وجہ بھی ہے جو ضعیف ہے اور وہ وَلَا تَتَّبِعَانِّ ہے) اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے نون پر تشدید (اور اس سے پہلے الف میں مد) ہے اور (معتبر روایت کی بنا پر) تا کی تشدید میں کسی کا بھی خلاف نہیں۔

آمَنتُ أَنَّهُ میں حمزہ اور کسائی کے لیے ہمزہ کا کسرہ اور باقی (پانچ) کے لیے فتحہ ہے

وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ میں ابوبکر کے لیے نون اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے یا ہے۔

نُنجِ الْمُؤْمِنِينَ میں حفص اور کسائی کے لیے (نون کا سکون اور اس میں اخفا و جیم کی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخفیف ہے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے نُنَجِّ الْمُؤْمِنِيْنَ ہے (نون کے فتحہ اور جیم کی) تشدید سے اور اس پر اور اس کے ان (یائی) ہم شکلوں پر جو مصاحف میں یا کے بغیر لکھے ہوئے ہیں تمام قراء ان کی رسم کے موافق (یا کے بغیر ہی) وقف کرتے ہیں لیکن جن کلمات کے بارہ میں ان سے یا پر وقف کرنے کی روایت ثابت ہو چکی ہے ان کا مرجع وہی روایت ہوتی ہے (اور ان پر یا ہی کے ساتھ وقف کرتے ہیں)

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت پانچ ہیں

۱ لِيْ اَنْ اُبَدِّلَهٗ ۲ اِنِّيْ اَخَافُ (ع) یہاں میں حرمیان اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۳ نَفْسِيْ اِنْ اَتَّبِعُ (ع) ۴ رَبِّيْ اِنَّهٗ لَحَقٌّ (ع) ان دونوں میں نافع اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۵ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ (ع) میں یہاں اور اسی طرح اس میں ہر نوجگہ نافع، ابو عمر، ابن عامر، حفص کے لیے فتحہ ہے۔

سورۃ ھود علیہ السلام

الٓرٰ (یونس ع ۱ میں) بیان ہو چکا ہے۔ ع ۱ ۱۷

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ

پارہ ۱۲

اِلَّا سِحْرٌ (مائدہ ع ۱ میں) بیان ہو چکا ہے۔ ع ۱

اِنَّنِيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ میں ابن کثیر، ابو عمرو، کسائی کے لیے ہمزہ کا فتحہ اور باقی (چار) کے لیے کسرہ ہے۔ ع ۳

بَادِيَ الرَّاْيِ میں ابو عمرو کے لیے دال کے بعد والی یا کے بجائے فتحہ والا ہمزہ ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی بَادِیَ الرَّأْیِ ہے اور باقی (چھ) کے لیے فتحہ والی یا ہے (اور ہمزہ نہیں ہے)

فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے میں پر ضمہ اور میم پر تشدید ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے فَعَمِيَتْ ہے میں کے فتحہ اور میم کی تخفیف سے۔

مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ میں یہاں اور مومنون (ع۲) میں حفص کے لیے لام پر تنوین دو زیر ہیں اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے دونوں میں تنوین کا حذف (لام کا ایک زیر) یعنی مِنْ كُلِّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ ہے۔

مَجْرٖىهَا میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے میم کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے میم کا ضمہ ہے اور اس کی راء میں جو (فتحہ اور امالہ کا) اختلاف ہے وہ باب الامالہ میں بیان ہو چکا ہے۔

يٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا میں یہاں عاصم کے لیے یا کا فتحہ اور باقی (چھ) کے لیے یا کا کسرہ ہے (اور اس کے باقی موقعوں کا بیان یوسف ع۱ میں آئے گا)

ارْكَبْ مَّعَنَا (سولھویں باب میں) اور قِيلَ اور غِيضَ الْمَاءُ (کا اشمام بقرہ ع۴ میں) اور مِنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ (اعراف ع۸ میں) بیان ہو چکا ہے۔

اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ میں کسائی کے لیے عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ ہے میم کے کسرہ اور لام کے فتحہ سے تنوین کے بغیر اور غَيْرَ میں ر کا فتحہ ہے اور باقی (چھ) کے لیے میم کا فتحہ را پر تنوین (اور ہمزہ) اور غَيْرُ کی ر کا ضمہ ہے۔

فَلَا تَسْـَٔلْنِ میں نافع۔ ابن عامر کے لیے فَلَا تَسْـَٔلَنِّ ہے لام کے فتحہ اور نون کے کسرہ اور تشدید سے اور ابن کثیر کے لیے بھی اسی طرح ہے لیکن یہ نون کا فتحہ پڑھتے ہیں اور باقی (چار) کے لیے فَلَا تَسْـَٔلْنِ ہے لام کے سکون اور نون کے کسرہ سے تشدید کے بغیر (اور اس میں ورش اور ابو عمرو وصلاً نون کے بعد یائے ساکنہ بھی پڑھتے ہیں اس لیے اس میں پانچ قراءتیں ہو جاتی ہیں ۱ قالون و ابن عامر کے لیے فَلَا تَسْـَٔلَنِّ ۲ ورش کے لیے وقفاً تو اسی طرح اور وصلاً فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ یا سے ۳ ابن کثیر کے لیے فَلَا تَسْـَٔلَنَّ ۴ ابو عمرو کے لیے وصلاً فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ اور وقفاً فَلَا تَسْـَٔلْنِ ۵ باقی (تین) کوفیین کے لیے دونوں حالتوں میں فَلَا تَسْـَٔلْنِ یا کے بغیر)

وَمِنْ خِزْيِ يَوْمَئِذٍ میں یہاں اور مِنْ عَذَابِ يَوْمَئِذٍ بِبَنِيْهِ معارج (ع۱) میں دونوں میں نافع اور کسائی کے لیے يَوْمَ کے میم کا فتحہ اور باقی (پانچ) کے لیے میم کا کسرہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا میں یہاں اور (وَعَادًا وَّثَمُوْدَا) فرقان وعنکبوت (ع) میں تینوں میں حفص اور حمزہ کے لیے دال کا فتحہ ہے تنوین کے بغیر اور وقف بھی الف کے بغیر کرتے ہیں اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے تینوں میں ثَمُوْدًا ہے تنوین سے اور وقف بھی الف پر کرتے ہیں (اور ثَمُوْدَا پڑھتے ہیں)

اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ میں کسائی کے لیے لِثَمُوْدٍ ہے تنوین اور کسرہ سے اور باقی (چھ) کے لیے دال پر فتحہ ہے تنوین کے بغیر۔

قَالَ سَلٰمٌ میں یہاں اور ذٰریٰت (ع) میں حمزہ اور کسائی کے لیے سَلْمٌ ہے سین کے کسرہ اور لام کے سکون سے الف کے بغیر اور باقی (پانچ) کے لیے سین اور لام کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے۔

یٰعْقُوْبُ قَالَتْ یٰوَیْلَتٰی میں ابن عامر حفص۔ حمزہ کے لیے یَا کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے یَا کا ضمہ ہے۔

سِیْٓءَ بِهِمْ میں یہاں اور عنکبوت (ع) میں اور سِیْٓئَتْ ملک (ع) میں نافع۔ ابن عامر۔ کسائی سین کے کسرہ کا ضمہ کے ساتھ اشمام کرتے ہیں یعنی ضمہ اور کسرہ دونوں کا کچھ کچھ حصہ ملا کر ایک حرکت بنا دیتے ہیں اور باقی (چار) سین کا خالص کسرہ پڑھتے ہیں۔

فَاَسْرِ اور اَنْ اَسْرِ میں ہر پانچ جگہ (جن میں سے فَاَسْرِ تین جگہ اور اَنْ اَسْرِ دو جگہ آیا ہے) حرمیان کے لیے فَاَسْرِ۔ اَنِ اسْرِ ہے ہمزۂ وصلی سے (جو ماقبل سے ملنے کی صورت میں حذف ہو جاتا ہے) اور باقی (پانچ) کے لیے پانچوں میں ہمزۂ قطعی اور اس کا فتحہ ہے (اور یہ ہمزہ ہر حال میں باقی رہتا ہے)

اِلَّا امْرَاَتَكَ میں ابن کثیر۔ ابو عمرو کے لیے تَا کا ضمہ اور باقی (پانچ) کے لیے تَا کا فتحہ ہے۔

اَصَلٰوتُكَ تو بہ (ع) میں اور عَلٰى مَكَانَتِكُمْ انعام (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے سین کا ضمہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے سین کا فتحہ ہے۔

وَاِنَّ كُلًّا میں حرمیان اور ابو بکر کے لیے وَاِنْ كُلًّا ہے نون کے سکون اور تخفیف سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے نون پر تشدید اور فتحہ ہے۔

لَمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ میں یہاں اور لَمَّا جَمِيعٌ یٰسٓ (ع) میں اور لَمَّا عَلَيْهَا طارق میں تینوں میں ابن عامر، عاصم، حمزہ کے لیے میم پر تشدید ہے اور باقی (چار) کے لیے تینوں میں لَمَّا ہے میم کی تخفیف سے (پس یہاں وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا میں چار قراتیں ہوگئیں ۱ نافع۔ ابن کثیر کے لیے وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا نون اور میم دونوں کی تخفیف سے ۲ ابوبکر کے لیے وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا نون کی تخفیف اور میم کی تشدید سے ۳ ابوعمرو اور کسائی کے لیے وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا نون کی تشدید اور میم کی تخفیف سے ۴ ابن عامر حفص۔ حمزہ کے لیے وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا نون اور میم دونوں کی تشدید سے)

وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ میں نافع اور حفص کے لیے یا کا ضمہ اور جیم کا فتحہ ہے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے يَرْجِعُ الْاَمْرُ ہے یا کے فتحہ اور جیم کے کسرہ سے۔

عَمَّا يَعْمَلُوْنَ میں یہاں اور نمل کے آخر میں نافع۔ ابن عامر حفص کے لیے تا اور باقی ساڑھے چار کے لیے یا ہے

اس سورۃ میں اضافت کی یا آٹھ یا آٹھ ہیں

۱ فَاِنِّيْ اَخَافُ (ع) ۲ اِنِّيْ اَخَافُ (ع) ۳ اِنِّيْ اَعِظُكَ ۴ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ (ع) ۵ اِنِّيْ اَخَافُ ۶ شِقَاقِيْٓ اَنْ (ع) ان چھبیوں میں حرمیان اور ابوعمرو کے لیے یا کا فتحہ ہے ۷ عَنِّيْٓ اِنَّهٗ (ع) ۸ اِنِّيْٓ اِذًا لَّمِنَ ۹ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ (ع) ۱۰ ضَيْفِيْ اَلَيْسَ (ع) ان چاروں میں نافع۔ ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے ۱۱ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ (ع) ۱۲ اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ (ع) ان دونوں میں نافع۔ بزی۔ ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے ۱۳ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ (ع) ۱۴ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ (ع) ان دونوں میں نافع۔ ابوعمرو۔ ابن عامر حفص کے لیے فتحہ ہے ۱۵ فَطَرَنِيْ اَفَلَا (ع) اس میں نافع اور بزی کے لیے فتحہ ہے ۱۶ اِنِّيْٓ اُشْهِدُ (ع) اس میں نافع کے لیے فتحہ ہے ۱۷ دُعَآءِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ (ع) اس میں نافع۔ ابوعمرو۔ ابن عامر کے لیے فتحہ ہے ۱۸ اَسْرِ بِاَهْلِكَ (ع) اس میں حرمیان اور ابوعمرو اور ابن ذکوان کے لیے یا کا فتحہ ہے (اور ہشام کے لیے فتحہ اور سکون دونوں ہیں اور فتحہ مشہور تر بھی ہے اور طریق کے بھی موافق ہے لیکن تیسیر سے ان کے لیے صرف سکون نکلتا ہے کیونکہ فتحہ والوں میں ان کو بیان نہیں کیا پس اس میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دانی رح طریق سے نکل گئے ہیں) اور اس میں یا آت زوائد میں سے ہیں ع۱ فَلَا تَسْـَٔلْنِیْ ع اس کو ورش اور ابو عمرو وصلاً ثابت رکھتے ہیں ع۲ وَلَا تَحْزَنُوْنِیْ فِیْ ضَیْفِیْ ع اس کو ابو عمرو وصل میں ثابت رکھتے ہیں ع۳ یَوْمَ یَاْتِیْ ع اس کو ابن کثیر وصل و وقف دونوں میں اور نافع۔ ابو عمرو۔ کسائی صرف وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

سُوْرَةُ یُوْسُفَ عَلَیْهِ السَّلَام

ع ۱ ۱۱

یَا اَبَتِ میں ہر آٹھ جگہ ابن عامر کے لیے تا کا فتحہ ہے اور باقی (چھ) کے لیے تا کا کسرہ ہے اور یَا اَبَتِ پر ابن کثیر اور ابن عامر ھا سے وقف کرتے ہیں یعنی یَا اَبَهْ اور یہ باب الوقف (بائیسویں باب) میں بیان ہو چکا ہے۔

یَبُنَیَّ میں یہاں اور لقمٰن (ع ۱) میں دوسرے موقع یَبُنَیَّ اِنَّهَا میں اور صٰفّٰت (ع ۶ والے) میں تینوں میں حفص کے لیے یا کا فتحہ اور باقی (ساٹھے چھ) کے لیے یا کا کسرہ ہے (اور لقمٰن ع ۱ کے پہلے اور تیسرے یَبُنَیَّ کا ذکر ان کے موقع پر آئے گا)

ع ۲ ۱۲

اٰیٰتٌ لِّلسَّآئِلِیْنَ میں ابن کثیر کے لیے اٰیٰتٌ لِّلسَّآئِلِیْنَ ہے واحد کے صیغہ سے الف کے بغیر اور باقی (چھ) کے لیے جمع ہونے کی بنا پر یا کے بعد الف ہے۔

غَیٰبَتِ الْجُبِّ میں دونوں موقعوں میں نافع کے لیے غَیٰبٰتِ الْجُبِّ ہے با کے بعد الف سے جمع ہونے کی بنا پر اور باقی (چھ) کے لیے واحد ہونے کی بنا پر الف کا حذف ہے

اور مَالَكَ لَا تَاْمَنَّا میں (جو اصل میں لَا تَاْمَنُنَا تھا) تمام قراء پہلے نون کا دوسرے میں ادغام کرتے ہیں اور (اصل کی طرف اشارہ کرنے کے لیے) اس کا پیش کے ساتھ اشمام کرتے ہیں۔ (یعنی پہلے نون پر ہلکا سا ضمہ پڑھتے ہیں جس کو روم کہتے ہیں اور اسی کو یہاں مجازاً اشمام کہدیا ہے) اور یہاں اشمام کی حقیقت یہ ہے کہ عضو کے ذریعہ نہیں (بلکہ قدرے) حرکت کے ذریعہ (پہلے) نون کی (اصل کی) طرف اشارہ کیا جائے پس یہ اخفا (روم) ہوگا صحیح ادغام نہ ہوگا کیونکہ حرکت کے بجائے پورا سکون نہیں آتا بلکہ اس کی آواز کمزور ہو جاتی ہے اور اسی (معمولی سی حرکت) کے سبب مدغم اور مدغم فیہ (دونوں نونوں) میں جدائی ہو جاتی ہے اور یہ ہمارے اکثر اماموں کا قول ہے اور یہ درست

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی ہے کیونکہ روم سے حرکت کا حال بخوبی معلوم ہو جاتا ہے اور سننے والا سمجھ لیتا ہے کہ پہلے اس نون پر ضمہ تھا اور قیاس کی رو سے بھی صحیح ہے اور قصیدہ میں اشمام بھی درج ہے جو ہونٹوں سے ہوتا ہے اور اس میں صحیح ادغام بھی ہو جاتا ہے لیکن حرکت کا پتہ دینے میں روم کے برابر نہیں ہے غرض یہ کہ لَا تَأْمَنَّا میں ساتوں کے لیے روم و اشمام دونوں صحیح ہیں اور روم میں نون کا اظہار اور اشمام میں ادغام ہوتا ہے)

نَرْتَعْ وَ يَلْعَبْ دونوں میں نافع اور کوفیین کے لیے یا اور باقی (تین) کے لیے دونوں میں نون ہے۔

اور نَرْتَعْ میں حرمیان کے لیے نَرْتَعِ ہے عین کے کسرہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے عین کا سکون ہے (پس نَرْتَعْ میں چار قراتیں ہو گئیں ۱ نافع کے لیے نَرْتَعِ ۲ ابن کثیر کے لیے نَرْتَعَ ۳ ابو عمرو اور ابن عامر کے لیے نَرْتَعْ ۴ کوفیین کے لیے نَرْتَعْ)

اَلذِّئْبُ میں تینوں جگہ ورش اور ابو عمرو اور کسائی کے لیے ہمزہ کا یا سے ابدال یعنی اَلذِّيْبُ ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے دونوں حالتوں میں تحقیق والا ہمزہ ہے اور حمزہ جب اس پر وقف کرتے ہیں تو وہ بھی اپنے قاعدہ کے موافق (یا سے) ابدال کرتے ہیں۔

يٰبُشْرٰى کوفیین کے لیے فُعْلٰى کے وزن پر ہے (اور الف کے بعد فتحہ والی یا نہیں ہے) اور ان میں سے حمزہ اور کسائی را کے فتحہ کا امالہ کرتے ہیں اور باقی (چار) کے لیے يٰبُشْرَايَ ہے را کے بعد الف پھر فتحہ والی یا سے اور ان میں سے ورش کے لیے را میں امالۂ بین بین ہے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے را کا خالص فتحہ ہے اور ابو عمرو کی قراءۃ میں بھی اکثر اہل اداء کے فتحہ ہی کو پسند کرتے ہیں اور ابن مجاہد کا قول بھی یہی ہے اور میں نے بھی فتحہ ہی پڑھا ہے اور ہذلی کے طریق سے ابو شعیب سوسی سے اور ان کے علاوہ اوروں سے ابو عمرو سے فتحہ ہی کے ساتھ نص بھی آئی ہے (اور قصیدہ میں تقلیل و امالہ بھی درج ہے اور ابو عمرو کے لیے تینوں صحیح ہیں لیکن فتحہ اولیٰ ہے پھر تقلیل کا پھر امالہ کا درجہ ہے)

ع ۳ ۱۳

هَيْتَ لَكَ میں پانچ قراتیں ہیں ۱ نافع۔ ابن ذکوان کے لیے هِيْتَ لَكَ ھا کے کسرہ اور (اس کے بعد یائے ساکنہ سے) ہمزہ کے بغیر اور تا کے فتحہ سے ۲ ہشام کے لیے هِئْتَ لَكَ ہے پہلی قراءۃ کی طرح لیکن یہ (یا کے بجائے) ہمزہ (ساکنہ) پڑھتے ہیں ۳ ہشام ہی سے هِئْتُ بھی منقول ہے تا کے ضمہ سے (اور گودانی نے اس کو صحیح بتایا ہے لیکن یہ طریق کے خلاف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ع ۲

وَقَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا ۔ حفص، حمزہ اور کسائی کے لیے یا کے بعد الف پھر نون ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے لِفِتْيَتِهِ اجْعَلُوْا ہے (یا کے بعد) تا سے الف کے بغیر۔

اَخَانَا يُكْتَلْ ۔ میں حمزہ اور کسائی کے لیے یا ہے اور باقی (پانچ) کے لیے نون ہے۔

خَيْرٌ حٰفِظًا ۔ میں حفص، حمزہ اور کسائی کے لیے حا کا فتحہ اور اس کے بعد الف اور فا کا کسرہ ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے حِفْظًا ہے حا کے کسرہ اور فا کے سکون سے الف کے بغیر۔

نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ۔ انعام (ع ۱۹) میں بیان ہو چکا ہے۔

فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا ۔ وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اور اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ میں یہاں اور اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ (اسی سورت ع ۱۱ میں) اور اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ۔ رعد (ع ۴) میں پانچوں میں ہمزہ کے لیے فَلَمَّا اسْتَايْـَٔسُوْا ۔ وَلَا تَايْـَٔسُوْا ۔ لَا يَايْـَٔسُ اِذَا اسْتَايْـَٔسَ الرُّسُلُ ۔ اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ الَّذِيْنَ ہے یائے ساکنہ کے بجائے الف سے پھر فتحہ والی یا سے ہمزہ کے بغیر (یعنی حروف کی ترتیب بدل کر ہمزہ کو کلمہ کا دوسرا حرف بنا کر ساکن کر دیتے ہیں اور اس کو الف سے بدل لیتے ہیں اور یا کو پہلے حرف کی جگہ لا کر فتحہ دیتے ہیں اور اس کو قلبِ مکانی کہتے ہیں اور یہاں قلب کے بعد ہمزہ کا الف سے بدلنا ضروری ہے) یہ میری اس قراءۃ کی رو سے ہے جو ابو طاہر فارسی سے ہے جس کو انہوں نے نقاش سے اور انہوں نے ابو ربیعہ سے پڑھا ہے (اور دوسری رو میں ان کے لیے باقین کی طرح بھی ہے جس کو دانی نے ابو الفتح اور ابو الحسن سے پڑھا ہے اسی لیے گو وہ صحیح تو ہے لیکن طریق کے خلاف ہے) اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے پانچوں میں یائے ساکنہ پھر فتحہ والا ہمزہ ہے لفظی الف کے بغیر (جس طرح شروع میں درج کیے گئے ہیں یعنی یہ حضرات قلب و ابدال نہیں کرتے) اور حمزہ جب وقف کرتے ہیں تو اپنے قاعدہ کے موافق ہمزہ کی حرکت یا کو دیدیتے ہیں) اور ہمزہ کو حذف کر کے فَلَمَّا اسْتَيْسُوْا ۔ وَلَا تَيْسُوْا پڑھتے ہیں (اور باقی تین کو بھی اسی طرح سمجھ لو)

ع ۲

اَءِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ۔ میں ابن کثیر کے لیے اِنَّكَ ہے خبر کی بنا پر کسرہ والے ایک ہمزہ سے اور باقی (چھ) کے لیے استفہام کی بنا پر دو ہمزہ ہیں (جن میں سے پہلے پر فتحہ اور دوسرے پر کسرہ ہے) اور استفہام (کی صورت) میں ادخال اور دوسرے ہمزہ کی تحقیق و تسہیل میں سب اپنے (اُن) قواعد پر ہیں (جو دسویں باب میں بیان ہو چکے ہیں)

ع ۱۲

نُوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ ۔ میں یہاں اور نحل (ع ۴) میں اور انبیاء کے پہلے موقع میں (جو ع میں ہے)

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

حفص کے لیے یا کے بجائے نون اور حا کا کسرہ (پھر یائے ساکنہ ہے) اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے یُوْحٰی ہے نون کے بجائے یا اور حا کے فتحہ (اور اس کے بعد الف) سے اور حمزہ اور کسائی اپنے قاعدہ کے موافق اس الف میں امالہ کرتے ہیں (اور ورش بین بین اور فتحہ پڑھتے ہیں اور انبیاء کے دوسرے نُوْحِیْ کا ذکر اس کے موقع پر آئے گا)

اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ میں نافع۔ ابن عامر، عاصم کے لیے تا اور باقی (چار) کے لیے یا ہے

قَدْ کُذِبُوْا میں کوفیین کے لیے ذال کی تخفیف ہے اور باقی (چار) کے لیے کُذِّبُوْا ہے ذال کی تشدید سے

فَنُجِّیَ مَنْ نَّشَآءُ وَلَا یُرَدُّ میں ابن عامر عاصم کے لیے (ضمہ والا) ایک نون اور جیم پر تشدید اور یا کا فتحہ ہے اور باقی (پانچ) کے لیے فَنُنْجِیْ ہے دونوں سے جن میں سے پہلے پر ضمہ ہے اور دوسرا ساکن ہے (اور اس میں اخفا بھی ہے) اور جیم کی تخفیف اور یا کا سکون ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آٹھ یا سولہ ہیں

۱ لَیَحْزُنُنِیْٓ اَنْ (ع) اس میں حرمیان کے لیے فتحہ ہے ۲ رَبِّیْٓ اَحْسَنَ (ع) ۳ اَرٰنِیْٓ اَعْصِرُ ۴ اَرٰنِیْٓ اَحْمِلُ (ع) ۵ اِنِّیْٓ اَرٰی سَبْعَ بَقَرٰتٍ (ع) ۶ اِنِّیْٓ اَنَا اَخُوْكَ (ع) ۷ اَبِیْٓ اَوْ یَحْكُمَ اللّٰهُ (ع) ۸ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ (ع) ان ساتوں میں حرمیان اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۹ اِنِّیْٓ اَرٰنِیْ (ع) میں دونوں جگہ اس سے مراد اِنِّیْ کی یا ہے نہ کہ اَرٰنِیْ کی ۱۱ رَبِّیْٓ اِنِّیْ تَرَكْتُ (ع) ۱۲ نَفْسِیْٓ اِنَّ النَّفْسَ ۱۳ رَبِّیْٓ اِنَّ رَبِّیْ (ع) ۱۴ بِاَذْنِیْٓ اَنِّیْ (ع) اس سے مراد اِنِّیْ کی یا ہے ۱۵ رَبِّیْٓ اِنَّهٗ ۱۶ بِیْٓ اِذْ اَخْرَجَنِیْ (ع) ان آٹھوں میں نافع اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۱۷ اٰبَآءِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ (ع) ۱۸ لَعَلِّیْٓ اَرْجِعُ (ع) ان دونوں میں کوفیین کے لیے سکون (اور مد) ہے (اور باقی چار کے لیے فتحہ ہے) ۱۹ اَنِّیْٓ اُوْفِی الْكَیْلَ (ع) ۲۰ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْٓا (ع) ان دونوں میں نافع کے لیے فتحہ ہے ۲۱ وَمَنْ اَطَاعَنِیْ اِلَی اللّٰهِ (ع) اس میں نافع۔ ابو عمرو۔ ابن عامر کے لیے فتحہ ہے ۲۲ اِخْوَتِیْٓ اِنَّ (ع) اس میں ورش کے لیے فتحہ ہے۔

اور اس میں یا آٹھ زوائد وہیں ۱ حَتّٰی تُؤْتُوْنِ (ع) اس کو ابن کثیر وقف و وصل دونوں میں اور ابو عمرو صرف وصل میں ثابت رکھتے ہیں ۲ اِنَّهٗ مَنْ یَّتَّقِیْ (ع) اس کو قنبل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خفض کے لیے یا کے بجائے نون اور حا کا کسرہ (پھر یائے ساکنہ ہے) اور باقی (ساتھے چھ) کے لیے یُوْحٰی ہے نون کے بجائے یا اور حا کے فتحہ (اور اس کے بعد الف) سے اور حمزہ اور کسائی اپنے قاعدہ کے موافق اس الف میں امالہ کرتے ہیں (اور ورش بین بین اور فتحہ پڑھتے ہیں اور انبیاء کے دوسرے نُوْحِیْ کا ذکر اس کے موقع پر آئے گا)

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ میں نافع۔ ابن عامر۔ عاصم کے لیے تا اور باقی (چار) کے لیے یا ہے

قَدْ کُذِبُوْا میں کوفیین کے لیے ذال کی تخفیف ہے اور باقی (چار) کیلئے کُذِّبُوْا ہے ذال کی تشدید سے

فَنُجِّیَ مَنْ نَّشَآءُ وَلَا یُرَدُّ میں ابن عامر۔ عاصم کے لیے (ضمہ والا) ایک نون اور جیم پر تشدید اور یا کا فتحہ ہے اور باقی (پانچ) کے لیے فَنُنْجِیْ ہے دونوں سے جن میں سے پہلے پر ضمہ ہے اور دوسرا ساکن ہے (اور اس میں اخفا بھی ہے) اور جیم کی تخفیف اور یا کا سکون ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آٹھ بائیس ہیں

۱ لَیَحْزُنُنِیْٓ اَنْ (ع) اس میں حرمیان کے لیے فتحہ ہے ۲ رَبِّیْٓ اَحْسَنَ (ع) ۳ اَرٰىنِیْٓ اَعْصِرُ ۴ اَرٰىنِیْٓ اَحْمِلُ (ع) ۵ اِنِّیْٓ اَرٰی سَبْعَ بَقَرٰتٍ (ع) ۶ اِنِّیْٓ اَنَا اَخُوْكَ (ع) ۷ اَبِیْٓ اَوْ یَاْذَنَ لِیْٓ اَبِیْٓ (ع) ۸ اَوْ یَحْكُمَ اللّٰهُ لِیْ (ع) ۹ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ (ع) ان ساتوں میں حرمیان اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۱۰ اِنِّیْٓ اَرٰىنِیْ (ع) میں (دونوں جگہ اس سے مراد اِنِّیْ کی یا ہے نہ کہ اَرٰىنِیْ کی) ۱۱ رَبِّیْٓ اِنِّیْ تَرَكْتُ (ع) ۱۲ نَفْسِیْٓ اِنَّ النَّفْسَ ۱۳ رَبِّیْٓ اِنَّ رَبِّیْ (ع) ۱۴ یَاْذَنَ لِیْٓ اَبِیْٓ (ع) اس سے مراد لِیْ کی یا ہے ۱۵ رَبِّیْٓ اِنَّهٗ ۱۶ بِیْٓ اِذْ اَخْرَجَنِیْ (ع) ان آٹھوں میں نافع اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۱۷ اَبَآءِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ (ع) ۱۸ لَعَلِّیْٓ اَرْجِعُ (ع) ان دونوں میں کوفیین کے لیے سکون (اور مد) ہے (اور باقی چار کے لیے فتحہ ہے) ۱۹ اَنِّیْٓ اُوْفِی الْكَیْلَ (ع) ۲۰ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْٓا (ع) ان دونوں میں نافع کے لیے فتحہ ہے ۲۱ وَاُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ (ع) اس میں نافع۔ ابو عمرو۔ ابن عامر کے لیے فتحہ ہے ۲۲ اِخْوَتِیْٓ اِنَّ (ع) اس میں ورش کے لیے فتحہ ہے۔

اور اس میں یا آٹھ زوائد وہ ہیں ۱ حَتّٰی تُؤْتُوْنِ (ع) اس کو ابن کثیر وقف و وصل دونوں میں اور ابو عمرو صرف وصل میں ثابت رکھتے ہیں ۲ اِنَّهٗ مَنْ یَّتَّقِیْ (ع) اس کو قنبل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں حالتوں میں ثابت رکھتے ہیں اور باقی حضرات وقف و وصل دونوں میں ان دونوں کو حذف کرتے ہیں اور نرتعی (رع) میں قنبل سے ابوربیعہ اور ابن صباح نے دونوں حالتوں میں عین کے بعد یا کا اثبات روایت کیا ہے (لیکن چونکہ قنبل کا طریق ابن مجاہد سے ہے اور ان سے حذف ہے اس لیے اثبات طریق کے خلاف ہے) اور ان دونوں کے سوا اوروں نے دونوں حالتوں میں قنبل سے یا کا حذف نقل کیا ہے اور باقی حضرات اس یا کو دونوں حالتوں میں حذف کرتے ہیں۔

سُوْرَةُ الرَّعْد

ع ۴

يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ (اعراف رع) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ - صِنْوَانٌ - وَّغَيْرُ چاروں کلمات میں ابن کثیر ابو عمرو حفص کے لیے (آخری حرف نون۔ لام۔ نون۔ را کا) ضمہ ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے چاروں حرفوں کا کسرہ ہے۔

يُسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ میں ابن عامر عاصم کے لیے یا اور باقی (پانچ) کے لیے تا ہے۔

وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا میں حمزہ اور کسائی کے لیے یا اور باقی (پانچ) کے لیے نون ہے۔

استفہام مکرر پاس پاس دو جگہ دو دو ہمزوں کے جمع ہونے کا قاعدہ

جب دو استفہام جمع ہو جائیں جیسے ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ اور ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرٰبًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ - ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ وغیرہ تو ان میں قراء کا اختلاف ہے اور یہ سب گیارہ جگہ آئے ہیں ۱ ایک موقع تو اس سورۂ رعد (رع) میں ہے ۲ اور دو موقع سورۃ الاسرا (رع ۵ رع ۶) میں ہیں ۳ اور ایک موقع مومنون (رع ۵) میں ہے ۴ اور ایک موقع نمل (رع ۶) میں ہے ۵ اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک موقع عنکبوت (ع) میں ہے ۷ اور ایک موقع السجدہ (ع) میں ہے ۹ اور دو موقع صفت (ع و ع) میں ہیں ۱۱ اور ایک موقع واقعہ (ع) میں ہے ۱۲ اور ایک جگہ نزعت (ع) میں ہے (ان میں سے ۱۰ ان نو میں تو ءَاِذَا ءَاِنَّا ہے اور ۲ میں ءَاِنَّكُمْ ءَاِنَّكُمْ ہے اور ۱۱ میں ءَاِنَّا ءَاِذَا ہے) ۱ پس نافع اور کسائی کے لیے ان سب موقعوں میں ءَاِذَا اِنَّا اور ءَاِنَّا اِذَا ہے یعنی دونوں میں سے اول کو استفہام (دو ہمزوں) سے اور ثانی کو خبر (ایک ہمزہ) سے پڑھتے ہیں پھر استفہام والے موقع میں نافع کے لیے پہلے ہمزہ کی تحقیق اور دوسرے کی یا کے مانند تسہیل ہے اور قالون دونوں کے درمیان ادخال کا الف بھی زیادہ کرتے ہیں جس سے ءَاِذَا ءَاِنَّا ہو جاتا ہے اور ورش ادخال نہیں کرتے صرف دوسرے ہمزہ کی تسہیل کرتے ہیں اور کسائی کے لیے دونوں ہمزوں کی تحقیق بلا ادخال ہے اور نافع نمل و عنکبوت میں اپنے اس قاعدہ کے خلاف کر کے نمل میں اِذَا ءَاِنَّا اور عنکبوت میں اِنَّكُمْ ءَاِنَّكُمْ اول کو اخبار (ایک ہمزہ) سے اور ثانی کو استفہام (دو ہمزوں) سے پڑھتے ہیں اور کسائی صرف عنکبوت میں اپنے قاعدہ کے خلاف کر کے دونوں کو استفہام سے (ءَاِنَّكُمْ ءَاِنَّكُمْ) پڑھتے ہیں اور سورۂ نمل میں خبر دوسرے موقع میں ایک نون زیادہ کر کے (ءَاِذَا كُنَّا تُرَابًا وَّاٰبَاۤؤُنَاۤ اَىِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ) پڑھتے ہیں ۳ اور ابن کثیر اور ابو عمرو تمام قرآن میں (گیارہ کے گیارہ موقعوں میں دونوں جگہ استفہام (ءَاِذَا ءَاِنَّا) پڑھتے ہیں اور پہلے ہمزہ کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل کرتے ہیں ۴ اور ابن کثیر تو (پہلے) ہمزہ کے بعد مد ادخال نہیں کرتے اور ابو عمرو ادخال کرتے ہیں اور ابن کثیر ایک جگہ عنکبوت (ع) میں اپنے قاعدہ کے خلاف اول کو اخبار کسرہ والے (ایک ہمزہ سے اور ثانی کو دو ہمزوں سے اِنَّكُمْ ءَاِنَّكُمْ پڑھتے ہیں ۵ عاصم و حمزہ دونوں کو ہر جگہ استفہام دونوں ہمزوں کی تحقیق بلا ادخال سے پڑھتے ہیں اور حفص اپنے قاعدہ کے خلاف صرف عنکبوت کے پہلے کو خبر کسرہ والے ایک ہمزہ سے (اِنَّكُمْ) پڑھتے ہیں ۶ ابن عامر ہر جگہ دونوں استفہاموں میں سے پہلے کو خبر کسرہ والے ایک ہمزہ سے اور ثانی کو استفہام دو ہمزوں سے (اِذَا ءَاِنَّا) پڑھتے ہیں اور ہشام (جمہور کی روایت پر) دونوں ہمزوں کے درمیان ادخال کا الف بھی زیادہ کرتے ہیں (اور بعض کے مذہب پر عدم ادخال بھی ہے) اور ابن ذکوان ادخال کا الف نہیں لاتے اور نمل و واقعہ اور نزعت تین موقعوں میں انہوں نے اپنے قاعدہ کے خلاف کیا ہے پس نمل و نزعت میں تو اول کو استفہام اور ثانی کو اخبار سے (اِذَا اِنَّا) پڑھتے ہیں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمل میں کسائی کی طرح خبر میں ایک نون زیادہ کر کے (عَاذَا اِنَّنَا) پڑھتے ہیں اور واقعہ میں دونوں کو استفہام تحقیق والے دو ہمزوں سے (عَاِذَا عَاِنَّنَا) پڑھتے ہیں اور ہشام (یہاں بھی) اپنے قاعدہ کے موافق دونوں ہمزوں کے درمیان ادخال کا الف زیادہ کرتے ہیں۔

هَادٍ میں پانچوں جگہ اور مِنْ وَّالٍ (رعد ع۴) میں اور وَاقٍ میں تینوں جگہ (رعد ع۴ میں دو اور غافر ع۱ میں ایک) اور وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ نحل (ع۱۲) میں صرف ان چار کلمات میں ہر جگہ ابن کثیر کے لیے وصلاً تنوین (دو زیر) ہیں اور جب ان پر وقف کرتے ہیں تو یا سے کرتے ہیں (اور هَادِیْ۔ وَالِیْ وَاقِیْ۔ بَاقِیْ پڑھتے ہیں) اور باقی (چھ) وصلاً تنوین سے اور وقفاً یا کے بغیر (هَادْ۔ وَالْ۔ وَاقْ بَاقْ) پڑھتے ہیں۔

اَمْ هَلْ تَسْتَوِی الظُّلُمٰتُ میں ابوبکر، حمزہ اور کسائی کے لیے یا اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے تا ہے۔

وَمِمَّا یُوْقِدُوْنَ عَلَیْهِ فِی النَّارِ ابْتِغَآءَ میں حفص، حمزہ اور کسائی کے لیے یا اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے تا ہے۔

اَفَلَمْ یَایْئَسِ الَّذِیْنَ میں بزی کے لیے یَایْئَسِ الَّذِیْنَ ہے یائے ساکنہ کے بجائے الف پھر فتحہ والی یا سے ہمزہ کے بغیر اور انھیں کے لیے باقین کی طرح بھی ہے لیکن یہ طریق کے خلاف ہے اور یہ یوسف (ع۱) میں بھی بیان ہو چکا ہے (لیکن وہاں یَخْلُ فِیْ عَنْ نہیں تھا اور یہاں ہے جس سے دوسری وجہ نکلتی ہے)۔

وَصَدُّوْا عَنِ السَّبِیْلِ میں یہاں اور وَصَدَّ غافر (ع۱) میں کوفیین کے لیے دونوں میں صاد کا ضمہ اور باقی (چار) کے لیے دونوں میں صاد کا فتحہ ہے۔

اُكُلُهَا (بقرہ ع۲۶) میں) بیان ہو چکا ہے۔

وَیُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ میں ابن کثیر۔ ابوعمرو۔ عاصم کے لیے ثا کا سکون اور با کی تخفیف ہے اور باقی (چار) کے لیے وَیُثَبِّتُ ہے ثا کے فتحہ اور با کی تشدید سے۔

وَسَیَعْلَمُ الْكُفّٰرُ میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے (کاف کا ضمہ فا پر تشدید اور اس کے بعد الف ہے پس یہ) جمع کا صیغہ ہے اور باقی (تین) کے لیے (وَسَیَعْلَمُ الْكَفِرُ ہے کاف کے بعد الف اور فا کے کسرہ اور تخفیف سے پس یہ) واحد کا صیغہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس سورۃ میں یائے زائدہ ایک ہے

اَلْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ رع ۱ میں اس کو ابن کثیر دونوں حالتوں میں ثابت رکھتے ہیں اور باقی (چھ) دونوں حالتو ہیں حذف کرتے ہیں۔

سُوْرَةُ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَام

اَلْحَمِيْدِ اللّٰهِ الَّذِيْ میں وصل وابتدا دونوں میں نافع۔ ابن عامر کے لیے اَللّٰهِ کی ھا کا ضمہ ہے اور باقی (پانچ) کے لیے ھا کا کسرہ ہے۔

رُسُلُهُمْ سُبُلَنَا بقرہ رع ۱۹ میں بیان ہو چکا ہے۔

بِهِ الرِّيٰحُ بقرہ (رع ۳۶) میں بیان ہو چکا ہے۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ میں یہاں اور خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ (نور رع ۱) میں دونوں میں حمزہ اور کسائی کے لیے یہاں خٰلِقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (نور میں خٰلِقُ كُلِّ دَآبَّةٍ ہے (یعنی خَلَقَ کے بجائے خٰلِقُ ہے) فا کے بعد الف اور لام کے کسرہ اور قاف کے ضمہ سے فَاعِل کے وزن پر اور اس کے مابعد یہاں تا اور ضاد کے اور نور میں كُلَّ کے لام کے کسرہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے خَلَقَ ہے فَعَلَ کے وزن پر اور بعد کے اسموں کا نصب ہے جو اَلسَّمٰوٰتِ کی تا میں کسرہ کے ساتھ آئے گا کیونکہ یہ جمع مؤنث سالم کی تا ہے اور وَالْاَرْضَ کے ضاد اور كُلَّ کے لام پر فتحہ کی صورت میں آئے گا۔

بِمُصْرِخِيَّ اِنِّيْ میں حمزہ کے لیے یا کا کسرہ ہے اور متکلم کی یا میں کسرہ بھی ایک لغت ہے جس کو فراء اور قطرب نے نقل کیا ہے اور ابو عمرو (بصری) نے بھی اس کو جائز رکھا ہے اور باقی (چھ) کے لیے یا کا فتحہ ہے۔

لِيُضِلُّوْا میں یہاں اور لِيَضِلَّ حج۔ لقمٰن۔ زمر (رع ۱) میں چاروں میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے یا کا فتحہ اور باقی (پانچ) کے لیے یا کا ضمہ ہے۔

لَا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ بقرہ (رع ۳۲) میں بیان ہو چکا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَفْئِدَةً میں ہشام کے لیے اَفْئِيْدَةً ہے ہمزہ کے بعد یائے ساکنہ سے اور یہ میری اس قراءۃ کی رو سے ہے جو ابوالفتح سے ہے اور حلوانی نے بھی اس کو ہشام سے اسی طرح نصاً بیان کیا ہے (اور قصیدہ میں ان کے لیے یا کا حذف بھی ہے جو داجونی کے طریق سے ہے نظم و تیسیر کے طرق سے نہیں) اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے اس یا کا حذف ہے۔

لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ میں کسائی کے لیے لَتَزُوْلَ ہے پہلے لام کے فتحہ اور دوسرے لام کے ضمہ سے اور باقی (چھ) کے لیے پہلے لام کا کسرہ اور دوسرے کا فتحہ ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آٹھ تین ہیں

۱ وَمَا كَانَ لِيَ (ع) اس میں حفص کے لیے فتحہ ہے ۲ قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ (ع) اس میں ابن عامر، حمزہ اور کسائی کے لیے یا کا سکون اور وصلاً حذف ہے ۳ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ (ع) اس میں حرمیان اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے۔

اور اس میں یا آٹھ زوائد تین ہیں:

۱ وَخَافَ وَعِيْدِيْ (ع) اس کو ورش وصلاً ثابت رکھتے ہیں ۲ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِيْ (ع) اس کو ابوعمرو وصلاً ثابت رکھتے ہیں ۳ وَتَقَبَّلْ دُعَآءِيْ (ع) اس کو بزی..... دونوں حالتوں میں اور ورش، ابوعمرو، حمزہ وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

سورۃ الحجر

پارہ ۱۴

رُبَمَا

رُبَمَا میں نافع اور عاصم کے لیے بَا کی تخفیف ہے اور باقی (پانچ) کے لیے رُبَّمَا ہے بَا کی تشدید سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ میں تین قراتیں ہیں ۱ حفص حمزہ اور کسائی کے لیے اسی طرح دونوں سے جن میں سے پہلے پر ضمہ اور دوسرے کا فتحہ ہے اور زا کا کسرہ اور اَلْمَلٰٓئِكَةَ کی تا پر فتحہ ہے ۲ ابوبکر کے لیے مَا تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ ضمہ والی تا اور نون اور زا کے فتحہ اور اَلْمَلٰٓئِكَةُ کی تا کے ضمہ سے ۳ اور باقی (چار) کے لیے مَا تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ یعنی ان کے لیے پہلی تا پر فتحہ ہے اور باقی میں ابوبکر کی طرح ہیں۔

سُكِّرَتْ میں ابن کثیر کے لیے سُكِرَتْ ہے کاف کی تخفیف سے اور باقی (چھ) کے لیے کاف پر تشدید ہے۔

اَلرِّيٰحَ لَوَاقِحَ بقرہ (۱۶ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

اَلْمُخْلَصِيْنَ یوسف (۱۶ع) میں اور جُزْءٌ بقرہ (۱۶ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَعُيُوْنٍ ہر سہ جگہ اور اَلْعُيُوْنِ (یٰسٓ رکع ۳) میں نافع۔ ابوعمرو۔ ہشام حفص کے لیے عین کا ضمہ اور باقی (چار) کے لیے عین کا کسرہ ہے۔

اِنَّا نُبَشِّرُكَ آل عمران (۵ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ میں تین قراتیں ہیں ۱ نافع کے لیے تُبَشِّرُوْنِ نون کے کسرہ کی تشدید کے بغیر ۲ ابن کثیر کے لیے تُبَشِّرُوْنِّ نون کے کسرہ اور تشدید سے ۳ باقی (پانچ) کے لیے تُبَشِّرُوْنَ نون کے فتحہ اور تخفیف سے۔

وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ میں یہاں اور يَقْنَطُوْنَ روم (۴ع) میں اور لَا تَقْنَطُوْا زمر (۶ع) میں تینوں میں ابوعمرو کسائی کے لیے نون کا کسرہ اور باقی (پانچ) کے لیے نون کا فتحہ ہے۔

لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ میں حمزہ اور کسائی کے لیے لَمُنْجُوْهُمْ ہے نون کے سکون اور خا اور جیم کی تخفیف سے اور باقی (پانچ) کے لیے (نون کا فتحہ اور جیم پر) تشدید ہے۔

قَدَّرْنَآ اِنَّهَا میں یہاں اور قَدَّرْنٰهَا نمل (۷ع) میں دونوں میں ابوبکر کے لیے قَدَّرْنَا ہے دال کی تخفیف سے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے دال پر تشدید ہے۔

فَاَسْرِ ہود (۷ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

ع ۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سورۃ میں اضافت کی یا آٹھ جا رہیں

۱ و ۲ تَتَّقُونِ یَا عِبَادِ - اَنِّیْ اَنَا الْغَفُوْرُ رع ۳ اِنِّیْ اَنَا النَّذِیْرُ رع ان تینوں میں حرمیین اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۴ بَنَاتِیْ اِنْ کُنْتُمْ رع اس میں نافع کے لیے فتحہ ہے۔

سُوْرَۃُ النَّحْلِ

عَمَّا یُشْرِکُوْنَ جو دو جگہ میں ہے یونس (رع ۲) میں بیان ہو چکا ہے

یُنْبِتُ لَکُمْ میں ابو بکر کے لیے نون اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے یا ہے۔

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٌ چاروں میں ابن عامر کے لیے سین۔ را۔ میم۔ تا کا ضمہ اور حفص کے لیے (واؤں کے دو میں فتحہ اور) صرف وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌ میں ضمہ اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے چاروں میں نصب ہے۔ واؤں کے تین میں فتحہ کے ساتھ اور مُسَخَّرٰتٍ کی تا میں کسرہ کی شکل میں آئے گا۔

وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ میں دعم کے لیے یا اور باقی (چھ) کے لیے تا ہے۔

اَیْنَ شُرَکَآءِیَ الَّذِیْنَ میں نزی کے لیے دو وجہ ہیں ۱ شُرَکَایَ الَّذِیْنَ ہمزہ کے حذف سے اور یہ ضعیف اور متروک ہے ۲ الف کے بعد کسرہ والے ہمزہ سے اور یہی صحیح ہے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے بھی یہی ہے۔

تُشَآقُّوْنِ فِیْهِمْ میں نافع کے لیے نون کا کسرہ اور باقی (چھ) کے لیے نون کا فتحہ ہے۔

اَلَّذِیْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ میں دونوں جگہ ہمزہ کے لیے یا اور باقی (چھ) کے لیے تا ہے۔

اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیَهُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ انعام (رع ۱۴) میں بیان ہو چکا ہے

لَا یَهْدِیْ مَنْ یُّضِلُّ میں کوفیین کے لیے یا کا فتحہ دال کا کسرہ (پھر یا ئے ساکنہ ہے اور باقی (چار) کے لیے لَا یَهُدِّیْ ہے یا کے ضمہ دال کے فتحہ اور اس کے بعد الف سے (اور ورش اپنے قاعدہ کے موافق الف میں تقلیل بھی کرتے ہیں) اور یُضِلُّ میں بلا خلاف سب کے لیے یا کا ضمہ ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَيَكُوْنُ میں یہاں اور یٰسٓ (ع ۴) میں ابن عامر اور کسائی کے لیے نون کا فتحہ اور باقی (پانچ) کے لیے دونوں میں نون کا ضمہ ہے۔

نُوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ یوسف (ع ۱۱) میں بیان ہو چکا ہے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا میں حمزہ اور کسائی کے لیے تا اور باقی (پانچ) کے لیے یا ہے

يَتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ میں ابو عمرو کے لیے تا اور باقی (چھ) کے لیے یا ہے۔

مُفْرَطُوْنَ میں رافع کے لیے را کا کسرہ اور باقی (چھ) کے لیے را کا فتحہ ہے

نُسْقِيْكُمْ میں یہاں اور مؤمنون (ع ۴) میں نافع، ابن عامر، ابو بکر کے لیے نون کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے دونوں میں نون کا ضمہ ہے

يَعْرِشُوْنَ اعراف (ع ۱۱) میں بیان ہو چکا ہے۔

يَجْحَدُوْنَ میں ابو بکر کے لیے تا اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے یا ہے۔

مِنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ نساء (ع ۱) میں بیان ہو چکا ہے

اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ میں ابن عامر، حمزہ کے لیے تا اور باقی (پانچ) کے لیے یا ہے۔

يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے عین کا سکون اور باقی (تین) کے لیے عین کا فتحہ ہے۔

وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ میں ابن کثیر اور عاصم کے لیے نون ہے اور نقاش نے اخفش سے اور انہوں نے ابن ذکوان سے روایت کر کے (ابن ذکوان کے لیے بھی) نون ہی بتایا ہے اور میرے نزدیک یہ وہم ہے کیونکہ اخفش نے اپنی کتاب میں اس میں ابن ذکوان کے لیے یا ہی بیان کی ہے (اور حق یہ ہے کہ اس میں ابن ذکوان کے لیے یا کی طرح نون بھی صحیح ہے رہا یہ کہ اخفش نے اپنی کتاب میں یا ہی بیان کی ہے سو اس سے نون کی روایت کا غلط اور وہم ہونا لازم نہیں آتا کیونکہ ممکن ہے کہ اخفش نے دو میں سے ایک ہی وجہ کے بیان پر اکتفا کر لی ہو (غیث ۱) اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے یا ہے (اور یہی ابن ذکوان کی دوسری وجہ ہے اور وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ میں سب کے لیے نون ہے)

اَلْقُدُّوْسِ بقرہ (ع ۱۴) میں بیان ہو چکا ہے

يُلْحِدُوْنَ میں حمزہ اور کسائی کے لیے يَلْحَدُوْنَ ہے یا اور حا دونوں کے فتحہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے یا کا ضمہ اور حا کا کسرہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ بَعْدِ صَافْتَحْنُوا میں ابن عامر کے لیے فَتَحُوا ہے ف اور ح دونوں کے فتحہ سے اور باقی (چھ) کے لیے ف کا ضمہ اور ح کا کسرہ ہے

فِیْ ضَیْقٍ میں یہاں اور نمل (ع) میں دونوں میں ابن کثیر کے لیے ض کا کسرہ اور باقی (چھ) کے لیے فتحہ ہے اور اس میں دونوں قسم کی یا آت میں سے کوئی یا بھی نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں۔

سُوْرَۃُ بَنِیْ اِسْرَآءِیْل

پارہ ۱۵ سُبْحٰنَ الَّذِیْ

اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ میں ابو عمرو کے لیے یا اور باقی (چھ) کے لیے تا ہے۔

لِیَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ میں تین قراءتیں ہیں ۱ ابن عامر۔ ابوبکر۔ حمزہ کے لیے لِیَسُوْٓءٗا وَجُوْهَكُمْ نون کے بجائے یا اور ہمزہ کے فتحہ سے واحد کا صیغہ ہونے کی بنا پر ۲ کسائی کے لیے لِنَسُوْٓءَ نون اور ہمزہ کے فتحہ سے جمع متکلم ہونے کی بنا پر ۳ باقی (ساڑھے تین) کے لیے یا اور ہمزہ کا ضمہ اور اس کے بعد واو ساکنہ ہے جمع غائب ہونے کی بنا پر (لِیَسُوْٓءٗا)

وَیَبْشُرُ الْمُؤْمِنِیْنَ آل عمران (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

یَلْقَهُ میں ابن عامر کے لیے یُلَقَّهُ ہے یا کے ضمہ لام کے فتحہ قاف کی تشدید سے اور باقی (چھ) کے لیے یا کا فتحہ لام کا سکون اور قاف کی تخفیف ہے۔

اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ میں حمزہ اور کسائی کے لیے یَبْلُغٰنِّ ہے نون کے کسرہ سے اور اس سے پہلے الف اور اس میں مدبھی ہے اور باقی (پانچ) کے لیے نون پر فتحہ ہے الف کے بغیر اور نون کی تشدید میں کسی کا بھی خلاف نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُفٍّ میں یہاں اور انبیاء (ع۶) میں اور احقاف (ع۲) میں تینوں میں تین قراءتیں ہیں ۱ نافع اور حفص کے لیے اُفٍّ ہے فا کے کسرہ اور تنوین سے ۲ ابن کثیر اور ابن عامر کے لیے اُفَّ فا کے فتحہ سے تنوین کے بغیر ۳ باقی (ساڑھے تین) کے لیے اُفٍّ فا کے کسرہ سے تنوین کے بغیر

كَانَ خِطْأً میں تین قراءتیں ہیں ۱ ابن کثیر کے لیے خِطَآءً خا کے کسرہ اور طا کے فتحہ اور اس کے بعد الف اور مد سے ۲ ابن ذکوان کے لیے خَطَآءً خا اور طا دونوں کے فتحہ سے الف اور مد کے بغیر ۳ باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے خِطْأً ہے خا کے کسرہ اور طا کے سکون سے۔

فَلَا يُسْرِفْ میں حمزہ اور کسائی کے لیے تا اور باقی (پانچ) کے لیے یا ہے۔

بِالْقِسْطَاسِ میں یہاں اور شعراء (ع۷) میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے قاف کا کسرہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے قاف کا ضمہ ہے

كَانَ سَيِّئُهٗ میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے ہمزہ اور ھا دونوں کا ضمہ ہے مذکر کی ضمیر ہونے کی بناء پر اور باقی (تین) کے لیے سَيِّئَةً ہے ہمزہ اور تا کے فتحہ اور تنوین سے مؤنث کا صیغہ ہونے کی بناء پر

لِيَذَّكَّرُوْا میں یہاں اور فرقان (ع۶) میں حمزہ اور کسائی کے لیے لِيَذْكُرُوْا ہے ذال کے سکون اور کاف کے ضمہ اور دونوں کی تخفیف سے اور باقی (پانچ) کے لیے ذال اور کاف دونوں پر فتحہ اور تشدید ہے۔

كَمَا يَقُوْلُوْنَ میں ابن کثیر اور حفص کے لیے یا اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے تا ہے۔

عَمَّا يَقُوْلُوْنَ میں حمزہ اور کسائی کے لیے تا اور باقی (پانچ) کے لیے یا ہے (پس ابن کثیر اور حفص کے لیے دونوں میں یا اور حمزہ اور کسائی کے لیے دونوں میں تا اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے اول میں تا اور ثانی میں یا ہے)

يُسَبِّحُ لَهُ میں حرمیان اور ابن عامر اور ابوبکر کے لیے یا اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے تا ہے دونوں موقعوں (ع۶ و ع۷) کے دونوں استفہام عَاِذَا اءَاِنَّا (عدد ع۶) میں بیان ہو چکے ہیں۔

يَسُوْءُوْا (ع۲۳) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَسَرِّحْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا میں حفص کے لیے جیم کا کسرہ اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے وَسَرِّحْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ہے جیم کے سکون سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنْ یَّخْسِفَ۔ اَوْ یُرْسِلَ۔ اَنْ یُّعِیْدَکُمْ۔ فَیُرْسِلَ۔ فَیُغْرِقَکُمْ
پانچوں میں ابن کثیر۔ ابو عمرو کے لیے اَنْ نَّخْسِفَ۔ اَوْ نُرْسِلَ۔ اَنْ نُّعِیْدَکُمْ۔ فَنُرْسِلَ فَنُغْرِقَکُمْ ہے نون سے اور باقی (پانچ) کے لیے پانچوں میں یا ہے۔

اَعْمٰی میں وہ دونوں جگہ چار قراتیں ہیں ۱ ابو بکر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے دونوں میں امالہ محضہ ۲ ابو عمرو کے لیے صرف پہلے میں امالہ محضہ اور دوسرے میں فتحہ ۳ ورش کے لیے ان کے قاعدہ کے موافق دونوں میں امالہ بین بین (اور فتحہ) ۴ اور باقی (ابن) کے لیے دونوں میں فتحہ

خِلٰفَکَ اِلَّا میں ابن عامر حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے فَ کا کسرہ لام کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے خَلْفَکَ ہے فَ کے فتحہ اور لام کے سکون سے۔

وَنَاٰ بِجَانِبِہٖ میں بیان اور فصلت (رع) میں ابن ذکوان کے لیے دونوں میں وَنَاٰ ءَ ہے یعنی ترتیب بدل کر ہمزہ کو الف کے بعد کلمہ کے آخر میں کر دیتے ہیں اور باقی (چھ) تبدیلی کے بغیر ہمزہ کو الف سے پہلے رکھتے ہیں پھر ان میں ان کے لیے پانچ وجوہ ہیں ۱ ضعف اور کسائی کے لیے دونوں سورتوں میں نون بعد ہمزہ دونوں کے فتحہ میں امالہ محضہ ۳ نذر کے لیے دونوں میں صرف ہمزہ کے فتحہ کا امالہ اور ابو شعیب سوسی سے بھی خلاد کی طرح (ہمزہ کا امالہ) منقول ہے (لیکن یہ صحیح نہیں کذا فی النشر) ۴ ابو بکر کے لیے یہاں ہمزہ کے فتحہ کا امالہ اور فصلت میں ہمزہ کا خالص فتحہ ۵ ورش اپنے اس قاعدہ پر ہیں جو یائی کلمات میں (مقرر) ہے (پس ان کے لیے صرف ہمزہ میں امالہ بین بین اور فتحہ دونوں ہیں اور بدل کی وجوہ بھی ہوں گی) ۵ باقی (ساڑھے تین) کے لیے دونوں جگہ دونوں حرفوں کا فتحہ ہے۔

حَتّٰی تَفْجُرَ لَنَا میں کوفیین کے لیے تا کا فتحہ (فا کا سکون) جیم کا ضمہ اور اس کی تخفیف ہے اور باقی (چار) کے لیے تُفَجِّرَ لَنَا ہے تا کے ضمہ فا کے فتحہ جیم کے کسرہ اور تشدید سے اور دوسرے میں کسی کا بھی خلاف نہیں پس اس میں سب کے لیے فَتُفَجِّرَ ہے)

کِسَفًا میں نافع۔ ابن عامر عاصم کے لیے سین کا فتحہ ہے اور باقی (چار) کے لیے کِسْفًا ہے سین کے سکون سے۔

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ میں ابن کثیر اور ابن عامر کے لیے قٰلَ سُبْحَانَ رَبِّیْ ہے قاف کے بعد الف اور لام کے فتحہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے قُلْ ہے قاف کے ضمہ اور لام کے سکون سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الف کے بغیر۔
لَقَدْ عَلِمْتَ میں کسائی کے لیے تا کا ضمہ اور باقی (چھ) کے لیے تا کا فتحہ ہے۔ ع ۱۲
اور اَیًّا مَّا میں وقف کا طریقہ اس کے باب میں (جو بائیسواں ہے) بیان ہو چکا ہے۔

اور اس سورۃ میں اضافت کی یا ایک ہے

اور وہ رَحْمَةِ رَبِّیْ اِذًا (ع) کی یا ہے اس میں نافع اور ابو عمر کے لیے فتحہ ہے۔
اور اس سورۃ میں یا آتِ زوائد ..... دو ہیں ۱ لَئِنْ اَخَّرْتَنِیْ اِلٰی (ع) اس کو ابن کثیر وقف و وصل دونوں میں ثابت رکھتے ہیں اور نافع اور ابو عمرو وصلاً ثابت رکھتے ہیں ۲ فَهُوَ الْمُهْتَدِیْ (ع) اس کو نافع۔ ابو عمرو وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْكَهْف

ع ۱ ۱۳ حفص ان چار موقعوں میں سانس لینے کے بغیر معمولی سا سکتہ کر کے پڑھتے ہیں ۱ عِوَجًا کے الف پر اور اس میں تنوین نہیں پڑھتے پس الف پر تھوڑی دیر ٹھیرتے ہیں پھر قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ کہتے ہیں ۲ اور اسی طرح وصل کی نیت رکھتے ہوئے مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا (ع) کے الف پر سکتہ کرتے ہیں پھر هٰذَا کہتے ہیں ۳ اور اسی طرح قَيِّمَا (ع) میں بھی مَنْ کے نون پر سکتہ کرتے ہیں پھر رَاقٍ کہتے ہیں ۴ اور اسی طرح سورۂ تطفیف میں بَلْ کے لام پر سکتہ کرتے ہیں پھر رَانَ کہتے ہیں اور باقی (ساڑھے چھ) ان سب میں سکتہ کے بغیر وصل کرتے ہیں اور (مَنْ کے) نون اور (بَلْ کے) لام کا را میں ادغام کرتے ہیں۔

مِنْ لَّدُنْهُ میں ابو بکر کے لیے مِنْ لَّدُنِهْ ہے دال کے سکون اور نون کے کسرہ سے اور ھا کا یا کے ساتھ صلہ کرتے ہیں اور دال کے اصلی ضمہ کی طرف اشارہ کرنے کے لیے ہونٹوں کو گول کر کے اس کے سکون میں اشمام کرتے ہیں اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے دال کا ضمہ نون کا سکون اور ھا کا ضمہ ہے اور ابن کثیر اپنے قاعدہ کے موافق اس کا واو کے ساتھ صلہ کرتے ہیں (یعنی مِنْ لَّدُنْهُ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ آل عمران (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

مِرْفَقًا میں نافع۔ ابن عامر کے لیے مَرْفِقًا ہے میم کے فتحہ اور فا کے کسرہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے میم کا کسرہ اور فا پر فتحہ ہے۔

تَزٰوَرُّ عَنْ كَهْفِهِمْ میں تین قراتیں ہیں ۱ ابن عامر کے لیے تَزٰوَرُّ زا کے سکون اور را کی تشدید سے ۲ کوفیین کے لیے تَزٰوَرُّ زا کے فتحہ اور اس کی تخفیف اور اس کے بعد الف سے ۳ باقی (ین) کیلئے تَزٰوَرُّ زا کی تشدید اور اس کے بعد الف سے

وَلَمُلِئْتَ میں حرمیان کے لیے وَلَمُلِّئْتَ ہے لام کی تشدید سے اور باقی (پانچ) کے لیے لام کی تخفیف ہے۔

رُعْبًا آل عمران (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

بِوَرِقِكُمْ میں ابو عمرو۔ ابو بکر۔ حمزہ کے لیے بِوَرْقِكُمْ ہے ر کے سکون سے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے را کا کسرہ ہے

ثَلٰثَمِائَةٍ سِنِيْنَ میں حمزہ اور کسائی کے لیے مِائَةِ سِنِيْنَ ہے ت کے کسرہ سے تنوین کے بغیر اور باقی (پانچ) کے لیے ت پر تنوین دو زبر ہیں۔

وَلَا يُشْرِكُ میں ابن عامر کے لیے وَلَا تُشْرِكْ ہے یا کے بجائے تا اور کاف کے سکون سے اور باقی (چھ) کے لیے یا اور کاف کا ضمہ ہے

بِالْغُدْوَةِ انعام (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ اور وَأُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ میں تین قراتیں ہیں ۱ عاصم کے لیے اسی طرح دونوں میں ثا اور میم دونوں کے فتحہ سے ۲ ابو عمرو کے لیے ثُمُرٌ اور بِثُمُرِهٖ ثا کے ضمہ اور میم کے سکون سے ۳ باقی (پانچ) کے لیے ثُمُرٌ اور بِثُمُرِهٖ ثا اور میم دونوں کے ضمہ سے۔

خَيْرًا مِّنْهُمَا میں حرمیان اور ابن عامر کے لیے مِنْهُمَا ہے ھا کے ضمہ اور اس کے بعد میم سے تثنیہ ہونے کی بناء پر اور باقی (چار) کے لیے مِنْهَا ہے میم کے بغیر واحد ہونے کی بناء پر

لٰكِنَّا هُوَ اللّٰهُ میں ابن عامر وصل میں بھی نون کے بعد الف کو ثابت رکھتے ہیں اور باقی (چھ) وصل میں الف کو حذف کرتے ہیں اور وقفاً الف کے ثابت رکھنے پر سب کا اتفاق ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ میں حمزہ اور کسائی کے لیے یا اور باقی (پانچ) کے لیے تا ہے۔
هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ میں حمزہ اور کسائی کے لیے واو کا کسرہ اور باقی (پانچ) کے لیے واو کا فتحہ ہے۔
لِلّٰهِ الْحَقِّ میں ابو عمرو اور کسائی کے لیے قاف کا ضمہ اور باقی (پانچ) کے لیے قاف کا کسرہ ہے۔
وَخَيْرٌ عُقْبًا میں عاصم اور حمزہ کے لیے قاف کا سکون ہے اور باقی (پانچ) کے لیے عُقُبًا ہے قاف کے ضمہ سے۔
تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ بقرہ (ع۳) میں بیان ہو چکا ہے۔
وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ میں نافع اور کوفیین کے لیے نون اور یا کا کسرہ اور الْجِبَالَ کے لام کا فتحہ ہے اور باقی (تین) کے لیے تُسَيَّرُ الْجِبَالُ ہے نون کے بجائے تا اور یا کے فتحہ اور الْجِبَالُ کے لام کے ضمہ سے۔
وَيَوْمَ يَقُوْلُ میں حمزہ کے لیے نون اور باقی (چھ) کے لیے یا ہے
قُبُلًا میں کوفیین کے لیے قاف اور با دونوں کا ضمہ ہے اور باقی (چار) کے لیے قِبَلًا ہے قاف کے کسرہ اور با کے فتحہ سے۔
لِمَهْلِكِهِمْ میں یہاں اور مَهْلِكَ نمل (ع۶) میں تین قراءتیں ہیں ۱ ابو بکر کے لیے لِمَهْلِكِهِمْ اور مَهْلَكَ میم اور لام دونوں کے فتحہ سے ۲ حفص کے لیے لِمَهْلِكِهِمْ اور مَهْلِكَ میم کے فتحہ اور لام کے کسرہ سے ۳ اور باقی (چھ) کے لیے لِمُهْلِكِهِمْ اور مُهْلَكَ میم کے ضمہ اور لام کے فتحہ سے۔
وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ میں یہاں اور عَلَيْهُ اللّٰهَ فتح (ع۱) میں حفص کے لیے وصلاً دونوں میں ھا کا ضمہ ہے اور دونوں میں یا کے ساتھ صلہ بھی نہیں کرتے بلکہ صرف ضمہ پڑھتے ہیں اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے اَنْسٰنِيْهُ اور عَلَيْهِ اللّٰهَ ہے دونوں میں ھا کو کسرہ سے اور ابن کثیر اول میں ھا کا یا کے ساتھ صلہ کرنے میں اپنے قاعدہ پر ہیں۔
مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا میں ابو عمرو کے لیے رُشْدًا ہے را اور شین دونوں کے فتحہ سے اور باقی (چھ) کے لیے را کا ضمہ اور شین کا سکون ہے۔
فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ میں نافع۔ ابن عامر کے لیے فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ ہے لام کے فتحہ اور نون کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشدید سے اور باقی (پانچ) کے لیے لام کا سکون اور نون کی تخفیف سے۔

لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا میں حمزہ اور کسائی کے لیے لِيَغْرَقَ اَهْلُهَا ہے تا کے بجائے فتحہ والی یا اور را کے فتحہ اور اَهْلُهَا کے لام کے ضمہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے ضمہ والی تا اور را کا کسرہ اور اَهْلَهَا کے لام کا فتحہ ہے (جیسا کہ شروع میں درج کیا گیا ہے)

نَفْسًا زَكِيَّةً میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے زا کے بعد والے الف کا حذف اور یا پر تشدید ہے اور باقی (تین) کے لیے زَكِيَّةً ہے زا کے بعد الف اور یا کی تخفیف سے۔

نُكْرًا میں دونوں جگہ یہاں (ع و ع) ہیں) اور طلاق (ع) میں تینوں میں نافع۔ ابن ذکوان اور ابوبکر کے لیے نُكُرًا ہے کاف کے ضمہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے تینوں میں کاف کا سکون ہے۔

پارہ ۱۶ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ

مِنْ لَّدُنِّيْ میں تین قراتیں ہیں ۱ نافع کے لیے مِنْ لَّدُنِّيْ دال کے ضمہ اور نون کی تخفیف سے ۲ ابوبکر کے لیے مِنْ لَّدْنِيْ دال کے سکون اور نون کی تخفیف سے اور یہاں بھی ضمہ کی طرف اشارہ کرنے کے لیے دال کو ساکن پڑھنے کی حالت میں اشمام کرتے ہیں ۳ باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے مِنْ لَّدُنِّيْ دال کے ضمہ اور نون کی تشدید سے۔

لَتَّخَذْتَ میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے لَتَخِذْتَ ہے پہلی تا کی تخفیف اور خا کے کسرہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے تا پر تشدید اور خا کا فتحہ ہے (اور چونکہ اس کے ذال میں ابن کثیر اور حفص کے لیے اظہار اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے ادغام ہے اس لیے اس میں چار قراتیں ہو جاتی ہیں ۱ ابن کثیر کے لیے لَتَخِذْتَ ۲ ابوعمرو کے لیے لَتَخِذَّتَ ۳ حفص کے لیے لَتَّخَذْتَ ۴ باقی (ساڑھے چار) کے لیے لَتَّخَذَّتَ)

اَنْ يُّبْدِلَهُمَا میں یہاں اور اَنْ يُّبْدِلَهٗ تحریم (ع) میں اور اَنْ يُّبْدِلَنَا نٓ والقلم (ع) میں تینوں میں نافع۔ ابوعمرو کے لیے يُبْدِلَ ہے (با کے فتحہ اور دال کی) تشدید سے اور باقی (پانچ) کے لیے (با کا سکون اور دال کی) تخفیف ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رُحْمًا میں ابن عامر کے لیے رُحُمًا ہے حا کے ضمہ سے اور باقی (چھ) کے لیے حا کا سکون ہے۔

فَاَتْبَعَ۔ ثُمَّ اَتْبَعَ ثُمَّ اَتْبَعَ تینوں موقعوں میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے (اسی شکل کے موافق) ہمزۂ قطعی اور اس کا فتحہ اور تا کا سکون اور اس کی تخفیف ہے اور باقی (تین) کے لیے فَاتَّبَعَ۔ ثُمَّ اتَّبَعَ ہے ہمزۂ وصلی اور تا کے فتحہ اور تشدید سے (اور ہمزۂ وصلی حذف ہو جاتا ہے)

فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ میں ابن عامر۔ ابوبکر۔ حمزہ۔ کسائی کے لیے حَمِئَةٍ ہے حا کے بعد الف اور ہمزہ کے بجائے یا سے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے حَمِئَةٍ ہے الف کے حذف اور ہمزہ سے۔

فَلَهٗ جَزَآءَ نِ الْحُسْنٰى میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے ہمزہ کا فتحہ اور تنوین ہے (جس کو بعد کے ساکن کے سبب کسرہ دیتے ہیں) اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے جَزَآءُ الْحُسْنٰى ہے ہمزہ کے ضمہ سے تنوین کے بغیر۔

بَیْنَ السَّدَّیْنِ میں ابن کثیر۔ ابوعمرو۔ حفص کے لیے سین کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے سین کا ضمہ ہے۔

یَفْقَهُوْنَ قَوْلًا میں حمزہ اور کسائی کے لیے یُفْقِهُوْنَ ہے یا کے ضمہ اور قاف کے کسرہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے یا اور قاف دونوں کا فتحہ ہے۔

یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ میں یہاں اور انبیاء (ع) میں عاصم کے لیے چاروں میں الف کے بجائے ہمزۂ ساکنہ ہے اور باقی (چھ) کے لیے یَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ ہے (الف سے) ہمزہ کے بغیر۔

لَكَ خَرْجًا میں یہاں اور اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا مومنون (ع) میں دونوں میں حمزہ اور کسائی کے لیے خَرْاجًا ہے را کے بعد الف سے اور باقی (پانچ) کے لیے دونوں میں را کا سکون ہے الف کے بغیر۔

وَبَیْنَهُمْ سَدًّا میں نافع۔ ابن عامر۔ ابوبکر کے لیے سُدًّا ہے سین کے ضمہ سے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے سین کا فتحہ ہے۔

مَا مَكَّنِّیْ میں ابن کثیر کے لیے مَكَّنَّنِیْ ہے تخفیف والے دونوں سے جن میں سے پہلے پر فتحہ اور دوسرے پر کسرہ ہے اور باقی (چھ) کے لیے ایک نون ہے جس پر تشدید اور کسرہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَدْمًا اٰتُوْنِیْ میں ابوبکر کے لیے رَدْمَا ائْتُوْنِیْ ہے تنوین کے کسرہ اور اس کے بعد ہمزۂ ساکنہ سے اور یہ اِتْیَان سے ہے جو جِئْ (آئے) کے معنی میں ہے اور جب اس کلمہ سے ابتدا کرتے ہیں تو ہمزۂ وصلی کو کسرہ دے کر اس کے بعد والے ہمزۂ ساکنہ کو یا سے بدلتے ہیں (اور اِیْتُوْنِیْ پڑھتے ہیں) اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے وصل و ابتدا دونوں میں اٰتُوْنِیْ ہے ہمزۂ قطعی اور اس کے بعد الف مدہ سے اور یہ اپنے قاعدہ کے موافق ہمزہ کی حرکت تنوین کو دیتے ہیں جس سے رَدْمَانْ اٰتُوْنِیْ ہو جاتا ہے)

بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ میں تین قراتیں ہیں ۱ ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر کے لیے بَیْنَ الصُّدُفَیْنِ صاد اور دال دونوں کے ضمہ سے ۲ ابوبکر کے لیے بَیْنَ الصُّدْفَیْنِ صاد کے ضمہ اور دال کے سکون سے ۳ باقی (ساڑھے تین) کے لیے صاد اور دال دونوں کا فتحہ ہے۔

قَالَ اٰتُوْنِیْ میں ہمزہ کے لیے قَالَ ائْتُوْنِیْ ہے لام کے بعد ہمزۂ ساکنہ سے اور یہ اِتْیَان کے باب سے ہے جو مَجِیْئٌ کے معنی میں ہے اور جب اس سے ابتدا (عادہ) کرتے ہیں تو ہمزۂ وصلی کو کسرہ دے کر ہمزۂ ساکنہ کو یا سے بدل دیتے ہیں اور یہ ئی اِیْتُوْنِیْ ہو جاتا ہے اور ابوبکر کے لیے اس میں دو وجہ ہیں ۱ ہمزہ کی طرح ۲ باقین کی طرح اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے دونوں حالتوں میں قَالَ اٰتُوْنِیْ ہے ہمزۂ قطعی اور اس کے بعد الف مدہ سے۔

فَمَا اسْطَاعُوْا میں ہمزہ کے لیے فَمَا اسْطَاعُوْا ہے طا کی تشدید سے اور باقی (چھ) کے لیے طا کی تخفیف ہے۔

جَعَلَهٗ دَكَّآءَ میں کوفیین کے لیے الف میں مد اور اس کے بعد فتحہ والا ہمزہ ہے تنوین کے بغیر اور باقی (چار) کے لیے دَكًّا ہے تنوین سے مد اور ہمزہ کے بغیر۔

قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ میں ہمزہ اور کسائی کے لیے اَنْ یَّنْفَدَ ہے یا سے اور باقی (پانچ) کے لیے تا ہے۔

ع ۱۲ ۳

اور اس سورۃ میں اضافت کی یا آٹھ ہیں:

۱ رَبِّیْ اَعْلَمُ ع ۲ بِرَبِّیْ اَحَدًا ۳ رَبِّیْ اَنْ یُّؤْتِیَنِ ۴ بِرَبِّیْ اَحَدًا (ع) میں (چاروں میں حرمیان اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے) ۵ تَنِ مَعِیَ صَبْرًا تینوں موقعوں میں ان میں سے ایک ع اور دو ع میں ہیں ان میں خفص کے لیے فتحہ ہے ۸ سَتَجِدُنِیْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنْ شَآءَ اللّٰہُ ع اس میں نافع کے لیے فتحہ ہے ۹ مِنْ دُوْنِیْ اَوْلِیَآءَ ع اس میں نافع اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے۔

اور اس میں یا آتِ زوائد سات ہیں ؎

اَلْمُهْتَدِیْ ع اس کو نافع۔ ابو عمرو وصل میں ثابت رکھتے ہیں ۲ اَنْ تَهْدِیَنِ بَنِیْ سَرَائِیْلَ (ع) ۳ اَنْ یُّؤْتِیَنِیْ (ع) ۴ عَلٰٓی اَنْ تُعَلِّمَنِیْ ع ان تینوں کو ابن کثیر دونوں حالتوں میں اور نافع اور ابو عمرو ان کو وصل میں ثابت رکھتے ہیں ۵ اِنْ تَرَنِیْ اَنَا اَقَلَّ ع اس کو ابن کثیر دونوں حالتوں میں اور قالون و ابو عمرو وصلاً ثابت رکھتے ہیں ۶ مَا كُنَّا نَبْغِیْ ع اس کو ابن کثیر وقف و وصل دونوں میں اور نافع۔ ابو عمرو اور کسائی وصل میں ثابت رکھتے ہیں ۷ فَلَا تَسْـَٔلْنِیْ ع میں اس میں ابن ذکوان کے لیے دونوں حالتوں میں حذف و اثبات دونوں ہیں۔ جو اخفش کی روایت سے ابن ذکوان سے منقول ہیں (لیکن چونکہ حذف عبد العزیز کے بجائے ابو الحسن سے ہے اس لیے طریق کے خلاف ہے) اور باقی (چھ) اس یا کو دونوں حالتوں میں ثابت رکھتے ہیں اور اس یا کی رسم بھی اسی طرح (اثبات ہی کے ساتھ) ہے۔

سورۃ مریم علیہا السلام

ع ۱ ۲ ۳ ۴ کٓهٰیٰعٓصٓ میں سے ھا اور یا میں پانچ وجوہ ہیں ۱ ابو بکر اور کسائی کے لیے ھا اور یا دونوں کے فتحہ میں امالہ محضہ اور میں نے فارس بن احمد سے اور انہوں نے اپنے شیوخ سے ابو شعیب سوسی کی روایت میں بھی اسی طرح دونوں کا امالہ پڑھا ہے (لیکن ان کے لیے یا کا امالہ نہ تیسیر کے طرق سے صحیح ہے اور نہ نشر کے طرق سے پس ان کے لیے یا میں صرف فتحہ ہے) ۲ ابن کثیر اور حفص کے لیے ھا اور یا دونوں کا فتحہ ۳ ابن عامر اور حمزہ کے لیے ھا کا فتحہ اور یا کا امالہ۔ ۴ ابو عمرو کے لیے ھا کا امالہ اور یا کا فتحہ (پس سوسی کے لئے بھی یہی صحیح ہے) ۵ نافع کے لیے ھا اور یا دونوں میں امالہ بین بین (لیکن قالون کے لیے امالہ بین بین ابو نشیط کے بجائے حلوانی سے ہے اور اس کو دانی نے ابو الفتح کے بجائے ابو الحسن سے پڑھا اس لیے طریق کے خلاف ہے پس ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے فتحہ صحیح ہے اور ورش کے لیے تقلیل)

صٓ ○ ذِكْرُ میں حرمیان اور عاصم کے لیے صاد کے ہجا والے دال کا ذال سے پہلے اظہار ہے اور باقی (چار) کے لیے صٓ ○ ذِكْرُ یعنی دال کا ذال میں ادغام کرتے ہیں۔

زَكَرِيَّآءَ إِذْ نَادَىٰ اور يَرِثُنِي زَكَرِيَّآءَ إِنَّا وغیرہ میں ابن عامر اور ابوبکر کے لیے دونوں ہمزوں کی تحقیق ہے اور یہ آل عمران (ع۴) میں (تفصیل سے) بیان ہو چکا ہے۔

يَرِثُنِي وَيَرِثُ دونوں میں ابوعمرو اور کسائی کے لیے يَرِثُنِي وَيَرِثُ ہے ثا کے جزم سے اور باقی (پانچ) کے لیے دونوں میں ثا کا ضمہ ہے۔

إِنَّا نُبَشِّرُكَ (یہاں ع۱ میں) اور لِنُبَشِّرَ (اسی سورۃ کے ع۳ میں) دونوں آل عمران (ع۴) میں بیان ہو چکے ہیں۔

عِتِيًّا۔ جِثِيًّا دو جگہ (ع۴ و ع۵ میں) اور صِلِيًّا (ع۵) میں تینوں میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے پہلے حروف عین۔ جیم۔ صاد کا کسرہ ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے تینوں میں عُتِيًّا۔ جُثِيًّا۔ صُلِيًّا ہے پہلے حرف کے ضمہ سے اور وَبُكِيًّا (ع۴) میں حمزہ اور کسائی کے لیے وَبِكِيًّا ہے با کے کسرہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے با کا ضمہ ہے۔

وَقَدْ خَلَقْتُكَ میں حمزہ اور کسائی کے لیے خَلَقْنَاكَ ہے نون اور الف سے اور باقی (پانچ) کے لیے قاف کے بعد ضمہ والی تا ہے الف کے بغیر۔

ع ۲ ۵

لِأَهَبَ لَكِ میں ورش اور ابوعمرو کے لیے لِيَهَبَ لَكِ ہے یا سے اور حلوانی نے قالون سے بھی اسی طرح یا کے ساتھ نقل کیا ہے (اور قصیدہ میں ان کے لیے ہمزہ بھی ہے اور وہی طرق کے موافق ہے) اور باقی (پانچ) کے لیے لِأَهَبَ ہے ہمزہ سے۔

وَكُنتُ نَسْيًا میں حفص و حمزہ کے لیے نون کا فتحہ اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے نون کا کسرہ ہے۔

مِن تَحْتِهَآ أَلَّا میں ابن کثیر۔ ابوعمرو۔ ابن عامر۔ ابوبکر کے لیے مَن تَحْتَهَا ہے میم اور تا کے فتحہ سے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے میم اور دوسری تا دونوں کا کسرہ ہے۔

تُسْقِطْ عَلَيْكِ میں تین قراتیں ہیں ۱ حفص کے لیے اسی طرح تا کے ضمہ سین کی تخفیف اور قاف کے کسرہ سے ۲ حمزہ کے لیے تَسْقُطْ تا اور قاف کے فتحہ اور سین کی تخفیف سے ۳ باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے تَسَّاقَطْ تا اور قاف کے فتحہ اور سین کی تشدید سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَوْلُ الْحَقِّ الَّذِیْ میں ابن عامر، عاصم کے لیے لام کا فتحہ اور باقی (پانچ) کے لیے لام کا ضمہ ہے۔

وَاَنَّ اللّٰہَ میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے ہمزہ کا کسرہ اور باقی (تین) کے لیے ہمزہ کا فتحہ ہے۔

کُنْ فَیَکُوْنُ بقرہ (ع ۱۴) میں بیان ہو چکا ہے۔

یٰٓاَبَتِ یوسف (ع ۱) میں بیان ہو چکا ہے)

مُخْلَصًا میں کوفیین کے لیے لام کا فتحہ اور باقی (چار) کے لیے لام کا کسرہ ہے۔

یُدْخَلُوْنَ الْجَنَّۃَ نساء (ع ۱۴) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَاِذَا مَا مِتُّ میں ابن ذکوان کے لیے دو وجوہ ہیں ۱۔ اِذَا مَا مِتُّ خبر کی بنا پر کسرہ والے ایک ہمزہ سے (یہ نقاش کے بجائے ابن اخرم سے اور عبدالعزیز فارسی کے بجائے ابوالفتح اور ابوالحسن سے ہے) ۲۔ دو ہمزوں سے اس کو نقاش نے اخفش سے اور انہوں نے ابن ذکوان سے اسی طرح روایت کیا ہے (اور یہی طریق کے موافق ہے) اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے دو ہمزہ ہیں استفہام کی بنا پر اور اس میں وہ سب اپنے ان قواعد پر ہیں جو اوپر (دسویں باب میں) بیان ہو چکے ہیں۔

اَوَلَا یَذْکُرُ الْاِنْسَانُ میں نافع، ابن عامر، عاصم کے لیے (اسی طرح) ذال کا سکون اور کاف کا ضمہ اور دونوں کی تخفیف ہے اور باقی (چار) کے لیے اَوَلَا یَذَّکَّرُ الْاِنْسَانُ ہے ذال اور کاف دونوں کے فتحہ اور دونوں کی تشدید سے۔

ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا میں کسائی کے لیے نُنْجِی الَّذِیْنَ ہے (نون کے سکون اور (خا اور جیم کی) تخفیف سے اور باقی (چھ) کے لیے (دوسرے نون کا فتحہ اور جیم پر) تشدید ہے)

خَیْرٌ مُّقَامًا میں ابن کثیر کے لیے میم کا ضمہ اور باقی (چھ) کے لیے میم کا فتحہ ہے

اَثَاثًا وَّرِءْیًا میں قالون اور ابن ذکوان کے لیے وَرِیًّا ہے ہمزہ کے بغیر یا کی تشدید سے (ادغام کی بنا پر) اور باقی (چھ) کے لیے را کے بعد ہمزہ ساکنہ ہے اور اس پر ہمزہ کے وقف کا طریقہ اس کے (پندرھویں) باب میں بیان ہو چکا ہے۔

مَالًا وَّوَلَدًا (میں یہاں) اور وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا اور اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا اور اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا (ع ۱) میں اور اِنْ کَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زخرف (ع) میں پانچوں میں حمزہ اور کسائی کے لیے وَوُلْدًا۔ وُلْدًا۔ وُلْدٌ ہے واو کے ضمہ اور لام کے سکون سے اور باقی (پانچ) کے لیے سب میں واو اور لام دونوں کا فتحہ ہے۔

ع ۹ يَكَادُ السَّمٰوٰتُ میں یہاں اور شوریٰ (ع) میں نافع اور کسائی کے لیے یا اور باقی (پانچ) کے لیے تا ہے۔

يَتَفَطَّرْنَ میں یہاں اور شوریٰ (ع) میں تین قراتیں ہیں ۱ حرمیان اور حفص اور کسائی کے لیے دونوں جگہ یا کے بعد فتحہ والی تا اور طا کے فتحہ اور تشدید سے (اسی شکل کے موافق) ۲ ابو عمرو اور ابوبکر کے لیے دونوں میں يَنْفَطِرْنَ یا کے بعد نون ساکن اور طا کے کسرہ کی تشدید کے بغیر ۳ باقی دو ابن عامر اور حمزہ کے لیے یہاں يَنْفَطِرْنَ نمبر دو کی طرح اور شوریٰ میں يَتَفَطَّرْنَ نمبر ایک کی طرح۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آٹھ ہیں

۱ مِنْ وَّرَآءِیْ وَكَانَتِ امْرَأَتِیْ (ع) میں اس میں ابن کثیر کے لیے فتحہ ہے ۲ اِجْعَلْ لِّیْ اٰیَةً (ع) ۳ اور اسی طرح مَرَّتِیْ اِنَّهٗ (ع) ان دونوں میں نافع اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۴ اِنِّیْ اَعُوْذُ (ع) ۵ اِنِّیْ اَخَافُ (ع) ان دونوں میں حرمیان اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۶ اٰتَنِیَ الْكِتٰبَ (ع) اس میں حمزہ کے لیے سکون (اور حذف) ہے۔

سورۃ طٰهٰ علیہ السلام

ع ۱ طٰهٰ میں تین قراتیں ہیں ۱ ابوبکر، حمزہ اور کسائی کے لیے طا اور ہا دونوں میں امالہ محضہ ۲ ورش اور ابو عمرو کے لیے صرف ہا میں امالہ محضہ (اور طا کا فتحہ اور ورش نے صرف اسی ایک جگہ امالہ محضہ کیا ہے اور باقی سب جگہ بین بین کرتے ہیں) ۳ باقی (تین) کے لیے طا اور ہا دونوں کا فتحہ۔

لِاَهْلِهِ امْكُثُوْا میں یہاں اور قصص (ع) میں دونوں میں حمزہ کے لیے وصلاً دوسری ہا کا ضمہ ہے اور باقی (دو) کے لیے اس میں ہا کا کسرہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنِّیْ اٰنَاسَ رَبُّكَ میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے اِنِّیْ کے ہمزہ کا فتحہ اور باقی (چھ) کے لیے ہمزہ کا کسرہ ہے۔

طُوًی میں یہاں اور نزعت (۷۹) میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے واو پر تنوین (دو زیر) ہیں (اور یہاں تو اس تنوین کا بعد کے واو میں ادغام ہو جاتا ہے) اور نزعت میں دو ساکن جمع ہونے کے سبب تنوین کو کسرہ دیتے ہیں (اور طُوًی نِ اذْهَبْ پڑھتے ہیں) اور باقی (تین) کے لیے دونوں جگہ تنوین کا حذف ہے (پس یہاں طُوًی وَاَنَا اخْتَرْتُكَ اور وہاں طُوًی اذْهَبْ پڑھتے ہیں)

وَاَنَا اخْتَرْتُكَ میں حمزہ کے لیے وَاَنَا اخْتَرْتُكَ سے پہلے نون کی تشدید سے اور را کے بعد نون اور الف سے اور باقی (چھ) کے لیے (پہلی شکل کے موافق) نون کی تخفیف اور را کے بعد ضمہ والی تا ہے الف کے بغیر۔

اَخِیْ اشْدُدْ اور وَاَشْرِكْهُ فِیْ میں ابن عامر کے لیے اَخِیْ اَشْدُدْ اور وَ اَشْرِكْهُ فِیْ ہے یعنی اَشْدُدْ میں وصل و ابتدا دونوں میں ہمزۂ قطعی اور اس کا فتحہ ہے اور وَاُشْرِكْهُ میں ہمزہ کا ضمہ ہے اور باقی (چھ) کے لیے (بالکل اسی طرح ہیں جس طرح شروع میں درج کیے گئے ہیں یعنی) اُشْدُدْ میں ہمزۂ وصلی ہے (جو وصل میں تو حذف ہو جاتا ہے) اور ابتدا کی حالت میں اُشْدُدْ پڑھتے ہیں ہمزہ کے ضمہ سے اور وَاُشْرِكْهُ میں ہمزہ کا فتحہ ہے۔

ع ۱۱

مَدًّا میں یہاں اور زخرف (۴۳) میں دونوں میں کوفیین کے لیے میم کا فتحہ اور دال کا سکون ہے الف کے بغیر اور باقی (چار) کے لیے مَدًّا ہے میم کے کسرہ دال کے فتحہ اور اس کے بعد الف سے اور نبا والے میں کوئی اختلاف نہیں ہے (اس میں سب کے لیے مَدًّا ہے)

مَكَانًا سُوًی میں ابن عامر۔ عاصم۔ حمزہ کے لیے سین کا ضمہ اور باقی (چار) کے لیے سین کا کسرہ ہے اور مَكَانًا سُوًی میں یہاں اور اَنْ يُّؤْتٰكَ سُدًی قمر میں دونوں میں وقفاً تین قراتیں ہیں ۱۔ ابو بکر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے دونوں میں امالۂ محضہ ۲۔ ورش و ابو عمرو کے لیے ان کے قاعدہ کے موافق امالۂ بین بین ۳۔ باقی (تین) کے لیے ان کے قواعد کے موافق واو اور دال کا فتحہ ہے۔

ع ۱۲

فَيُسْحِتَكُمْ میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے یا کا ضمہ اور حا کا کسرہ ہے اور باقی (سات چار) کے لیے فَيَسْحَتَكُمْ ہے یا اور حا دونوں کے فتحہ سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالُوْٓا اِنْ میں ابن کثیر اور حفص کے لیے نون کا سکون ہے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے قَالُوْٓا اِنَّ ہے نون کے (فتحہ اور) تشدید سے۔

هٰذٰنِ میں ابوعمرو کے لیے هٰذَيْنِ ہے یا سے اور باقی (چھ) کے لیے ذال کے بعد الف ہے اور ابن کثیر نون کو تشدید سے پڑھتے ہیں اور باقی (چھ) تخفیف سے (پس اِنْ هٰذٰنِ میں چار قراءتیں ہوگئیں ۱ ابن کثیر کے لیے اِنْ هٰذٰنِّ ۲ حفص کے لیے اِنْ هٰذٰنِ ۳ ابوعمرو کے لیے اِنَّ هٰذَيْنِ ۴ باقی (ساڑھے چار) کے لیے اِنَّ هٰذٰنِ)

فَاَجْمِعُوْا میں ابوعمرو کے لیے فَاجْمَعُوْا ہے فا کے بعد ہمزۂ وصلی اور میم کے فتحہ سے اور باقی (چھ) کے لیے ہمزۂ قطعی اور اس کا فتحہ اور میم کا کسرہ ہے۔

يُخَيَّلُ میں ابن ذکوان کے لیے تا ہے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے یا ہے۔

تَلْقَفْ میں ابن ذکوان کے لیے تَلْقَفُ ہے فا کے ضمہ سے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے فا کا سکون ہے اور بزی کی قراءت میں جو اس کی تا پر تشدید ہے اس کا بیان اوپر بقرہ (ع ۴) میں گزر چکا ہے اور حفص کے لیے اس میں لام کا سکون اور قاف کی تخفیف ہے اس کا بیان (اعراف ع ۱۴ میں) گزر چکا ہے (پس اس میں یہاں چار قراءتیں ہوجاتی ہیں ۱ بزی کے لیے تَلَقَّفْ مَا ۲ ابن ذکوان کے لیے تَلْقَفُ مَا ۳ حفص کے لیے تَلْقَفْ مَا ۴ باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے تَلَقَّفْ مَا)

كَيْدُ سٰحِرٍ میں حمزہ اور کسائی کے لیے سِحْرٍ ہے سین کے کسرہ اور حا کے سکون سے اور باقی (پانچ) کے لیے سین کا فتحہ اور اس کے بعد الف اور حا کا کسرہ ہے۔

اٰمَنْتُمْ لَهٗ میں قنبل اور حفص کے لیے ایک ہمزہ ہے خبر کی بنا پر اور باقی (چھ) کے لیے استفہام (دو ہمزوں) سے (ع اٰمَنْتُمْ) ہے اور اس کا بیان اعراف (ع ۱۴) میں گزر چکا ہے۔

وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا میں وصلاً سوسی کے لیے يَاْتِهِ ہے ھا کے سکون سے اور قالون کے لیے اس میں دو وجہ ہیں ۱ يَاْتِهِ صلہ کے بغیر (ھا کے پڑے زبر سے) ۲ يَاْتِهِ صلہ (ھا کے کھڑے زبر سے) اور باقی (چھ) کے لیے بھی اسی طرح ہے (اور وقفاً سوسی کے لیے صرف سکون ہے اور باقین کے لیے سکون اور روم ہے صلہ کے بغیر پس اس میں ہشام کے لیے بھی صرف صلہ ہے اور شاطبیہ سے عدم صلہ بھی نکلتا ہے لیکن وہ نہ تیسیر کے طرق سے صحیح ہے اور نہ نشر کے طرق سے)

لَا تَخٰفُ دَرَكًا میں حمزہ کے لیے لَا تَخَفْ ہے (الف کے حذف اور) فا کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جزم سے اور باقی (چھ) کے لیے فا کا ضمہ اور اس سے پہلے الف ہے۔

قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ اور وٰعَدْنٰكُمْ اور مَا رَزَقْنٰكُمْ تینوں میں حمزہ اور کسائی کے لیے اَنْجَيْتُكُمْ۔ وٰعَدْتُّكُمْ۔ مَا رَزَقْتُكُمْ ہے ضمہ والی تا سے اور باقی (پانچ) کے لیے (تا کے بجائے) فتحہ والا نون اور اس کے بعد الف ہے۔

فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ اور وَمَنْ يَّحْلِلْ میں کسائی کے لیے فَيَحُلَّ اور وَمَنْ يَّحْلُلْ ہے اول میں حا کے اور دوسرے کلمہ میں پہلے لام کے ضمہ سے اور باقی (چھ) کے لیے پہلے میں حا کا اور دوسرے میں لام کا کسرہ ہے اور اَنْ يَّحِلَّ میں جو اسی رکوع میں تیسرا کلمہ ہے کسی کا بھی خلاف نہیں اس میں سب کے لیے حا کا کسرہ ہی ہے۔

بِمَلْكِنَا میں تین قراتیں ہیں ۱ نافع۔ عاصم کے لیے میم کا فتحہ ۲ حمزہ اور کسائی کیلیے بِمُلْكِنَا میم کو ضمہ سے ۳ باقی (تین) کے لیے بِمِلْكِنَا میم کے کسرہ سے۔

حُمِّلْنَا میں حرمیان۔ ابن عامر۔ حفص کے لیے حا کا ضمہ اور میم پر تشدید ہے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے حَمَلْنَا ہے حا اور میم کے فتحہ سے تشدید کے بغیر۔

يَبْنَؤُمَّ (اعراف رع ۱۴) میں بیان ہو چکا ہے۔

بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا میں حمزہ اور کسائی کے لیے تا اور باقی (پانچ) کے لیے یا ہے۔

لَنْ نُّخْلِفَهٗ میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے لام کا کسرہ اور باقی (پانچ) کے لیے لام کا فتحہ ہے۔

يَوْمَ يُنْفَخُ میں ابو عمرو کے لیے نُنْفَخُ ہے فتحہ والے نون اور فا کے ضمہ سے اور باقی (چھ) کے لیے ضمہ والی یا اور فا کا فتحہ ہے۔

فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا میں ابن کثیر کے لیے فَلَا يَخَفْ ہے الف کے حذف اور فا کے جزم سے اور باقی (چھ) کے لیے فا کا ضمہ اور اس سے پہلے الف ہے۔

وَاِنَّكَ لَا میں نافع اور ابو بکر کے لیے ہمزہ کا کسرہ اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے ہمزہ کا فتحہ ہے۔

لَعَلَّكَ تَرْضٰى میں ابو بکر اور کسائی کے لیے تا کا ضمہ اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے تا کا فتحہ ہے۔

اَوَلَمْ يَاْتِهِمْ میں نافع۔ ابو عمرو۔ حفص کے لیے تا اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے یا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس سورۃ کی آیات کے آخری الفات میں امالہ اور فتحہ کے اعتبار سے چار قراتیں ہیں ۱ حمزہ اور کسائی کے لیے لِتَشْقٰی سے وَمَنِ اهْتَدٰی تک کی تمام آیات کے آخری الفات میں امالہ محضہ ہے (اور تفصیل یہ ہے کہ ع میں تولیٰ کے سوا سب آیات میں ہے اور ع میں سُوًى لَّكَ يٰمُوْسٰى سے لِتُرْضٰى ع تک کی تمام آیات میں ہے لیکن عَيْنِيْ۔ لِنَفْسِيْ۔ فِيْ ذِكْرِيْ ع صَفًّا ع اور غَيْبِهِمْ ع ان چار میں نہیں پھر ع میں سے صرف اِلَيْنَا مُوْسٰى میں ہے پھر ع کے اَبٰى سے آخر تک کی تمام آیات میں ہے لیکن بَصِيْرًا میں نہیں) ۲ ابو عمرو کے لیے ان میں سے جن آیات میں الف سے پہلے راء ہے جیسے اَلْقُرٰى۔ مَنِ افْتَرٰى۔ وَلَا تَعْرٰى وغیرہ ان میں تو امالہ محضہ ہے اور ان کے علاوہ باقی آیات میں امالہ بین بین ہے ۳ ورش کے لیے تمام آیات میں امالہ بین بین ہے ۴ باقی (ساڑھے تین) کے لیے سب میں خالص فتحہ ہے (سوائے سوّٰی کے کہ اس میں ابوبکر کے لیے بھی وقفاً امالہ ہے) جیسا کہ ہم ان کے قواعد کو باب الامالہ (سترھویں باب) میں تفصیل سے بیان کر چکے ہیں

اس سورۃ میں اضافت کی یا آٹ تیرہ ۱۳ ہیں

۱ اِنِّيْ اَنَسْتُ ۲ اِنِّيْ اَنَا رَبُّكَ ۳ اِنَّنِيْ اَنَا اللّٰهُ ع ان تینوں میں حرمیان اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۴ لَعَلِّيْ اٰتِيْكُمْ ع اس میں کوفیین کے لیے سکون ہے ۵ لِذِكْرِيْ اِنَّ السَّاعَةَ ع ۶ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ ۷ عَلٰى عَيْنِيْ اِذْ ع ۸ وَلَا بِرَاْسِيْ اِنِّيْ ع ان چاروں میں نافع اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۹ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ ع اس میں ورش وحفص کے لیے فتحہ ہے ۱۰ اَخِيْ اشْدُدْ ع اس میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۱۱ لِنَفْسِيْ اذْهَبْ ۱۲ فِيْ ذِكْرِيْ اذْهَبَا ع ان دونوں میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے سکون ہے پس اس صورت میں یہ دونوں یا آت دو ساکن جمع ہو جانے کے سبب لفظ میں سے حذف ہو جاتی ہیں (اور باقی (تین) کے لیے دونوں میں یا کا فتحہ ہے اور ہمزۂ وصلی حذف ہو جاتا ہے پس لِنَفْسِيَ اذْهَبْ اور فِيْ ذِكْرِيَ اذْهَبَا پڑھتے ہیں) ۱۳ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى ع اس میں حرمیان کے لیے یا کا فتحہ ہے۔

اور اس میں یائے زائدہ ایک ہے یعنی اَلَّا تَتَّبِعَنِيْ اَفَعَصَيْتَ ع اس کو ابن کثیر، دونوں حالتوں میں اور نافع اور ابو عمرو صرف وصلاً ثابت رکھتے ہیں اور (تینوں) یا کو ساکن پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الانبیاء علیہم السلام

پارہ ۱۷ اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ

ع ۱ قُلَ رَبِّیْ یَعْلَمُ الْقَوْلَ میں حفص، حمزہ اور کسائی کے لیے قاف اور لام کا فتحہ اور دونوں کے درمیان الف ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے قُلْ رَّبِّیْ ہے (قاف کے ضمہ سے اور لام کے سکون اور ادغام سے) الف کے بغیر۔

نُوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ یوسف (ع ۱) میں بیان ہو چکا ہے۔

ع ۲ نُوْحِیْٓ اِلَیْہِ میں جو اس سورۃ کا دوسرا کلمہ ہے حفص، حمزہ اور کسائی کے لیے نون اور حا کا کسرہ اور اس کے بعد یائے ساکنہ ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے یُوْحٰٓی اِلَیْہِ ہے (نون کے بجائے) یا اور حا کے فتحہ (اور اس کے بعد الف سے اور ورش اپنے قاعدہ کے موافق امالہ بین بین اور فتحہ سے پڑھتے ہیں)

ع ۳ اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا میں ابن کثیر کے لیے اَلَمْ ہے واو کے بغیر اور باقی (چھ) کے لیے اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ ہے واو سے۔

ع ۴ وَلَا یَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ میں ابن عامر کے لیے وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ ہے یا کے بجائے ضمہ والی تا اور میم کے کسرہ اور اَلصُّمَّ کے میم کے فتحہ سے اور باقی (چھ) کے لیے فتحہ والی یا اور میم کا فتحہ اور اَلصُّمُّ کے میم کا ضمہ ہے۔

مِثْقَالُ حَبَّۃٍ میں یہاں اور لقمٰن (ع ۲) میں دونوں میں نافع کے لیے لام کا ضمہ اور باقی (چھ) کے لیے لام کا فتحہ ہے

وَضِیَآءً یونس (ع ۱) میں بیان ہو چکا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ع ۵ ع ۶ ع ۷

جُذٰذًا میں کسائی کے لیے جیم کا کسرہ اور باقی (چھ) کے لیے جیم کا ضمہ ہے۔

اُفٍّ لَّكُمْ اسراء (ع۴) میں بیان ہو چکا ہے۔

اَئِمَّةً برأۃ (ع۱) میں بیان ہو چکا ہے۔

لِتُحْصِنَكُمْ میں تین قراتیں ہیں ۱ ابن عامر حفص کے لیے تا ہے ۲ ابوبکر کے لیے لِنُحْصِنَكُمْ ہے نون سے ۳ باقی (پانچ) کے لیے لِيُحْصِنَكُمْ ہے یا سے۔

نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ میں ابن عامر اور ابوبکر کے لیے نُجِّي الْمُؤْمِنِيْنَ ہے ایک نون اور (جیم کی) تشدید سے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے دونوں ہیں اور جیم کی تخفیف ہے۔

وَحَرٰمٌ عَلٰى میں ابوبکر، حمزہ اور کسائی کے لیے وَحِرْمٌ ہے حا کے کسرہ اور را کے سکون سے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے حا اور را دونوں کا فتحہ اور را کے بعد الف ہے۔

اِذَا فُتِحَتْ انعام (ع۱۷) میں يٰمَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ کہف (ع۱۱) میں بیان ہو چکے ہیں۔

لِلْكُتُبِ میں حفص، حمزہ اور کسائی کے لیے جمع کا صیغہ ہے (کاف اور تا کے ضمہ سے) اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے لِلْكِتٰبِ ہے واحد کا صیغہ ہونے کی بنا پر (کاف کے کسرہ اور تا کے بعد الف سے)

فِي الزَّبُوْرِ نساء کے آخر (ع۲۳) میں بیان ہو چکا ہے۔

قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ میں حفص کے لیے قٰلَ ہے (الف اور لام کے فتحہ سے) اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے قُلْ رَبِّ احْكُمْ ہے الف کے بغیر (قاف کے ضمہ اور لام کے سکون اور ادغام سے)

اور اس سورۃ میں اضافت کی یا آٹھ ہیں

۱ ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ (ع۱) اس میں حفص کے لیے فتحہ (اور باقی ساڑھے چھ کے لیے سکون ہے)

۲ اِنِّيْ اِلٰهٌ (ع۱) اس میں نافع اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے ۳ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ (ع۴) ۴ عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ (ع۷) ان دونوں میں حمزہ کے لیے سکون (اور حذف) ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ الْحَجِّ

سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى دونوں میں حمزہ اور کسائی کے لیے سَكْرٰى ہے فَعْلٰى کے وزن پر کاف کے سکون سے الف کے بغیر اور باقی (پانچ) کے لیے سُكٰرٰى ہے کاف کے بعد الف سے فُعَالٰى کے وزن پر۔

لِيُضِلَّ ابراہیم (ع ۱) میں بیان ہو چکا ہے۔

ثُمَّ لْيَقْطَعْ میں ورش و ابو عمرو اور ابن عامر کے لیے ثُمَّ لِيَقْطَعْ ہے لام کے کسرہ سے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے لام کا سکون ہے۔

هٰذٰنِ نساء (ع ۱) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَلُؤْلُؤًا میں یہاں اور فاطر (ع ۴) میں نافع اور عاصم کے لیے ہمزہ کے دو زبر ہیں اور وقفاً اس تنوین کو الف سے بدلتے ہیں اور باقی (پانچ) کے لیے دونوں میں وَلُؤْلُؤٌ ہے ہمزہ کے دو زیروں سے اور لُؤْلُؤًا۔ لُؤْلُؤٌ۔ اَللُّؤْلُؤُ میں ہر جگہ تمام قرآن میں ہمزہ کی تخفیف و تحقیق کے لحاظ سے چار وجہ ہیں مثلاً ابو بکر (کے لیے ہر حال میں) اور ابو عمرو کے لیے (ہمزۂ ساکنہ کے) ابدال والی قراءۃ پر لُؤْلُؤٌ اور اَللُّؤْلُؤُ اور لُؤْلُؤًا ہے یعنی صرف پہلے ہمزہ کا واو سے ابدال کرتے ہیں۔ ۲ امام حمزہ وقفاً اپنے قاعدہ کے موافق دونوں ہمزوں میں تخفیف کرتے ہیں اور لُؤْلُؤ۔ اَللُّؤْلُؤ اور لُؤْلُؤًا پڑھتے ہیں ۳ ہشام اپنے قاعدہ کے موافق صرف دوسرے ہمزہ کا واو سے ابدال کرتے ہیں جب کہ اس پر کسرہ یا ضمہ ہو فتحہ نہ ہو (پس لُؤْلُؤٌ اور اَللُّؤْلُؤُ میں لُؤْلُؤ۔ اَللُّؤْلُؤ پڑھتے ہیں اور لُؤْلُؤًا میں وقفاً بھی دونوں ہمزوں کو تحقیق سے پڑھتے ہیں اور اس میں ہشام اور حمزہ کی وجہ کی پوری تفصیل پندرھویں باب میں گزر چکی ہے) ۴ باقی (چار) کے لیے (ہر حال میں) دونوں ہمزوں کی تحقیق ہے۔

لِلنَّاسِ سَوَآءً الْعَاكِفُ میں حفص کے لیے ہمزہ کو نصب (دو زبروں کی تنوین) اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے سَوَآءٌ الْعَاكِفُ ہے ہمزہ کے رفع (ضمہ کی تنوین) سے (اور اس تنوین کو وصلاً تو سب کسرہ دے کر لام سے ملا دیتے ہیں اور وقفاً حفص الف سے بدل کر سَوَآءً

ع ۸ ع ۹ ع ۱۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھتے ہیں اور باقی حضرات تنوین کو حذف کر کے سَوَآءُ پڑھتے ہیں)

ع ۱۱ ثُمَّ لْيَقْضُوْا میں ورش۔ قنبل۔ ابوعمرو۔ ابن عامر کے لیے ثُمَّ لِيَقْضُوْا ہے لام کے کسرہ سے اور باقی (چار) کے لیے لام کا سکون ہے اور وَلْيُوْفُوْا۔ وَلْيَطَّوَّفُوْا میں ابن ذکوان کے لیے وَلِيُوْفُوْا اور وَلِيَطَّوَّفُوْا ہے (دونوں میں لام کے کسرہ سے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے دونوں میں لام کا سکون ہے۔

وَلْيُوَفُّوْا میں ابوبکر کے لیے وَلْيُوَفُّوْا ہے دوسرے واو کے فتحہ اور فا کی تشدید سے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے واو کا سکون اور فا کی تخفیف ہے۔

فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ میں نافع کے لیے فَتَخَطَّفُهُ الطَّيْرُ ہے خا کے فتحہ اور طا کی تشدید سے اور باقی (چھ) کے لیے خا کا سکون اور طا کی تخفیف ہے۔

ع ۵ ۱۲ مَنْسَكًا میں (دونوں جگہ (یہاں اور ع میں) حمزہ اور کسائی کے لیے سین کا کسرہ اور باقی (پانچ) کے لیے سین کا فتحہ ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے يَدْفَعُ ہے یا اور فا کے فتحہ اور دال کے سکون اور الف کے حذف سے اور باقی (پانچ) کے لیے یا کا ضمہ اور دال کا فتحہ اور اس کے بعد الف اور فا کا کسرہ ہے۔

ع ۶ ۱۳ اُذِنَ لِلَّذِيْنَ میں نافع۔ ابوعمرو۔ عاصم کے لیے ہمزہ کا ضمہ اور باقی (چار) کے لیے ہمزہ کا فتحہ ہے۔

يُقٰتَلُوْنَ میں نافع۔ ابن عامر حفص کے لیے تا کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے تا کا کسرہ ہے (پس ان دونوں میں چار قراتیں ہوگئیں ۱ نافع اور حفص کے لیے اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ ۲ ابوعمرو اور ابوبکر کے لیے اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتِلُوْنَ ۳ ابن کثیر اور حمزہ اور کسائی کے لیے اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتِلُوْنَ ۴ ابن عامر کے لیے اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ)

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بقرہ (ع ۳۳) میں بیان ہو چکا ہے۔

لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ میں حرمیان کے لیے لَهُدِّمَتْ ہے دال کی تخفیف سے اور باقی (پانچ) کے لیے دال پر تشدید ہے اور یہاں ابوعمرو۔ ابن ذکوان۔ حمزہ اور کسائی کے لیے تا کا صاد میں ادغام ہے یعنی لَهُدِّمَّتْ صَوَامِعُ

اَهْلَكْنٰهَا میں ابوعمرو کے لیے اَهْلَكْتُهَا ہے ضمہ والی تا سے اور باقی (چھ) کے لیے کاف کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد) فتحہ والا نون اور اس کے بعد الف ہے۔

مِمَّا تَعْدُّوْنَ میں ابن کثیر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے یا اور باقی (چار) کے لیے تا ہے۔

مُعٰجِزِيْنَ میں یہاں اور سبا کے دونوں موقعوں (ع ۲ ع ۳) میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے بے تینوں میں مُعَجِّزِيْنَ ہے الف کے حذف اور جیم کی تشدید سے اور باقی (پانچ) کے لیے (عین کے بعد الف اور جیم کی تخفیف ہے۔

ثُمَّ قُتِلُوْا ..... آل عمران (ع ۱۹) میں اور قُلْ خَلَتْ نساء (ع ۸) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ میں یہاں اور لقمٰن (ع ۱) میں حمزہ۔ ابن عامر۔ ابو بکر کے لیے دونوں میں تا اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے یا ہے۔

مَنْسِكًا (اسی) سورۃ کے شروع میں (ع ۱ میں) بیان ہو چکا ہے۔

اور اس سورۃ میں اضافت کی یا ایک ہے

بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ (ع ۱) میں اس میں نافع۔ ہشام۔ حفص کے لیے فتحہ ہے۔

اور اس سورۃ میں یا آتِ زوائد دو ہیں ۱ وَالْبَادِيَ (ع ۱) اس کو ابن کثیر دونوں حالتوں میں اور ورش و ابو عمرو وصل میں ثابت رکھتے ہیں ۲ فَكَانَ نَكِيْرِيْ (ع ۱) اس کو ورش ہود جہاں جگہ وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ

لِاَمٰنٰتِهِمْ میں یہاں اور معارج (ع ۲) میں ابن کثیر کے لیے دونوں میں لِاَمٰنٰتِهِمْ ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نون کے بعد والے الف کے بغیر واحد کے صیغہ سے اور باقی (۲ھ) کے لیے دونوں میں نون کے بعد بھی الف ہے جمع ہونے کی بنا پر۔

عَلٰى صَلٰوتِهِمْ میں حمزہ اور کسائی کے لیے صَلٰوتِهِمْ ہے واو کے بغیر واحد کے صیغہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے لام کے بعد واو ہے جمع ہونے کی بنا پر۔

عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ دونوں میں ابن عامر اور ابوبکر کے لیے عَظْمًا فَكَسَوْنَا الْعَظْمَ ہے عین کے فتحہ اور ظا کے سکون سے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے عین کا کسرہ ظا کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے۔

سَيْنَآءَ میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے سین کا فتحہ اور باقی (تین) کے لیے سین کا کسرہ ہے

تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے تُنْۢبِتُ ہے تا کے ضمہ اور با کے کسرہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے تا کا فتحہ اور با کا ضمہ ہے۔

نُسْقِيْكُمْ نحل (۶ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

مِنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ (اور غَيْرُهٗ اعراف ۶ع) میں اور مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ ہود (۴ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

مُنْزَلًا میں ابوبکر کے لیے مَنْزِلًا ہے میم کے فتحہ اور زا کے کسرہ سے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے میم کا ضمہ اور زا کا فتحہ ہے۔

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ (بائیسویں باب) باب الوقف علی مرسوم الخط میں بیان ہو چکا ہے۔

تَتْرَا ۭ كُلَّ مَا میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے تَتْرًا ہے تنوین (را کے دو زبروں) سے اور وقفاً اس تنوین کو الف سے بدلتے ہیں اور باقی (پانچ) کے لیے را کے بعد الف ہے تنوین کے بغیر اور یہ سب اس را میں اپنے قواعد پر ہیں (پس ورش کے لیے امالہ بین بین اور حمزہ اور کسائی کے لیے امالہ محضہ اور باقی (اڑھائی) کے لیے فتحہ ہے)

اِلٰى رَبْوَةٍ بقرہ (۳۶ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَاِنَّ هٰذِهٖٓ میں تین قراتیں ہیں ۱ کوفیین کے لیے ہمزہ کا کسرہ اور نون پر تشدید اور فتحہ ہے ۲ ابن عامر کے لیے وَاَنْ هٰذِهٖٓ ہمزہ کے فتحہ نون کے جزم اور تخفیف سے ۳ باقی (تین) کے لیے وَاَنَّ هٰذِهٖٓ ہے ہمزہ کے فتحہ اور نون کی تشدید اور فتحہ سے

تَهْجُرُوْنَ میں نافع کے لیے تُهْجَرُوْنَ ہے تا کے ضمہ اور جیم کے کسرہ سے اور باقی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(چھ) کے لیے تا کا فتحہ اور جیم کا ضمہ ہے۔

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا اور خَرْجًا کہف (ع۱۶) میں بیان ہو چکا ہے۔

فَخَرَاجُ رَبِّكَ میں ابن عامر کے لیے فَخَرَاجُ ہے را کے سکون اور الف کے حذف سے اور باقی (آٹھ) کے لیے را کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے (پس ان دونوں میں تین قراتیں ہوگئیں ۱ ابن عامر کے لیے خَرْجًا فَخَرَاجُ ۲ حمزہ اور کسائی کے لیے خَرْجًا فَخَرَاجُ ۳ باقی چار کے لیے خَرَاجًا فَخَرَاجُ)

سَيَقُولُونَ لِلّٰهِ میں اخیر والے دو موقعوں میں ابو عمرو کے لیے سَيَقُولُونَ اللّٰهُ ہے نون کے بعد الف (ہمزۂ وصلی) سے جو حذف ہو جاتا ہے اور ھا کے ضمہ سے اور باقی (چھ) کے لیے لِلّٰهِ ہے الف کے بغیر کسرہ والے لام اور ھا کے کسرہ سے اور پہلے موقع میں سب کے لیے سَيَقُولُونَ لِلّٰهِ ہے اس میں کسی کا بھی خلاف نہیں۔

عَالِمُ الْغَيْبِ میں ابن کثیر اور ابو عمرو۔ ابن عامر حفص کے لیے میم کا کسرہ اور باقی (سات) کے لیے میم کا ضمہ ہے۔

شِقْوَتُنَا میں حمزہ اور کسائی کے لیے شَقْوَتُنَا ہے شین اور قاف کے فتحہ اور اس کے بعد الف سے اور باقی (پانچ) کے لیے شین کا کسرہ قاف کا سکون ہے۔

سِخْرِيًّا میں یہاں اور ص (ع۱۶) میں نافع۔ حمزہ اور کسائی کے لیے دونوں میں سین کا ضمہ اور باقی (چار) کے لیے سین کا کسرہ ہے اور زخرف (ع۴) والے میں کسی کا بھی خلاف نہیں (اس میں سب کے لیے سین کا ضمہ ہے)

اَنَّهُمْ میں حمزہ اور کسائی کے لیے ہمزہ کا کسرہ اور باقی (پانچ) کے لیے ہمزہ کا فتحہ ہے۔

قُلْ كَمْ لَبِثْتُمْ میں ابن کثیر حمزہ اور کسائی کے لیے قُلْ كَمْ ہے قاف کے ضمہ اور لام کے سکون اور الف کے حذف سے اور باقی (چار) کے لیے قُلَ ہے (قاف کے بعد) الف (اور لام کے فتحہ) سے اور قُلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ میں حمزہ اور کسائی کے لیے قُلْ اِنْ لَّبِثْتُمْ ہے الف کے بغیر اور باقی (پانچ) کے لیے قُلَ ہے الف سے۔

لَا تُرْجَعُونَ میں حمزہ اور کسائی کے لیے لَا تَرْجِعُونَ ہے تا کے فتحہ اور جیم کے کسرہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے تا کا ضمہ اور جیم کا فتحہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس سورۃ میں اضافت کی یا ایک ہے

لَعَلِّيْ (ع) اس میں کوفیین کے لیے سکون (اور باقی چار کے لیے فتحہ) ہے۔

سُوْرَةُ النُّوْر

ع ۱

وَفَرَضْنٰهَا میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے وَفَرَّضْنٰهَا ہے را کی تشدید سے اور باقی (پانچ) کے لیے را کی تخفیف ہے۔

بِهِمَا رَاْفَةٌ میں ابن کثیر کے لیے رَاْفَةٌ ہے ہمزہ کے فتحہ سے اور باقی (چھ) کے لیے ہمزہ کا سکون ہے اور حدید (ع) والے رَاْفَةً میں (تیسیر کے طرق سے) کسی کا بھی خلاف نہیں (اس میں سب کے لیے سکون ہی ہے)

اور اَلْمُحْصَنٰتِ نساء (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ میں پہلی جگہ حفص، حمزہ اور کسائی کے لیے عین کا ضمہ ہے اور باقی (ساتھ) چار) کے لیے عین کا فتحہ ہے اور دوسرے (اَرْبَعُ) میں (جو اس کے بعد اسی رکوع میں ہے) کسی کا بھی خلاف نہیں (اس میں سب کے لیے عین کا فتحہ ہے)

اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ اور اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ میں نافع کے لیے اَنْ لَّعْنَتُ اللّٰهِ اور اَنْ غَضِبَ اللّٰهُ ہے یعنی اول میں نون کی تخفیف اور سکون (اور اس کا لام میں ادغام) اور تا کا ضمہ ہے اور ثانی میں نون کی تخفیف اور سکون اور ضاد کا کسرہ اور اللّٰهُ کی ھا کا ضمہ ہے اور باقی (چھ) کے لیے دونوں میں نون پر تشدید اور فتحہ اور لَعْنَتَ میں تا اور غَضِبَ میں ضاد کا فتحہ اور اللّٰهَ کی ھا کا کسرہ ہے۔

وَالْخَامِسَةُ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ میں حفص کے لیے تا کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے تا کا ضمہ ہے اور پہلے (وَالْخَامِسَةُ) میں کسی کا بھی خلاف نہیں (اس میں سب کے لیے تا کا ضمہ ہی ہے)

خُطُوٰتِ بقرہ (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

ع ۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَوْمَ تَشْهَدُ میں حمزہ اور کسائی کے لیے یا اور باقی (پانچ) کے لیے تا ہے۔

عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ میں نافع۔ ابوعمرو۔ ہشام۔ عاصم کے لیے جیم کا ضمہ اور باقی (سارے تین) کے لیے جیم کا کسرہ ہے۔

غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ میں ابن عامر اور ابوبکر کے لیے غَيْرِ کی را کا فتحہ اور باقی (سارے پانچ) کے لیے را کا کسرہ ہے۔

أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ میں یہاں اور يَا أَيُّهَ السَّاحِرُ (ع) زخرف (ع) میں اور أَيُّهَ الثَّقَلَانِ رحمٰن (ع) تینوں میں ابن عامر کے لیے وصلاً ھا کا ضمہ اور باقی (چھ) کے لیے ھا کا فتحہ ہے اور ان تینوں پر ابوعمرو اور کسائی ھا کے بعد الف زیادہ کر کے وقف کرتے ہیں اور أَيُّهَا پڑھتے ہیں (کیونکہ اصل میں ھا کے بعد الف تھا) اور باقی (پانچ رسم کے موافق) الف کے بغیر ھا پر وقف کرتے ہیں (اور أَيُّهْ پڑھتے ہیں)

إِكْرَاهِهِنَّ (کا حکم) باب الامالہ میں بیان ہو چکا ہے۔

آيَاتٍ مُبَيِّنَاتٍ میں دونوں جگہ یہاں (ع) و (ع) میں) اور طلاق (ع) میں تینوں میں ابن عامر۔ حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے یا کا کسرہ ہے اور باقی (سارے تین) کے لیے یا کا فتحہ ہے۔

دُرِّيٌّ میں تین قراتیں ہیں ۱ ابوعمرو اور کسائی کے لیے دِرِّيٌّ دال کے کسرہ اور یا میں مد اور اس کے بعد ہمزہ سے ۲ ابوبکر اور حمزہ کے لیے دُرِّيٌّ دال کے ضمہ اور یا میں مد اور اس کے بعد ہمزہ سے اور حمزہ جب اس پر وقف کرتے ہیں تو اپنے قاعدہ کے موافق ہمزہ کا یا سے ابدال کرتے ہیں (پھر پہلی یا کا دوسری یا میں ادغام کر دیتے ہیں کیونکہ یہ ہمزہ یائے زائدہ کے بعد ہے پس ان کی قراءۃ بھی باقین کی طرح ہو جاتی ہے) ۳ باقی (سارے تین) کے لیے دُرِّيٌّ دال کے ضمہ اور یا کی تشدید سے ہمزہ کے بغیر۔

يُوقَدُ میں تین قراتیں ہیں ۱ ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے تُوقَدُ فوقانی والی تا اور واو اور دال کے فتحہ اور قاف کی تشدید سے ۲ ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے تُوقَدُ ضمہ والی تا اور واو کے سکون اور قاف کی تخفیف اور دال کے ضمہ سے ۳ باقی (آٹھ) کے لیے يُوقَدُ نمبر دو کی طرح لیکن اس میں تا کے بجائے یا ہے (اور ان دونوں کلمات کے ملانے سے پانچ قراتیں ہو جاتی ہیں ۱ نافع۔ ابن عامر حفص کے لیے دُرِّيٌّ يُوقَدُ ۲ ابن کثیر کے لیے دُرِّيٌّ تُوقَدُ ۳ ابوبکر اور حمزہ کے لیے دُرِّيٌّ تُوقَدُ ۴ ابوعمرو کے لیے دِرِّيٌّ تُوقَدُ ۵ کسائی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے دِرِّیٌّ یُّوْقَدُ)

یُسَبِّحُ لَهٗ میں ابن عامر اور ابوبکر کے لیے بَا کا فتحہ اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے بَا کا کسرہ ہے۔

سَحَابٌ میں بزی کے لیے سَحَابُ ہے بَا کے ایک پیش سے تنوین کے بغیر اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے بَا پر تنوین دو پیش ہیں۔

ظُلُمٰتٌ میں ابن کثیر کے لیے تَا کے دو زیر اور باقی (چھ) کے لیے تَا پر دو پیش ہیں (پس ان دونوں میں تین قراتیں ہوگئیں ۱ بزی کے لیے سَحَابُ ظُلُمٰتٍ ۲ قنبل کے لیے سَحَابٌ ظُلُمٰتٍ ۳ باقی (چھ) کے لیے سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ)

خَلْقَ كُلَّ دَآبَّةٍ ابراہیم (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَيَتَّقْهِ میں چار قراتیں ہیں ۱ ابوعمرو اور ابوبکر کے لیے وَيَتَّقْهِ قاف کے کسرہ اور ھا کے سکون سے ۲ قالون کے لیے وَيَتَّقِهِ قاف کے کسرہ اور ھا کے اختلاس (پڑے زیر) سے ۳ حفص کے لیے وَيَتَّقْهِ قاف کے سکون اور ھا کے اختلاس (پڑے زیر) سے ۴ باقی (ساڑھے چار) کے لیے وَيَتَّقِهِ یعنی قاف کا کسرہ اور ھا کا یا کے ساتھ صلہ (کھڑا زیر) ہے لیکن ان میں سے خلاد کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) وَيَتَّقِهْ نمبر ایک کی طرح (۲) وَيَتَّقِهِ نمبر چار کی طرح (ان کے لیے سکون ابوالفتح سے اور طریق بھی انھی سے ہے اور صلہ ابوالحسن سے ہے اور اسی طرح ہشام کے لیے بھی دو وجوہ ہیں ۱ وَيَتَّقِهِ نمبر دو کی طرح اور یہ زیادات میں سے ہے ۲ وَيَتَّقِهِ نمبر چار کی طرح نمبر ایک ابوالفتح سے ہے اور طریق بھی انھیں سے ہے اور نمبر دو ابوالحسن سے ہے اور یہاں اختلاس عدم صلہ کے معنیٰ میں ہے نہ کہ اصطلاحی معنیٰ میں جیسا کہ اوپر بھی بتایا جا چکا ہے) اور وقفاً یہ ھا بالاتفاق ساکن ہے۔

كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ میں ابوبکر کے لیے كَمَا اسْتُخْلِفَ الَّذِيْنَ ہے تَا کے ضمہ اور لام کے کسرہ سے اور جب اس کلمہ سے ابتدا (اعادہ) کرتے ہیں تو ہمزۂ وصلی کا ضمہ پڑھتے ہیں (یعنی اُسْتُخْلِفَ الَّذِيْنَ) اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے تَا اور لام دونوں کا فتحہ ہے اور ابتدا (اعادہ) کے وقت ہمزۂ وصلی کا کسرہ پڑھتے ہیں (یعنی اِسْتُخْلِفَ الَّذِيْنَ)

وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ میں ابن کثیر اور ابوبکر کے لیے وَلَيُبْدِلَنَّهُمْ ہے بَا کے سکون اور دال کی تخفیف سے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے بَا کا فتحہ اور دال پر تشدید ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ میں ابن عامر اور حمزہ کے لیے یا اور باقی (پانچ) کے لیے تا ہے۔

ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ میں ابوبکر، حمزہ اور کسائی کے لیے ثا کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے ثا کا ضمہ ہے۔

بُيُوْتِ بقرہ (ع ۲۲) میں اور اُمَّهٰتِكُمْ نساء (ع ۴) میں بیان ہو چکا ہے اور اس سورۃ میں کوئی یا بھی نہیں ہے (نہ اضافت کی اور نہ زائدہ)۔

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ

جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا میں حمزہ اور کسائی کے لیے جَنَّتٌ نَّاْكُلُ ہے نون سے اور باقی (پانچ) کے لیے یا ہے۔

وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا میں ابن کثیر، ابن عامر اور ابوبکر کے لیے وَيَجْعَلُ لَّكَ ہے لام کے ضمہ سے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے لام کا جزم اور اس کا دوسرے لام میں ادغام کر۔

ضَيِّقًا انعام (ع ۱۹) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ میں ابن کثیر اور حفص کے لیے یا اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے نون ہے۔

فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ میں ابن عامر کے لیے نون ہے اور باقی (چھ) کے لیے یا ہے۔

فَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ میں حفص کے لیے تا اور باقین کے لیے یا ہے۔

الجزء ۱۸ وَقَالَ الَّذِيْنَ

وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ میں یہاں اور تَشَقَّقُ الْاَرْضُ ق (ع ۳) میں ابوعمرو اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوفیین کے لیے شین کی تخفیف ہے اور باقی (تین) کے لیے تَشَقَّقُ ہے شین کی تشدید سے۔

وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ میں ابن کثیر کے لیے وَنُنْزِلُ الْمَلٰٓئِكَةَ ہے دونوں سے جن میں سے دوسرا ساکن ہے اور اس میں اخفا ہے اور زا کی تخفیف اور لام کا ضمہ اور اَلْمَلٰٓئِكَةُ کی تا کا فتحہ ہے اور باقی (چھ) کے لیے ایک نون اور زا پر تشدید اور لام کا فتحہ اور اَلْمَلٰٓئِكَةُ کی تا کا ضمہ ہے۔

وَثَمُوْدَ ہود (ع۱) میں بیان ہو چکا ہے۔

اَلرِّيْحَ بقرہ (ع۱۹) میں اور نُشُرًا (اعراف (ع۲۰) میں اور لِيَذَّكَّرُوْا اسراء (ع۶) میں اس سے پہلے بیان ہو چکا ہے۔

لِمَا تَاْمُرُنَا میں حمزہ اور کسائی کے لیے یا اور باقی (پانچ) کے لیے تا ہے۔

فِيْهَا سِرٰجًا میں حمزہ اور کسائی کے لیے سُرُجًا ہے سین اور را کے ضمہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے سین کا کسرہ اور را کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے۔

اَنْ يَّذَّكَّرَ میں حمزہ کے لیے اَنْ يَّذْكُرَ ہے ذال کے سکون اور کاف کے ضمہ اور دونوں کی تخفیف سے اور باقی (چھ) کے لیے ذال اور کاف دونوں پر تشدید اور فتحہ ہے۔

وَلَمْ يَقْتُرُوْا میں تین قراتیں ہیں ۱ نافع اور ابن عامر کے لیے وَلَمْ يُقْتِرُوْا یا کے ضمہ اور تا کے کسرہ سے ۲ ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے وَلَمْ يَقْتُرُوْا یا کے فتحہ اور تا کے کسرہ سے ۳ باقی (تین) کے لیے یا کا فتحہ اور تا کا ضمہ ہے۔

يُضٰعَفْ لَهُ وَيَخْلُدْ فِيْهِ دونوں میں ابن عامر اور ابو بکر کے لیے يُضٰعَفُ اور وَيَخْلُدُ ہے فا اور دال کے ضمہ سے اور باقی (ساتھ پانچ) کے لیے فا اور دال دونوں کا جزم ہے اور ابن کثیر اور ابن عامر اپنے قاعدہ کے موافق يُضٰعَفْ میں الف کو حذف کرتے ہیں اور عین کو مشدد پڑھتے ہیں (پس ان میں چار قراتیں ہو جاتی ہیں ۱ ابن عامر کے لیے يُضَعَّفُ وَيَخْلُدُ ۲ ابو بکر کے لیے يُضٰعَفُ وَيَخْلُدُ ۳ ابن کثیر کے لیے يُضَعَّفُ وَيَخْلُدُ ۴ باقی (سات سے چار) کے لیے يُضٰعَفْ وَيَخْلُدْ)

فِيْهِ مُهَانًا میں ابن کثیر (اپنے عام قاعدہ کے موافق) اور حفص صرف اسی جگہ ھا کنایہ کے ساتھ صلہ کرتے ہیں (یعنی فِيْهِ مُهَانًا پڑھتے ہیں) اور باقی (سات سے پانچ) ھا کے کسرہ کو اختلاس سے (صلہ کے بغیر) پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَذُرِّيَّتِنَا میں حرمیان۔ ابن عامر حفص کے لیے یا کے بعد الف ہے جمع ہونے کی بنا پر اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے وَذُرِّيَّتِنَا ہے الف کے بغیر واحد کے صیغہ سے۔

وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا میں ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے وَيَلْقَوْنَ ہے یا کے فتحہ لام کے سکون اور قاف کی تخفیف سے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے یا کا ضمہ۔ لام کا فتحہ اور قاف پر تشدید ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آٹھ دو ہیں:

۱۔ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ ع۲ اس میں ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے ۲۔ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا ع۳ اس میں نافع۔ بزی۔ ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے۔

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ

طٰسٓمٓ میں یہاں اور قصص کے شروع میں اور طٰسٓ نمل کے شروع میں تینوں میں ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے طا کا امالہ ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے طا کا خالص فتحہ ہے اور یہاں اور قصص کے شروع میں حمزہ کے لیے طٰسٓمٓ ہے یعنی میم سے پہلے اس نون کا اظہار کرتے ہیں جو سین کے ہجا میں آتا ہے اور باقی (چھ) کے لیے نون کا میم میں ادغام ہے

اَرْجِهْ اور تَلْقَفُ اور اٰمَنْتُمْ اعراف (ع۱۴) میں اور قَالَ نَعَمْ (اعراف ع۱۷ میں) بیان ہو چکا ہے۔

اَنِ اسْرِ ہود (ع۸) میں اور وَعُيُوْنٍ حجر (ع۴) میں بیان ہو چکا ہے۔

لَحٰذِرُوْنَ میں ابن ذکوان اور کوفیین کے لیے (حا کے بعد) الف ہے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے حٰذِرُوْنَ ہے الف کے حذف سے۔

فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ میں حمزہ وصلاً صرف را کے فتحہ میں امالہ کرتے ہیں اور جب اس کلمہ پر وقف کرتے ہیں تو ہمزہ کو اس کے ساتھ شامل کر کے اس میں بھی امالہ کرتے ہیں اور اپنے قاعدہ کے موافق (مد و قصر کے ساتھ) ہمزہ میں تسہیل بین بین بھی کرتے ہیں پس یہ ہمزہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امالہ والے دو الفوں کے درمیان ہو جاتا ہے جن میں سے پہلے الف میں را کے فتحہ کے امالہ کی وجہ سے امالہ ہوا ہے اور دوسرے الف میں ہمزہ کے فتحہ کے امالہ کی بنا پر امالہ ہوا ہے اور گو حمزہ کے مذہب کے موافق اس کلمہ کے اختلاف کی حقیقت یہی ہے (جو بیان کی گئی) لیکن اس کی ادا کا (صحیح) فیصلہ (کامل استاذ کے) منہ سے سننے ہی پر موقوف ہے اور باقی حضرات وصل کی حالت میں را اور ہمزہ دونوں کا خالص فتحہ پڑھتے ہیں اور ان کے لیے اس میں وقف کا حکم یہ ہے کہ کسائی اس میں وقفاً ہمزہ کے فتحہ میں امالہ کرتے ہیں اور اسی کے امالہ کی بنا پر اس الف میں بھی امالہ ہو جاتا ہے جو ہمزہ کے بعد ہے اور یا سے بدلا ہوا ہے اور ورش اس میں اپنے اس قاعدہ کے موافق جو یائی کلمات میں ہے ہمزہ میں امالہ بین بین (اور فتحہ) پڑھتے ہیں اور باقی حضرات ہمزہ کے فتحہ سے وقف کرتے ہیں۔

فائدہ تَرَآءَا اصل میں تَرَآءَیَ تھا یا الف سے بدل گئی تو تَرَآءَا ہو گیا لیکن قرآن میں اس کی رسم عام قیاس کے خلاف ہے یعنی الف کے بجائے یا لکھی ہوئی نہیں ہے اسی لیے صاحب غیث کے ارشاد کے موافق اس میں بہت سے حضرات سے لغزش ہو گئی ہے لیکن حق یہ ہے کہ یہ یَخْشَی۔ یَرْضَی جیسے یائی کلمات کے حکم میں ہے اور چونکہ اصل کے لحاظ سے اس کے آخر میں یا سے بدلا ہوا الف ہے گو رسم میں نہیں اس لیے وقفاً سب قراء اس الف کو پڑھتے ہیں اور قاعدہ کے موافق امالہ اور فتحہ بھی ہوتا ہے بس وصلاً تو صرف حمزہ کے لیے را میں امالہ ہے اور وقفاً اس میں پانچ وجوہ ہیں ۱ و ۲ حمزہ کے لیے را اور ہمزہ دونوں میں امالہ اور ہمزہ کی تسہیل مد و قصر کے ساتھ ۳ کسائی کے لیے صرف ہمزہ میں امالہ اور اس کی تحقیق ۴ ورش کے لیے ہمزہ میں امالہ بین بین اور فتحہ اور امالہ کی صورت میں بدل میں توسط اور طول اور فتحہ کی صورت میں قصر و طول چار وجوہ ہوں گی ۵ باقی (ساڑھے چار) کے لیے ہمزہ کا خالص فتحہ ہے۔

إِلَّا خُلُقُ الْأَوَّلِينَ میں ابن کثیر اور ابو عمرو اور کسائی کے لیے خُلُقُ الْأَوَّلِينَ ہے خا کے فتحہ اور لام کے سکون سے اور باقی (چار) کے لیے خا اور لام دونوں کا ضمہ ہے۔

فَٰرِهِينَ میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے (فا کے بعد) الف ہے اور باقی (تین) کے لیے فَرِهِينَ ہے الف کے بغیر۔

أَصْحَٰبُ لْـَٔيْكَةِ میں یہاں اور ص (ع) میں حرمیان اور ابن عامر کے لیے أَصْحَٰبُ لَيْكَةَ ہے فتحہ والے لام سے اور تا پر بھی فتحہ ہے اور نہ تو لام کے بعد ہمزہ ہے اور نہ اس سے پہلے الف ہے اور باقی (چار) کے لیے لام سے پہلے الف (جو وصلاً حذف ہو جاتا ہے) اور لام کے بعد فتحہ والا ہمزہ ہے اور تا کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسرہ ہے اور حجر (ع) اور ق (ع) والا بالاتفاق سب کے لیے اسی طرح ہے جس طرح یہاں دوسری قراءۃ ہے لیکن ان میں ورش اپنے قاعدہ کے موافق ہمزہ کی حرکت نقل کر کے لام کو دیدیتے ہیں (اور اَصْحٰبُ لَیْکَۃِ پڑھتے ہیں)

بِالْقِسْطَاسِ اسراء (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

کِسَفًا میں یہاں اور سبا (ع) میں حفص کے لیے سین کا فتحہ ہے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے دونوں میں کِسْفًا ہے سین کے سکون سے۔

نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ میں ابن عامر، ابوبکر، حمزہ اور کسائی کے لیے نَزَّلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ ہے زا کی تشدید اور حا اور نون کے فتحہ سے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے زا کی تخفیف اور حا اور نون کا ضمہ ہے۔ ع ۱۱ ۱۵

اَوَلَمْ یَکُنْ لَّهُمْ اٰیَةً میں ابن عامر کے لیے اَوَلَمْ تَکُنْ لَّهُمْ اٰیَةٌ ہے یا کے بجائے تا سے اور اٰیَةٌ کی تا پر دو پیش ہیں اور باقی (چھ) کے لیے یا ہے اور تا کے دو زبر ہیں۔

وَتَوَكَّلْ میں نافع اور ابن عامر کے لیے فَتَوَكَّلْ ہے فا سے اور باقی (پانچ) کے لیے تا سے پہلے (فا کے بجائے) واو ہے۔

یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ اعراف (ع ۲۴) میں بیان ہو چکا ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آٹھ تیرہ ۱۳ ہیں

۱ و ۲ اِنِّیْ اَخَافُ۔ اِنِّیْ اَخَافُ (ع) ۳ رَبِّیْ اَعْلَمُ (ع) ان تینوں میں حرمیان اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے ۴ یٰعِبَادِیَ اِنَّكُمْ (ع) اس میں نافع کے لیے فتحہ ہے ۵ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ (ع) اس میں حفص کے لیے فتحہ ہے ۶ عَدُوٌّ لِّیْ اِلَّا رَبَّ ۷ لِاَبِیْ اِنَّهٗ (ع) ان دونوں میں نافع اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے ۸ وَمَنْ مَّعِیَ (ع) اس میں ورش و حفص کے لیے فتحہ ہے ۹ تا ۱۳ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا پانچ جگہ (ع) تا (ع) میں ایک ایک ان میں نافع۔ ابوعمرو۔ ابن عامر۔ حفص کے لیے فتحہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۃ النمل

بِشِهَابٍ قَبَسٍ میں کوفیین کے لیے با پر تنوین ہے اور باقی (چار) کے لیے بِشِهَابٍ ہے تنوین کے بغیر ایک زیر سے۔

اَوْلَيَاْتِيَنِّيْ میں ابن کثیر کے لیے لَيَاْتِيَنِّيْ ہے دونوں سے جن میں سے پہلے پر تشدید اور فتحہ ہے اور باقی (چھ) کے لیے ایک نون ہے جس پر تشدید اور کسرہ ہے۔

فَمَكُثَ میں عاصم کے لیے کاف کا فتحہ اور باقی (چھ) کے لیے کاف کا ضمہ ہے۔

مِنْ سَبَاٍ میں یہاں اور (لِسَبَاٍ) سبا (ع) میں دونوں میں تین قراءتیں ہیں ۱ بزی اور ابو عمرو کے لیے مِنْ سَبَاٍ۔ لِسَبَاٍ ہے ہمزہ کے فتحہ سے تنوین کے بغیر ۲ قنبل کے لیے مِنْ سَبَاْ۔ لِسَبَاْ ہے ہمزہ کے سکون سے اور یہ سکون وقف کی نیت کر لینے کی بنا پر ہے جس کو وصل بہ نیت وقف کہتے ہیں ۳ باقی (پانچ) کے لیے دونوں جگہ ہمزہ پر کسرہ اور تنوین ہے۔

اَلَّا يَسْجُدُوْا میں کسائی کے لیے اَلَّا يَسْجُدُوْا ہے لام کی تخفیف سے (اور وقف اضطراری واختیاری میں) اَلَا (ہرا ور) یا پر وقف کرتے ہیں اور اس سے ابتدا (اعادہ) کرنے کے وقت اُسْجُدُوْا پڑھتے ہیں امر کا صیغہ ہونے کی بنا پر یعنی يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اسْجُدُوْا اور باقی (چھ) لام کو تشدید سے پڑھتے ہیں اس بنا پر کہ نون کا لام میں ادغام کرتے ہیں کیونکہ اَلَّا اصل میں اَنْ لَّا تھا اور وقف پورے کلمہ (یعنی اَلَّا پر یا يَسْجُدُوْا) پر کرتے ہیں۔

مَا تُخْفُوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ دونوں میں حفص اور کسائی کے لیے تا اور باقی (سارے پانچ) کے لیے یا ہے۔

فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ میں تین قراءتیں ہیں ۱ ابو عمرو۔ عاصم اور حمزہ کے لیے ھا کا سکون ۲ قالون کے لیے فَاَلْقِهِ ھا کے اختلاس (ہلکے) زیر سے ۳ باقی (سارے تین) کے لیے فَاَلْقِهِ ہے ھا کے صلہ کھڑے زیر سے جس سے اس میں مد منفصل پیدا ہو جائے گا لیکن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان میں سے ہشام کے لیے دو وجہ ہیں (الف) فَاَلْقِهِ نمبر دو کی طرح اور یہ زیادات میں سے ہے (ب) فَاَلْقِهِ نمبر تین کی طرح اول ابوالفتح سے ہے اور طریق بھی انھیں سے ہے اور ثانی ابوالحسن سے ہے۔

ع ۱۸ اَنَا اٰتِيْكَ باب الامالہ میں بیان ہو چکا ہے۔

عَنْ سَاقَيْهَا میں یہاں اور بِالسُّوْقِ صٓ (ع) میں اور عَلٰى سُوْقِهٖ فتحا (ع) میں تینوں میں تنبل کے لیے عَنْ سَاْقَيْهَا اور بِالسَّوْقِ اور عَلٰى سَوْقِهٖ ہے (الف اور واو کے بجائے) ہمزہ (ساکنہ) سے (اور قصیدہ میں صٓ اور فتحا والے میں بِالسُّوْقِ اور عَلٰى سُوْقِهٖ بھی ہے سین کے بعد ضمہ والے ہمزہ اور اس کے بعد واو ساکنہ سے پس ان میں دو وجوہ ہو گئیں) اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے تینوں میں ہمزہ نہیں ہے بلکہ اول میں سین کے بعد الف اور باقی دو میں واو ہے۔

ع ۱۹ لَنُبَيِّتَنَّهٗ اور ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ میں حمزہ اور کسائی کے لیے لَنُبَيِّتُنَّهٗ اور ثُمَّ لَنَقُوْلُنَّ ہے دونوں میں تا سے اور اول میں دوسری تا کے اور ثانی میں دوسرے لام کے ضمہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے دونوں میں نون ہے اور تا اور لام کا فتحہ ہے۔

مَهْلَكَ اَهْلِهٖ کہف (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

ع ۲۰ اِنَّا دَمَّرْنٰهُمْ میں کوفیین کے لیے ہمزہ کا فتحہ اور باقی (چار) کے لیے ہمزہ کا کسرہ ہے

قَدَّرْنٰهَا حجر (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

ع ۲۱ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ میں ابو عمرو و عاصم کے لیے یا اور باقی (پانچ) کے لیے تا ہے

۱۹ اَمَّنْ خَلَقَ

ع ۲۱ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ میں ابو عمرو و ہشام کے لیے يَذَّكَّرُوْنَ ہے یا سے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے تا ہے (اور ذال میں جو تشدید و تخفیف کا اختلاف ہے وہ انعام ع میں بیان ہو چکا ہے اس لیے اس میں تین قراءتیں ہیں ملے حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے تَذَكَّرُوْنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ ابو عمرو و ہشام کے لیے یَذَّکَّرُوْنَ ۲۔ باقی (تین) کے لیے تَذَکَّرُوْنَ) اَلَمّٓ یٰسٓ بقرہ (رع) اور بُشْرًا اعراف (رع) میں بیان ہو چکا ہے۔

بَلِ ادّٰرَکَ عِلْمُهُمْ میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے بَلْ اَدْرَکَ ہے (لام کے سکون اور) ہمزۂ قطعی (اور اس کے فتحہ) اور دال کے سکون اور الف کے حذف سے اور باقی (پانچ) کے لیے (لام کا کسرہ اور) ہمزۂ وصلی ہے (جو وصلاً حذف ہو جاتا ہے اور اعادہ میں کسرہ سے پڑھا جاتا ہے) اور دال پر تشدید اور فتحہ اور اس کے بعد الف ہے۔

عَاِذَا کُنَّا تُرٰبًا میں نافع کے لیے اِذَا کُنَّا ہے خبر کی بنا پر کسرہ والے ایک ہمزہ سے اور باقی (چھ) کے لیے استفہام ہے (دو ہمزوں سے) اور تحقیق و ادخال و تسہیل میں سب (ان) قواعد پر ہیں (جو دسویں باب میں بیان ہو چکے ہیں) اور یہ رعد (رع) میں بھی بیان ہو چکا ہے۔

اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ میں ابن عامر اور کسائی کے لیے اِنَّنَا ہے دونوں اور خبر کی بنا پر (کسرہ والے ایک ہمزہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے ایک نون اور استفہام دو ہمزہ ہیں اور اس میں بھی سب اپنے اصول پر ہیں اور یہ بھی رعد (رع) میں بیان ہو چکا ہے۔

فِیْ ضَیْقٍ نحل (رع) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ میں یہاں اور روم (رع) میں دونوں میں ابن کثیر کے لیے وَلَا یُسْمِعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ ہے فتحہ والی یا اور میم کے فتحہ اور اَلصُّمُّ کے میم کے ضمہ سے اور باقی (چھ) کے لیے دونوں میں ضمہ والی تا اور میم کا کسرہ اور اَلصُّمَّ کے میم کا فتحہ ہے

وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِی الْعُمْیِ میں دونوں سورتوں میں یہاں اور روم (رع) میں حمزہ کے لیے تَهْدِی الْعُمْیَ ہے فتحہ والی تا اور ھا کے سکون اور اَلْعُمْیَ کی یا کے فتحہ سے اور وقف دونوں میں یا کو ثابت رکھتے ہیں اور تَهْدِیْ پڑھتے ہیں اور باقی (چھ) کے لیے کسرہ والی ہا اور ھا کا فتحہ اور اس کے بعد الف اور اَلْعُمْیِ کی یا کا کسرہ ہے اور جب بِهٰدِیْ پر وقف کرتے ہیں تو رسم کی موافقت کی بنا پر یہاں تو یا کو ثابت رکھتے ہیں اور روم میں یا کو حذف کر دیتے ہیں (پس یہاں بِهٰدِیْ اور وہاں بِهٰدْ پڑھتے ہیں) سوائے کسائی کے کہ یہ دونوں میں یا سے ..... وقف کرتے ہیں۔

اِنَّ النَّاسَ میں کوفیین کے لیے ہمزہ کا فتحہ اور باقی (چار) کے لیے کسرہ ہے۔

وَکُلٌّ اَتَوْهُ میں حفص اور حمزہ کے لیے ہمزہ کے بعد والے الف کا حذف اور تا کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتحہ ہے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے اُتُوْنِیْ ہے ہمزہ کے بعد الف اور تا کے ضمہ سے۔
بِمَا یَفْعَلُوْنَ میں ابن کثیر اور ابو عمرو اور ہشام کے لیے یا اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے تا ہے۔
مِنْ فَزَعٍ میں کوفیین کے لیے عین پر تنوین ہے اور باقی (چار) کے لیے فَزَعٍ ہے (تنوین کے بغیر عین کے ایک زیر سے)
یَوْمَئِذٍ میں نافع اور کوفیین کے لیے میم کا فتحہ اور باقی (تین) کے لیے میم کا کسرہ ہے (پس ان دونوں میں تین قراءتیں ہوگئیں ۱ نافع کے لیے فَزَعٍ یَوْمَئِذٍ ۲ کوفیین کے لیے فَزَعٍ یَوْمَئِذٍ ۳ باقی (تین) کے لیے فَزَعٍ یَوْمِئِذٍ)
عَمَّا یَعْمَلُوْنَ ہود (ع۱) میں بیان ہو چکا ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت پانچ ہیں

۱ اِنِّیْ اٰنَسْتُ (ع۱) اس میں حرمیان اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۲ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ (ع۱) اس میں ورش اور بزی کے لیے فتحہ ہے ۳ مَالِیَ لَآ اَرَی (ع۱) اس میں ابن کثیر ہشام۔ عاصم اور کسائی کے لیے فتحہ ہے ۴ اِنِّیْٓ اُلْقِیَ (ع۱) ۵ لِیَبْلُوَنِیْٓ ءَاَشْکُرُ (ع۲) ان دونوں میں نافع کے لیے فتحہ ہے۔

اور اس سورۃ میں یا آت زوائد دو ہیں

۱ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ (ع۲) اس کو حمزہ اَتُمِدُّوْنَنِیْ پڑھتے ہیں تشدید والے ایک نون سے اور باقی چھ کے لیے دو نون ہیں اور دونوں میں اظہار ہے اور اس میں ابن کثیر اور حمزہ دونوں حالتوں میں اور نافع اور ابو عمرو وصل میں یا کو ثابت رکھتے ہیں ۲ فَمَآ اٰتٰنِ اللّٰہُ (ع۵) اس میں قالون۔ ابو عمرو۔ حفص یا کو ثابت رکھتے ہیں اور وصلاً تو اٰتٰنِ بِمَ اللّٰہُ فتحہ سے پڑھتے ہیں اور وقفاً دو وجہ ہیں ۱ اٰتٰنِیْ یعنی یا کو ساکن کر کے ثابت رکھتے ہیں ۲ اٰتٰنْ یا کے حذف سے لیکن تحقیق یہ ہے کہ قالون اور ابو عمرو کے لیے وقفاً بھی اثبات ہی ماخوذ و پسندیدہ ہے اور حفص کے لیے وقفاً دونوں وجوہ صحیح ہیں لیکن اثبات ابو الحسن کے بجائے ابو الفتح سے ہے۔
کذا فی المفردات للدانی) اور ورش کے لیے وصلاً یا کا فتحہ اور وقفاً حذف ہے اور باقی (چار)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں حالتوں میں یا کو حذف کرتے ہیں یعنی اٰتٰنِ اللّٰہُ اور اٰتٰنِ (ٹ) اور وَادِ النَّمْلِ میں کسائی یا کو اور باقی (چھ) یا کے بغیر وقف کرتے ہیں اور یہ اس سے پہلے بائیسویں باب میں بھی بیان ہو چکا ہے۔

سُوْرَةُ الْقَصَص

وَنُرِیَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا میں حمزہ اور کسائی کے لیے وَیُرٰی فِرْعَوْنُ وَهَامٰنُ وَجُنُوْدُهُمَا ہے فتحہ والی یا اور را کے فتحہ (پھر الف) سے اور را کے فتحہ میں امالہ بھی ہے اور (بعد کے) تینوں اسموں میں نون اور دال کا ضمہ ہے یعنی پہلے دو میں نون کا اور تیسرے میں دال کا اور باقی (پانچ) کے لیے ضمہ دالا نون اور را کا کسرہ اور اس کے بعد یا ہر فتحہ اور تینوں اسموں میں بھی نون اور دال کا فتحہ ہے۔

عَدُوًّا وَّحَزَنًا میں حمزہ اور کسائی کے لیے وَحُزْنًا ہے حا کے ضمہ اور زا کے سکون سے اور باقی (پانچ) کے لیے حا اور زا دونوں کا فتحہ ہے۔

حَتّٰی یُصْدِرَ الرِّعَآءُ میں ابو عمرو اور ابن عامر کے لیے یَصْدُرَ الرِّعَآءُ ہے یا کے فتحہ اور دال کے ضمہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے یا کا ضمہ اور دال کا کسرہ ہے۔

یَا اَبَتِ یوسف (ع) میں اور هَاتَیْنِ نساء (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا طٰہٰ (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

آٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ میں تین قراتیں ہیں ۱ عاصم کے لیے بِجَذْوَةٍ جیم کے فتحہ سے ۲ حمزہ کے لیے جُذْوَةٍ جیم کے ضمہ سے ۳ باقی (پانچ) کے لیے جِذْوَةٍ جیم کے کسرہ سے۔

مِنَ الرَّهْبِ میں تین قراتیں ہیں ۱ حفص کے لیے را کے فتحہ اور ھا کے سکون سے ۲ نافع۔ ابن کثیر۔ ابو عمرو کے لیے مِنَ الرَّهَبِ را اور ھا دونوں کے فتحہ سے ۳ باقی (ساڑھے تین) کے لیے مِنَ الرُّهْبِ را کے ضمہ اور ھا کے سکون سے۔

فَذٰنِكَ میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے فَذٰنِّكَ ہے نون کی تشدید اور مد وغنہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے نون کی تخفیف ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَعِیَ رِدْاً میں نافع کے لیے رِدًا ہے (نقل کی بنا پر) دال کے فتحہ اور ہمزہ کے حذف سے اور باقی (چھ) کے لیے دال کا سکون اور (اس کے بعد) ہمزہ ہے اور وقفاً ہمزہ اپنے مذہب پر ہیں (پس ان کے لیے بھی نقل کے سبب رِدًا ہو جائے گا)

یُصَدِّقُنِیْ میں عاصم اور حمزہ کے لیے قاف کا ضمہ ہے اور باقی (پانچ) کے لیے یُصَدِّقْنِیْ ہے قاف کے جزم سے۔

وَقَالَ مُوْسٰی میں ابن کثیر کے لیے قَالَ مُوْسٰی ہے واو کے حذف سے اور باقی (چھ) کے لیے (قاف سے پہلے فتحہ والا) واو ہے۔

وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ انعام (ع ۱۶) میں بیان ہو چکا ہے۔

اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ میں نافع، حمزہ اور کسائی کے لیے لَا یَرْجِعُوْنَ ہے یا کے فتحہ اور جیم کے کسرہ سے اور باقی (چار) کے لیے یا کا ضمہ اور جیم کا فتحہ ہے۔

اَئِمَّةً (جو اس سورۃ کے ع ۵ و ع ۶ میں دو جگہ ہے وہ) تو بہ (ع ۱۴) میں بیان ہو چکا ہے۔

قَالُوْا سِحْرٰنِ میں کوفیین کے لیے سین کا کسرہ اور الف کا حذف اور حا کا سکون ہے اور باقی (چار) کے لیے سٰحِرٰنِ ہے سین کے فتحہ اور اس کے بعد الف اور حا کے کسرہ سے۔

يُجْبٰۤى اِلَيْهِ میں نافع کے لیے تا اور باقی (چھ) کے لیے یا ہے۔

فِیْۤ اُمِّهَا رَسُوْلًا نساء (ع ۱۴) میں بیان ہو چکا ہے۔

اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ میں ابو عمرو کے لیے یا اور باقی (چھ) کے لیے تا ہے۔

ثُمَّ هُوَ بقرہ (ع ۱۴) میں اور بِضِنِّیْنٍ یونس (ع ۱۴) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ اور وَيْكَاَنَّهٗ کے وقف کا حکم اس کے باب میں (جو بائیسواں ہے) بیان ہو چکا ہے۔

لَخَسَفَ بِنَا میں خص کے لیے خا اور سین کا فتحہ ہے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے لَخُسِفَ ہے خا کے ضمہ اور سین کے کسرہ سے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آٹھ بارہ ہیں

۱ رَبِّیْۤ اَنْ يَّهْدِيَنِیْ ۲ اِنِّیْۤ اَنَسْتُ ۳ اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ ۴ اِنِّیْۤ اَخَافُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵ رَبِّیْ اَعْلَمُ رع میں ۶ عِنْدِیْ اَوَلَمْ یَعْلَمْ رع ۷ رَبِّیْ اَعْلَمُ رع ان ساتوں میں حرمیان اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے لیکن ان میں سے صرف عِنْدِیْ اَوَلَمْ یَعْلَمْ میں ابو ربیعہ نے بزی اور قنبل دونوں سے سکون روایت کیا ہے (جو بزی کے لیے طریق کے موافق ہے اور قنبل کے طریق کے خلاف ہے پس اس یا میں قنبل کے لیے فتحہ اور بزی کے لیے سکون طریق کے موافق ہے) ۸ اِنِّیْ اُرِیْدُ ۹ سَیَجْعَلُ لِیْ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ رع ان دونوں میں نافع کے لیے فتحہ ہے ۱۰ لَعَلِّیْ اَتِیْکُمْ ۱۱ لَعَلِّیْ اَطَّلِعُ رع میں ان میں کوفیین کے لیے سکون ہے ۱۲ مَعِیَ سِرْدَاقٌ رع اس میں حفص کے لیے فتحہ ہے۔

اور اس میں یائے زائدہ ایک ہے

اَنْ یُّکَذِّبُوْنِیْ قَالَ رع اس کو ورش وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْت

اَوَلَمْ یَرَوْا کَیْفَ میں ابو بکر، حمزہ اور کسائی کے لیے تا اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے یا ہے۔ ع ۲ ۱۴

اَلنَّشْاَۃَ میں یہاں اور نجم (رع) اور واقعہ (رع) تینوں میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے اَلنَّشَاءَۃَ ہے شین کے فتحہ اور اس کے بعد الف اور ہمزہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے شین کا سکون ہے الف کے بغیر اور اس میں حمزہ کے لیے وقفاً دو وجوہ ہیں ۱ اَلنَّشْئَۃَ یعنی قیاس کے عام ہونے کی بنا پر ہمزہ کی حرکت شین کو دے کر ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں ۲ اَلنَّشَاۃَ یعنی رسم کی پیروی کی بنا پر شین کو فتحہ دے کر ہمزہ کو الف سے بدل لیتے ہیں اور ہمزہ میں یہ اس قسم کی تخفیف عرب سے سنی گئی ہے۔

مَوَدَّۃَ بَیْنِکُمْ میں تین قراتیں ہیں ۱ ابن کثیر۔ ابو عمرو۔ کسائی کے لیے مَوَدَّۃُ بَیْنِکُمْ تا کے ضمہ اور تنوین کے حذف اور بَیْنِکُمْ کے نون کے کسرہ سے ۲ حفص و حمزہ کے لیے مَوَدَّۃَ بَیْنِکُمْ تا کے فتحہ اور تنوین کے حذف اور بَیْنِکُمْ کے نون کے کسرہ سے ۳ باقی (ارھائی) ع ۳ ۱۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے مَوَدَّةُ بَيْنِكُمْ تا کے فتحہ اور تنوین اور بَيْنِكُمْ کے نون کے فتحہ سے۔

پہلے اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ میں حرمیان۔ ابن عامر حفص کے لیے خبر کی بناء پر کسرہ والا ایک ہمزہ ہے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے استفہام کی بناء پر دو ہمزہ ہیں اور دوسرے اَئِنَّكُمْ میں بالاتفاق سب کے لیے استفہام کی بناء پر دو ہمزہ ہیں اور سب اُس میں اپنے ان قواعد پر ہیں جو رعد (ع) میں بیان ہو چکے ہیں۔

لَنُنَجِّيَنَّهٗ میں حمزہ اور کسائی کے لیے لَنُنْجِيَنَّهٗ ہے (نون کے سکون اور اخفا اور جیم کی تخفیف سے اور باقی (پانچ) کے لیے (نون کا فتحہ اور جیم پر) تشدید ہے۔

اِنَّا مُنَجُّوْكَ میں ابن کثیر۔ ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے مُنْجُوْكَ ہے (لَنُنْجِيَنَّهٗ کی طرح) تخفیف سے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے نون کا فتحہ اور جیم پر تشدید ہے۔

وَثَمُوْدَا اور سَيِّئَ بِهِمْ ہود (ع ۶ و ع ۷) میں اور اِنَّا مُنَزِّلُوْنَ آل عمران (ع ۱۴) میں بیان ہو چکے ہیں۔

مَا يَدْعُوْنَ میں ابو عمرو اور عاصم کے لیے یا اور باقی (پانچ) کے لیے تا ہے۔

پارہ ۲۱ اُتْلُ مَا اُوْحِيَ

اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ میں ابن کثیر۔ ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے اٰيٰتٌ ہے الف کے بغیر واحد کے صیغہ سے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے یا کے بعد الف ہے جمع کے صیغہ سے۔

وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا میں نافع اور کوفیین کے لیے یا اور باقی (تین) کے لیے نون ہے۔

اِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ میں ابوبکر کے لیے یا اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے تا ہے۔

لَنُبَوِّئَنَّهُمْ میں حمزہ اور کسائی کے لیے لَنُثْوِيَنَّهُمْ ہے سکون والی ثا اور واو کی تخفیف اور اس کے بعد یا) سے ہمزہ کے بغیر اور باقی (پانچ) کے لیے فتحہ والی با اور واو پر تشدید) اور (اس کے بعد) ہمزہ ہے۔

وَلْيَتَمَتَّعُوْا میں قالون۔ ابن کثیر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے وَلْيَتَمَتَّعُوْا ہے لام کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکون سے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے لام کا کسرہ ہے۔

اور اس سورۃ میں اضافت کی یا آٹھ تین ہیں

۱ اِنِّیْ رَبِّیْ اِنَّهٗ ع اس میں نافع اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۲ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ ع اس یا کو منادی میں ہونے کی بنا پر ابو عمرو حمزہ اور کسائی وصل میں حذف کرتے ہیں (اور یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ پڑھتے ہیں) اور چونکہ یہ یا مصاحف میں موجود ہے اور قراء کا یہ قول بھی اپنی جگہ پر ثابت ہے کہ وقف میں رسم کی موافقت ضروری ہے اس لیے اس قول پر قیاس کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس یٰعِبَادِیْ میں ان کے لیے بھی وقفاً یا کا ثابت رکھنا واجب ہے اور باقی (چار) وصل میں یا کا فتحہ پڑھتے ہیں اور وقفاً یا کو ساکن کر کے ثابت رکھتے ہیں ۳ اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَةٌ ع اس میں ابن عامر کے لیے فتحہ ہے۔

سُوْرَةُ الرُّوْم

ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے تا کا فتحہ اور باقی (دنین) کے لیے تا کا ضمہ ہے۔

ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ میں ابو عمرو اور ابو بکر کے لیے یا اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے تا ہے۔

وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ میں یہاں اور فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ حاشیہ (ع) میں حمزہ اور کسائی کے لیے (یہاں) تُخْرَجُوْنَ اور (وہاں) لَا يُخْرَجُوْنَ ہے یہاں تا کے اور وہاں یا کے فتحہ سے اور دونوں میں را کے ضمہ سے اور صرف رُوم والے میں (ابن ذکوان بھی ان کے ساتھ شریک ہیں پس ان کے لیے بھی تُخْرَجُوْنَ ہے چنانچہ ان کے لیے) نقاش نے اخفش سے اسی طرح روایت کیا ہے (اور تصیدہ میں ان کے لیے یہاں دوسری وجہ میں تُخْرَجُوْنَ بھی درج ہے جو طریق کے خلاف ہے) اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے دونوں میں تا اور یا کا ضمہ اور را کا فتحہ ہے (پس ابن ذکوان کے لیے یہاں تُخْرَجُوْنَ ہے اور حاشیہ میں باقین کی طرح لَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یُحْبَرُوْنَ ہے) اور اسی سورۃ کے دوسرے کلمہ میں (جو ع میں ہے) کسی کا بھی خلاف نہیں لہٰذا اس میں سب کے لیے تُحْبَرُوْنَ ہے تا کے فتحہ اور را کے ضمہ سے)

لِلْعٰلَمِیْنَ میں حفص کے لیے لام کا کسرہ (اور باقین کے لیے لام کا فتحہ ہے۔

فَرَّقُوْا انعام (ع) میں اور یَقْنَطُوْنَ حجر (ع) میں اور وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا بقرہ (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

لِیَرْبُوَا میں نافع کے لیے لِتُرْبُوْا ہے ضمہ والی تا اور واو کے سکون سے اور باقی (چھ) کے لیے فتحہ والی یا ہے اور واو کا بھی فتحہ ہے۔

عَمَّا یُشْرِکُوْنَ یونس (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

لِیُذِیْقَهُمْ میں قبل کے لیے نون اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے یا ہے۔

یُرْسِلُ الرِّیٰحَ بقرہ (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

کِسَفًا میں ابن ذکوان کے لیے کِسْفًا ہے سین کے سکون سے اور ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) سین کا سکون (۲) سین کا فتحہ اور باقی (چھ) کے لیے سین کا فتحہ ہے۔

اِلٰٓی اَثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ میں ابن عامر حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے اٰثٰرِ ہے جمع ہونے کی بنا پر ہمزہ اور ثا کے بعد الف مدہ سے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے اَثَرِ ہے دونوں لفظوں کے بغیر واحد کے صیغہ سے۔

وَلَا یَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْیِ دونوں کل (ع) میں بیان ہو چکے ہیں۔

ضُعْفٍ اور ضُعْفًا میں تینوں جگہ ابو بکر اور حمزہ کے لیے ضَعْفٍ ضَعْفًا ہے ضاد کے فتحہ سے اور حفص نے بھی عاصم سے تینوں میں ضاد کا فتحہ ہی روایت کیا ہے لیکن پھر فتحہ کو ترک کر کے ضمہ کو اختیار کر لیا تھا تا کہ اس روایت کی پیروی ہو جائے جو ان سے فضل بن مرزوق نے بیان کی تھی جس کو فضل نے عطیہ عوفی سے اور انہوں نے عبداللہ بن عمر سے نقل کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ضُعْفٍ (اور ضُعْفًا) میں ابن عمر کو ضمہ ہی پڑھایا تھا اور فتحہ کا ان کے سامنے رد فرما کر اس کا انکار کر دیا تھا اور ناقلین عطیہ کو ضعیف راوی بتاتے ہیں اور جو حفص نے عاصم سے اور انہوں نے اپنے شیوخ سے روایت کیا ہے وہ صحیح تر ہے۔ اور میں حفص کی روایت میں (ضاد کے فتحہ اور ضمہ) دونوں وجوہ کو اختیار کرتا ہوں تا کہ فتحہ میں عاصم کی قراءۃ کی پیروی ہو جائے اور ضمہ میں حفص کے اختیار کی موافقت ہو جائے پس حفص کے لیے فتحہ اور ضمہ دونوں وجوہ ہیں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں صحیح ہیں اور باقی (پانچ) کے لیے تینوں میں ضاد کا ضمہ ہے۔
لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ میں کوفیین کے لیے یا اور باقی (چار) کے لیے تا ہے۔
اور اس سورۃ میں یا آیت میں سے کوئی یا بھی نہیں ہے۔

سُوْرَةُ لُقْمٰن ۱

ع ۱ ۱۰ هُدًى وَّرَحْمَةً میں حمزہ کے لیے تا کے پیش اور باقی (چھ) کے لیے تا کے زبر ہیں۔
لِيُضِلَّ ابراہیم (ع ۴) میں اور فِيْ اُذُنَيْهِ مائدہ (ع ۱۵) میں بیان ہو چکا ہے۔
وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے ذال کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے ذال کا ضمہ ہے۔

ع ۲ ۱۱ (اس رکوع میں يٰبُنَيَّ تین جگہ ہے) ۱ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ اور یہ پہلا ہے ۲ يٰبُنَيَّ اِنَّهَا اور یہ درمیانی ہے ۳ يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ اور یہ آخری ہے پس ان تینوں میں چار قراتیں ہیں ۱ بزی کے لیے نمبر ایک میں يٰبُنَيَّ یا کے سکون سے اور نمبر دو میں يٰبُنَيِّ یا کی تشدید اور کسرہ ہے اور نمبر تین میں يٰبُنَيَّ تشدید اور فتحہ سے ۲ قنبل کے لیے نمبر ایک اور نمبر تین میں يٰبُنَيْ سکون سے اور نمبر دو میں يٰبُنَيِّ تشدید اور کسرہ سے (پس نمبر ایک میں پورے ابن کثیر کے لیے سکون ہے اور نمبر دو میں دونوں راویوں کے لیے تشدید اور کسرہ ہے اور نمبر تین میں بزی کے لیے تشدید اور فتحہ اور قنبل کے لیے سکون ہے) ۳ حفص کے لیے تینوں میں يٰبُنَيَّ ہے یا کی تشدید اور فتحہ سے ۴ باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے تینوں میں يٰبُنَيِّ ہے تشدید اور کسرہ سے۔

مِثْقَالَ حَبَّةٍ انبیاء (ع ۵) میں بیان ہو چکا ہے۔
وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ میں ابن کثیر۔ ابن عامر اور عاصم کے لیے عین پر تشدید اور الف کا حذف ہے اور باقی (چار) کے لیے وَلَا تُصٰعِرْ ہے صاد کے بعد الف اور عین کی تخفیف کے۔

ع ۳ ۱۲ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ میں نافع۔ ابو عمرو۔ حفص کے لیے عین کا فتحہ اور میم کے بعد ضمہ اور صلہ والی ھا ہے پس نِعَمَ جمع ہے اور ھا مذکر کی ضمیر ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے نِعْمَةً ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عین کے سکون اور میم کے بعد فتحہ اور تنوین والی تاسے واحد مؤنث ہونے کی بنا پر۔

وَالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ میں ابوعمرو کے لیے را کا فتحہ اور باقی (چھ) کے لیے را کا ضمہ ہے۔

وَاَمَدَدْنٰهُمْ بِاَمْوَالٍ ج (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

يُنَزِّلُ الْغَيْثَ میں یہاں اور شوریٰ (ع) میں نافع۔ ابن عامر۔ عاصم کے لیے نون کا فتحہ اور زا پر تشدید ہے اور باقی (چار) کے لیے يُنْزِلُ الْغَيْثَ ہے (نون کے سکون اور اخفا اور زا کی) تخفیف سے اور یہ بقرہ (ع) میں بھی بیان ہو چکا ہے۔

سورۃ السجدۃ

كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ میں ابن کثیر۔ ابوعمرو اور ابن عامر کے لیے خَلْقَهٗ ہے لام کے سکون سے اور باقی (چار) کے لیے لام کا فتحہ ہے اور (ع) اِذَا ءَ اِنَّا کے دونوں استفہام رعد (ع) میں بیان ہو چکے ہیں۔

مَآ اُخْفِيَ لَهُمْ میں حمزہ کے لیے اُخْفِيْ ہے یا کے سکون سے اور باقی (چھ) کے لیے یا کا فتحہ ہے۔

لَمَّا صَبَرُوْا میں حمزہ اور کسائی کے لیے لِمَا ہے لام کے کسرہ اور میم کی تخفیف سے اور باقی (پانچ) کے لیے لام کا فتحہ اور میم پر تشدید ہے۔

سورۃ الاحزاب

بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا میں (یہاں) اور بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا (اسی ع میں) دونوں میں ابوعمرو کے لیے یا اور باقی (چھ) کے لیے تا ہے۔

اٰتِيْ میں (چاروں جگہ) ۱ بیان ہوا ۲ مجادلہ (ع) میں ۳ و ۴ طلاق (ع) میں چار قراتیں ہیں ۱ قالون اور قنبل کے لیے اٰتِيْ (تحقیق والے) ہمزہ سے یا کے بغیر ۲ ورش کے لیے یا کا حذف اور ہمزہ کی کسرہ والی یا کے مانند تسہیل ۳ مد و قصر کے ساتھ بس (قالون کی اور ان کی قراءۃ میں یہ فرق ہے کہ) یہ تحقیق والے ہمزہ کے بجائے تسہیل والا ہمزہ پڑھتے ہیں (اور مصنف نے یہاں بھی اپنی عادت کے موافق تسہیل والے ہمزہ کو يَاءٍ مُخْتَلِسَةِ الْكَسْرِ سے بیان کیا ہے) اور جب اس پر وقف کرتے ہیں تو ہمزہ کو یائے ساکنہ سے بدل لیتے ہیں (اور اٰتِيْ ہو جاتا ہے) ۴ بزی اور ابوعمرو کے لیے اٰتِيْ ہے یعنی وقف و وصل دونوں میں ہمزہ کا یائے ساکنہ سے ابدال کر کے مدلازم سے پڑھتے ہیں (اور قصیدہ میں اس کے لیے

ع ۱۳ ع ۱ ع ۱۳ ع ۲ ع ۱۵ ع ۳ ع ۱۶ ع ۱ ع ۱۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ورش کی طرح یا کا حذف اور مد و قصر کے ساتھ تسہیل بھی ہے پس ان کے لیے وجوہ ہو گئیں ۱ یائے ساکنہ سے ابدال مد لازم کے ساتھ ۲ تسہیل مد و قصر کے ساتھ لیکن وقفاً ان دونوں کے لیے بھی ورش کی طرح صرف یائے ساکنہ سے ابدال ہے تسہیل قطعاً نہیں) ۳ باقی (چار) کے لیے دونوں حالتوں میں آ ئِ مَّۃ ہے (تحقیق والے) ہمزہ اور اس کے بعد یا (ئے ساکنہ) سے اور ہمزہ وقفاً اپنے قاعدہ کے موافق مد و قصر کے ساتھ ہمزہ میں تسہیل بین بین کرتے ہیں۔ اور (لام کے بعد والے) الف میں سب حضرات مد کرتے ہیں عام ہے کہ وہ ان میں سے ہوں جو الف کے بعد (تحقیق والا) ہمزہ پڑھتے ہیں (جیسے قالون۔ قنبل۔ ابن عامر۔ کوفیین) یا ان میں سے ہوں جو ہمزہ نہیں پڑھتے (بلکہ یا سے ابدال کرتے ہیں جیسے بزی اور ابو عمرو) سوائے ورش کے کہ ان کی قراءۃ میں (ہمزہ کی تسہیل کے سبب) الف میں مد و قصر دونوں جائز ہیں جیسا کہ ہم باب المد تین من کلمۃ (یعنی دسویں باب) میں بھی بیان کر چکے ہیں (اور تسہیل والی وجہ میں بزی اور ابو عمرو کے لیے بھی مد و قصر دونوں ہیں)

تُظٰهِرُوْنَ میں چار قراءتیں ہیں ۱ عاصم کے لیے تا کا ضمہ اور ظا کی تخفیف اور اس کے بعد الف اور ھا کا کسرہ ہے ۲ ابن عامر کے لیے تَظٰهَرُوْنَ تا اور ھا کے فتحہ اور ظا کی تشدید اور اس کے بعد الف سے ۳ حمزہ اور کسائی کے لیے تَظٰهَّرُوْنَ ابن عامر کی طرح لیکن یہ ظاہر تشدید نہیں پڑھتے ۴ باقی (تین) کے لیے تَظٰهَرُوْنَ تا کے فتحہ اور ظا اور ھا کی تشدید سے الف کے بغیر

اَلظُّنُوْنَا میں یہاں اور اَلرَّسُوْلَا اور اَلسَّبِيْلَا اسی سورۃ کے ع میں ان تینوں میں تین قراءتیں ہیں ۱ ابو عمرو و حمزہ کے لیے وقف و وصل دونوں حالتوں میں الف کا حذف (یعنی وصلاً اَلظُّنُوْنَ۔ اَلرَّسُوْلَ اور اَلسَّبِيْلَ اور وقف میں اَلظُّنُوْنَ۔ اَلرَّسُوْلَ۔ اَلسَّبِيْلَ) ۲ ابن کثیر۔ حفص۔ کسائی کے لیے تینوں میں صرف وصلاً الف کا حذف (اور وقفاً اثبات) ۳ باقی (اڑھائی) کے لیے دونوں حالتوں میں الف کا اثبات ہے

لَا مُقَامَ لَكُمْ میں حفص کے لیے میم کا ضمہ اور باقین کے لیے میم کا فتحہ ہے۔

لَا تَوْهَا میں حرمیان کے لیے لَا تَوْهَا ہے (ہمزہ کے بعد والے) الف کے حذف سے اور باقی (پانچ) کے لیے ہمزہ کے بعد الف مدہ ہے۔

اُسْوَةٌ میں یہاں اور دو جگہ ممتحنہ (ع) میں تینوں میں عاصم کے لیے ہمزہ کا ضمہ اور باقی (چھ) کے لیے ہمزہ کا کسرہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلرُّعْبَ آل عمران (ع ۱۶) میں بیان ہو چکا ہے۔
مُبَيِّنَةٍ نساء (ع ۱) میں بیان ہو چکا ہے)
يُضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ میں تین قراءتیں ہیں عاصم ابن کثیر اور ابن عامر کے لیے نُضٰعِفْ لَهَا الْعَذَابَ (یا کے بجائے) نون اور الف کے حذف اور عین کی تشدید اور کسرہ اور اَلْعَذَابَ کی با کے فتحہ سے ۲ ابو عمرو کے لیے يُضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ یا اور الف کے حذف اور عین کی تشدید اور فتحہ اور اَلْعَذَابُ کی با کے ضمہ سے ۳ باقی (چار) کے لیے يُضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ یا اور ضاد کے بعد الف اور عین کی تخفیف اور اَلْعَذَابُ کی با کے ضمہ سے۔

پارہ ۲۲ وَمَنْ يَّقْنُتْ

وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَا اَجْرَهَا میں حمزہ اور کسائی کے لیے وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّؤْتِهَا ہے دونوں میں یا سے اور باقی (پانچ) کے لیے اول میں تا اور ثانی میں نون ہے۔
وَقَرْنَ فِيْ میں نافع اور عاصم کے لیے قاف کا فتحہ اور باقی (پانچ) کے لیے قاف کا کسرہ ہے۔
اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ میں کوفیین کے لیے یا ہے اور باقی (چار) کے لیے اَنْ تَكُوْنَ ہے تا سے۔
وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ میں عاصم کے لیے تا کا فتحہ اور باقی (چھ) کے لیے تا کا کسرہ ہے
اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ بقرہ (ع ۲۶) میں اور تُرْجِيْ توبہ (ع ۱۴) میں بیان ہو چکا ہے۔
لَا يَحِلُّ لَكَ میں ابو عمرو کے لیے تا اور باقی (چھ) کے لیے یا ہے۔
اِنَّهٗ کا حکم باب الامالہ میں بیان ہو چکا ہے۔
وَلَا اَنْ تَبَدَّلَ میں بزی کے لیے تا پر تشدید ہے (جو بقرہ ع ۲۷ میں بیان ہو چکی ہے)
سَادَتَنَا میں ابن عامر کے لیے سَادَاتِنَا ہے دال کے بعد الف اور تا کے کسرہ سے جمع ہونے کی بنا پر اور باقی (چھ) کے لیے واحد ہونے کی بنا پر الف کا حذف اور تا کا فتحہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَعْنًا كَبِيرًا میں عاصم کے لیے بَا ہے اور باقی (چھ) کے لیے كَثِيرًا ہے ثا سے۔
اور اس سورۃ میں یا ایک بھی نہیں ہے۔

سُوْرَةُ سَبَا

عٰلِمِ الْغَيْبِ میں حمزہ اور کسائی کے لیے عَلَّامِ الْغُيُوْبِ ہے لام کے بعد الف اور میم کے کسرہ سے فَعَّالِ کے وزن پر اور باقی (پانچ) کے لیے عٰلِمُ الْغَيْبِ ہے عین کے بعد الف سے فَاعِل کے وزن پر اور نافع اور ابن عامر کے لیے اس میں میم کا ضمہ اور باقی (تین) کے لیے میم کا کسرہ ہے (پس اس میں تین قراتیں ہوگئیں ۱ حمزہ اور کسائی کے لیے عَلَّامِ الْغُيُوْبِ ۲ نافع اور ابن عامر کے لیے عٰلِمُ الْغَيْبِ ۳ باقی تین کے لیے عٰلِمِ الْغَيْبِ)

لَا يَعْزُبُ یونس (ع) میں اور مُعٰجِزِيْنَ جو (اس سورۃ میں) دو جگہ ہے (ع) (ع) میں) وحج (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

مِنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ میں یہاں اور جاثیہ (ع) میں دونوں میں ابن کثیر اور حفص کے لیے میم کے پیش اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے میم کے زیر ہیں۔

اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ تینوں میں حمزہ اور کسائی کے لیے اِنْ يَّشَاْ يَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يُسْقِطْ ہے یا سے اور کسائی کے لیے فا کا با میں ادغام بھی ہے (یعنی يَخْسِفْ بِّهِمُ الْاَرْضَ) اور باقی (پانچ) کے لیے تینوں میں نون ہے۔

كِسَفًا شعرا (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ میں ابو بکر کے لیے حا کا ضمہ اور باقین کے لیے حا کا فتحہ ہے۔

مِنْسَاَتَهٗ میں تین قراتیں ہیں ۱ نافع اور ابو عمرو کے لیے مِنْسَاتَهٗ الف ساکنہ سے جو ہمزہ سے بدلا ہوا ہے اور (فتحہ کے بعد فتحہ والے ہمزہ کا ابدال بھی عرب سے سنا گیا ہے ۲ ابن ذکوان کے لیے مِنْسَأَتَهٗ (سین کے بعد ہمزۂ ساکنہ سے اور ہمزہ کا ایسا ہی سکون شعر میں بھی آیا ہے چنانچہ ؎

صَرِيْعُ خَمْرٍ قَامَ مِنْ دَنِّ كَأْسِهٖ ۔۔۔ كَقَوْمَةِ الشَّيْخِ اِلٰى مِنْسَأَتِهٖ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳ باقی (ساڑھے چار) کے لیے مِنْسَأَتَهٗ ہمزہ کے فتحہ سے اور حمزہ جب اس پر وقف کرتے ہیں تو اپنے قاعدہ کے موافق ہمزہ میں تسہیل بین بین کرتے ہیں۔

لِسَبَأٍ نمل (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

فِيْ مَسْكَنِهِمْ میں تین قراتیں ہیں ۱ حفص وحمزہ کے لیے سین کا سکون اور کاف کا فتحہ ۲ کسائی کے لیے مَسْكِنِهِمْ ہے اسی طرح (سین کے سکون سے) لیکن یہ کاف کا کسرہ پڑھتے ہیں ۳ باقی (ساڑھے چار) کے لیے مَسٰكِنِهِمْ ہے سین کے فتحہ اور کاف کے کسرہ اور دونوں کے درمیان الف سے

ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ میں ابو عمرو کے لیے أُكُلِ خَمْطٍ ہے لام کے (ایک زیر سے) تنوین کے بغیر اور باقی (چھ) کے لیے لام پر تنوین ہے اور حرمیان أُكُلٍ کے کاف کو سکون سے أُكْلٍ پڑھتے ہیں اور یہ بقرہ (ع ۳۲) میں بیان ہو چکا ہے (پس یہاں تین قراتیں ہو گئیں ۱ ابو عمرو کے لیے أُكُلِ خَمْطٍ ۲ حرمیان کے لیے أُكْلٍ خَمْطٍ ۳ باقی (چار) کے لیے أُكُلٍ خَمْطٍ)

وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے نون اور زا کا کسرہ (اور اس کے بعد یائے ساکنہ) اور اَلْكَفُوْرَ کی را کا فتحہ ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرُ ہے نون کے بجائے یا اور زا کے فتحہ اور اس کے بعد الف سے اور اَلْكَفُوْرَ کی را پر ضمہ ہے۔

رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا میں ابن کثیر اور ابو عمرو اور ہشام کے لیے بٰعِدْ ہے الف کے حذف اور عین کی تشدید سے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے بٰ کے بعد الف اور عین کی تخفیف ہے۔

وَلَقَدْ صَدَّقَ میں کوفیین کے لیے دال پر تشدید ہے اور باقی (چار) کے لیے وَلَقَدْ صَدَقَ ہے دال کی تخفیف سے۔

لِمَنْ اَذِنَ میں ابو عمرو۔ حمزہ اور کسائی کے لیے ہمزہ کا ضمہ اور باقی (چار) کے لیے ہمزہ کا فتحہ ہے۔ ع ۴

اِذَا فُزِّعَ میں ابن عامر کے لیے فَزَّعَ ہے فا اور زا کے فتحہ سے اور باقی (چھ) کے لیے فا کا ضمہ اور زا کا کسرہ ہے اور زا کی تشدید میں کسی قاری کا بھی خلاف نہیں۔ ع ۵

فِي الْغُرُفٰتِ میں حمزہ کے لیے فِي الْغُرْفَتِ ہے واحد کا صیغہ ہونے کی بنا پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واؤ کے سکون اور الف کے حذف سے اور باقی دو کے لیے جمع ہونے کی بنا پر (ا کا ضمہ اور فا کے بعد الف ہے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ پر اسی طرح ثُمَّ يَقُولُ انعام (ع ۱۴) میں بیان ہو چکا ہے۔

ع ۱۳

اَلتَّنَاوُشُ میں حرمیان ابن عامر حفص کے لیے الف کے بعد ضمہ والا واو ہے اور باقی (یعنی ساڑھے تین) کے لیے لَهُمُ التَّنَاؤُشُ ہے الف کے بعد ضمہ والے ہمزہ سے اور اس میں ہمزہ کے لیے وقفاً دو وجوہ ہیں ۱ ہمزہ میں تسہیل بین بین مد و قصر کے ساتھ کیونکہ یہ نَئْشٌ سے بنا ہے جو تاخیر اور سستی سے حرکت کرنے کے معنی میں ہے پس یہ ہمزہ اصل ہی سے ہمزہ تھا ۲ ہمزہ کا ضمہ والے واو کا ابدال کیونکہ یہ بھی جائز ہے کہ یہ نَاشَ سے بنا ہو جو لینے کے معنی میں ہے پھر واو کے ضمہ کے لازمی ہونے کے سبب واو کو ہمزہ سے بدل لیا جیسا کہ اُقِّتَتْ میں وقفاً دو سے ابدال اسی لیے کرتے ہیں کہ ہمزہ کو اس کی اصل کی طرف لوٹا دیں۔

وَحِيلَ بَيْنَهُمْ ع میں یہاں اور وَسِيقَ الَّذِينَ زمر (ع ۸) میں (جو دو جگہ ہے تینوں میں) ابن عامر اور کسائی حا اور سین کے کسرہ کا ضمہ کے ساتھ اشمام کرتے ہیں (یعنی ضمہ اور کسرہ دونوں کو ملا کر ایک حرکت بنا لیتے ہیں جس میں دونوں حرکتوں کا کچھ کچھ حصہ ہوتا ہے اور ضمہ کا جزو غالب اور مقدم ہوتا ہے) اور باقی (یعنی) حا اور سین کا خالص کسرہ پڑھتے ہیں۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت تین ہیں

۱ عِبَادِيَ الشَّكُورُ (ع ۲) اس میں ہمزہ کے لیے سکون ہے ۲ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا (ع ۶) اس میں ابن کثیر۔ ابو بکر۔ ہمزہ اور کسائی کے لیے سکون ہے ۳ رَبِّيَ إِنَّهُ (ع ۶) اس میں نافع اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے۔

اور اس میں یا آت زوائد دو ہیں

۱ كَالْجَوَابِي (ع ۲) اس کو ابن کثیر دونوں حالتوں میں اور ورش و ابو عمرو وصل میں ثابت رکھتے ہیں ۲ كَانَ نَكِيرِ (ع ۲) اس کو ورش وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ فَاطِر

غَيْرُ اللّٰهِ میں حمزہ اور کسائی کے لیے را کا کسرہ اور باقی (پانچ) کے لیے را کا ضمہ ہے۔
اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بقرہ (ع۳) میں اور بَلَدٍ مَّيِّتٍ آل عمران (ع۱۴) میں بیان ہو چکا ہے۔

يَدْخُلُوْنَهَا میں ابو عمرو کے لیے يُدْخَلُوْنَهَا ہے یا کے ضمہ اور خا کے فتحہ سے اور باقی (چھ) کے لیے یا کا فتحہ اور خا کا ضمہ ہے۔
وَلُؤْلُؤًا ج (ع۲) میں بیان ہو چکا ہے۔

كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ میں ابو عمرو کے لیے نُجْزٰى كُلُّ كَفُوْرٍ ہے ضمہ والی یا اور زا کے فتحہ (اور اس کے بعد الف) اور كُلُّ کے لام کے ضمہ سے اور باقی (چھ) کے لیے فتحہ والا نون اور زا کا کسرہ (اور اس کے بعد یائے ساکنہ) اور كُلَّ کے لام پر فتحہ ہے۔

عَلٰى بَيِّنَتٍ میں نافع۔ ابن عامر۔ ابو بکر۔ کسائی کے لیے بَيِّنٰتٍ ہے (نون کے بعد) الف سے جمع ہونے کی بنا پر اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے الف کا حذف ہے واحد ہونے کی بنا پر۔

وَمَكْرَ السَّيِّئِ میں حمزہ لگاتار کئی حرکتوں کے جمع ہو جانے کی بنا پر آسانی کی غرض سے وصل میں ہمزہ کو ساکن پڑھتے ہیں (یعنی وَمَكْرَ السَّيِّئْ) جیسا کہ بار بار ہو چکا ہے۔ ابو عمرو بھی اسی بنا پر ہمزہ کو ساکن کرتے ہیں اور جب وقف کرتے ہیں تو حمزہ اس ہمزہ کو یائے ساکنہ سے بدل لیتے ہیں (جس سے وَمَكْرَ السَّيِّيْ ہو جاتا ہے) اور باقی (چھ) کے لیے وصل میں ہمزہ کا کسرہ ہے اور وقف میں (ان کے لیے) اس ہمزہ میں سکون بھی جائز ہے اور روم بھی۔

اور اس سورۃ میں یائے زائدہ ایک ہے

اور وہ كَانَ نَكِيْرِيْ اَلَمْ تَرَ (ع۱۹) ہے اس کو ورش وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۃ یٰس علیہ السلام

ع ۱ ۱۸

یٰسٓ میں ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے یا کے فتحہ کا امالہ محضہ ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے یا کا خالص فتحہ ہے اور ورش۔ ابن عامر۔ ابوبکر۔ کسائی سین کے بجا والے نون کا واو میں ادغام کرتے ہیں اور نون کا غنہ بھی ثابت رکھتے ہیں (یعنی یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ اور نٓ وَالْقَلَمِ میں بھی اسی طرح ہے لیکن مصر والوں میں سے عام اہل اداء نٓ وَالْقَلَمِ میں ورش کے لیے اظہار پسند کرتے ہیں (پس ان کے لیے یٰسٓ میں صرف ادغام اور نٓ وَالْقَلَمِ میں ادغام اور اظہار دونوں ہیں اور اظہار مشہور تر ہے) اور باقی چار کے لیے دونوں سورتوں میں نون کا اظہار ہے۔ (پس یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ میں چار قراتیں ہیں ۱ ابوبکر و کسائی کے لیے یا میں امالہ اور ادغام ۲ حمزہ کے لیے امالہ اور اظہار ۳ ورش۔ ابن عامر کے لیے فتحہ اور ادغام ۴ باقی (تین) کے لیے فتحہ اور اظہار اور نٓ وَالْقَلَمِ میں دو قراتیں ہیں ۱ ابن عامر اور ابوبکر کے لیے نٓ وَالْقَلَمِ ادغام سے اور ورش کے لیے ادغام و اظہار دونوں سے ۲ اور باقی (چار) کے لیے صرف اظہار ہے)

تَنْزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ میں ابن عامر حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے (پہلے) لام کا فتحہ اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے لام کا ضمہ ہے

سُدًّا میں دونوں جگہ حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے سین کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے سین کا ضمہ ہے۔

www.KitaboSunnat.com

ع ۲ ۱۹

فَعَزَّزْنَا میں ابوبکر کے لیے فَعَزَزْنَا ہے زا کی تخفیف سے اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے زا پر تشدید ہے۔

پارہ ۲۳ وَمَالِيَ

www.KitaboSunnat.com

لَمَّا جَمِيعٌ لَّدَيْنَا ہود (رع ۱۲) میں بیان ہو چکا ہے۔

الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ انعام (رع ۱۴) میں اور مِن ثَمَرِهِ (اسی کے رع ۱۴) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ میں ابوبکر، حمزہ اور کسائی کے لیے عَمِلَتْ أَيْدِيهِمْ ہے ضمہ والی ھا کے حذف سے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے تا کے بعد ھا بھی ہے

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے را کا فتحہ اور باقی (تین) کے لیے را کا ضمہ ہے۔

ذُرِّيَّتَهُمْ میں نافع اور ابن عامر کے لیے ذُرِّيَّاتِهِمْ ہے یا کے بعد الف اور تا اور ھا کے کسرہ سے جمع ہونے کی بنا پر اور باقی (پانچ) کے لیے واحد ہونے کی بنا پر الف کا حذف اور تا کا فتحہ (اور ھا کا ضمہ) ہے۔

يَخِصِّمُونَ میں پانچ قراتیں ہیں ۱ ورش، ابن کثیر، ہشام کے لیے يَخَصِّمُونَ خا کے پورے فتحہ اور صاد کی تشدید سے ۲ قالون اور ابوعمرو کے لیے خا کے فتحہ کا اختلاس (دو تہائی) اور صاد پر تشدید ۳ قالون کے لیے (دوسری وجہ میں) يَخْصِّمُونَ خا کے سکون اور صاد کی تشدید سے چنانچہ قالون سے نص سکون ہی کے ساتھ آئی ہے ۴ حمزہ کے لیے يَخْصِمُونَ خا کے سکون اور صاد کی تخفیف سے ۵ باقی (اڑھائی ابن ذکوان، عاصم اور کسائی) کے لیے يَخْصِّمُونَ خا کے کسرہ اور صاد کی تشدید سے۔

مِن مَّرْقَدِنَا کہف (رع ۶) میں بیان ہو چکا ہے۔

فِي شُغُلٍ میں حرمیان اور ابوعمرو کے لیے شُغْلٍ ہے غین کے سکون سے اور باقی (چار) کے لیے غین کا ضمہ ہے۔

فِي ظِلَالٍ میں حمزہ اور کسائی کے لیے ظُلَلٍ ہے ظا کے ضمہ اور الف کے حذف سے اور باقی (پانچ) کے لیے ظا کا کسرہ اور لام کے بعد الف ہے۔

جِبِلًّا میں تین قراتیں ہیں ۱ نافع اور عاصم کے لیے جیم اور با کا کسرہ اور لام کی تشدید ۲ ابوعمرو اور ابن عامر کے لیے جُبُلًّا جیم کے ضمہ اور با کے سکون اور لام کی تخفیف سے ۳ باقی (تین) کے لیے جُبُلًّا جیم اور با کے ضمہ اور لام کی تخفیف سے۔

عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ انعام (رع ۱۴) میں بیان ہو چکا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ میں عاصم اور حمزہ کے لیے پہلے نون کا ضمہ اور دوسرے کا فتحہ اور کاف پر تشدید اور کسرہ ہے اور باقی (پانچ) کے لیے نَنْكُسْهُ ہے پہلے نون کے فتحہ اور دوسرے کے سکون (لا اور اخفا) اور کاف کے ضمہ سے تشدید کے بغیر۔

أَفَلَا يَعْقِلُونَ میں یہاں نافع اور ابن ذکوان کے لیے تا اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے یا ہے۔

لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ میں یہاں نافع اور ابن عامر کے لیے تا اور باقی (پانچ) کے لیے یا ہے۔

وَمَشَارِبُ باب الامالہ میں اور فَيَكُونُ بقرہ (ع ۱۴) میں بیان ہو چکا ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آٹھ تین ہیں

۱۔ وَمَالِيَ لَا أَعْبُدُ (ع ۲) اس میں حمزہ کے لیے سکون ہے ۲۔ إِنِّي إِذًا لَّفِي (ع ۳) اس میں نافع اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۳۔ إِنِّي آمَنتُ (ع ۴) اس میں حرمیان اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے۔

اور اس میں یائے زائدہ ایک ہے

وَلَا يُنقِذُونِ (ع ۴) اس کو ورش وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

سُورَةُ وَالصَّافَّاتِ

وَالصَّافَّاتِ صَفًّا. فَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا. فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا (ع ۱) میں یہاں اور اسی طرح وَالذَّارِيَاتِ ذَرْوًا (ذریت ع ۱) میں چاروں میں حمزہ کے لیے وَ الصَّافَّاتِ صَفًّا. فَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا. فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا اور وَالذَّارِيَاتِ ذَرْوًا ہے یعنی تا کا اس کے بعد والے حرف (صاد، زا، ذال) میں کامل ادغام کر کے پڑھتے ہیں اور (تا کے کسرہ کی طرف) روم سے اشارہ بھی نہیں کرتے (حوا ابو عمرو کی قراءۃ میں ادغام کے موقعوں میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائز ہے جیسا کہ ادغام کبیر کے آخر میں گزر چکا ہے)

ابو عمرو دانیؒ کہتے ہیں کہ مجھے ابو الفتح بن احمد نے خلاد کی روایت میں فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا اور فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا مرسلت اور عادیات میں بھی اشارہ کے بغیر ادغام پڑھایا ہے (اور قصیدہ میں ان دونوں موقعوں میں خلاد کے لیے اظہار بھی ہے جو ابو الفتح کے بجائے ابو الحسن سے ہے پس ان میں خلاد کے لیے ادغام و اظہار دونوں ہیں) اور باقی (چھ) ان چھیوں موقعوں میں تا کا کسرہ پڑھتے ہیں اور ادغام نہیں کرتے لیکن ابو عمرو کی قراءۃ پر ان سب میں ادغام کبیر ہے اور ہم اس کو اس سے پیشتر (چھٹے اور ساتویں باب میں) پوری تفصیل سے بیان کر چکے ہیں۔

بِزِيْنَةِ نِ الْكَوَاكِبِ میں عاصم اور حمزہ کے لیے تا پر تنوین دو زبر ہیں (لیکن اس نون کو کسرہ دے کر لام سے ملا دیتے ہیں) اور باقی (پانچ) کے لیے بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ ہے تنوین کے بغیر (تا کے ایک زیر سے) اَلْكَوَاكِبَ میں ابو بکر کے لیے با کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے با کا کسرہ ہے (پس یہاں تین قراتیں ہیں ۱ ابو بکر کے لیے بِزِيْنَةِ نِ الْكَوَاكِبَ ۲ حفص و حمزہ کے لیے بِزِيْنَةِ نِ الْكَوَاكِبِ ۳ باقی (پانچ) کے لیے بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ)

لَا يَسَّمَّعُوْنَ میں حفص، حمزہ اور کسائی کے لیے سین اور میم دونوں پر تشدید ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے لَا يَسْمَعُوْنَ ہے سین کے سکون اور میم کی تخفیف سے۔

بَلْ عَجِبْتُ میں حمزہ اور کسائی کے لیے تا کا ضمہ اور باقی (پانچ) کے لیے تا کا فتحہ ہے۔

اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ میں یہاں اور واقعہ (ع۲) میں قالون اور ابن عامر کے لیے دونوں میں اَوَ کے بجائے اَوْ ہے واو کے سکون سے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے واؤ کا فتحہ ہے۔

قُلْ نَعَمْ اعراف (ع۱۹) میں بیان ہو چکا ہے۔

اَلْمُخْلَصِيْنَ کے وہ تمام (پانچوں) کلمے جو اس سورۃ (کے ع۵ و ع۶ و ع۷) میں ہیں ان کا حکم یوسف (ع۱) میں بیان ہو چکا ہے۔

يُنْزِفُوْنَ میں یہاں حمزہ اور کسائی کے لیے زا کا کسرہ اور باقی (پانچ) کے لیے زا کا فتحہ ہے اور یا کے ضمہ میں کسی کا بھی خلاف نہیں۔

اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ میں حمزہ کے لیے یا کا ضمہ اور باقی (چھ) کے لیے یا کا فتحہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اور يٰٓاَبَتِ یوسف (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

مَاذَا تَرٰى میں حمزہ اور کسائی کے لیے مَاذَا تُرِيْ ہے تا کے ضمہ اور را کے خالص کسرہ (بچھریائے ساکنہ سے) یہ دونوں اس کو فعل رباعی (باب افعال سے) قرار دیتے ہیں اور باقی (پانچ) کے لیے تا کا فتحہ اور را کا بھی خالص فتحہ (اور اس کے بعد الف) ہے اور یہ سب اس کو فعل ثلاثی قرار دیتے ہیں اور ان میں سے ابو عمرو را کے فتحہ میں امالہ کرتے ہیں اور ورش کے لیے ان کے قاعدہ کے موافق امالہ بین بین ہے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے را کا خالص فتحہ ہے (پس اس میں چار قراتیں ہو گئیں جو ظاہر ہیں)

وَاِنَّ اِلْيَاسَ میں ابن ذکوان کے لیے وَاِنَّ الْيَاسَ ہے ہمزہ کے حذف سے (اس بنا پر کہ یہ وہ ہمزہ وصلی ہے جو اَلْ تعریف میں آتا ہے) یہ وجہ میں نے فارسی سے اور انہوں نے نقاش سے اور نقاش نے اخفش سے اور انہوں نے ابن ذکوان سے پڑھی ہے اور باقین کیلئے وَاِنَّ اِلْيَاسَ ہے ہمزہ (کے کسرہ اور اس) کی تحقیق سے (اس بنا پر کہ یہ ہمزہ قطعی ہے) اور میں نے اہل شام کے طریقہ سے ابن ذکوان کے لیے بھی اسی طرح پڑھا ہے لیکن ابن ذکوان نے اپنی کتاب میں ہمزہ کے بغیر ہی بیان کیا ہے اور (صحیح بات کو) اللہ خوب جانتا ہے (پس اس میں ابن ذکوان کے لیے دو وجہ ہیں ۱ وَاِنَّ الْيَاسَ ۲ باقین کی طرح وَاِنَّ اِلْيَاسَ لیکن یہ فارسی کے بجائے دانی کے دوسرے شیوخ سے ہے)

اَللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے تینوں اسموں میں ھا اور با کا فتحہ (یعنی اَللّٰهَ میں ھا کا اور رَبَّكُمْ وَرَبَّ میں با کا) اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے اَللّٰهُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ ہے تینوں میں ھا اور با کے ضمہ سے۔

عَلٰٓى اِلْ يٰسِيْنَ میں نافع۔ ابن عامر کے لیے اٰلِ يٰسِيْنَ ہے یعنی اٰل۔ يٰسِيْنَ سے جدا ہے اور یہ دو کلمہ ہیں اٰلِ مُحَمَّدٍ کی طرح (اور ضرورت کے وقت اٰل پر وقف جائز ہے) اور باقی (پانچ) کے لیے اِلْ يٰسِيْنَ ہے ہمزہ کے کسرہ اور لام کے سکون سے یعنی اِلْ (تلفظ میں) يٰسِيْنَ سے ملا ہوا ہے (اور اسی بنا پر ان کے لیے لام پر وقف جائز نہیں گو تمام مصاحف میں لام رسمایا سے جدا ہے)

ع ۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سورۃ میں اضافت کی یا آٹھ نہیں ہیں

۱ اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ ۲ اِنِّیْ اَذْبَحُكَ (ع) ان دونوں میں حرمیان اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۳ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ (ع) اس میں نافع کے لیے فتحہ ہے۔

اور اس میں یائے زائدہ ایک ہے

لَنُرِدِیْ وَلَوْ کَادَ (ع) اس کو ورش وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

سورۃ ص

اَصْحٰبُ لْـَٔیْكَةِ شعراء (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

مِنْ فُوَاقٍ میں حمزہ اور کسائی کے لیے فا کا ضمہ اور باقی (پانچ) کے لیے فا کا فتحہ ہے

بِالسُّوْقِ (اور بِالسُّوْقِ) نمل (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَاذْكُرْ عِبٰدَنَاۤ اِبْرٰهِمَ میں ابن کثیر کے لیے عَبْدَنَا ہے (عین کے فتحہ اور با کے سکون اور الف کے حذف سے) واحد ہونے کی بنا پر اور باقی (چھ) کے لیے جمع ہونے کی بنا پر عِبٰدَنَا ہے عین کے کسرہ اور با کے بعد الف سے۔

بِخَالِصَةٍ میں نافع اور ہشام کے لیے بِخَالِصَةِ ہے تا کے ایک زبر سے تنوین کے بغیر اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے تا پر تنوین دو زبر ہیں۔

وَالْیَسَعَ انعام (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے یا اور باقی (پانچ) کے لیے تا ہے

وَغَسَّاقٌ میں یہاں اور وَغَسَّاقًا نبا (ع) میں دونوں میں حفص، حمزہ اور کسائی کے لیے سین پر تشدید ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے وَغَسَّاقٌ اور وَغَسَاقًا ہے سین کی تخفیف سے۔

وَاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ میں ابو عمرو کے لیے وَاُخَرُ ہے ہمزہ کے ضمہ سے جمع ہونے کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بناء پر اور باقی (چھ) کے لیے ہمزہ کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے واحد ہونے کی بناء پر۔

مِنَ الْاَشْرَارِ اِتَّخَذْنٰهُمْ میں ابو عمرو حمزہ اور کسائی کے لیے وصلاً تو مِنَ الْاَشْرَارِ اتَّخَذْنٰهُمْ ہے ہمزۂ وصلی سے (جو ماقبل کے ساتھ ملنے سے حذف ہو جاتا ہے) اور جب اس کلمہ سے ابتدا کرتے ہیں تو ہمزہ کا کسرہ پڑھتے ہیں (یعنی اِتَّخَذْنٰهُمْ) اور باقی (چار) کے لیے وصل و ابتدا دونوں حالتوں میں اَتَّخَذْنٰهُمْ ہے ہمزۂ قطعی اور اس کے فتحہ سے۔

سُخْرِيًّا سورۂ المومنون (رع) میں بیان ہو چکا ہے۔

ع ۵ ۱۴ قَالَ فَالْحَقُّ میں عاصم اور حمزہ کے لیے قاف کا ضمہ اور باقی (پانچ) کے لیے قاف کا فتحہ ہے اور دوسرے (وَالْحَقَّ) میں کسی کا بھی خلاف نہیں (اس میں سب کے لیے قاف کا فتحہ ہے)

الْمُخْلَصِيْنَ سورۂ یوسف (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

اس سورۃ میں لام اضافت کی یا آت چھ ہیں

۱ وَلِيَ نَعْجَةٌ (ع) ۲ مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ (ع) ان دونوں میں شخص کے لیے فتحہ ہے ۳ اِنِّيْ اَحْبَبْتُ (ع) اس میں حرمیان اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۴ مِنْ بَعْدِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (ع) اس میں نافع اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۵ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ (ع) اس میں حمزہ کے لیے سکون ہے ۶ لَعَنَّنِيْ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ (ع) اس میں نافع کے لیے فتحہ ہے۔

سُوْرَةُ الزُّمَر

ع ۱ ۱۵ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ نساء (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

يَرْضَهُ لَكُمْ میں نافع۔ عاصم۔ حمزہ کے لیے ھا کے ضمہ کا اختلاس (یعنی سیدھا اور پورا پیش ہے صلہ کے بغیر) اور ہشام کے لیے دو وجوہ ہیں ۱ یہی یَرْضَهُ ضمہ سے صلہ کے بغیر ۲ یَرْضَهْ ھا کے سکون سے اور میں نے ان کے لیے اسکان ابو الفتح سے پڑھا ہے اور یزیدی سے ابو شعیب (سوسی) اور ابو عمر (دوری) نے اور ان کے سوا اوروں نے بھی ھا کا سکون ہی روایت کیا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور میں نے اہل عراق کے طریق سے فارسی وغیرہ سے دوری کے لیے ھا کا واو کے ساتھ صلہ یَرْضَهُ پڑھا ہے اور یہ یزیدی سے ابوعبدالرحمٰن اور ابوحمدون وغیرہ کی روایت ہے (پس دوری کے لیے دو وجہ ہوگئیں ۱؎ یَرْضَهْ ھا کے سکون سے ۲؎ یَرْضَهُ ضمہ اور صلہ سے) اور باقی (اڑھائی) کے لیے ھا کا واو کے ساتھ صلہ (الناہش) ہے (یعنی یَرْضَهُ پس ۱؎ نافع۔ عاصم۔ حمزہ کے لیے یَرْضَهُ ۲؎ دوری کے لیے یَرْضَهْ اور یَرْضَهُ ہے لیکن دوسری وجہ یعنی سکون ابوالزعراء کے بجائے ابن فرح سے ہے۔ ۳؎ سوسی کے لیے یَرْضَهُ ۴؎ ہشام کے لیے یَرْضَهُ اور یَرْضَهْ لیکن پہلی وجہ عدم صلہ طریق کے موافق ہے اور دوسری تیسیر کے طرق سے ہے نہ نشر کے طرق سے گو ان سے مشہور اور صحیح ضرور ہے پس اولیٰ یہ ہے کہ اس میں ان کے لیے صرف عدم صلہ پڑھا جائے اور یہ بھی ابوالفتح کے بجائے ابوالحسن سے ہے)

لِيُضِلَّ ابراہیم (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ میں حرمیان اور حمزہ کے لیے أَمَنْ هُوَ ہے میم کی تخفیف سے اور باقی (چار) کے لیے میم پر تشدید ہے

ع ۲ ۱۶

فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِينَ میں ابوشعیب سوسی کے لیے وصلاً عِبَادِيَ الَّذِينَ ہے فتحہ والی یا سے اور وقفاً عِبَادِ ہے یائے ساکنہ سے (اور قصیدہ میں بھی یہی درج ہے اور یہ وجہ دانی نے فارس بن احمد سے پڑھی ہے لیکن یہ ابن جریر کے بجائے محمد بن اسماعیل قرشی کے طریق سے ہے) (اور ابوحمدون وغیرہ نے یزیدی سے (نقل کرکے) یہ بیان کیا ہے کہ وصل میں فتحہ والی یا ہے اور وقف میں عِبَادْ ہے یا کے حذف سے اور چونکہ ابوعمرو کا قول یہ ہے کہ وہ وقف میں رسم کی پیروی کرتے ہیں اس لیے میرے نزدیک یہی وجہ ان کے قیاس کے موافق ہے اور باقی (ساڑھے چھ) دونوں حالتوں میں یا کو حذف کرتے ہیں۔

فائدہ اس یا میں سوسی سے تین وجوہ آئی ہیں ۱؎ عِبَادِيَ الَّذِينَ۔ عِبَادِيْ یعنی وصلاً یا کا فتحہ اور وقفاً سکون ۲؎ عِبَادِيَ الَّذِينَ۔ عِبَادْ وصلاً یا کا فتحہ اور وقفاً حذف ۳؎ عِبَادِ الَّذِينَ عِبَادْ۔ دونوں حالتوں میں حذف اور تیسیر میں پہلی دو وجوہ ہیں اور چونکہ نمبر ایک قرشی کے طریق سے ہے اس لیے نشر میں ہے کہ دانی اس میں تیسیر کے طریق سے نکل گئے ہیں اور نمبر تین کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ قرشی کے سوا دوسرے طرق سے ہے اور دانی نے ابوالفتح سے پڑھی ہے اور مناسب یہ تھا کہ تیسیر میں یہی درج ہوتی اور ایک جماعت کی رائے پر اس میں یا کا اثبات اور حذف اس کے آیت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے اور نہ ہونے پر مبنی ہے چنانچہ عبید بن عقیل کہتے ہیں کہ اگر تم اس پر آیت شمار کرو تو عِبَادِ پڑھو ورنہ عِبَادِیْ پڑھو اور اس پر مدنی اول اور کی آیت شمار نہیں کرتے اور باقی حضرات شمار کرتے ہیں۔ پس عِبَادْ پڑھنے کی صورت میں مدنی اول کا اور عِبَادِیْ پڑھنے کی صورت میں کوفی۔ شامی۔ بصری مدنی آخر کا اعتبار کرتے ہیں۔

ع ۳ ع ۱۷ وَرَجُلًا سَلَمًا میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے سَلِمًا..... ہے سین کے بعد الف اور لام کے کسرہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے الف کا حذف اور لام کا فتحہ ہے۔

پارہ ۲۴ فَمَنْ اَظْلَمُ

ع ۴ ع ۱ بِكَافٍ عَبْدَهٗ میں حمزہ اور کسائی کے لیے عِبَادَہٗ ہے عین کے کسرہ اور با کے بعد الف سے جمع ہونے کی بنا پر اور باقی (پانچ) کے لیے (عین کا فتحہ اور با کا سکون اور) الف کا حذف ہے واحد ہونے کی بنا پر۔

كَشِفٰتُ ضُرِّهٖ اور مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ میں ابو عمرو کے لیے كَشِفٰتُ ضُرَّهٗ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتَهٗ ہے دونوں میں تا کے تنوین دو پیشوں سے اور ضُرَّهٗ اور رَحْمَتَهٗ میں را اور تا کے فتحہ (اور ھا کے الٹے پیش سے اور پہلے تنوین میں ضاد کے سبب اخفا اور دوسرے کا را میں ادغام ہے اور باقی (چھ) کے لیے دونوں میں تنوین کا حذف تا کا ایک پیش اور ضُرِّهٖ اور رَحْمَتِهٖ میں را اور تا کا کسرہ (اور ھا کا صلہ کھڑا زیر) ہے۔

عَلٰى مَكَانَتِكُمْ انعام (رکوع ۱۷) میں بیان ہو چکا ہے۔

ع ۵ ع ۲ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ میں حمزہ اور کسائی کے لیے قُضِيَ عَلَيْهَا الْمَوْتُ ہے قاف کے ضمہ اور ضاد کے کسرہ اور فتحہ والی یا سے اور اَلْمَوْتُ میں تا کے ضمہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے قاف اور ضاد کا فتحہ اور اس کے بعد تلفظ میں الف ہے اور اَلْمَوْتَ کی تا کا فتحہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا تَقْنَطُوا حجر (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

بِمَفَازَتِهِمْ میں ابوبکر، حمزہ اور کسائی کے لیے بِمَفَازَاتِهِمْ ہے زا کے بعد الف سے جمع ہونے کی بنا پر اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے اس الف کا حذف ہے واحد ہونے کی بنا پر۔

تَأْمُرُونِّي أَعْبُدُ میں تین قراتیں ہیں ۱ ابن عامر کے لیے تَأْمُرُونِّي دونوں نونوں سے جن میں سے پہلے پر فتحہ اور دوسرے کا کسرہ ہے ۲ نافع کے لیے تَأْمُرُونِي کسرہ اور تخفیف والے ایک نون سے ۳ باقی (پانچ) کے لیے کسرہ اور تشدید والا ایک نون ہے۔

جَاءَنِي (یہاں اور فجر میں) اَلسَّيِّقَ (ع) میں دو جگہ تینوں) کا اشمام (بقرہ ع) و سبا (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا میں دونوں جگہ یہاں اور فُتِحَتِ السَّمَاءُ نبا (ع) میں تینوں میں کوفیین کے لیے تا کی تخفیف ہے اور باقی (چار) کے لیے فُتِّحَتْ ہے تا کی تشدید سے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آٹھ ہیں

۱ إِنِّي أُمِرْتُ (ع) اس میں نافع کے لیے فتحہ ہے ۲ إِنِّي أَخَافُ (ع) اس میں حرمیان اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے ۳ إِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ (ع) اس میں حمزہ کے لیے سکون ہے اور نون کے کسرہ کے سبب لام کو باریک پڑھتے ہیں ۴ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا (ع) اس کو ابوعمرو، حمزہ اور کسائی وصل میں حذف کرتے ہیں اور وقف میں اس کو ساکن (يَا عِبَادِي) پڑھتے ہیں جیسا کہ ہم اس کو (لیل یمیت عنکبوت کے آخر میں بیان کر چکے ہیں اور باقی (چار) اس کو (وصلاً) فتحہ سے (اور وقفاً ساکن) پڑھتے ہیں ۵ تَأْمُرُونِّي أَعْبُدُ (ع) اس میں حرمیان کے لیے فتحہ ہے ۶ فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِينَ (ع) اس میں جو اختلاف ہے وہ اس سے پہلے (اسی سورۃ کے ع میں) بیان ہو چکا ہے۔

سُورَةُ الْمُؤْمِنِ

حٰمٓ میں تمام ..... جگہ تین قراتیں ہیں ۱ قالون، ابن کثیر، ہشام اور حفص کے لیے ساتوں حامیموں میں حا کا فتحہ ۲ ورش و ابوعمرو کے لیے امالہ بین بین ۳ باقی (تین) کے لیے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مالہ ومحضہ)

كَلِمَتُ رَبِّكَ یونس (ع۸) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ میں نافع اور ہشام کے لیے تا اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے یا ہے۔

اَشَدَّ مِنْهُمْ میں ابن عامر کے لیے مِنْكُمْ ہے کاف سے اور باقی (چھ) کے لیے مِنْهُمْ ہے ھا سے۔

دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ میں کوفیین واو سے پہلے فتحہ والا ہمزہ زیادہ کرکے واو کو ساکن (اَوْ اَنْ) پڑھتے ہیں اور باقی (چار) کے لیے وَاَنْ ہے (بغیر) ہمزہ کے حذف اور واو کے فتحہ سے۔

يُظْهِرَ میں نافع۔ ابوعمرو۔ حفص کے لیے یا کا ضمہ اور ھا کا کسرہ اور فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ میں دال کا فتحہ ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے یا اور ھا کا فتحہ اور اَلْفَسَادُ کی دال کا ضمہ ہے۔

(پس یہاں چار قراتیں ہوگئیں ۱ نافع اور ابوعمرو کے لیے وَاَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ۲ ابن کثیر اور ابن عامر کے لیے وَاَنْ يَّظْهَرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادُ ۳ حفص کے لیے اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ۴ باقی (راسمائی) کے لیے اَوْ اَنْ يَّظْهَرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادُ)

كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ میں ابوعمرو۔ ابن ذکوان کے لیے قَلْبِ مُّتَكَبِّرٍ ہے با کی تنوین دو زیروں سے اور اس تنوین کا میم میں ادغام کرتے ہیں اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ ہے با کے ایک زیر سے تنوین کے بغیر۔

فَاطَّلِعَ میں حفص کے لیے عین کا فتحہ اور باقی (ساڑھے چھ) کے لیے عین کا ضمہ ہے۔

وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ رعد (ع۴) میں بیان ہو چکا ہے۔

يُدْخَلُوْنَ الْجَنَّةَ نساء (ع۱۹) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْا میں ابن کثیر۔ ابوعمرو۔ ابن عامر۔ ابوبکر کے لیے اَلسَّاعَةُ اُدْخُلُوْا ہے ہمزہ وصلی سے (جو حذف ہو جاتا ہے) اور خا کے ضمہ سے اور جب اس کو ابتدا کرتے ہیں تو ہمزہ کا بھی ضمہ پڑھتے ہیں (یعنی اُدْخُلُوْا) اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے دونوں حالتوں میں اَدْخِلُوْا ہے ہمزہ قطعی (اور اس کے فتحہ اور خا کے کسرہ سے۔

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ میں نافع اور کوفیین کے لیے یا اور باقی (تین) کے لیے تا ہے۔

قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ میں کوفیین کے لیے دو تائیں ہیں اور باقی (چار) کے لیے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یَتَکَبَّرُوْنَ ہے یا اور تا سے۔

سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ میں ابن کثیر اور ابوبکر کے لیے سَیُدْخَلُوْنَ ہے یا کے ضمہ اور خا کے فتحہ سے۔ اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے یا کا فتحہ اور خا کا ضمہ ہے (اور یہ نساء ع۱۹ میں بھی بیان ہو چکا ہے)

ع ۷ ۱۳ شُیُوْخًا میں نافع۔ ابوعمرو۔ ہشام اور حفص کے لیے شین کا ضمہ اور باقی (چار) کے لیے شین کا کسرہ ہے۔

کُنْ فَیَکُوْنُ بقرہ (ع۱۴) میں بیان ہو چکا ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آٹھ ہیں

۱ اِنِّیْ اَخَافُ تینوں جگہ (ع۱) میں ایک اور (ع۳) میں (دو) ان میں نافع۔ ابن کثیر۔ ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے ۴ ذَرُوْنِیْ اَقْتُلْ مُوْسٰی (ع۷) ۵ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (ع۸) ان دونوں میں ابن کثیر کے لیے فتحہ ہے ۶ لَعَلِّیْ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ (ع۸) اس میں کوفیین کے لیے سکون ہے ۷ مَالِیْ اَدْعُوْکُمْ (ع۱۰) اس میں ابن ذکوان اور کوفیین کے لیے سکون ہے ۸ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ (ع۱۰) اس میں نافع اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے۔

اور اس میں یا آت زوائد تین ہیں

۱ اَلتَّلَاقِ (ع۳) ۲ اَلتَّنَادِ (ع۳) ان دونوں کو ابن کثیر دونوں حالتوں میں اور ورش صرف وصل میں ثابت رکھتے ہیں اور قالون سے ان دونوں میں اختلاف ہے پس میں نے ان کے لیے ان دونوں کو وصلاً اثبات و حذف دونوں وجوہ سے پڑھا ہے (لیکن چونکہ یا کا اثبات بیان کرنے میں فارس بن احمد منفرد ہیں اس بنا پر ان دونوں میں قالون کے لیے دونوں حالتوں میں حذف ہی صحیح ہے) ۳ اَتَّبِعُوْنِیْ اَھْدِکُمْ (ع۴) اس کو ابن کثیر دونوں حالتوں میں اور قالون و ابوعمرو وصل میں ثابت رکھتے ہیں اور درست بات کو اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں۔

ع ۲ ۱۶

سورۃ فصلت

حٰمٓ میں (ابن عامر اور کوفیین کے لیے حا کا کسرہ ہے اور عبدالعزیز فارسی نے ابوطاہر سے اور انہوں نے اپنے شیوخ سے اور انہوں نے ابوالحارث

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے سین کے فتحہ کا امالہ بھی روایت کیا ہے لیکن میں نے (اپنے شیخ ابوالفتح سے) امالہ نہیں پڑھا اور میرا خیال یہ ہے کہ یہ (راوی کا) وہم ہے (پس اس میں ان کیلئے بھی فتحہ ہی صحیح ہے) اور باقی (تین) کیلئے تخفیف ہمزہ کے سکون سے۔

وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللَّهِ میں نافع کے لیے وَيَوْمَ نَحْشُرُ أَعْدَاءَ اللَّهِ ہے فتحہ والے نون اور شین کے ضمہ اور ہمزہ کے فتحہ سے اور باقی (چھ) کے لیے ضمہ والی یا اور شین کا فتحہ اور اَلْحَشْرُ کے دوسرے ہمزہ کا ضمہ ہے۔

رَبَّنَا أَرِنَا الَّذَيْنِ میں یہاں بھی تین قرأتیں ہیں ۱ ابن کثیر اور ابوشعیب سوسی (کے لیے ہر جگہ) اور ابن عامر اور ابوبکر کے لیے صرف اسی جگہ أَرِنَا الَّذَيْنِ ہے را کے سکون کی ۲ یزیدی سے ابوعمر (دوری کے لیے ہر جگہ کی طرح یہاں بھی) را کے کسرہ کا اختلاس (دو تہائی زیر) ہے ۳ باقی (سات تین) کے لیے را کا پورا کسرہ ہے (اور یہ بقرہ (ع ۵) میں بھی بیان ہو چکا ہے)

اَلَّذَيْنِ نساء (ع ۲۲) میں بیان ہو چکا ہے۔

يَلْحَدُونَ اعراف (ع ۱۹) میں بیان ہو چکا ہے

ءَاَعْجَمِيٌّ میں ہشام کے لیے ۱ أَأَعْجَمِيٌّ ہے خبر کی بنا پر ایک ہمزہ سے ادخال کے الف کے بغیر اور باقین کے لیے استفہام کی بنا پر دو ہمزہ ہیں پس ابوبکر، حمزہ اور کسائی کے لیے تو ۲ ءَأَعْجَمِيٌّ ہے دونوں ہمزوں کی تحقیق سے (ادخال کے بغیر) اور باقی (چار) کے لیے پہلے ہمزہ کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل ہے (اور یہاں بھی تسہیل والے ہمزہ کو مدّ کہا ہے پھر ان میں سے قالون اور ابو عمرو کے لیے ۳ ءَاَعْجَمِيٌّ ہے یعنی پہلے ہمزہ میں ایک الف کے برابر مد کرتے ہیں کیونکہ ان دونوں کا مذہب یہ ہے کہ یہ تحقیق اور تسہیل والے ہمزہ کے درمیان ادخال کا الف زیادہ کیا کرتے ہیں اور ورش کے لیے ۴ أَأَعْجَمِيٌّ ہے یعنی وہ اپنے قاعدہ کے موافق دوسرے ہمزہ کا الف سے ابدال کرتے ہیں اور دونوں کے درمیان (ادخال کے الف سے) جدائی نہیں کرتے (کیونکہ ان کے یہاں ادخال نہیں ہے) اور ابن کثیر کے لیے ۵ ءَاَعْجَمِيٌّ ہے یعنی اپنے قاعدہ کے موافق دوسرے ہمزہ کی تسہیل بین بین کرتے ہیں اور یہ بھی دونوں کے درمیان (ادخال سے) جدائی نہیں کرتے (اور یہ وجہ ورش کے لیے بھی ہے پس ان کے لیے دو وجوہ ہو گئیں ۱ دوسرے ہمزہ کا الف سے ابدال اور اس میں مدلازم ۲ تسہیل بلا ادخال اور یہ زیادات میں سے ہے) اور ابن ذکوان اور حفص کے مذہب کا قیاس بھی یہی (چاہتا) ہے (کہ ان کے لیے بھی ابن کثیر کی طرح تسہیل بلا ادخال ہو) کیونکہ ان دونوں کا مذہب یہ ہے کہ یہ اور موصوف میں دونوں ہمزوں کی تحقیق کیا کرتے ہیں اور دونوں میں الف سے جدائی نہیں کیا کرتے (پس یہاں بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحقیق و تسہیل والے ہمزہ میں جدائی نہ ہونی چاہیے) لیکن چونکہ ءَ اَنْ کَانَ ن وَالْقَلَمِ (ع) میں شام کی قراءت تسہیل و ادخال کے ساتھ ہے اس لیے اس پر قیاس کر کے ہمارے شیوخ میں سے بعض اہل ادا ابن ذکوان کے لیے بھی ءَاَعْجَمِیٌّ اور ءَ اَنْ کَانَ۔ نٓ وَالْقَلَمِ میں ادخال کو اختیار کرتے ہیں لیکن یہ مذہب نہ نظر کے طریق سے درست ہے اور نہ قیاس کی رُو سے صحیح ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جب ابن ذکوان دونوں ہمزوں کو تحقیق سے پڑھنے کی صورت میں ان دونوں کے درمیان ادخال کے الف سے جدائی نہیں کرتے حالانکہ ایسے دو ہمزوں کے جمع ہونے سے ثقل بھی پیدا ہو جاتا ہے تو اس سے معلوم ہو گیا کہ ایک ہمزہ کو تسہیل سے پڑھنے کی صورت میں (جیسا کہ ان دونوں کلموں میں ہے) جب کہ اس میں تخفیف بھی موجود ہے دونوں کے درمیان الف سے جدائی کرنا ان کے مذہب کے اعتبار سے درست نہیں ہے اس کے علاوہ یہ بات بھی ہے کہ اخفش نے اپنی کتاب میں (ان دونوں کلموں میں ان کے لیے) پہلے ہمزہ کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل بیان کی ہے اور دونوں جگہ دونوں ہمزوں کے درمیان الف فاصل کا ذکر نہیں کیا پس ہمارا مدعا (کہ ان میں ابن ذکوان کے لیے تسہیل بلا ادخال ہے قیاس و نقل دونوں کے ذریعہ) واضح ہو گیا اور یہ ان لطیف و باریک مسائل میں سے ہے جن میں صرف وہی حضرات تمیز کر سکتے ہیں اور وہی ان کے حقائق سے آگاہ ہو سکتے ہیں جو ائمہ کے مذاہب سے واقف ہیں اور جن کو بلند ترین سمجھ اور کامل عقل کی نعمت خصوصی درجہ میں عطا ہوئی ہے (ابن بیان) ءَاَعْجَمِیٌّ میں پانچ قراءتیں ہیں جن پر نمبر لگے ہوئے ہیں)

پارہ ۲۵ اِلَیْهِ یُرَدُّ

ع ۱

مِنْ ثَمَرٰتٍ میں نافع۔ ابن عامر حفص کے لیے را کے بعد الف ہے جمع ہونے کی بنا پر اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے مِنْ ثَمَرَتٍ ہے واحد ہونے کی بنا پر الف کے حذف سے۔

وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ اسراء (ع ۱۰) میں بیان ہو چکا ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی آیات دو ہیں ۱ اَیْنَ شُرَكَآءِیْ قَالُوْا (ع ۲) اس میں ابن کثیر کے لیے فتحہ ہے ۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِلٰی رَبِّیْ اِنَّہٗ لِیْ (ع) اس میں نافع اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے لیکن ان میں سے قالون کے لیے فتحہ اور سکون دونوں ہیں اور فتحہ جمہور کی روایت ہے اور قوی تر اور مشہور تر اور قیاس سے زیادہ موافق ہے (النشر)

سورۃ الشوریٰ

کَذٰلِکَ یُوْحِیْ میں ابن کثیر کے لیے یُوْحٰی ہے حا کے فتحہ (اور اس کے بعد الف) سے اور ان کے لیے مِنْ قَبْلِکَ پر وقف مطلق ہے اور باقی (چھ) کے لیے حا کا کسرہ اور اس کے بعد یائے ساکنہ ہے اور مِنْ قَبْلِکَ پر کلا ہے)

تَکَادُ السَّمٰوٰتُ (مریم ع ۵ میں) بیان ہو چکا ہے۔

یَتَفَطَّرْنَ میں یہاں ابوعمرو اور ابوبکر کے لیے یَنْفَطِرْنَ ہے تا کے بجائے نون ساکن اور طا کے کسرہ اور اس کی تخفیف سے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے فتحہ والی تا اور طا پر تشدید اور فتحہ ہے (اور یہ مریم ع ۵ میں بھی بیان ہو چکا ہے)

یُبَشِّرُ اللّٰہُ میں نافع۔ ابن عامر۔ عاصم کے لیے یا کا ضمہ اور با کا فتحہ اور شین پر تشدید اور کسرہ ہے اور باقی (چار) کے لیے یُبْشِرُ (اللّٰہُ) ہے یا کے فتحہ اور با کے سکون اور سین کے ضمہ اور اس کی تخفیف سے (اور یہ آل عمران ع ۵ میں بھی بیان ہو چکا ہے)

وَیَعْلَمُ مَا یَفْعَلُوْنَ میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے تا اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے یا ہے۔

یُنَزِّلُ الْغَیْثَ (لقمٰن ع ۱ اور بقرہ ع ۳ میں) بیان ہو چکا ہے۔

فَبِمَا کَسَبَتْ میں نافع اور ابن عامر کے لیے مُصِیْبَۃٍ بِمَا ہے فا کے بغیر اور با کے سبب تنوین میں اقلاب بھی کرتے ہیں اور باقی (پانچ) کے لیے فَبِمَا ہے فا سے

اَلْجَوَارِ باب الامالہ میں اور اَلرِّیٰحَ بقرہ (ع ۳) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَیَعْلَمَ الَّذِیْنَ میں نافع اور ابن عامر کے لیے میم کا ضمہ اور باقی (پانچ) کے لیے میم کا فتحہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَبِّرُ الْأَنْثِ میں یہاں اور نجم (ع) میں حمزہ اور کسائی کے لیے كَبِّرُ الْأَنْثِ ہے با کے کسرہ (پھر بائے ساکنہ) سے الف اور ہمزہ کے بغیر اور باقی (پانچ) کے لیے دونوں میں با کا فتحہ اور اس کے بعد الف پھر کسرہ والا ہمزہ ہے۔

أَوْ يُرْسِلَ اور فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ میں نافع کے لیے أَوْ نُرْسِلَ۔ فَنُوحِيَ ہے اول میں لام کے ضمہ اور ثانی میں دوسری یا کے سکون سے اور باقی (چھ) کے لیے لام اور یا دونوں کا فتحہ ہے۔ ع ۵ ۶

اور اس میں یائے زائدہ ایک ہے

اور وہ الْجَوَارِي فِي الْبَحْرِ (ع) ہے ابن کثیر اس کو دونوں حالتوں میں اور نافع اور ابو عمرو وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

سُورَةُ الزُّخْرُف

فِي أُمِّ الْكِتَابِ (نساء ع) میں بیان ہو چکا ہے۔ ع ۱ ۷

صَفْحًا إِنْ كُنْتُمْ میں نافع۔ حمزہ اور کسائی کے لیے ہمزہ کا کسرہ اور باقی (چار) کے لیے ہمزہ کا فتحہ ہے۔

جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا طٰہٰ (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

كَذٰلِكَ تُخْرَجُونَ اعراف (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

جُزْءًا بقرہ (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

أَوَمَنْ يُنَشَّؤُا میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے یا کا ضمہ اور نون کا فتحہ اور شین پر تشدید ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے أَوَمَنْ يَنْشَؤُا ہے یا کے فتحہ اور نون کے سکون (اور اخفا) اور شین کی تخفیف سے۔ ع ۲ ۷

هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ میں حمیان اور ابن عامر کے لیے عِنْدَ الرَّحْمٰنِ ہے نون ساکن اور دال کے فتحہ سے اور باقی (چار) کے لیے نون کے بجائے فتحہ والی با اور اس کے بعد الف اور دال کا ضمہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ میں نافع کے لیے ءَاُشْهِدُوْا ہے دو ہمزوں سے جن میں سے پہلا تحقیق اور فتحہ والا ہے اور دوسرے پر ضمہ ہے اور اس کی ہمزہ اور واو کے درمیان تسہیل ہے اور قالون کے لیے اور شیط کی روایت سے اس میں دو وجوہ ہیں ۱ دوسرے ہمزہ سے پہلے الف کا ادخال اور تسہیل ۲ تسہیل بلا ادخال (اور ورش کے لیے صرف یہی ایک وجہ ہے) اور شین (ہر صورت میں) ساکن ہی ہے اور باقی (چھ) کے لیے اَشْهِدُوْا ہے فتحہ والے ایک ہمزہ سے اور شین کا بھی فتحہ ہے۔

قُلْ اَوَلَوْ میں (ابن عامر اور حفص کے لیے (قاف کے بعد) الف (اور لام کا فتحہ) ہے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے قُلْ اَوَلَوْ ہے (قاف کے ضمہ اور) الف کے حذف (اور لام کے سکون) سے۔

سُقُفًا میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے سَقْفًا ہے سین کے فتحہ اور قاف کے سکون سے واحد ہونے کی بنا پر اور باقی (پانچ) کے لیے سین اور قاف دونوں کا ضمہ ہے۔ جمع ہونے کی بنا پر۔

لَمَّا مَتَاعُ میں ہشام، عاصم اور حمزہ کے لیے میم پر تشدید ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے لَمَا ہے میم کی تخفیف سے (اور قصیدہ میں ہشام کے لیے تخفیف بھی درج ہے پس ان کے لیے دونوں وجوہ ہوگئیں تشدید ابو الحسن سے ہے اور تخفیف ابو الفتح سے اس لیے .... یہی طریق کے موافق ہے گو صحیح دونوں ہیں)

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَنَا میں حرمیان، ابن عامر، ابو بکر کے لیے جَآءَانَا ہے ہمزہ کے بعد الف سے تثنیہ ہونے کی بنا پر اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے الف کا حذف ہے واحد ہونے کی بنا پر۔

يٰٓاَيُّهُ السّٰحِرُ نور (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ میں حفص کے لیے سین کا سکون اور الف کا حذف ہے اور باقین کے لیے اَسْوِرَةٌ ہے سین کے فتحہ اور اس کے بعد الف سے۔

فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا میں حمزہ اور کسائی کے لیے سُلُفًا ہے سین اور لام کے ضمہ کے اور باقی (پانچ) کے لیے سین اور لام دونوں کا فتحہ ہے۔

مِنْهُ يَصِدُّوْنَ میں نافع، ابن عامر، کسائی کے لیے صاد کا ضمہ اور باقی (چار) کے لیے صاد کا کسرہ ہے۔

ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ میں کوفیین کے لیے دونوں ہمزوں کی تحقیق اور ان کے بعد الف ہے اور باقی

ع ۹ ع ۱۰ ع ۱۱ ع ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(چار) کے لیے دوسرے کی تسہیل اور اس کے بعد الف ہے اور تحقیق و تسہیل والے ہمزوں کے درمیان الف کا ادخال کسی کے لیے بھی نہیں ہے جیسا کہ ہم اس کو سورۂ اعراف (ع ۱۴) میں (ءَاَصْنَمًا کی بحث میں بھی) بیان کر چکے ہیں۔

ع ۷ ۱۳

فَانْشَتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ میں نافع۔ ابن عامر حفص کے لیے دو ھائیں ہیں اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے تَشْتَهِي الْاَنْفُسُ ہے ایک ھا سے۔

لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ سورۂ مریم (ع ۳) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ میں ابن کثیر اور حمزہ اور کسائی کے لیے یا اور باقی (چار) کے لیے تا ہے

وَقِيْلِهٖ میں عاصم اور حمزہ کے لیے لام کا جر اور ھا کا کسرہ (اور اس کا یا کے ساتھ صلہ) ہے اور باقی (پانچ) کے لیے وَقِيْلَهٗ ہے لام کے فتحہ اور ھا کے ضمہ (اور واو کے ساتھ صلہ سے)

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ میں نافع اور ابن عامر کے لیے تا اور باقی (پانچ) کے لیے یا ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت دو ہیں

۱ مِنْ تَحْتِيْ اَفَلَا (ع ۳) اس میں نافع۔ بزی اور ابو عمرو کے لیے فتح اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے سکون ہے ۲ يٰعِبَادِيْ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ (ع ۴) اس میں تین قراتیں ہیں ۱ ابو بکر کے لیے وصلاً يٰعِبَادِيْ یا کے فتحہ سے (اور وقفاً يٰعِبَادِيْ یا کے سکون سے) ۲ نافع۔ ابو عمرو اور ابن عامر کے لیے دونوں حالتوں میں یا کا سکون ۳ باقی (ساڑھے تین) دونوں حالتوں میں یا کو حذف کرتے ہیں

اور اس میں یائے زائدہ ایک ہے

وَاتَّبِعُوْنِيْ هٰذَا (ع ۴) اس کو ابو عمرو وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

سورۃ الدخان

ع ۱ ۱۶

رَبِّ السَّمٰوٰتِ میں کوفیین کے لیے با کا کسرہ اور باقی (چار) کے لیے با کا ضمہ ہے

يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ میں ابن کثیر اور حفص کے لیے یا اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تا ہے۔

فَاعْتِلُوْهُ میں حرمیان اور ابن عامر کے لیے تا کا ضمہ اور باقی (چار) کے لیے تا کا کسرہ ہے۔

ذُقْ اِنَّكَ میں کسائی کے لیے ہمزہ کا فتحہ اور باقی (چھ) کے لیے ہمزہ کا کسرہ ہے۔

فِیْ مُقَامٍ میں نافع اور ابن عامر کے لیے میم کا ضمہ اور باقی (پانچ) کے لیے میم کا فتحہ ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت دو ہیں

۱ اِنِّیْ اٰتَیْتُکُمْ (ع) اس میں حرمیان اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۲ لِیْ فَاعْتَزِلُوْنِ (ع) اس میں ورش کے لیے فتحہ ہے۔

اور اس میں یا آت زوائد بھی دو ہیں

۱ اَنْ تَرْجُمُوْنِیْ ۲ فَاعْتَزِلُوْنِیْ (ع) ان دونوں کو ورش وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

سورۃ الجاثیۃ

مِنْ دَآبَّةٍ اٰیٰتٌ اور وَتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ اٰیٰتٌ میں حمزہ اور کسائی کے لیے اٰیٰتٍ ہے تا کے زیروں سے اور وَتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ ہے الف کے حذف اور یا کے سکون کے واحد ہونے کی بنا پر اور باقی (پانچ) کے لیے دونوں جگہ (اٰیٰتٌ ہے تا کے پیشوں سے اور وَتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ ہے جمع کے صیغہ سے (یا کے بعد الف سے) ع ۱ ۱۷

وَاٰیٰتِهٖ یُؤْمِنُوْنَ میں ابن عامر ابو بکر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے تا اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے یا ہے۔

مِنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٌ (سباء میں) بیان ہو چکا ہے۔

لِیَجْزِیَ قَوْمًا میں ابن عامر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے نون اور باقی (چار) کے لیے ع ۲ ۱۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا ہے۔

سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے ہمزہ کے زبر ہیں اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے سَوَآءٌ مَّحْيَاهُمْ ہے ہمزہ کے پیشوں سے۔

غِشٰوَةٌ میں حمزہ اور کسائی کے لیے غِشٰوَةٌ ہے غین کے فتحہ شین کے سکون اور الف کے حذف سے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے غین کا کسرہ اور شین کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے

وَالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا میں حمزہ کے لیے تا کا فتحہ اور باقین کے لیے تا کا ضمہ ہے۔

لَا يَخْرُجُوْنَ روم رکع ۱ میں بیان ہو چکا ہے۔

اور اس سورۃ میں کوئی یا بھی نہیں ہے۔

پارہ ۲۶

حٰمٓ

سورۃ الاحقاف

لِيُنْذِرَ الَّذِيْنَ میں نافع۔ ابن عامر کے لیے تا اور بزی کے لیے تا اور یا دونوں ہیں لیکن یا فارسی کے بجائے دانی کے دوسرے شیوخ سے ہے اس لیے طریق کے خلاف ہے پس ان کے لیے بھی تا ہی صحیح ہے) اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے یا ہے۔

اِحْسٰنًا میں کوفیین کے لیے کسرہ والا ہمزہ اور حا کا سکون اور سین کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے اور باقی (چار) کے لیے حُسْنًا ہے حا کے ضمہ اور سین کے سکون سے ہمزہ اور الف کے بغیر۔

كُرْهًا میں دونوں جگہ کوفیین اور ابن ذکوان کے لیے کاف کا ضمہ اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے کاف کا فتحہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ میں حفص، حمزہ اور کسائی کے لیے اسی طرح دونوں فعلوں نَتَقَبَّلُ اور نَتَجَاوَزُ میں فتحہ والا نون ہے اور اَحْسَنَ کے نون پر بھی فتحہ ہے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے يُتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنُ وَيُتَجَاوَزُ ہے دونوں فعلوں میں ضمہ والی یا ہے اور اَحْسَنُ کے نون پر بھی ضمہ ہے۔

اُفٍّ لَّكُمَا اسراء (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

اَتَعِدَانِنِيْٓ میں ہشام کے لیے اَتَعِدَانِّيْٓ ہے تشدید والے ایک نون سے اور باقین کے لیے کسرہ اور تخفیف والے دو نون ہیں۔

وَلِنُوَفِّيَهُمْ میں ابن کثیر۔ ابو عمرو۔ ہشام۔ عاصم کے لیے یا اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے نون ہے۔

اَذْهَبْتُمْ میں چار قراءتیں ہیں ۱ ابن ذکوان کے لیے ءَاَذْهَبْتُمْ مد (ادخال) کے بغیر تحقیق والے دو ہمزوں سے ۲ ابن کثیر کے لیے بھی دو ہمزہ ہیں جن میں سے پہلے کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل ہے ادخال کے بغیر ۳ ہشام کے لیے ءَاَذْهَبْتُمْ ادخال کے ساتھ پہلے ہمزہ کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل سے بس یہ اپنے قاعدہ کے موافق (ابن کثیر سے) زیادہ مد کرتے ہیں (جس کی تشریح ءَاَنْتُمْ آل عمران ع اور ءَاَمِنْتُمْ اعراف ع میں گزر چکی ہے اور قصیدہ میں ادخال کے ساتھ دونوں ہمزوں کی تحقیق بھی ہے بس ہشام کے لیے دو وجوہ ہو گئیں ۱ تسہیل مع ادخال ۲ تحقیق مع ادخال) ۴ باقی (پانچ) کے لیے اَذْهَبْتُمْ ہے خبر کی بنا، ہمزہ ایک سے ادخال کے بغیر۔

وَاُبَلِّغُكُمْ اعراف (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ میں عاصم اور حمزہ کے لیے يُرٰى میں ضمہ والی یا ہے اور مَسٰكِنُهُمْ میں نون کا ضمہ ہے اور باقی (پانچ) کے لیے لَا تُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ہے فتحہ والی تا اور نون کے فتحہ سے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا آٹھ ہیں

۱ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ (ع ۲) اس میں ورش اور بزی کے لیے فتحہ ہے ۲ اَتَعِدَانِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ (ع ۲) اس میں حرمیان کے لیے فتحہ ہے ۳ اِنِّيْٓ اَخَافُ (ع ۴) اس میں حرمیان اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے ۴ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ (ع) اس میں نافع۔ بزی اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے

سُوْرَةُ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا میں ابو عمرو اور حفص کے لیے قاف کا ضمہ اور تا کا کسرہ ہے اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے قٰتَلُوْا ہے قاف اور تا کے فتحہ سے اور دونوں کے درمیان الف بھی ہے

غَيْرِ اٰسِنٍ میں ابن کثیر کے لیے اٰسِنٍ ہے الف کے حذف سے اور باقی (چھ) کے لیے ہمزہ کے بعد الف مدہ بھی ہے اور ہم سے محمد بن احمد بن علی بغدادی نے بیان کیا اور وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ابن مجاہد نے بیان کیا اور وہ کہتے ہیں کہ ہم سے مضر بن محمد نے بیان کیا جس کو انہوں نے بزی سے اور بزی نے اپنی سند کے ذریعہ ابن کثیر سے روایت کیا ہے کہ قَالَ اٰنِفًا میں اٰنِفًا ہے الف کے حذف سے اور میں نے ابو الفتح سے اسی طرح (الف کے حذف سے) پڑھا ہے جو بزی سے ابو ربیعہ کی روایت ہے اور میں نے بزی کی روایت میں فارسی سے الف مدہ کے ساتھ پڑھا ہے اور میں نے خزاعی وغیرہ کی روایت میں بھی اسی طرح پڑھا ہے جس کو انہوں نے (اپنے شیوخ کے ذریعہ ابن الحباب سے اور انہوں نے) بزی سے نقل کیا ہے اور میں مدی کو اختیار کرتا ہوں (اور باقین کی قراءۃ بھی یہی ہے پس قصر طریق کے خلاف اور غیر صحیح ہے جس کو سامری سے نقل کرنے میں ابو الفتح منفرد ہیں نشر)

فَهَلْ عَسَيْتُمْ ۳۳ بقرہ (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَاُمْلِيْ لَهُمْ میں ابو عمرو کے لیے وَاُمْلِيْ لَهُمْ ہے ہمزہ کے ضمہ اور لام کے کسرہ اور یا کے فتحہ سے اور باقین کے لیے ہمزہ اور لام کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے جو تلفظ میں آتا ہے۔

اِسْرَارَهُمْ میں حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے ہمزہ کا کسرہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے ہمزہ کا فتحہ ہے۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ اور نَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ تینوں فعلوں میں ابو بکر کے لیے یا اور باقین کے لیے نون ہے۔

وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ میں ابو بکر اور حمزہ کے لیے سین کا کسرہ اور باقین کے لیے سین کا فتحہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الفتح

دَآئِرَةُ السَّوْءِ توبہ (ع۱۲) میں اور عَلَيْهُ اللّٰهَ کہف (ع۱۰) میں بیان ہو چکا ہے۔

لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ

چاروں فعلوں میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے یا اور باقی (پانچ) کے لیے تا ہے۔

فَسَنُؤْتِيْهِ میں حرمیان اور ابن عامر کے لیے نون اور باقی (چار) کے لیے یا ہے۔

يَكُمْ ضُرًّا میں حمزہ اور کسائی کے لیے ضاد کا ضمہ اور باقی (پانچ) کے لیے ضاد کا فتحہ ہے

كَلٰمَ اللّٰهِ میں حمزہ اور کسائی کے لیے كَلٰمَ اللّٰهِ لام کے کسرہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے لام کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے۔

يُدْخِلْهُ اَوْ يُعَذِّبْهُ میں دونوں میں نافع اور ابن عامر کے لیے نون اور باقی (پانچ) کے لیے دونوں میں یا ہے۔

وَمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا میں ابو عمرو کے لیے یا اور باقی (چھ) کے لیے تا ہے

شَطْاَهٗ میں ابن کثیر اور ابن ذکوان کے لیے شَطَاَهٗ ہے یعنی طا کو فتحہ کی حرکت دیتے ہیں اور باقین کے لیے طا کا سکون ہے۔

فَاٰزَرَهٗ میں ابن ذکوان کے لیے فَآزَرَهٗ ہے الف کے حذف سے اور باقین کے لیے ہمزہ کے بعد الف ممدہ ہے۔

عَلٰى سُوْقِهٖ (اور سُوْقِهٖ) نمل (ع۴) میں بیان ہو چکا ہے۔

سورۃ الحجرات

فَتَبَيَّنُوْا نساء (ع۱۴) میں بیان ہو چکا ہے۔

اور ہزی کی وہ تا آیت جن کو وہ تشدید سے پڑھتے ہیں اس سے پہلے بقرہ (ع۱۴) میں اور لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا انعام (ع۱۵) میں بیان ہو چکے ہیں۔

لَا يَلِتْكُمْ میں ابو عمرو کے لیے لَا يَاْلِتْكُمْ ہے یا کے بعد ہمزہ ساکنہ سے اور جب اس ہمزہ میں تخفیف کرتے ہیں تو اس کا الف سے ابدال کر لیتے ہیں اور باقی (چھ) کے لیے لَا يَلِتْكُمْ ہے ہمزہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَصِيْرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ میں ابن کثیر کے لیے یا اور باقین کے لیے تا ہے۔

سورۃ ق

يَوْمَ يَقُوْلُ میں نافع اور ابوبکر کے لیے یا اور باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے نون ہے۔ ع ۳ ۱۷

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ میں ابن کثیر کے لیے یا اور باقین کے لیے تا ہے۔

وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ میں حریان اور حمزہ کے لیے ہمزہ کا کسرہ اور باقی (چار) کے لیے ہمزہ کا فتحہ ہے۔

يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ فرقان (رع) میں بیان ہو چکا ہے۔

اس سورۃ میں یا آت زوائد تین ہیں

۱ وَعِيْدِيْ اَفَعَيِيْنَا (رع) ۲ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِيْ (رع) ان دونوں کو ورش وصل میں ثابت رکھتے ہیں ۳ اَلْمُنَادِ (رع) اس کو ابن کثیر دونوں حالتوں میں اور نافع اور ابو عمرو وصل میں ثابت رکھتے ہیں اور نقاش نے ابو ربیعہ سے اور انہوں نے بزی سے اور ابن مجاہد نے قنبل سے نقل کر کے یہ بیان کیا ہے کہ بُنَادِ میں وقف یا کے ساتھ ہے (اور قصیدہ میں یا کے حذف سے بھی ہے پس اس میں ابن کثیر کے لیے وقفاً دو وجہ ہو گئیں) اور باقی (چھ) رسم کی پیروی کی بنا پر یا کے بغیر دال پر وقف کرتے ہیں۔

سورۃ الذّٰریٰت

مِثْلُ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ میں ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے لام کا ضمہ اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے لام کا فتحہ ہے۔ ع ۱ ۱۸

قَالَ سَلٰمٌ ہود (رع) میں بیان ہو چکا ہے۔ ع ۲ ۱۹

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ میں کسائی کے لیے اَلصَّعْقَةُ ہے الف کے حذف اور عین کے سکون سے اور باقین کے لیے صاد کے بعد الف اور عین کا کسرہ ہے۔

وَقَوْمَ نُوْحٍ میں ابو عمرو حمزہ اور کسائی کے لیے میم کا کسرہ اور باقین کے لیے فتحہ ہے۔

سُوْرَةُ الطُّوْر

وَاتَّبَعَتْهُمْ میں ابو عمرو کے لیے وَاَتْبَعَتْهُمْ ہے فتحہ والے ہمزۂ قطعی اور تا اور عین کے سکون اور نون کے اور اس نون کے بعد الف سے اور باقین کے لیے ہمزۂ وصلی ہے جو حذف ہو جاتا ہے اور تا کے فتحہ اور تشدید اور عین کے فتحہ اور اس کے بعد تائے ساکنہ سے الف کے بغیر

ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ میں تین قراتیں ہیں ۱ ابو عمرو کے لیے ذُرِّيّٰتِهِمْ ہے یا کے بعد الف اور تا (اور ھا) کے کسرہ سے جمع ہونے کی بنا پر ۲ ابن عامر کے لیے ذُرِّيَّتُهُمْ ہے یا کے بعد الف اور تا اور ھا کے ضمہ سے (جمع ہی ہونے کی بنا پر) ۳ باقین کے لیے ذُرِّيَّتُهُمْ واحد ہونے کی بنا پر الف کے حذف اور یا (اور ھا) کے ضمہ سے (پس ابو عمرو کے لیے وَاَتْبَعْنٰهُمْ ذُرِّيّٰتِهِمْ اور ابن عامر کے لیے وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ اور باقی (پانچ) کے لیے وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ ہے)

اٰلَتْنٰهُمْ میں نافع۔ ابو عمرو۔ ابن عامر کے لیے ذُرِّيّٰتِهِمْ ہے یا کے بعد الف اور تا اور ھا کے کسرہ سے جمع ہونے کی بنا پر اور باقی (چار) کے لیے ذُرِّيَّتُهُمْ ہے واحد ہونے کی بنا پر الف کے حذف اور تا کے فتحہ اور ھا کے ضمہ سے۔

وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ میں ابن کثیر کے لیے لام کا کسرہ اور باقی (چھ) کے لیے لام کا فتحہ ہے۔

لَا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ بقرہ (ع ۲۴) میں بیان ہو چکا ہے۔

اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ میں نافع اور کسائی کے لیے ہمزہ کا فتحہ اور باقین کے لیے ہمزہ کا کسرہ ہے

اَلْمُصَيْطِرُوْنَ میں تین قراتیں ہیں ۱ قنبل اور ہشام کے لیے اَلْمُسَيْطِرُوْنَ سین سے اور خلف کے لیے سین اور صاد کے دونوں وجہ ہیں ۲ خلف کے لیے صاد کا زا کے ساتھ اشمام یعنی صاد اور زا دونوں کا کچھ کچھ حصہ لے کر ایک حرف بنا لیتے ہیں جو سننے میں پُر زا کی طرح معلوم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے اور خلاد کے لیے (اشمام اور خالص صاد دونوں وجوہ ہیں ۳۷ باقی (ساڑھے چار) کے لیے خالص صاد ہے۔

فائدہ خص کے لیے سین ابوالفتح کے بجائے ابوالحسن سے ہے اور خلاد کے لیے یہاں اور بِمُصَيْطِرٍ غاشیہ دونوں میں خالص صاد ابوبکر بن شاذان کے بجائے حلوانی اور بزار سے ہے

يُصْعَقُونَ میں عاصم اور ابن عامر کے لیے یا کا ضمہ اور باقی (پانچ) کے لیے یا کا فتحہ ہے۔

سُوْرَةُ النَّجْمِ

اس سورۃ کی بائی آیات میں چار قراتیں ہیں ۱ حمزہ اور کسائی کے لیے اِذَا هَوٰى سے مِنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى تک کی تمام آیات کے آخری الفات میں امالہ محضہ ۲ ابوعمرو کے لیے جن کلمات میں یا سے پہلے را ہے (جیسے اُخْرٰى وغیرہ) ان میں (اور سَرَا میں) امالہ محضہ اور ان کے سوا باقی آیات میں امالہ بین بین ۳ ورش کے لیے تمام آیات میں امالہ بین بین لیکن شَيْئًا میں سب کے لیے فتحہ ہے ۴ باقی (ساڑھے تین) کے لیے سب میں خالص فتحہ۔

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ میں ہشام کے لیے كَذَّبَ ہے ذال کی تشدید سے اور باقین کے لیے ذال کی تخفیف ہے۔

اَفَتُمٰرُوْنَهٗ میں حمزہ اور کسائی کے لیے اَفَتَمْرُوْنَهٗ ہے تا کے فتحہ اور میم کے سکون اور الف کے حذف سے اور باقین کے لیے تا کا ضمہ اور میم کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے۔

وَمَنٰوةَ میں ابن کثیر کے لیے وَمَنْوَءَةَ ہے مد اور فتحہ والے ہمزہ سے اور باقین کے لیے وَمَنٰوةَ ہے مد اور ہمزہ کے بغیر۔

ضِيْزٰى میں ابن کثیر کے لیے ضِئْزٰى ہے ہمزہ ساکنہ سے اور باقین کے لیے (یا ہے) ہمزہ نہیں ہے۔

كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ شوریٰ (ع) میں اور فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ نساء (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلنَّشْاَۃَ عنکبوت (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

عَادَا نِ الْاُوْلٰی میں نافع اور ابو عمرو کے لیے عَادَا لُّوْلٰی ہے لام کے ضمہ سے یعنی ہمزہ کی حرکت نقل کر کے لام کو دیدیتے ہیں اور تنوین کا لام میں ادغام کرتے ہیں لیکن ان میں سے قالون کے لیے عَادَا لُّوْلٰی ہے لام کے ضمہ اور اس کے بعد واو کے بجائے ہمزۂ ساکنہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے عَادَا نِ الْاُوْلٰی ہے تنوین کے کسرہ اور لام کے سکون اور اس کے بعد والے ہمزہ کی تحقیق سے اور اَلْاُوْلٰی سے ابتدا (اعادہ) کرنے کی صورت میں ابو عمرو کی قراءۃ میں تین وجوہ جائز ہیں اول اَلْاُوْلٰی یعنی ہمزۂ وصلی کو ثابت رکھ کر اس کے بعد والے لام کا ضمہ پڑھتے ہیں دوم لُوْلٰی لام کے ضمہ اور ہمزۂ وصلی کے حذف سے کیونکہ جب لام پر حرکت آگئی تو ہمزۂ وصلی کی ضرورت نہیں رہی (اس بنا پر کہ ہمزۂ وصلی اسی لیے آیا کرتا ہے کہ ساکن سے ابتدا کرنے میں جو دشواری ہے وہ ہمزہ کی حرکت کے ذریعہ رفع ہو جائے پس ہمزہ کی ضرورت اسی صورت میں تھی جب کہ لام ساکن تھا) اور یہ دونوں وجوہ ورش کی قراءۃ میں بھی جائز ہیں (اس کلمہ میں بھی اور اس جیسے اور کلمات میں بھی (جن میں ہمزہ کی حرکت نقل کر کے لام تعریف کو دی گئی ہو اور اَلْ سے پہلے ایک حرفی کلمہ نہ ہو پس ورش کے لیے ایسے موقعوں میں ہر جگہ اَلْاُوْلٰی۔ لُوْلٰی۔ اَلْاَرْضِ لَارْضِ اَلْاَرْضِ اور لَارْضِ دونوں طرح ابتدا یا اعادہ کر سکتے ہیں اور وَالْاَرْضِ (لام سے ابتدا نہیں کر سکتے بلکہ واو سے کریں گے کیونکہ یہ ایک حرفی کلمہ ہے) سوم اَلْاُوْلٰی یعنی ہمزۂ وصلی کو ثابت رکھ کر لام کو ساکن پڑھتے ہیں اور اس کے بعد جو ہمزہ فعل کے فاکلمہ میں ہے اس کو تحقیق سے پڑھتے ہیں اور اسی طرح اس کلمہ سے ابتدا کرنے کی صورت میں قالون کی قراءۃ میں بھی تین وجوہ جائز ہیں ۱ اَلْاُوْلٰی ہمزۂ وصلی کے اثبات اور لام کے ضمہ اور واو کے بجائے ہمزۂ ساکنہ سے ۲ لُوْلٰی ہمزۂ وصلی کے حذف اور لام کے ضمہ اور واو کے بجائے ہمزۂ ساکنہ سے ۳ اَلْاُوْلٰی ابو عمرو کی تیسری وجہ کی طرح اور قالون اور ابو عمرو کی قراءۃ میں میرے نزدیک یہ تیسری وجہ سب وجہ سے خوب تر اور قیاس سے زیادہ موافق ہے اس دلیل کی بنا پر جو میں نے اس بارہ میں کتاب التمہید میں بیان کی ہے۔

فائدہ اس دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ قالون اور ابو عمرو ورش کی طرح ہر جگہ نقل نہیں کیا کرتے پس نقل ان کے اصول میں داخل نہیں اور وصل میں خاص اسی مقام میں اس اصل کے خلاف اس بنا پر کیا گیا ہے کہ اس میں تنوین اور لام تعریف دو ساکن جمع ہو رہے تھے اس لیے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمزہ کی حرکت لام کو دیدی گئی تاکہ دو ساکن بھی جمع نہ رہیں اور تنوین کا لام میں ادغام ہونے کی صورت بھی نکل آئے اور یہ اس صورت کے اختیار کرنے کے لیے کیا ہے جو اس قسم کی مثالوں میں عرب سے منقول ہے اور پہلے کلمہ (عَادًا) پر وقف کرکے دوسرے (اُلْاُوْلٰی) سے ابتدا کرنے کی صورت میں نہ تو دو ساکن جمع رہتے ہیں اور نہ ادغام ہی کا قاعدہ پایا جاتا ہے پس جب نقل کی علت نہیں رہی تو جو ہمزہ حذف ہو گیا تھا اس کا لوٹانا واجب ہو گیا تاکہ یہ کلمہ بھی ان کے اس قاعدہ کے موافق ہو جائے جو اس قسم کے کلمات میں تمام قرآن میں جاری ہے (نشر من کتاب التمہید للدانی ح)

وَثَمُوْدَا مَآ اَبْقٰی میں عاصم اور حمزہ دال کو بلا تنوین پڑھتے ہیں اور وقف بھی الف کے بغیر کرتے ہیں اور باقی (پانچ) کے لیے دال پر تنوین (وَثَمُوْدًا) ہے اور وقف بھی الف سے..... کرتے ہیں (یعنی وَثَمُوْدَا)

سُوْرَۃُ الْقَمَر

ع ۱ اِلٰی شَیْءٍ نُّکُرٍ میں ابن کثیر کے لیے نُکُرٍ ہے کاف کے سکون سے اور باقین کے لیے کاف کا ضمہ ہے

خُشَّعًا میں ابو عمرو۔ حمزہ اور کسائی کے لیے خٰشِعًا ہے خا کے فتحہ اور اس کے بعد الف اور شین کے کسرہ اور اس کی تخفیف سے اور باقین کے لیے خا کا ضمہ اور شین پر تشدید اور فتحہ ہے۔

ع ۲ فَفَتَحْنَآ انعام (ع ۱۶) میں بیان ہو چکا ہے۔

ع ۹ سَیَعْلَمُوْنَ میں ابن عامر اور حمزہ کے لیے تا اور باقین کے لیے یا ہے۔

اس سورۃ میں یاآتِ زوائد آٹھ ہیں

۱ یَدْعُ الدَّاعِ (ع ۱) اس کو بزی دونوں حالتوں میں اور ورش وابو عمرو وصل میں ثابت رکھتے ہیں ۲ اِلَی الدَّاعِ (ع ۱) اس کو ابن کثیر دونوں حالتوں میں اور نافع اور ابو عمرو وصل میں ثابت رکھتے ہیں ۳ تا ۸ عَذَابِیْ وَنُذُرِ (۳ جگہ (۱ تا ۳ ع میں ۲ تا ۳ ع میں) ان سب کو صرف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ورشش وصل میں ثابت رکھتے ہیں۔

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ (عَزَّوَجَلَّ)

وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ میں تین قراءتیں ہیں ۱ ابن عامر کے لیے وَالْحَبَّ ذَا الْعَصْفَ وَالرَّيْحَانَ تینوں اسموں میں (با اور ذال اور نون کے فتحہ سے (اور ذال کے بعد ایک الف بھی ہے جو نصب کی علامت ہے) ۲ حمزہ اور کسائی کے لیے وَالْحَبِّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانِ ہے یعنی وَالرَّيْحَانِ میں نون کا کسرہ اور باقی دو میں با اور ذال کا ضمہ ہے ۳ باقی چار کے لیے تینوں میں با۔ ذال اور نون کا ضمہ ہے (اور ذُو الْعَصْفِ میں واو بھی ہے جو رفع کی علامت ہے)

يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ میں نافع اور ابو عمرو کے لیے يُخْرَجُ ہے یا کے ضمہ اور را کے فتحہ سے اور باقین کے لیے یا کا فتحہ اور را کا ضمہ ہے۔

وَلَهُ الْجَوَارِ باب الامالہ میں بیان ہو چکا ہے۔

الْمُنْشَئٰتُ میں حمزہ کے لیے شین کا کسرہ اور ابو بکر کے لیے کسرہ اور فتحہ دونوں وجوہ ہیں اور باقین کے لیے شین کا فتحہ ہے۔

وَالْاِكْرَامِ دونوں جگہ (جو یہاں اور ع میں ہے) باب الامالہ میں بیان ہو چکا ہے۔

سَنَفْرُغُ ع میں حمزہ اور کسائی کے لیے یا اور باقین کے لیے نون ہے۔

اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ نور (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

شُوَاظٌ میں ابن کثیر کے لیے شین کا کسرہ اور باقین کے لیے شین کا ضمہ ہے۔

وَنُحَاسٌ میں ابن کثیر اور ابو عمرو کے لیے سین کے زیر اور باقین کے لیے سین کے پیش ہیں

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ میں (دونوں جگہ کسائی کے لیے چار قول ہیں) ۱ کسائی کے راوی ابو عمر دوری کے لیے پہلے میں میم کا ضمہ (اور دوسرے میں کسرہ ہے) ۲ ابو الحارث کے لیے دوسرے میں ضمہ (اور اول میں کسرہ) یہ نوہ ہے جو میں نے ان کے لیے (شیوخ سے پڑھا ہے ۳ اور خود ابو الحارث سے اس کے متعلق نص دوری کی روایت کی طرح آئی ہے (یعنی پہلے میں میم کا ضمہ اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے میں کسرہ ہے کسائی نے اختیار دیا ہے کہ دونوں میں سے جس میں چاہو میم کا ضمہ پڑھ دو پس جو باقی رہے گا اس میں کسرہ ہوگا۔ نتیجہ یہ کہ اگر اس کلمہ میں دونوں جگہ کسائی کی دونوں وجوہ پڑھنا چاہو تو اس طرح کرو کہ اول میں پہلے میم کا ضمہ پڑھو پھر کسرہ اور دوسرے میں پہلے کسرہ پڑھو پھر ضمہ) اور باقی (چھ) کے لیے دونوں میں میم کا کسرہ ہے۔

اس سورۃ کے آخر میں جو ذِی الْجَلٰلِ ہے اس میں ابن عامر کے لیے ذُوالْجَلٰلِ ہے (ذال کے ضمہ اور اس کے بعد) واو سے (جو وصل میں حذف ہو جاتا ہے اور وقف میں باقی رہتا ہے) اور باقی (چھ) کے لیے (ذال کا کسرہ اور اس کے بعد) یا ہے۔

سُوْرَةُ الْوَاقِعَة

ع ۱ ۱۴ وَلَا يُنْزِفُوْنَ میں کوفیین کے لیے زا کا کسرہ اور باقین کے لیے زا کا فتحہ ہے۔

وَحُوْرٌ عِيْنٌ میں حمزہ اور کسائی کے لیے وَحُوْرٍ سے عِيْنٍ ہے را اور نون کے زیر سے اور باقین کے لیے را اور نون دونوں کے پیش ہیں۔

ع ۲ ۱۵ عُرُبًا میں ابوبکر اور حمزہ کے لیے عُرُبًا ہے را کے سکون سے اور باقین کے لیے را کا ضمہ ہے

(اَئِنَّا اِنَّا کے) دونوں استفہام رعد میں بیان ہو چکے ہیں سوائے اس کے کہ یہاں نافع اور کسائی دونوں میں سے اول کو استفہام سے اور ثانی کو خبر سے (اَئِنَّا اِنَّا) پڑھتے ہیں اور باقی (پانچ) کے لیے دونوں میں استفہام (اَئِذَا اَئِنَّا ہے (اور دوسرے ہمزہ کی) تحقیق و تسہیل (اور ادخال) میں سب اپنے (ان) قواعد پر ہیں (جو دسویں باب میں بیان ہو چکے ہیں)

اَوَاٰبَآؤُنَا صفت (رع) میں بیان ہو چکا ہے۔

شُرْبَ الْهِيْمِ میں نافع، عاصم اور حمزہ کے لیے شین کا ضمہ اور باقین کے لیے شین کا فتحہ ہے۔

نَحْنُ قَدَّرْنَا میں ابن کثیر کے لیے قَدَّرْنَا ہے دال کی تخفیف سے اور باقی (چھ) کے لیے دال پر تشدید ہے۔

اَلنَّشْاَةَ عنکبوت (رع) میں اور تَذَكَّرُوْنَ انعام (رع) میں اور فَظَلْتُمْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَفْقَهُوْنَ بقرہ (ع۳) میں اور اَلْمُنْشِئُوْنَ وقف ہمزہ کے باب..... میں بیان ہو چکا ہے۔

اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ میں ابوبکر کے لیے عَرَاِنَّا ہے دو ہمزوں سے اور باقین کے لیے کسرہ والا ایک ہمزہ ہے۔

ع ۳ ۱۶ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ میں حمزہ اور کسائی کے لیے بِمَوْقِعِ النُّجُوْمِ ہے واو کے سکون اور الف کے حذف سے اور باقین کے لیے واو کا فتحہ اور اس کے بعد الف ہے۔

سورۃ الحدید

ع ۱۷ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ میں ابوعمرو کے لیے اُخِذَ مِيْثَاقُكُمْ ہے ہمزہ کے ضمہ اور خا کے کسرہ اور مِيْثَاقَكُمْ کے قاف کے ضمہ سے اور باقی (چھ) کے لیے ہمزہ اور خا اور مِيْثَاقَكُمْ کے قاف تینوں کا فتحہ ہے۔

وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى میں ابن عامر کے لیے وَكُلٌّ ہے لام کے پیشوں سے اور باقین کے لیے لام ہر دو زبر ہیں (ا اور اس کے بعد الف بھی ہے جو نصب کی علامت ہے)

ع ۱۸ فَيُضٰعِفَهٗ بقرہ (ع۲۰) میں بیان ہو چکا ہے۔

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا میں ہمزہ کے لیے اٰمَنُوْٓا اَنْظِرُوْنَا ہے دونوں حالتوں میں ہمزۂ قطعی اور اس کے فتحہ اور ظا کے کسرہ سے اور باقین کے لیے ہمزۂ وصلی ہے (جو وصل میں حذف ہو جاتا ہے اور اٰمَنُوْا کا نون دوسرے نون سے مل جاتا ہے) اور ظا کا ضمہ ہے اور ابتدا (اعادہ) کے وقت ہمزہ کا بھی ضمہ پڑھتے ہیں (یعنی اُنْظُرُوْنَا)

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ میں ابن عامر کے لیے تُا اور باقین کے لیے یُا ہے

وَمَا نَزَّلَ میں نافع اور حفص کے لیے زا کی تخفیف ہے اور باقین کے لیے وَمَا نَزَّلَ ہے زا کی تشدید سے۔

اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ دونوں میں ابن کثیر اور ابوبکر کے لیے اِنَّ الْمُصَدِّقِيْنَ وَالْمُصَدِّقٰتِ ہے صاد کی تخفیف سے اور باقین کے لیے (دونوں میں) صاد پر تشدید ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَبِرِضْوَانٌ آل عمران (ع ۱۹) میں اور بِالْبُخْلِ نساء (ع ۴) میں بیان ہو چکا ہے۔

بِمَا اٰتٰكُمْ میں ابو عمرو کے لیے بِمَآ اٰتٰىكُمْ ہے (ہمزہ کے بعد والے الف کے حذف سے اور باقین کے لیے ہمزہ کے بعد الف مدہ بھی ہے۔

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ میں نافع اور ابن عامر کے لیے فَاِنَّ اللّٰهَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ہے هُوَ کے بغیر اور باقی (پانچ) هُوَ زیادہ کر کے پڑھتے ہیں۔

پارہ ۲۸ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ

سورۃ المجادلۃ

يُظٰهِرُوْنَ میں دونوں جگہ تین قراتیں ہیں ۱ عاصم کے لیے یا کے ضمہ اور ظا کی تخفیف اور اس کے بعد الف اور ھا کے کسرہ سے ۲ ابن عامر حمزہ اور کسائی کیلئے يَظَّاهَرُوْنَ یا اور ھا کے فتحہ اور ظا کی تشدید اور اس کے بعد الف سے ۳ باقی (تین) کے لیے يَتَظَاهَرُوْنَ یا کے فتحہ اور ظا اور ھا دونوں کی تشدید اور فتحہ اور الف کے حذف سے۔

وَيَتَنٰجَوْنَ میں حمزہ کے لیے وَيَنْتَجُوْنَ ہے یا کے بعد نون ساکن پھر تا سے اور جیم کے ضمہ سے اور باقی (چھ) کے لیے یا اور نون کے درمیان فتحہ والی تا اور نون کے بعد الف اور جیم پر فتحہ ہے۔

فِي الْمَجٰلِسِ میں عاصم کے لیے (جیم کے بعد) الف ہے جمع ہونے کی بنا پر اور باقین کے لیے فِي الْمَجْلِسِ ہے (جیم کے سکون اور) الف کے حذف سے واحد ہونے کی بنا پر۔

قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا دونوں میں نافع۔ ابن عامر حفص کے لیے شین کا ضمہ ہے اور ابتدا (اعادہ) کے وقت اول میں ہمزہ کا ضمہ (اُنْشُزُوْا) پڑھتے ہیں (اور ثانی میں ہمزہ سے اعادہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو ہی نہیں سکتا) ابوبکر کے لیے شین کا ضمہ اور کسرہ دونوں وجہ ہیں اور باقی (چار) کے لیے دونوں میں شین کا کسرہ ہے اور جب ابتدا (اعادہ) کرتے ہیں تو اول میں ہمزہ کا کسرہ (اِنْشُزُوْا) پڑھتے ہیں۔ ابوعمرو دانیؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابوبکر کے لیے شین کے کسرہ والی وجہ صریفینی کے طریق سے پڑھی ہے جس کو انہوں نے یحییٰ بن آدم سے اور انہوں نے ابوبکر سے نقل کیا ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا ایک ہے

وَرُسُلِیْ اِنَّ اللّٰہَ (ع) اس میں نافع اور ابن عامر کے لیے فتحہ ہے۔ اور توفیق حق تعالیٰ ہی کی مدد سے (نصیب ہوتی) ہے۔

سُوْرَۃُ الْحَشْرِ

یُخْرِبُوْنَ میں ابوعمرو کے لیے یُخَرِّبُوْنَ ہے خا کے فتحہ اور را کی تشدید سے اور باقی (چھ) کے لیے خا کا سکون اور را کی تخفیف ہے۔

اَلرُّعْبَ آل عمران (ع۱۴) میں بیان ہو چکا ہے۔

کَیْ لَا یَکُوْنَ میں ہشام کے لیے تا ہے اور انھیں سے یا بھی منقول ہے اور دُوْلَۃً میں دونوں صورتوں میں تا کے پیش ہیں (پس یَکُوْنَ میں تو اختلاف ہے لیکن دُوْلَۃٌ میں نہیں پس یہاں ہشام کے لیے دو وجہ ہیں ۱۔ یَکُوْنَ دُوْلَۃٌ یہ فارسی سے ہے ۲۔ تَکُوْنَ دُوْلَۃٌ یہ ابوالفتح اور ابوالحسن سے ہے پس یہی طریق کے موافق ہے اور تیسری وجہ تَکُوْنَ دُوْلَۃً نہ روایۃً صحیح ہے نہ معناً نشر اور باقین کے لیے یَکُوْنَ میں یا اور دُوْلَۃً میں تا کے زبر ہیں۔

جُدُرٍ میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے جُدُرٍ ہے جیم کے کسرہ اور دال کے بعد الف سے اور ابوعمرو کے لیے دال کے فتحہ میں امالہ بھی ہے اور باقین کے لیے جیم اور دال دونوں کا ضمہ ہے الف کے بغیر۔

اَلْبَاسِ ئُ باب الامالہ میں بیان ہو چکا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سورۃ میں اضافت کی یا ایک ہے،

اِنِّیْ اَخَافُ (ع) اس میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے سکون (اور مد ہے (اور حرمیان اور ابو عمرو کے لیے فتحہ ہے) اور درست بات کو اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتے ہیں۔

سورۃ الممتحنۃ

یَفْصِلُ بَیْنَکُمْ میں چار قراءتیں ہیں ۱ عاصم کے لیے یَفْصِلُ یا کے فتحہ۔ فا کے سکون اور صاد کے کسرہ اور اس کی تخفیف سے ۲ ابن عامر کے لیے یُفَصِّلُ یا کے ضمہ فا کے فتحہ اور صاد کی تشدید اور فتحہ سے ۳ حمزہ اور کسائی کے لیے یُفْصَلُ ابن عامر کی طرح لیکن یہ دونوں صاد کا کسرہ پڑھتے ہیں (اور ابن عامر فتحہ) ۴ باقی (تین) کے لیے یُفْصَلُ یا کے ضمہ فا کے سکون اور صاد کے فتحہ سے تشدید کے بغیر

اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ جو دو جگہ ہے وہ احزاب (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

وَلَا تُمْسِکُوْا میں ابو عمرو کے لیے وَلَا تُمَسِّکُوْا ہے میم کے فتحہ اور سین کی تشدید سے اور باقین کے لیے میم کا سکون اور سین کی تخفیف ہے۔

سورۃ الصف

ھٰذَا سِحْرٌ مائدہ (ع) میں بیان ہو چکا ہے

مُتِمُّ نُوْرِہٖ میں ابن کثیر حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے مُتِمُّ میں تنوین کا حذف (میم کا ایک پیش) اور نُوْرِہٖ کی ہا (اور ھا) کا کسرہ اور ھا کا یا کے ساتھ صلہ ہے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے مُتِمُّ نُوْرَہٗ ہے تنوین (اور اس کے ادغام) اور نُوْرَہٗ کی را کے فتحہ (اور ھا کے ضمہ اور واو کے ساتھ صلہ) سے

تُنْجِیْکُمْ میں ابن عامر کے لیے تُنَجِّیْکُمْ ہے (نون کے فتحہ اور جیم کی) تشدید سے اور باقین کے لیے (نون کا سکون اور اس میں اخفا اور جیم کی) تخفیف ہے

اَنْصَارَ اللّٰہِ کَمَا میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے را کا ایک زبر ہے تنوین اور کسرہ والے لام کے بغیر اور باقی (تین) کے لیے اَنْصَارًا لِّلّٰہِ ہے را کی تنوین (دو زبروں) سے اور حق تعالیٰ شانہ کے نام کے شروع میں کسرہ والا لام بھی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت دو ہیں

۱ مِنْ بَعْدِیْ اسْمُهٗ (ع) اس میں ابن عامر خص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے سکون (اور تلفظ میں سے حذف) ہے ۲ مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰهِ (ع) اس میں نافع کے لیے فتحہ ہے۔

اور سُوْرَةُ الْجُمُعَة میں امالہ وغیرہ کے مذکورہ بالا (اصولی) اختلافات کے علاوہ اور کسی قسم کا بھی اختلاف نہیں ہے۔

سُوْرَةُ الْمُنَافِقُوْن

خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ (ع ۱) میں قبل۔ ابوعمرو اور کسائی کے لیے خُشُبٌ ہے شین کے سکون سے اور باقین کے لیے شین کا ضمہ ہے۔

لَوَّوْا میں نافع کے لیے لَوَوْا ہے واو کی تخفیف سے اور باقین کے لیے واو پر تشدید ہے

وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ (ع ۲) میں ابوعمرو کے لیے وَاَكُوْنَ ہے کاف کے بعد واو ساکنہ اور نون کے فتحہ سے اور باقین کے لیے واو کا حذف اور نون کا جزم (اور اس کا میم میں ادغام) ہے۔

خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ جو سورۃ کے ختم پر ہے اس میں ابوبکر کے لیے یا اور باقین کے لیے تا ہے۔

سُوْرَةُ التَّغَابُن

يُكَفِّرْ عَنْهُ وَيُدْخِلْهُ میں نافع اور ابن عامر کے لیے دونوں میں نون ہے اور باقین کے لیے یا ہے۔

يُضٰعِفْهُ بقرہ (ع ۳۲) میں بیان ہو چکا ہے۔

مُبَيِّنٰتٍ نساء (ع ۳) میں اور وَاْتِ احزاب (ع ۴) میں بیان ہو چکا ہے۔

سُوْرَةُ الطَّلَاق

بٰلِغُ اَمْرِهٖ میں حفص کے لیے تنوین کا حذف (یعنی نون کا ایک پیش) اور اَمْرِهٖ کی ر (اور ھا) کا کسرہ (اور اس کا یا کے ساتھ صلہ) ہے اور باقین کے لیے بٰلِغٌ اَمْرَهٗ ہے تنوین اور ر کے فتحہ (اور ھا کے ضمہ اور واو کے ساتھ صلہ) سے۔

نُكْرًا (اور نُكُرًا) کہف (ع ۱۸) میں اور مُبَيِّنٰتٍ نور (ع ۴) میں (بیان ہو چکا ہے)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یُنْزِلُهٗ میں نافع اور ابن عامر کے لیے نون اور باقین کے لیے یا ہے۔

ع ۱ ۱۹

سُوْرَةُ التَّحْرِيْم

عَرَّفَ بَعْضَهٗ کو کسائی عَرَفَ را کی تخفیف سے اور باقی (چھ) تشدید سے پڑھتے ہیں۔

وَاِنْ تَظٰهَرَا اور وَجِبْرِيْلُ دونوں بقرہ (ع ۱۳) میں بیان ہو چکے ہیں۔

ع ۲ ۲

اور يُبَدِّلَهٗ کہف (ع ۱) میں بیان ہو چکا ہے۔

نُصُوْحًا میں ابوبکر کے لیے نون کا ضمہ اور باقین کے لیے نون کا فتحہ ہے۔

وَكُتُبِهٖ میں ابوعمرو اور حفص کے لیے کاف اور تا پر ضمہ ہے جمع ہونے کی بنا پر اور باقین کے لیے وَكِتٰبِهٖ ہے کاف کے کسرہ اور تا کے بعد الف سے واحد ہونے کی بنا پر۔

پارہ ۲۹ تَبٰرَكَ الَّذِيْ

سُوْرَةُ الْمُلْكِ

ع ۱ ۱

مِنْ تَفٰوُتٍ میں حمزہ اور کسائی کے لیے مِنْ تَفَوُّتٍ ہے الف کے حذف اور واو کی تشدید سے اور باقین کے لیے فا کے بعد الف اور واو کی تخفیف ہے۔

فَسُحْقًا میں کسائی کے لیے فَسُحُقًا ہے حا کے ضمہ سے اور باقین کے لیے حا کا سکون ہے۔

ع ۲ ۲

اَلنُّشُوْرُ ۝ ءَاَمِنْتُمْ میں پانچ قراتیں ہیں ۱ قنبل کے لیے اَلنُّشُوْرُ وَاَمِنْتُمْ یعنی وصل میں پہلے ہمزہ کو جو استفہام کے لیے ہے فتحہ والے واو سے بدلتے ہیں اور اس کے بعد ایک الف کے برابر مد (یعنی ہمزہ کی تسہیل) کرتے ہیں (پس تسہیل کو مد سے تعبیر کر دیا اور اس کی تقریر آل عمران

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غ کے بِهَآ اَنْتُمْ اور اَمَنْتُمْ اعراف (ع) وغیرہ میں کئی جگہ گزر چکی ہے) اور جب ءَ اَمِنْتُمْ سے (ابتدا کرتے ہیں تو (پہلے) ہمزہ کی تحقیق (اور دوسرے کی تسہیل کرتے ہیں ۲ ابن ذکوان اور کوفیین کے لیے دونوں ہمزوں کی تحقیق (بلا ادخال) ہے اور باقین دوسرے ہمزہ کی تسہیل کرتے ہیں (اور ہشام کے لیے تحقیق بھی ہے) ۳ پس ان میں سے بزی تو ہمزہ سے پہلے ادخال کا الف زیادہ نہیں کرتے یعنی ان کے لیے تسہیل بلا ادخال ہے ۴ ورش بھی اپنے قاعدہ پر ہیں (چنانچہ ان کے لیے دو وجہ ہیں (۱) اَمِنْتُمْ یعنی دوسرے ہمزہ کا الف سے ابدال کرتے ہیں (۲) بزی کی طرح دوسرے کی تسہیل بلا ادخال ۵ اور باقین (قالون۔ ابوعمرو۔ ہشام) بھی اپنے قواعد پر ہیں (پس قالون و ابوعمرو کے لیے ءَاَمِنْتُمْ ہے تسہیل اور ادخال سے اور ہشام کے لیے دو وجہ ہیں تسہیل مع ادخال اور تحقیق مع ادخال اور دوسری زیادات میں سے ہے)

سِيْٓـَٔتْ کا اشمام ہود (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ میں کسائی کے لیے یا اور باقی (چھ) کے لیے تا ہے اور یہ آخری فَسَتَعْلَمُوْنَ ہے اور پہلے میں کسی کا بھی خلاف نہیں (اس میں سب کے لیے تا ہے)

اس سورۃ میں اضافت کی یا آت دو ہیں

۱ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ (ع) اس میں ہمزہ کے لیے سکون (اور وصلاً حذف) ہے ۲ وَمَنْ مَّعِيَ (ع) اس میں ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے سکون اور مد ہے۔

اور اس سورۃ میں یا آت زوائد دو ہیں

۱ نَذِيْرِيْ ۲ نَكِيْرِيْ (ع) ان دونوں کو ورش وصل میں ثابت رکھتے ہیں

سُوْرَةُ ن

ن وَالْقَلَمِ میں نون کا اظہار اور ادغام سورۂ یٰسٓ کے شروع میں بیان ہو چکا ہے۔

اَنْ كَانَ میں ابوبکر اور حمزہ کے لیے ۱ ءَاَنْ كَانَ ہے تحقیق والے دو ہمزوں سے

ع ۱ ۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ادغام کے بغیر) اور ابن عامر کے لیے پہلے ہمزہ کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل ہے اور ابن ذکوان ہشام سے کم مد کرتے ہیں اس دلیل کی بنا پر جس کو ہم فصلت (ع) میں بیان کر چکے ہیں (کیونکہ ہشام کے لیے تو ۲ء آنْ کَانَ ہے صرف تسہیل اور ادغام سے اور ابن ذکوان کے لیے ۳ء تسہیل بلا ادغام ہے اور اس سے مد کا کم ہونا ظاہر ہے) ۴ء باقی (ساڑھے چار) کے لیے آنْ کَانَ ہے خبر کی بنا پر فتحہ والے ایک ہمزہ سے (پس اس میں یہ چار قراءتیں ہیں)

اَنْ یُّبَدِّلَنَا کہف (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

لَیُزْلِقُوْنَكَ میں نافع کے لیے یا کا فتحہ اور باقین کے لیے یا کا ضمہ ہے۔ ع ۲

سُوْرَةُ الْحَآقَّةِ

وَمَنْ قَبْلَهٗ میں ابوعمرو اور کسائی کے لیے قِبْلَهٗ ہے قاف کے کسرہ اور با کے فتحہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے قاف کا فتحہ اور با کا سکون ہے۔ ع ۵ ۱

وَتَعِيَهَا کو تمام قراء عین کے کسرہ اور یا کے فتحہ اور اس کی تخفیف سے پڑھتے ہیں اور ابن کثیر اور عاصم اور حمزہ سے اس میں اور وجوہ بھی آئی ہیں جو صحیح نہیں ہیں۔

اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ مائدہ (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ میں حمزہ اور کسائی کے لیے یا اور باقین کے لیے تا ہے۔

عَنِّيْ مَالِيَهْ اور عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ دونوں میں حمزہ کے لیے وصلاً مَالِيْ سُلْطٰنِيْ ہے دونوں ھاؤں کے حذف سے اور باقین دونوں حالتوں میں ھا کو ثابت رکھتے ہیں (اور ساکن پڑھتے ہیں) ع ۲ ۶

قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ اور قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ میں ابن کثیر اور ابن عامر کے لیے يُؤْمِنُوْنَ اور يَتَذَكَّرُوْنَ ہے دونوں میں یا سے اور باقین کے لیے دونوں میں تا ہے اور نقاش نے اخفش سے اور انہوں نے ابن ذکوان سے بھی اسی طرح تا ہی کے ساتھ بیان کیا ہے اور میں نے ان کے لیے فارسی سے دونوں میں تا ہی پڑھی ہے (پس ان دونوں میں ابن ذکوان کے لیے یا اور تا دونوں وجوہ نکل آئیں لیکن یا نقاش کے بجائے اخفش کے دوسرے اکثر طرق سے ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دانی نے فارسی کے بجائے ابوالفتح اور ابوالحسن سے پڑھی ہے اس لیے طریق کے خلاف ہے)

سورۃ المعارج

سَأَلَ میں نافع اور ابن عامر کے لیے سَالَ ہے سین کے بعد الف ساکنہ سے جو ہمزہ سے بدلا ہوا ہے اور فتحہ کے بعد فتحہ والے ہمزہ کا ابدال بھی اہل عرب سے سنا گیا ہے اور باقی (پانچ) کے لیے سَأَلَ ہے فتحہ والے ہمزہ سے اور ہمزہ اس میں وقفاً تسہیل بین بین کرتے ہیں۔

تَعْرُجُ میں کسائی کے لیے یا اور باقین کے لیے تا ہے۔

مِنْ عَذَابِ یَوْمَئِذٍ میں نافع اور کسائی کے لیے میم کا فتحہ اور باقین کے لیے میم کا کسرہ ہے اور یہ (ہود ع ۶ میں بھی) بیان ہو چکا ہے۔

لَظٰی لِلشَّوٰی وَتَوَلّٰی فَأَوْعٰی چاروں میں تین قراءتیں ہیں ۱ حمزہ اور کسائی اپنے قواعد کے موافق امالہ کرتے ہیں ۲ ورش و ابوعمرو کے لیے امالہ بین بین ہے ۳ باقی (ساٹھے تین) کے لیے خالص فتحہ ہے۔

نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰی میں حفص کے لیے تا کو دوزبر اور باقین کے لیے تا کے پیش ہیں۔

لِأَمٰنٰتِهِمْ مؤمنون (ع ۱) میں بیان ہو چکا ہے۔

بِشَهٰدٰتِهِمْ میں حفص کے لیے (دال کے بعد) الف ہے جمع ہونے کی بنا پر اور باقین کے لیے بِشَهٰدَتِهِمْ الف کے حذف سے واحد ہونے کی بنا پر

إِلٰی نُصُبٍ میں ابن عامر اور حفص کے لیے نون اور صاد دونوں کا ضمہ ہے اور باقین کے لیے نُصُبٍ ہے نون کے فتحہ اور صاد کے سکون سے۔

سورۃ نوح علیہ السلام

وَوَلَدُهٗ میں نافع ابن عامر۔ عاصم کے لیے واو اور لام دونوں کا فتحہ ہے اور باقی (چار) کے لیے وَوُلْدُهٗ ہے واو کے ضمہ اور لام کے سکون سے۔

وُدًّا میں نافع کے لیے واو کا ضمہ اور باقین کے لیے واو کا فتحہ ہے۔

مِمَّا خَطِيٰٓـٔتِهِمْ میں ابوعمرو کے لیے خَطِيٰٓـٔهِمْ ہے قَضَايَاهُمْ کے وزن پر اور باقین کے لیے طا کے بعد یا اور ہمزہ پھر الف پھرتا ہے (اور اس کا کسرہ ہے)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سورۃ میں اضافت کی یا آٹھ ہیں

ع ۱ ۱ دُعَائِیْ اِلَّا (ع) اس میں کوفیین کے لیے سکون ہے ۲ ثُمَّ اِنِّیْ اَعْلَنْتُ لَهُمْ (ع) اس میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے سکون ہے ۳ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا (ع) اس میں حفص اور ہشام کے لیے فتحہ ہے۔

سُوْرَةُ الْجِنِّ

ع ۱ ۱۱

وَاَنَّهٗ تَعَالٰی سے لے کر وَاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ تک ہر آیت کے شروع میں وَاَنَّهٗ۔ وَاَنَّا وَاَنَّهُمْ میں جو بارہ جگہ آیا ہے ابن عامر حفص۔ حمزہ اور کسائی کے لیے ہمزہ کا فتحہ ہے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے ہمزہ کا کسرہ ہے۔

یَسْلُكْهُ میں کوفیین کے لیے یا اور باقی (چار) کے لیے نون ہے۔

وَاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ میں نافع اور ابوبکر کے لیے ہمزہ کا کسرہ اور باقین کے لیے ہمزہ کا فتحہ ہے۔

عَلَیْهِ لِبَدًا میں ہشام کے لیے لام کا ضمہ ہے (اور قصیدہ میں کسرہ بھی ہے جو فضل بن شاذان کی بلاواسطہ اور نقاش کی جمال کے واسطہ سے حلوانی سے روایت ہے) اور باقین کے لیے لام کا صرف کسرہ ہے۔

ع ۲ ۱۲ قُلْ اِنَّمَا اَدْعُوْا میں عاصم اور حمزہ کے لیے قاف کا ضمہ ہے الف کے بغیر اور باقین کے لیے قُلْ ہے الف کے ساتھ۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا ایک ہے

(یعنی رَبِّیْ اَمَدًا (ع) اس میں حرمیان اور ابوعمرو کے لیے فتحہ ہے۔

ع ۱ ۱۳

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ

اَشَدُّ وَطْاً میں ابوعمرو اور ابن علیم کے لیے وِطَاءً ہے واو کے کسرہ اور طا کے فتحہ اور اس کے بعد الف مدہ سے اور باقین کے لیے واو کا فتحہ اور طا کا سکون ہے۔

رَبُّ الْمَشْرِقِ میں ابن عامر۔ ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے با کا کسرہ اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے با کا ضمہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ میں شام کے لیے ثُلُثَيِ الَّيْلِ ہے لام کے سکون سے اور باقین کے لیے لام کا ضمہ ہے

وَنِصْفَهٗ وَ ثُلُثَهٗ میں ابن کثیر اور کوفیین کے لیے فا اور ثا کا فتحہ (اور ھا کا ضمہ اور اس کا واو کے ساتھ صلہ) ہے اور باقی (تین) کے لیے وَنِصْفِهٖ وَثُلُثِهٖ ہے فا اور (دوسری) ثا اور (ھا) کے کسرہ (اور یا کے ساتھ صلہ) سے۔

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ

وَالرُّجْزَ میں حفص کے لیے را کا ضمہ اور باقین کے لیے را کا کسرہ ہے۔

وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ میں نافع حفص۔ حمزہ کے لیے (اِذْ میں ذال کا سکون ہے اور اَدْبَرَ اَفْعَلَ کے وزن پر ہے باقی (ساڑھے چار) کے لیے اِذَا دَبَرَ کاف کے بعد الف سے اور دَبَرَ فَعَلَ کے وزن پر ہے۔

مُسْتَنْفِرَةٌ میں نافع اور ابن عامر کے لیے فا کا فتحہ اور باقین کے لیے فا کا کسرہ ہے۔

وَمَا يَذْكُرُوْنَ میں نافع کے لیے تا اور باقین کے لیے یا ہے۔

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ

لَآ اُقْسِمُ میں قنبل کے لیے لَآ اُقْسِمُ ہے لام کے بعد والے الف کے حذف سے اور نقاش نے ابو ربیعہ سے اور انہوں نے بزی سے بھی حذف ہی روایت کیا ہے (اور قصیدہ میں اثبات بھی ہے جو طریق کے خلاف ہے اور تفصیل وَلَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ (ع) میں دیکھو) اور باقین کے لیے لام کے بعد الف ہے اور (دوسرے (وَلَآ اُقْسِمُ) میں خلاف نہیں (اس میں سب کے لیے الف ہے)

فَاِذَا بَرِقَ میں نافع کے لیے را کا فتحہ اور باقین کے لیے را کا کسرہ ہے۔

بَلْ تُحِبُّوْنَ وَتَذَرُوْنَ دونوں میں نافع اور کوفیین کے لیے تا ہے (اور حمزہ اور کسائی لام کا تا میں ادغام بھی کرتے ہیں) اور باقی (تین) کے لیے دونوں میں یا ہے۔

مَنْ رَاقٍ (کا سکتہ) کہف (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

سُدًى ظہ (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

مِنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى میں حفص کے لیے یا ہے اور باقین کے لیے مَنِيٍّ تُمْنٰى ہے تا سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا صَلِّ سے آخری آیت تک اس سورۃ کی آیات کے آخری الفات میں حمزہ اور کسائی کے لیے امالۂ محضہ اور ورش و ابوعمرو کے لیے امالۂ بین بین اور باقین کے لیے خالص فتحہ ہے۔

سورۃ الانسان (دھر)

ع 19

سَلْسَبِيلًا میں نافع اور ہشام۔ ابوبکر اور کسائی کے لیے لام پر تنوین ہے اور وقف الف سے ... کرتے ہیں اور یہ (الف) تنوین کے عوض میں ہے اور باقی (چار) تنوین کے بغیر سَلْسَبِيلَا پڑھتے ہیں اور ان میں سے قنبل اور حمزہ اور حفص میری اس قراءۃ کی رو سے جو ابوالفتح سے ہے الف کے بغیر وقف کرتے ہیں (سَلْسَبِيلْ) اور نقاش نے ابوربیعہ سے اور انہوں نے بزی سے نیز (نقاش نے) اخفش سے اور انہوں نے ابن ذکوان سے بھی اسی طرح (الف کے بغیر وقف) بتایا ہے اور میں نے بزی اور ابن ذکوان کی قراءت میں فارسی سے اسی طرح پڑھا ہے (اور قصیدہ میں حفص۔ بزی۔ ابن ذکوان کے لیے وقفاً الف کا اثبات بھی ہے جو حفص کے لیے تو طریق کے موافق ہے کیونکہ یہ ابوالحسن سے ہے اور حذف جو یہاں مذکور ہے وہ حفص کے طریق کے خلاف ہے کیونکہ وہ ابوالفتح سے ہے اور بزی اور ابن ذکوان کے لیے اثبات فارسی کے بجائے ابوالفتح اور ابوالحسن سے ہے اس لیے طریق کے خلاف ہے) اور باقین (جو صرف ابوعمرو ہیں) الف سے .... وقف کرتے ہیں (لام کے فتحہ کے) صلہ سے پیدا ہو جاتا ہے (پس بلا تنوین پڑھنے والوں میں سے قنبل۔ حمزہ الف کے بغیر اور ابوعمرو الف سے وقف کرتے ہیں اور بزی۔ ابن ذکوان۔ حفص کے لیے الف کا حذف اور اثبات دونوں ہیں)

قَوَارِيرَا قَوَارِيرَا میں پانچ قراءتیں ہیں ۱ نافع۔ ابوبکر اور کسائی کے لیے قَوَارِيرَا قَوَارِيرَا ہے یعنی دونوں میں راء پر تنوین دونوں جگہ ہے اور وقف دونوں پر الف سے .... کرتے ہیں یعنی قَوَارِيرَا قَوَارِيرَا ۲ ابن کثیر کے لیے اول میں راء پر تنوین ہے اور اس پر وقف بھی الف سے .... ہے اور دوسرے میں تنوین کا حذف ہے اور وقف الف کے بغیر ہے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے دونوں میں تنوین کا حذف ہے پھر (ان کے لیے) تین قراءتیں ہیں ۳ حمزہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں پر الف کے بغیر وقف کرتے ہیں (پس ان کے لیے وصلاً قَوَارِيْرَ قَوَارِيْرَا اور وقفاً قَوَارِيْرَ قَوَارِيْرَا ہے ۵ باقی دو اور وہ ابوعمرو۔ ابن ذکوان اور حفص ہیں اول پر الف سے ..... اور ثانی میں الف کے بغیر وقف کرتے ہیں اور اس تقریر کا حاصل یہ ہے کہ جو قرار دونوں کو بلا تنوین پڑھتے ہیں وہ اول پر الف سے وقف کرتے ہیں لیکن حمزہ (الف کے بغیر کرتے ہیں) اور ثانی پر یہ سب الف کے حذف سے وقف کرتے ہیں لیکن ہشام (الف سے ..... کرتے ہیں)

عَلَيْهِمْ میں نافع اور حمزہ کے لیے عَلَيْهِمُ ہے یا کے سکون اور ھا کے کسرہ سے اور باقی (پانچ) کے لیے یا کا فتحہ اور ھا کا ضمہ ہے

خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ میں چار قراتیں ہیں ۱ نافع اور حفص کے لیے را اور قاف دونوں کے پیش ہیں ۲ ابن کثیر اور ابوبکر کے لیے خُضْرٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ ہے کے زیروں اعداف کے پیشوں سے ۳ ابوعمرو۔ ابن عامر کے لیے خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٍ ہے کے پیشوں اور قاف کے زیروں سے ۴ حمزہ اور کسائی کے لیے خُضْرٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ ہے کے زیروں اور قاف دونوں کے زیروں سے۔

وَمَا يَشَآءُوْنَ میں نافع اور کوفیین کے لیے تا اور باقی (تین) کے لیے یا ہے۔

ع ۲ ف ۲

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰت

ع ۱ ف ۲

فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا میں ابوعمرو اور خلاد کے لیے فَالْمُلْقِيٰتِّ ذِكْرًا ہے ادغام سے (اور قصیدہ میں خلاد کے لیے باقین کی طرح اظہار بھی ہے) اور یہ صفت (غ) میں اور ادغام کبیر (ساتویں باب) میں بھی بیان ہو چکا ہے۔

اَوْ نُذْرًا میں حرمیان۔ ابن عامر۔ ابوبکر کے لیے نُذُرًا ہے ذال کے ضمہ سے اور باقی (ساڑھے تین) کے لیے ذال کا سکون ہے۔

اُقِّتَتْ میں ابوعمرو کے لیے وُقِّتَتْ ہے واو سے اور باقین کے لیے ہمزہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَدَّرْنَا میں نافع اور کسائی کے لیے فَقَدَّرْنَا ہے دال کی تشدید سے اور باقین کے لیے دال کی تخفیف ہے۔

جِمٰلَتٌ میں حمزہ اور کسائی کے لیے لام کے بعد والے الف کا حذف ہے واحد ہونے کی بناء پر اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے جِمٰلَتٌ ہے لام کے بعد الف سے جمع ہونے کی بناء پر۔

پارہ ۳۰ عَمَّ

سُوْرَةُ النَّبَا

ع ۱ وَفُتِحَتِ السَّمَآءُ زمر ع ۱ میں اور وَغَسَّاقًا ص ع ۱ میں بیان ہو چکا ہے۔

لٰبِثِيْنَ فِيْهَا میں حمزہ کے لیے لٰبِثِيْنَ ہے الف کے حذف سے اور باقین کے لیے لام کے بعد الف ہے۔

ع ۲ وَكَاْسًا دِهَاقًا میں کسائی کے لیے وَكَاْسًا دِهَاقًا ہے دال کی تخفیف سے اور باقین کے لیے دال پر تشدید ہے اور پہلے (كِذَّابًا) میں (جو ع ۱ میں ہے) خلاف نہیں (اس میں سب کے لیے تشدید ہے)

رَبُّ السَّمٰوٰتِ میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے بَا کا کسرہ اور وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ میں ابن عامر اور عاصم کے لیے نون کا کسرہ ہے اور باقی (تین) کے لیے دونوں اسموں میں بَا اور نون کا ضمہ ہے (یعنی رَبِّ السَّمٰوٰتِ اور الرَّحْمٰنِ میں تین قراءتیں ہو گئیں ۱ ابن عامر اور عاصم کے لیے رَبِّ السَّمٰوٰتِ اور الرَّحْمٰنِ بَا اور نون دونوں کے کسرہ سے ۲ حرمیان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ابو عمرو کے لیے رَبُّ السَّمٰوٰتِ اور اَلرَّحْمٰنُ دونوں کے ضمہ سے ۳ حمزہ اور کسائی کے لیے رَبِّ السَّمٰوٰتِ اور بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنُ با کے کسرہ اور نون کے ضمہ سے)

ع ۱ ۳

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ

(عَاِنَّا اور عَاِذَا کے) دونوں استفہام رعد (ع) میں بیان ہو چکے ہیں سوائے اس کے کہ یہاں نافع اور ابن عامر کسائی ان دونوں میں سے اول کو استفہام سے اور دوسرے کو خبر سے (عَاِنَّا اِذَا) پڑھتے ہیں اور باقی (چار) کے لیے دونوں میں (استفہام (عَاِنَّا عَاِذَا) ہے اور (دوسرے ہمزہ کی تحقیق و تسہیل میں سب اپنے (ان) قواعد پر ہیں (جو دوسرے باب میں بیان ہو چکے ہیں)

نَخِرَةً میں ابو بکر حمزہ اور کسائی کے لیے نَاخِرَةً ہے الف سے اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے الف کا حذف ہے۔

طُوًى اِذْهَبْ طٰہٰ (ع ۱) میں بیان ہو چکا ہے۔

اَنْ تَزَكّٰى میں حرمیان کے لیے تَزَكّٰى ہے زا کی تشدید سے اور باقین کے لیے زا کی تخفیف ہے۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى سے آخری آیت (اَوْ ضُحٰهَا) تک اس سورۃ کی سب آیات کے آخری الفوں میں (جو یا سے یا واو سے بدلے ہوئے ہوں) چار قراتیں ہیں ۱ حمزہ اور کسائی کے لیے سب میں امالہ محضہ سوائے ضُحٰهَا کے کہ اس کو حمزہ فتحہ سے (اور کسائی امالہ سے) پڑھتے ہیں ۲ ورش ان میں سے جن الفات کے بعد ھا اور الف نہ ہو (جیسے تَزَكّٰى۔ فَتَخْشٰى اور اَلدُّنْيَا وغیرہ) ان کو نوامالہ بین بین سے پڑھتے ہیں اور جن الفات کے بعد ھا اور الف ہو (جیسے بَغْتَهَا وغیرہ) ان کو خالص فتحہ سے پڑھتے ہیں (اور قصیدہ میں امالہ بین بین بھی ہے جو ابو الفتح اور ابو القاسم بن خاقان سے ہے اور یہی طریق کے موافق ہے پس ھا والے کلمات میں دونوں وجوہ ہو گئیں لیکن ان میں سے مَنْ ذِكْرٰىهَا کو امالہ بین بین ہی سے پڑھتے ہیں کیونکہ اس میں امالہ کے الف سے پہلے را ہے ۳ ابو عمرو ان میں سے جن کلمات میں را ہے (جیسے اَلْكُبْرٰى۔ ذِكْرٰى) ان کو امالہ محضہ سے اور باقی الفات کو امالہ بین بین سے پڑھتے ہیں۔ ۴ باقی (ساڑھے تین) کے لیے سب کے سب میں خالص فتحہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ع ۵

سُوْرَةُ عَبَسَ

فَتَنْفَعُهُ الذِّكْرٰى میں عاصم کے لیے عین کا فتحہ اور باقین کے لیے عین کا ضمہ ہے۔

لَهٗ تَصَدّٰى میں حرمیان کے لیے تَصَدّٰى ہے صاد کی تشدید سے اور باقین کے لیے صاد کی تخفیف ہے۔

اِنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ میں کوفیین کے لیے ہمزہ کا فتحہ اور باقین کے لیے ہمزہ کا کسرہ ہے۔

اس سورۃ کے شروع سے تَلَهّٰى تک کی دس آیتوں کے آخری الفوں میں چار قرا تیں ہیں ۱ حمزہ اور کسائی کے لیے سب میں امالہ (محضہ) ۲ ابوعمرو کے لیے اَلذِّكْرٰى میں امالہ اور باقی نو میں بین بین ۳ ورش کے لیے سب میں امالہ بین بین ۴ باقی (ساڑھے تین) کے لیے سب میں خالص فتحہ۔

ع ۶

سُوْرَةُ التَّكْوِيْر

سُجِّرَتْ میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے سُجِّرَتْ ہے جیم کی تخفیف سے اور باقین کے لیے جیم پر تشدید ہے

نُشِرَتْ میں نافع۔ ابن عامر اور عاصم کے لیے شین کی تخفیف ہے اور باقی (چار) کے لیے نُشِّرَتْ ہے شین کی تشدید سے۔

سُعِّرَتْ میں نافع۔ ابن ذکوان حفص کے لیے عین پر تشدید ہے اور باقی (پانچ) کے لیے سُعِرَتْ ہے عین کی تخفیف سے۔

بِضَنِيْنٍ میں ابن کثیر اور ابوعمرو اور کسائی کے لیے بِظَنِيْنٍ ہے ظا سے اور باقی (چار) کے لیے اس میں ضاد ہے

ع ۷

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَار

فَعَدَلَكَ میں کوفیین کے لیے دال کی تخفیف ہے اور باقی (چار) کے لیے فَعَدَّلَكَ ہے دال کی تشدید سے۔

يَوْمَ لَا تَمْلِكُ میں ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے يَوْمُ کے میم کا ضمہ اور باقین کے لیے میم کا فتحہ ہے۔

ع ۸

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْن

بَلْ رَانَ کو ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی را کے فتحہ کے امالہ سے پڑھتے ہیں اور باقین کے لیے را کا فتحہ ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حفص بَلْ کے لام پر سکتہ کرتے ہیں اور یہ کہف (ع ۶) میں بیان ہو چکا ہے۔

خِتٰمُهٗ میں کسائی کے لیے خَتْمُهٗ ہے یعنی ترتیب بدل کر الف کو خا کے بعد لے آتے ہیں اور باقین کے لیے خا کا کسرہ اور تا کے بعد الف ہے۔

فَكِهِيْنَ میں حفص کے لیے الف کا حذف ہے اور باقین کے لیے فٰكِهِيْنَ ہے (فا کے بعد الف سے۔

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاق

ع ۹

وَيَصْلٰى سَعِيْرًا میں ابو عمرو۔ عاصم۔ حمزہ کے لیے یا کا فتحہ صاد کا سکون اور لام کی تخفیف ہے اور باقی (چار) کے لیے وَيُصَلّٰى ہے یا کے ضمہ اور صاد کے فتحہ اور لام کی تشدید سے۔

لَتَرْكَبُنَّ میں ابن کثیر۔ حمزہ اور کسائی کے لیے با کا فتحہ اور باقی (چار) کے لیے با کا ضمہ ہے۔

سُوْرَةُ الْبُرُوْج

ع ۱۰

ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ میں حمزہ اور کسائی کے لیے دال کا کسرہ اور باقین کے لیے دال کا ضمہ ہے۔

فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ میں نافع کے لیے ظا کے پیش اور باقین کے لیے ظا کے زیر ہیں۔

سُوْرَةُ الطَّارِق

ع ۱۱

لَمَّا عَلَيْهَا میں ابن عامر۔ عاصم۔ حمزہ کے لیے میم پر تشدید ہے اور باقی (چار) کے لیے لَمَا ہے میم کی تخفیف سے اور یہ ہود (ع ۴) میں بھی بیان ہو چکا ہے۔

سُوْرَةُ الْاَعْلٰى

وَالَّذِيْ قَدَّرَ میں کسائی کے لیے قَدَرَ ہے دال کی تخفیف سے اور باقین کے لیے دال پر تشدید ہے۔

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ میں ابو عمرو کے لیے یا اور باقین کے لیے تا ہے (اور ہشام اور حمزہ اور کسائی اپنے قاعدہ کے موافق لام کا تا میں ادغام بھی کرتے ہیں)

اس سورۃ کی تمام آیات کے آخری الفوں میں چار قراتیں ہیں ۱ حمزہ اور کسائی کے لیے تمام آیات میں امالہ ۲ ورش کے لیے سب میں بین بین ۳ ابو عمرو کے لیے لِلْيُسْرٰى۔ اَلَّذِ كُرٰى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آلکبریٰ میں امالہ اور ان کے ماسوا سب جگہ بین بین ہے۔ باقی (ساڑھے تین) کے لیے سب میں خالص فتحہ۔

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ

ع ۱۳

تَصْلٰى نَارًا میں ابوعمرو اور ابوبکر کے لیے تا کا ضمہ اور باقین کے لیے تا کا فتحہ ہے۔

مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ (سترھویں باب) باب الامالہ میں بیان ہو چکا ہے۔

لَا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً میں تین قراتیں ہیں ۱ ابن کثیر اور ابوعمرو کے لیے لَا يُسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةٌ ضمہ والی یا سے اور لَاغِيَةٌ میں بھی تا کے پیش ہیں ۲ نافع کے لیے لَا تُسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةٌ اسی (پہلی قراءۃ کی طرح لیکن ان کے لیے یا کے بجائے تا ہے ۳ باقی (چار) کے لیے فتحہ والی تا ہے اور لَاغِيَةً میں بھی تا کے زبر ہیں۔

بِمُصَيْطِرٍ میں تین قراتیں ہیں ۱ ہشام کے لیے بِمُسَيْطِرٍ سین سے ۲ حمزہ سے خلف کے لیے صاد کا زا کے ساتھ اشمام (اور اس کی کیفیت فاتحہ کے صراط میں اور اَلْمُصَيْطِرُوْنَ طور (ع) میں درج کی گئی ہے) اور خلاد کے لیے (اشمام اور خالص صاد دونوں وجوہ ہیں (لیکن صاد ابن شاذان کے بجائے حلوانی اور بزار سے ہے) ۳ باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے خالص صاد ہے

ع ۱۴

سُوْرَةُ الْفَجْرِ

وَالْوَتْرِ میں حمزہ اور کسائی کے لیے واو کا کسرہ اور باقین کے لیے واو کا فتحہ ہے۔

فَقَدَرَ عَلَيْهِ میں ابن عامر کے لیے فَقَدَّرَ ہے دال کی تشدید سے اور باقین کے لیے دال کی تخفیف ہے۔

بَلْ لَّا يُكْرِمُوْنَ اور وَلَا يَحُضُّوْنَ اور وَيَاْكُلُوْنَ اور وَيُحِبُّوْنَ چاروں میں ابوعمرو کے لیے یا اور باقین کے لیے تا ہے۔

وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ میں کوفیین کے لیے حا کے بعد الف ہے اور باقین کے لیے تَحُضُّوْنَ ہے الف کے حذف اور حا کے ضمہ سے (پس اس میں تین قراتیں ہیں جو ظاہر ہیں)

وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍ بقرہ (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

لَا يُعَذِّبُ وَلَا يُوْثِقُ میں کسائی کے لیے ذال اور ثا کا فتحہ ہے اور باقین کے لیے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں کا کسرہ ہے

اس سورۃ میں اضافت کی یا آٹھ دو ہیں

۱ رَبِّیْ اَکْرَمَنِ ۲ رَبِّیْ اَهَانَنِ دونوں میں ابن عامر اور کوفیین کے لیے سکون ہے۔

اور اس میں یا آتِ زوائد چار ہیں:

۱ اِذَا یَسْرِیْ اس کو ابن کثیر دونوں حالتوں میں اور نافع اور ابو عمرو وصل میں ثابت رکھتے ہیں ۲ بِالْوَادِیْ اس کو بزی دونوں حالتوں میں اور ورش و قنبل وصل میں ثابت رکھتے ہیں اور قنبل سے دونوں حالتوں میں ثابت رکھنا بھی منقول ہے (اور یہی صحیح اور طریق کے موافق ہے کیونکہ یہ فارس بن احمد سے ہے اور ان کے لیے وقفاً حذف بھی ہے جو ابو الحسن سے ہے اور طریق ان سے نہیں ہے) ۳ اَکْرَمَنِیْ ۴ اَهَانَنِیْ ان دونوں کو بزی دونوں حالتوں میں اور نافع وصل میں ثابت رکھتے ہیں اور ابو عمرو نے وصلاً دونوں میں (حذف و اثبات میں) اختیار دیا ہے اور رؤس آیات میں جو ان کا قول (اور قاعدہ) ہے (کہ وہ ان میں یا کو ہر جگہ حذف کیا کرتے ہیں یا یہ کہ وقف اور آیت میں رسم کی پیروی ضروری ہے) اس پر قیاس کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں یا آت میں بھی حذف واجب ہے اور میں نے حذف ہی پڑھا ہے اور اسی کو اختیار کرتا ہوں۔

سُوْرَةُ الْبَلَدِ

ع ۱۵ فَكُّ رَقَبَةٍ اَوْ اِطْعٰمٌ میں ابن کثیر۔ ابو عمرو۔ کسائی کے لیے فَكَّ رَقَبَةً اَوْ اَطْعَمَ ہے یعنی فَكَّ میں کاف کا فتحہ اور رَقَبَةً میں تا کے دو زبر اور اَطْعَمَ میں ہمزہ کا فتحہ اور عین کے بعد والے الف کا حذف اور میم کا فتحہ ہے تنوین کے بغیر اور باقی (چار) کے لیے کاف کا ضمہ اور تا کے دو زبر اور اِطْعٰمٌ میں ہمزہ کا کسرہ اور عین کے بعد الف اور میم کا ضمہ ہی تنوین سمیت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُؤْصَدَةٌ میں یہاں اور سورۂ ہُمَزَہ میں ابو عمرو حفص۔ حمزہ کے لیے میم کے بعد ہمزہ (ساکنہ) ہے اور حمزہ جب وقف کرتے ہیں تو اس ہمزہ کو واو سے بدل لیتے ہیں اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے مُؤْصَدَةٌ ہے (واو ساکنہ سے) ہمزہ کے بغیر۔

ع ۱۶

سُوْرَةُ الشَّمْسِ

وَلَا يَخَافُ میں نافع اور ابن عامر کے لیے فَلَا يَخَافُ ہے فا سے ... اور باقین کے لیے واو ہے۔

اس سورۃ کی آیات کے آخری الفوں میں (جو یا اور واو سے بدلے ہوئے ہیں اور ھا سے پہلے ہیں) تین قراءتیں ہیں ۱ حمزہ اور کسائی کے لیے سب میں امالہ سوائے تَلَاهَا اور طَحَاهَا کے کہ ان میں حمزہ کے لیے فتحہ (اور کسائی کے لیے امالہ) ہے ۲ ابو عمرو کے لیے ان سب میں امالۂ بین بین ہے ۳ باقی (چار) کے لیے سب میں خالص فتحہ (اور قصیدہ میں ورش کے لیے بین بین بھی ہے اور یہی طریق کے موافق ہے کیونکہ یہ ابن خاقان سے ہے)

ع ۱۷ و ع ۱۸

سُوْرَةُ اللَّيْلِ وَالضُّحٰى

ان دونوں سورتوں کی آیتوں کے آخری الفات میں چار قراءتیں ہیں ۱ حمزہ اور کسائی کے لیے سب میں امالہ لیکن سجی میں حمزہ کے لیے فتحہ (اور کسائی کے لیے امالہ) ہے ۲ ابو عمرو کے لیے لِلْعُسْرٰى۔ لِلْيُسْرٰى میں امالہ اور ان کے سوا سب میں بین بین ہے ۳ ورش کے لیے سب میں صرف بین بین ہے ۴ باقی (ساڑھے تین) کے لیے سب میں خالص فتحہ اور اَلَمْ نَشْرَحْ اور وَالتِّيْنِ میں فرشی اختلاف ایک بھی نہیں ہے صرف وہی اصولی اختلاف ہیں جو پہلے بابوں میں بیان ہو چکے ہیں۔

ع ۲۱

سُوْرَةُ الْعَلَقِ

اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى میں تنبل کے لیے اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ہے ہمزہ اور ھا کے درمیان والے الف کے حذف سے (اور دوسری وجہ میں ان کے لیے باقین کی طرح الف کا اثبات بھی ہے اور نشر کی رو سے دونوں وجوہ صحیح ہیں اور جن لوگوں نے قصر کو غلط بتایا ہے ان کا قول تمام محققین کے نزدیک مردود ہے) اور باقین کے لیے ہمزہ اور ھا کے درمیان الف مدہ ہے۔

اور لَيَطْغٰى سے بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى تک اس سورۃ کی آیات کے آخری الفات میں چار قراءتیں ہیں ۱ حمزہ اور کسائی کے لیے سب میں امالہ ۲ ابو عمرو کے لیے صرف يَرٰى میں امالہ اور اس کے سوا سب میں بین بین ۳ ورش کے لیے سب میں بین بین ۴ باقی (ساڑھے تین) کے لیے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب میں خالص فتحہ۔

سُوْرَةُ الْقَدْر

ع ۲۲

حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ میں کسائی کے لیے لام کا کسرہ اور باقی (چھ) کے لیے لام کا فتحہ ہے۔

سُوْرَةُ الْبَرِيَّة

ع ۲۳

اَلْبَرِيَّةِ میں دونوں جگہ نافع اور ابن ذکوان کے لیے اَلْبَرِيْئَةِ ہے (یا میں مد اور اس کے بعد ہمزہ سے اور باقین کے لیے دونوں میں تشدید والی یا ہمزہ کے بغیر

سُوْرَةُ الزَّلْزَلَة

ع ۲۴

خَيْرًا يَّرَهٗ اور شَرًّا يَّرَهٗ دونوں میں ہشام کے لیے يَرَهْ ہے دونوں حالتوں میں ھا کے سکون سے (اور روم و اشمام قطعاً نہیں ہے) اور باقین کے لیے دونوں میں ھا کا واو کے ساتھ صلہ ہے (اور وقفاً سکون، اشمام و روم تینوں ہیں)

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰت

ع ۲۵

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا کے ادغام میں ابو عمرو کا مذہب اور فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا کے ادغام میں ان کا اور خلاد کا مذہب اس سے پہلے (ادغام کبیر اور) صفت (ع) میں بیان ہو چکا ہے۔

سُوْرَةُ الْقَارِعَة

ع ۲۶

مَاهِيَهْ میں حمزہ کے لیے وصلاً مَاهِيَ ہے ھا کے بغیر اور باقین کے لیے دونوں حالتوں میں یا کے بعد ھا کے ساکنہ کا اثبات ہے۔

سُوْرَةُ التَّكَاثُر

ع ۲۷

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ میں ابن عامر اور کسائی کے لیے تا کا ضمہ اور باقی (پانچ) کے لیے تا کا فتحہ ہے اور حق تعالیٰ کے فرمان ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا میں خلاف نہیں (اس میں سب کے لیے تا کا فتحہ ہے)

سُوْرَةُ الْهُمَزَة

ع ۲۹

جَمَعَ مَالًا میں ابن عامر، حمزہ اور کسائی کے لیے جَمَّعَ ہے میم کی تشدید سے اور باقین کے لیے میم کی تخفیف ہے۔

فِيْ عَمَدٍ میں ابو بکر، حمزہ اور کسائی کے لیے فِيْ عُمُدٍ ہے ین اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میم کے فتحہ سے اور باقین کے لیے عین اور میم دونوں کا فتحہ ہے۔

ع ۳۱

سورۃ قریش

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ میں ابن عامر کے لیے لِاِیْلٰفِ ہے ہمزہ کے بعد والی یا کے حذف سے اور باقین کے لیے (ہمزہ کے بعد) یائے ساکنہ ہے اور اس پر ساتوں کا اجماع ہے کہ اَلْفِہِمْ میں ہمزہ کے بعد یائے ساکنہ تلفظ میں ثابت ہے اور رسم سے محذوف ہے (اور یہ دلیل ہے اس پر کہ قرأت محض قیاس سے نہیں بنائی گئیں بلکہ سب نقل سے ثابت ہیں کیونکہ قیاس کا تقاضا تو یہ تھا کہ اختلاف لِاِیْلٰفِ کے بجائے اَلْفِہِمْ میں ہوتا)

ع ۳۴

سورۃ الکفرون

عٰبِدُوْنَ اور عَابِدٌ اور عَبَدْتُّمْ تینوں کو ہشام امالہ سے اور باقی سب عین کے فتحہ سے پڑھتے ہیں اور ان کا حکم باب اولا زمیں بھی بیان ہو چکا ہے۔

اس سورۃ میں اضافت کی یا ایک ہے

وَلِیَ دِیْنِ اس میں نافع۔ ہشام اور حفص کے لیے فتحہ اور بزی کے لیے فتحہ اور سکون دونوں وجوہ ہیں اور باقی (ساڑھے چار) کے لیے وَلِیَ دِیْنِ ہے یا کے سکون سے اور بزی سے بھی سکون ہی مشہور ہے اور میں (ان کے لیے) اسی کو اختیار کرتا ہوں (اور ان کے لیے یا کا فتحہ فارسی کے بجائے ابو الفتح اور ابو الحسن سے ہے)

ع ۳۶

سورۃ المسد

یَدَآ اَبِیْ لَہَبٍ میں ابن کثیر کے لیے لَہَبٍ ہے ھا کے سکون سے اور باقین کے لیے ھا کا فتحہ ہے (اور ذَاتَ لَہَبٍ میں خلاف نہیں اس میں سب کے لیے ھا کا فتحہ ہے)

حَمَّالَۃَ الْحَطَبِ میں عاصم کے لیے تا کا فتحہ اور باقین کے لیے تا کا ضمہ ہے۔

ع ۳۷

سورۃ الاخلاص

کُفُوًا اَحَدٌ میں تین قرأتیں ہیں ۱ حفص کے لیے فا کا ضمہ اور واو کے زبر ہیں ہمزہ کے بغیر ۲ حمزہ کے لیے وصل میں تو کُفُوٌ ہے فا کے سکون اور ہمزہ سے اور جب اس پر وقف کرتے ہیں تو رسم کی پیروی کی بنا پر ہمزہ کو واو سے بدل لیتے ہیں اور قیاس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ چاہتا ہے کہ ہمزہ کی حرکت نقل کرکے فا کو دیدی جائے (پس اس میں وقف کے دو وجوہ ہیں ۱ کُفُوًا ۲ کُفُوْا اول رسمی اور ثانی قیاسی ہے) ۳ باقی (ساڑھے پانچ) کے لیے کُفُؤٌ ہے فا کے ضمہ اور ہمزہ سے۔

اور سورۃ فلق اور سورۃ الناس میں (فرشی) اختلاف ایک بھی نہیں ہے صرف وہی اصولی اختلافات ہیں جو اس سے پہلے (بابوں میں) بیان ہو چکے ہیں۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ستائیسواں باب

(اس) تکبیر کے بیان میں جو (نقل کی رُو سے) ابن کثیر کی (اور برکت کے لیے ختم کے وقت سب کی) قراءۃ میں پڑھی جاتی ہے؛

ابو عمرو دانیؒ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تم کو (دین کے تمام علوم اور خصوصاً علم قراءۃ سیکھنے کے لیے) قوت عطا فرمائے اب یہ بھی معلوم کرلو کہ بزی نے اپنی سند کے ذریعہ ابن کثیر سے روایت کیا ہے کہ وہ وَالضُّحٰی کے آخر سے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس کے آخر تک ہر ایک سورۃ کے ختم کرنے کے (ساتھ ہی ساتھ) تکبیر بھی پڑھتے تھے (اور قصیدہ میں ہے کہ بعض بزی کے لیے وَالَّیْلِ کے آخر سے تکبیر شروع کرتے ہیں پس اس کے محل میں دو قول ہیں بعض کے نزدیک وَالَّیْلِ کے آخر یعنی وَالضُّحٰی کے اول سے شروع ہوتی ہے اور بعض کے قول پر وَالضُّحٰی کے آخر یعنی اَلَمْ نَشْرَحْ کے اول سے شروع ہوتی ہے۔ حاصل یہ کہ تکبیر کو بعض سورتوں کے اول کے لیے کہتے ہیں اور بعض آخر کے لیے۔ پہلے قول پر وَالضُّحٰی کے اول سے شروع ہو کر سورۃ والناس کے اول تک ختم ہو جائے گی اور وَالنَّاس کے آخر میں نہیں پڑھی جائے گی کیونکہ فاتحہ کے اول میں تکبیر کا کوئی بھی قائل نہیں اور دوسرے قول پر وَالضُّحٰی کے آخر سے شروع ہوگی اور وَالنَّاس کے آخر میں بھی پڑھی جائے گی اور اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ کافی عرصہ تک وحی کا سلسلہ بند رہا جس میں کفار نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو طرح طرح کے طعنہ دے کر رنج پہونچایا چنانچہ بعض کہتے تھے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ان کے رب نے چھوڑ دیا ہے اور ان سے عداوت اختیار کرلی۔ اور ایک عورت نے یہ بھی کہا تھا کہ میں اب آپ کے شیطان کو آپ کے پاس آتے ہوئے نہیں دیکھتی۔ ان واقعات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد سورۂ وَالضُّحٰی نازل ہوئی اور اس میں بڑے بڑے انعامات جو خصوصاً آپؐ ہی پر فائز ہوئے ہیں بیان کیے گئے اور جبریل علیہ السلام نے آکر سورۃ سُنائی تو آپؐ نے خوشی میں تکبیر پڑھی اور وَالضُّحٰی سے آخر تک ہر سورۃ کے ختم پر تکبیر پڑھنے کا حکم بھی فرمایا پھر آپؐ نے سورۃ پڑھی پس چونکہ یہ تکبیر جبریل علیہ السلام کی قراءۃ کے آخر میں تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءۃ کی ابتدا میں اس لیے دونوں احتمال نکل آئے ۔ یہ کہ تکبیر سورۃ کے شروع کے لیے ہو ۔ یہ کہ آخر کے لیے ہو اور اب تکبیر کی وجوہ بیان کرتے ہیں یعنی تکبیر کا سورۃ کے آخر کے ساتھ وصل کرتے تھے اور اب قاری کو اختیار ہے چاہے تکبیر پر وقف کر دے اور بسم اللہ سے ابتدا کر کے اس کا (یعنی اَلرَّحِیْم کا) بعد والی سورۃ کے شروع کے ساتھ وصل کر دے (اور اس کو وصل اول اور ثالث اور فصل ثانی کہتے ہیں یا اکبر کی طرح اَلرَّحِیْم پر بھی وقف کر دے اور اس کو وصل اول اور فصل ثانی و ثالث کہتے ہیں یہ دو وجوہ ہو گئیں) اور اگر چاہے تو (سورۃ کے آخر کی طرح) تکبیر کا بسم اللہ سے اور بسم اللہ کا سورۃ کے اول سے (ان دونوں کا بھی) وصل کر دے (اور اس کو وصل کل کہتے ہیں) اور جب (سورۃ کے آخر اور) بسم اللہ (دونوں) کا تکبیر کے ساتھ وصل کر دیا جائے تو اب بسم اللہ (اَلرَّحِیْم) پر وقف کرنا جائز نہیں (کیونکہ اس سے یہ وہم ہوگا کہ بسم اللہ سورۃ کے آخر کے لیے ہے حالانکہ وہ سورۃ کے شروع کے لیے نازل ہوئی ہے (اور اس کو وصل اول اور ثانی فصل ثالث کہتے ہیں) اور بعض اہل ادا سورتوں کے آخر پر وقف کرتے تھے اور تکبیر سے ابتدا کر کے اس کا بسم اللہ کے ساتھ وصل کرتے تھے (اور اب چاہو تو تکبیر کی طرح اَلرَّحِیْم کا بھی وصل کر دو اس کو فصل اول اور ثانی وصل ثانی و ثالث کہتے ہیں اور چاہو تو تکبیر کے وصل کے ساتھ اَلرَّحِیْم پر وقف کر دو اور اس کو فصل اول و ثالث اور وصل ثانی کہتے ہیں یا سورۃ کے آخر کی طرح تکبیر اور اَلرَّحِیْم پر بھی وقف کر دو اور اس کو فصل کل کہتے ہیں یا سورۃ کے آخر اور تکبیر دونوں پر وقف کر کے اَلرَّحِیْم کا وصل کر دو اور اس کو فصل اول و ثانی اور وصل ثالث کہتے ہیں پس یہ آٹھ وجوہ ہو گئیں ان میں سے نمبر چار ناجائز اور باقی سات جائز ہیں) اور نقاش نے ابو ربیعہ سے اور انہوں نے بزی سے اسی طرح (سورۃ کے آخر پر وقف اور تکبیر کا بسم اللہ کے ساتھ وصل) روایت کیا ہے اور میں نے فارسی سے بھی یہی وجہ پڑھی ہے جس کو انہوں نے نقاش سے پڑھا ہے اور تکبیر کے بارہ میں جو احادیث اہل مکہ سے آئی ہیں وہ اس پر دلالت کرتی ہیں کہ جو وجہ ہم نے (بعض اہل ادا کا عمل ذکر کرنے سے) پہلے بیان کی ہے وہ صحیح (اور اولیٰ) ہے (جس میں سورۃ کے آخر کا تکبیر کے ساتھ وصل ہے اور جو تکبیر کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آٹھ وجوہ میں سے تین صورتوں کو شامل ہے) کیونکہ ان احادیث میں مَعَ کا لفظ ہے جو شرکت اور اتصال پر دلالت کرتا ہے (اور یہ چاہتا ہے کہ تکبیر اور سورۃ میں پورا اتصال ہو اور وصل کی صورت میں یہ اتصال کامل طور پر پایا جاتا ہے لیکن ابو شامہ فرماتے ہیں کہ اس قدر تنگی کرنے کی حاجت نہیں کیونکہ سورۃ کے آخر پر وقف کر دینے کی صورت میں بھی تکبیر اور سورۃ میں اتصال موجود ہے دیکھو قاری جگہ جگہ وقف کرتا جاتا ہے لیکن اس پر بھی اس کی قراءۃ متصل ہی کہلاتی ہے) اور جب سورۃ وَالنَّاس کے آخر میں تکبیر پڑھے تو سورۃ فاتحہ اور کوئی شمار کے موافق بقرہ کی پانچ آیتیں بھی پڑھ لے جو وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ تک ہیں پھر ختم کی دعا (اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِيْ فِيْ قَبْرِيْ وغیرہ) پڑھے اور اس عمل کو الْحَالُ الْمُرْتَحِلُ کہتے ہیں (جس کے معنی یہ ہیں کہ ایک قرآن ختم کرنے کے بعد فوراً دوسرا شروع کر دے جس کو حدیث میں بہترین عمل بتایا ہے) اور ہم نے اس سے پیشتر تکبیر اور اس کی وجوہ کے متعلق جو کچھ بیان کیا ہے اس کے بارہ میں بہت سی حدیثیں ہیں جو مشہور ہیں جن کو علماء نقل کرتے ہیں جن میں سے ایک روایت دوسری کی تائید کرتی ہے اور ان سب سے یہ پتہ چلتا ہے کہ تکبیر کے بارہ میں ابن کثیر نے جو عمل کیا ہے وہ صحیح (اور درست) ہے اس مقام میں ان کی تفصیل کی گنجائش نہیں ہم نے ان کو اس (مختصر) کے علاوہ دوسرے موقع میں بیان کیا ہے۔

اور تکبیر کے الفاظ میں اہل ادا کا اختلاف ہے پس ان میں سے بعض تو صرف اللہ اکبر کہتے تھے اور اس کے صحیح ہونے کے بارہ میں ان کی دلیل وہ تمام احادیث ہیں جن میں اس تکبیر کا ذکر آیا ہے اور ان میں زائد لفظ ایک بھی نہیں آیا چنانچہ ہم سے ہمارے شیخ ابو الفتح نے اور ان سے ابو الحسن مقلم نے اور ان سے احمد بن سالم نے اور ان سے حسن مخلد نے اور ان سے بزی نے بیان کیا اور کہا کہ میں نے عکرمہ بن سلیمان سے پڑھا اور وہ کہتے ہیں کہ میں نے اسماعیل بن عبداللہ بن قسطنطین سے پڑھا سو جب میں وَالضُّحٰى پر پہونچا تو انہوں نے یہ کہا کہ قرآن کے ختم تک ہر سورۃ کے خاتمہ کے ساتھ تکبیر پڑھو اور اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن کثیر سے پڑھا تو انہوں نے مجھے بھی یہی حکم دیا تھا اور مجھے ابن کثیر نے بتایا کہ انہوں نے مجاہد سے پڑھا تو انہوں نے بھی ابن کثیر کو یہی حکم دیا اور مجاہد نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پڑھا تو انہوں نے بھی ان کو یہی حکم دیا اور ابن عباسؓ نے مجاہد سے بیان کیا کہ انہوں نے ابی بن کعبؓ سے پڑھا تو انہوں نے بھی ان کو یہی حکم دیا اور ابیؓ نے ابن عباسؓ سے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھا تو آپؐ نے بھی ان کو یہی حکم دیا (غرض بزی کے شیخ عکرمہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پانچ واسطے ہیں[1] اسماعیل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲ ابن کثیر ۳ مجاہد ۴ ابن عباسؓ ۵ ابی بن کعبؓ ان سب نے ایک دوسرے کو وَالضُّحٰی سے وَالنَّاس تک ہر سورۃ کے ختم پر تکبیر پڑھنے کو کہا) اور ان کے علاوہ دوسرے اہل ادا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر کہتے تھے پس تکبیر سے پہلے تہلیل بھی شامل کرتے تھے اور اس کے صحیح ہونے کے بارہ میں ان کی دلیل وہ روایت ہے جس کو ہم سے فارس بن احمد معلم نے اور ان سے عبدالباقی بن حسن نے اور ان سے احمد بن سلم الختلی اور احمد بن صالح نے اور ان دونوں سے حسن بن حباب نے بیان کیا ہے چنانچہ ابن حباب کہتے ہیں کہ میں نے بزی سے تکبیر کی بابت دریافت کیا کہ وہ کس طرح ہے تو انہوں نے مجھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر بتایا۔

ابو عمرو دانی کہتے ہیں کہ ابن حباب موصوف اتقان اور ضبط (قوی حافظہ والے) اور سچ بولنے والے ہیں اور اس درجہ کے شخص ہیں کہ اس فن کے علماء میں سے کوئی بھی ان کو جاہل شمار نہیں کرتا بلکہ سب عالم اور معتبر جانتے ہیں) اور میں نے ابوالفتح سے اسی کے موافق (تہلیل و تکبیر دونوں سے) پڑھا ہے (اور بعض تہلیل و تکبیر کے ساتھ تحمید بھی بتاتے ہیں پس وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْد پڑھتے ہیں) اور میں نے دوسرے شیوخ سے صرف تکبیر پڑھی ہے جو اوپر بیان ہو چکی ہے۔

فصل یہ قاعدہ بھی معلوم کر لو کہ جب قاری سورۃ کے آخر کا وصل کرنے لگے تو اگر سورۃ کا آخری حرف ساکن ہو (جو گیارہ سورتوں میں ہے) تو دو ساکن جمع ہو جانے کی بنا پر اس آخری حرف ساکن کو کسرہ دیدے جیسے فَخَرَّ اللّٰہُ اَکْبَر اور فَانْحَرْ لِلّٰہِ اَکْبَر اور اگر اس آخری حرف پر تنوین ہو (جو انھیں گیارہ میں سے آٹھ سورتوں میں ہے) تو اسی طرح اس کو بھی کسرہ دیدے تمام ہے کہ تنوین والے حرف پر زبر ہوں خواہ زیر خواہ پیش (کیونکہ تنوین بھی ساکن ہی ہوتا ہے) جیسے تَوَّابًا اللّٰہُ اَکْبَر مِنْ مُّدَّکِرٍ اللّٰہُ اَکْبَر اور لِخَیْرٍ اللّٰہُ اَکْبَر وغیرہ اور اگر سورۃ کے آخری حرف پر فتحہ ہو تو اس پر فتحہ ہی رہنے دے اور اگر سورۃ کے آخری حرف پر کسرہ ہو تو اس پر کسرہ ہی رہنے دے اور اگر ضمہ والا ہو تو اس پر ضمہ ہی رہنے دے جیسے اِذَا حَسَدَ اللّٰہُ اَکْبَر وَالنَّاسِ اللّٰہُ اَکْبَر اور اَلْاَبْتَرُ اللّٰہُ اَکْبَر وغیرہ اور اگر سورۃ کا آخری حرف ضمیر کی ھا ہو جس میں واو کے ساتھ صلہ ہو رہا ہو (یعنی اس پر الف پیش ہو جو دو سورتوں میں ہے) تو دو ساکن جمع ہو جانے کے سبب اس کا صلہ حذف ہو جائے گا جیسے رَبَّہٗ اللّٰہُ اَکْبَر اور شَرَّ اَثَرِہٖ اللّٰہُ اَکْبَر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو عمرو دانیؒ کہتے ہیں کہ ان تمام قسموں میں آللّٰہ کے نام کے شروع میں جو ہمزۂ وصلی ہے وہ بھی ضرورت نہ رہنے (اور درج میں واقع ہو جانے) کی بناء پر حذف ہو جاتا ہے پس تم اس کو بھی معلوم کر لو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے اور ہمیشہ طریق حق اور درست راہ پر چلنے کی توفیق دیتا رہے اور حق تعالےٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور انھیں کے یہاں اصلی اور آخری ٹھکانا ہے۔

فائدہ مزید آسانی کی غرض سے تکبیر کی آٹھ سورتوں کو پھر بیان کیا جاتا ہے ۱ فصل کل سورۃ کے آخر اور تکبیر اور اَلَمْ نَشْرَحْ تینوں پر وقف ۲ فصل اول وثانی و وصل ثالث سورۃ کے آخر اور تکبیر دونوں پر وقف اور اَلَمْ نَشْرَحْ کا وصل ۳ وصل کل تینوں میں سے کسی پر بھی وقف نہ کرنا۔ ان تینوں صورتوں میں تکبیر کو پہلی سورۃ کے آخر کے لیے بھی کہہ سکتے ہیں اور دوسری سورۃ کے شروع کے لیے بھی پس ان میں دونوں قولوں پر عمل ہو سکتا ہے ۴ وصل اول اور فصل ثانی و وصل ثالث یعنی سورۃ کے آخر کا تکبیر سے اور اَلَمْ نَشْرَحْ کا آئندہ سورۃ سے وصل اور تکبیر پر وقف ۵ وصل اول اور فصل ثانی و ثالث سورۃ کے آخر کا تکبیر سے وصل اور تکبیر اور اَلَمْ نَشْرَحْ دونوں پر وقف ان دو صورتوں میں تکبیر کو صرف پہلی سورۃ کے آخر کے لیے کہہ سکتے ہیں کیونکہ یہ اسی کے ساتھ متصل ہے اور بسم اللہ اور سورۃ سے جدا ہے پس تعلق اسی طرف رہے گا ۶ فصل اول و وصل ثانی و ثالث سورۃ کے آخر پر وقف اور تکبیر کا بسم اللہ سے اور اَلَمْ نَشْرَحْ کا آئندہ سورۃ سے وصل ۷ فصل اول و وصل ثانی و فصل ثالث سورۃ کے آخر پر وقف اور تکبیر کا بسم اللہ سے وصل اور اَلَمْ نَشْرَحْ پر وقف ان دو صورتوں میں تکبیر کو صرف دوسری سورۃ کے شروع کے لیے کہہ سکتے ہیں کیونکہ جب سورۃ کے آخر پر وقف ہو گیا اور تکبیر کا بسم اللہ سے وصل کر دیا تو اب تکبیر کا تعلق آخر سے قطعاً نہیں رہا اسی لیے یہ دو صورتیں سورۂ الناس کے آخر میں جائز نہیں کیونکہ فاتحہ کے اول میں تکبیر کا کوئی بھی قائل نہیں پس وہاں صرف پہلی پانچ صورتیں جائز ہیں ۸ وصل اول وثانی و فصل ثالث یعنی سورۃ کے آخر اور تکبیر دونوں پر وقف نہ کرنا اور اَلَمْ نَشْرَحْ پر کر دینا یہ صورت سب کے نزدیک ناجائز ہے دانیؒ کی رائے پر نمبر تین تا پانچ کی تین وجوہ اوروں سے افضل ہیں اور باقی تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ طیبہ کی شرح میں ملے گی۔

فائدہ (۱) تکبیر سنت ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اور تابعین سے منقول چلی آتی ہے (۲) تکبیر کی وجوہ میں قطع سے مراد وقف ہے اس کو سکتہ کہنے میں جمہوری منفرد ہیں (۳) تکبیر کی سات وجوہ کا اختلاف خلافِ واجب کے قبیل سے نہیں بلکہ اختلاف جائز کی قسم سے ہے پس سات ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک وجہ کا پڑھ لینا بھی کافی ہے ہاں اگر تمام طرق کا جمع کرنا مقصود ہو تو دو وجہوں کا پڑھنا ضروری ہوگا جن میں سے ایک تو ان تین میں سے ہو جن میں تکبیر دونوں سورتوں کے لیے ہو سکتی ہے جو پہلے فائدہ کے نمبر ایک تا تین میں بیان ہوئی ہیں اور ایک ان دو میں سے ہو جن میں تکبیر سورۃ کے آخر کے لیے ہے جو اسی فائدہ کے نمبر چار اور پانچ میں درج ہوئی ہیں (۴) اگر بزی کے لیے وَالضُّحٰی سے وَالنَّاس تک کی سورتوں میں سے کسی سورۃ پر قراءۃ کو ختم کرنا چاہیں تو جن کے قول پر تکبیر سورۃ کے آخر کے لیے ہے ان کے قول پر تو سورۃ کے ختم پر تکبیر پڑھ کر قراءۃ کو موقوف کریں گے پھر جب دوسرے وقت پڑھیں گے تو بلا تکبیر اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر سورۃ شروع کر دیں گے اور جن کے قول پر تکبیر سورۃ کے اول کے لیے ہے ان کی رائے پر قراءۃ کو بلا تکبیر پڑھے موقوف کر دیں گے پھر جب دوسرے وقت پڑھیں گے تو تکبیر اور اعوذ اور بسم اللہ پڑھ کر شروع کریں گے۔ اسی طرح جب سورۂ علق کے آخر میں سجدہ کریں گے تو پہلے قول پر تو سجدہ میں جاتے ہوئے دو اور اٹھتے ہوئے ایک تکبیر پڑھیں گے اور دوسرے قول پر سجدہ میں جاتے ہوئے ایک اور اٹھتے ہوئے دو پڑھیں گے (۵) چونکہ تکبیر پڑھنے والے اس کو استعاذہ کی طرح قرآن سے جدا سمجھتے ہیں اس لیے اس کا لکھنا اور پڑھنا رسم کے خلاف نہیں (۶) اور چونکہ بزی کے طریق سے اہل مکہ کے لیے تکبیر کا سنت ہونا بلا قید ثابت ہو چکا ہے اس لیے اس کا حکم نماز اور غیر نماز دونوں میں یکساں ہے یعنی نماز میں بھی اس کا پڑھنا جائز ہے لیکن محققین کی رائے پر اولیٰ یہ ہے کہ نماز میں اس تکبیر کو آہستہ پڑھیں تاکہ اس کے قرآن ہونے کا شبہ نہ ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَنْبِيَآءِ وَاٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ اَجْمَعِيْنَ
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
وَانْفَعْ بِهِ الطَّالِبِيْنَ وَاِيَّايَ وَ
وَالِدَيَّ وَاَعِزَّآءِيْ وَ
اَحِبَّآءِيْ اَجْمَعِيْنَ
بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

کاتب احقر محمد ایوب غفر اللہ ذنوبہ فرج عنہ الکروب بلدی حال مقیم بہاولپور ۱۳۷۲ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

از شیخ الشیوخ واستاذ الاساتذہ وشیخ القراء حضرت

مولانا الحافظ القاری ابو محمد محی الاسلام صاحب پانی پتی

مصنف شرح سبعہ قرآت

حال مقیم اوکاڑہ ضلع منٹگمری عمت فیوضہم

الحمد للہ والصلوٰۃ علی نبیہ۔ اما بعد۔ خاکسار ابو محمد محی الاسلام عثمانی، پانی پتی، حال مقیم اوکاڑا ضلع منٹگمری۔ اہل علم کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ حضرت علامہ امام ابو عمرو دانی اندلسی نحوی مقری ہمارے سلسلہ کے شیخ ہیں۔ اور آپ کی کتاب تیسیر جو سبعہ مکررہ متواترہ میں ہے مایہ ناز چیز ہے۔ سوا نو سو ۱۹۲۵ سال سے اختلاف قراءۃ جاننے والوں کے لیے سنگ میل کا کام دیتی ہے۔ اس کتاب کا میرے ہم وطن مولوی حافظ وقاری رحیم بخش صاحب صدر مدرس درجہ تجوید خیر المدارس ملتان نے ..... اردو میں ترجمہ کیا ہے میں نے اس ترجمہ کو باب الاستعاذہ تک سنا اور بعض اور مقامات کو پڑھوا کر تسلی کی۔ اللہ تعالیٰ مترجم کو دارین میں اجر خیر عطا کرے اور اس ترجمہ کو قبول فرمائے اور شائقین فن قرارت کو فائدہ پہونچائے۔ والسلام

خاکسار ابو محمد محی الاسلام عفا اللہ عنہ

۸ ذی الحجہ المبارک ۱۳۷۱ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْہُ [متفق علیہ]

چودہ قراتوں کے اٹھائیس رواۃ کے طرق کا نقشہ

مؤلفہ

استاذ القراء حضرت مولانا رحیم بخش پانی پتی

قراءۃ اکیڈمی

۲۸۔ الفضل مارکیٹ ۱۷۔ اردو بازار لاہور ۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چودہ قراتوں کے اٹھائیس رواۃ کے طرق کا نقشہ

چونکہ قراءۃ کے علماء نے ہر طریق کی وجوہ کو ایک دوسرے سے ممتاز اور جدا رکھا ہے اس لیے ہر طریق کی وجوہ میں تمیز کرنے کے لیے طرق کا یاد کر لینا بھی ضروری ہے۔ پس دس اماموں کے بیس راوی ہیں اور ہر راوی سے چار چار طریق ہیں اس لیے کل طرق اسی ہو جاتے ہیں ان چار چار طرق کو دو طرح تعبیر کر سکتے ہیں اگر واسطہ کا اعتبار کریں تو اس طرح بیان کریں گے کہ اس راوی مثلاً قالون سے دو طریق ہیں پھر اس سے یہ دو شاخیں نکلتی ہیں اور اس سے یہ دوسری دو شاخیں ہیں اور اگر واسطہ کا اعتبار نہ کریں تو اس طرح بیان کریں گے کہ خود اس راوی ہی سے چار طریق ہیں اب ہر راوی کا نام لکھ کر اس کے چار چار طرق بتائے جاتے ہیں جس جگہ شیخ اور اس کے شاگرد کے درمیان واسطہ بتایا جائے وہاں تو یہ سمجھیں کہ یہ صاحب اس ذریعہ سے اس شیخ کے شاگرد ہیں اور جس جگہ واسطہ نہ بتایا جائے ان کو بلا واسطہ شاگرد سمجھیں۔

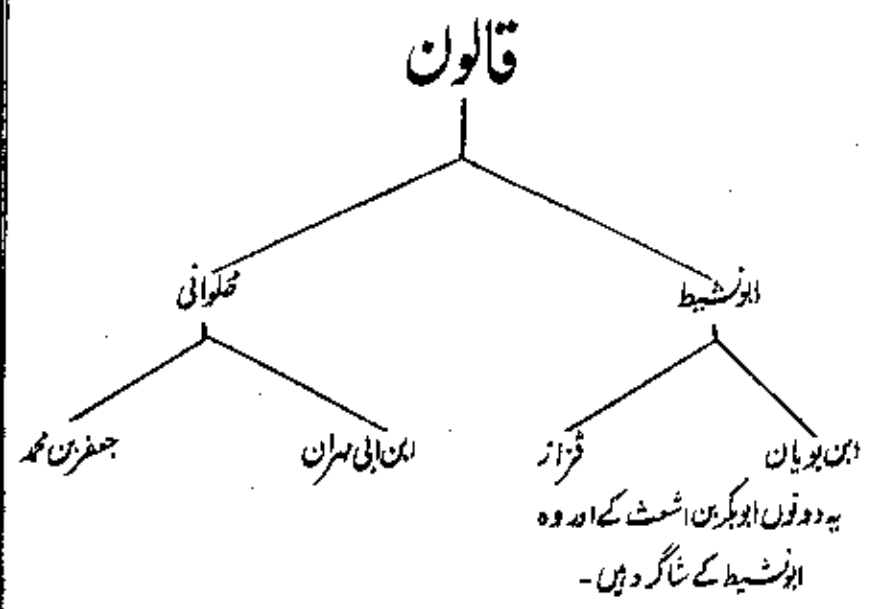

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

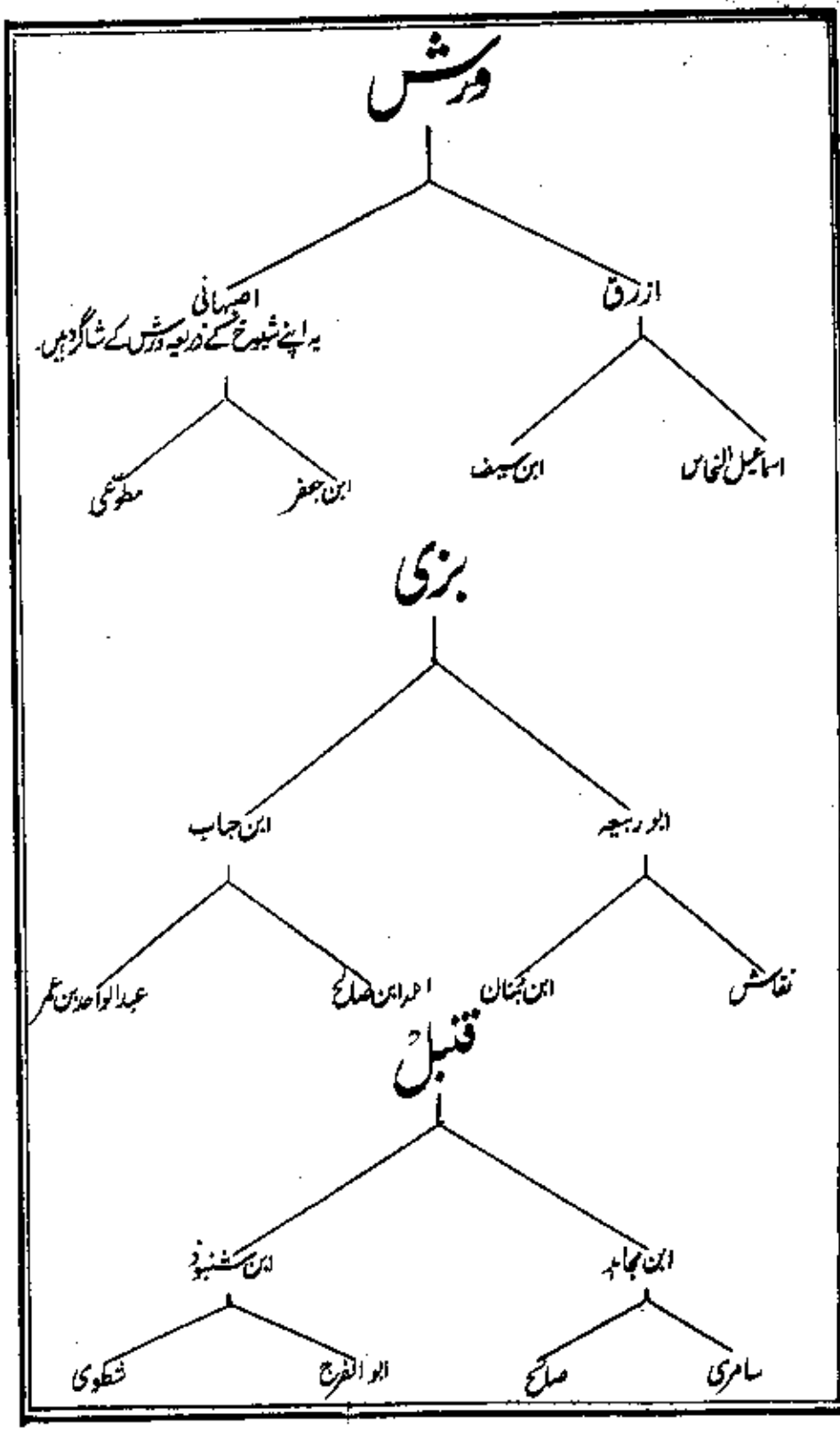

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

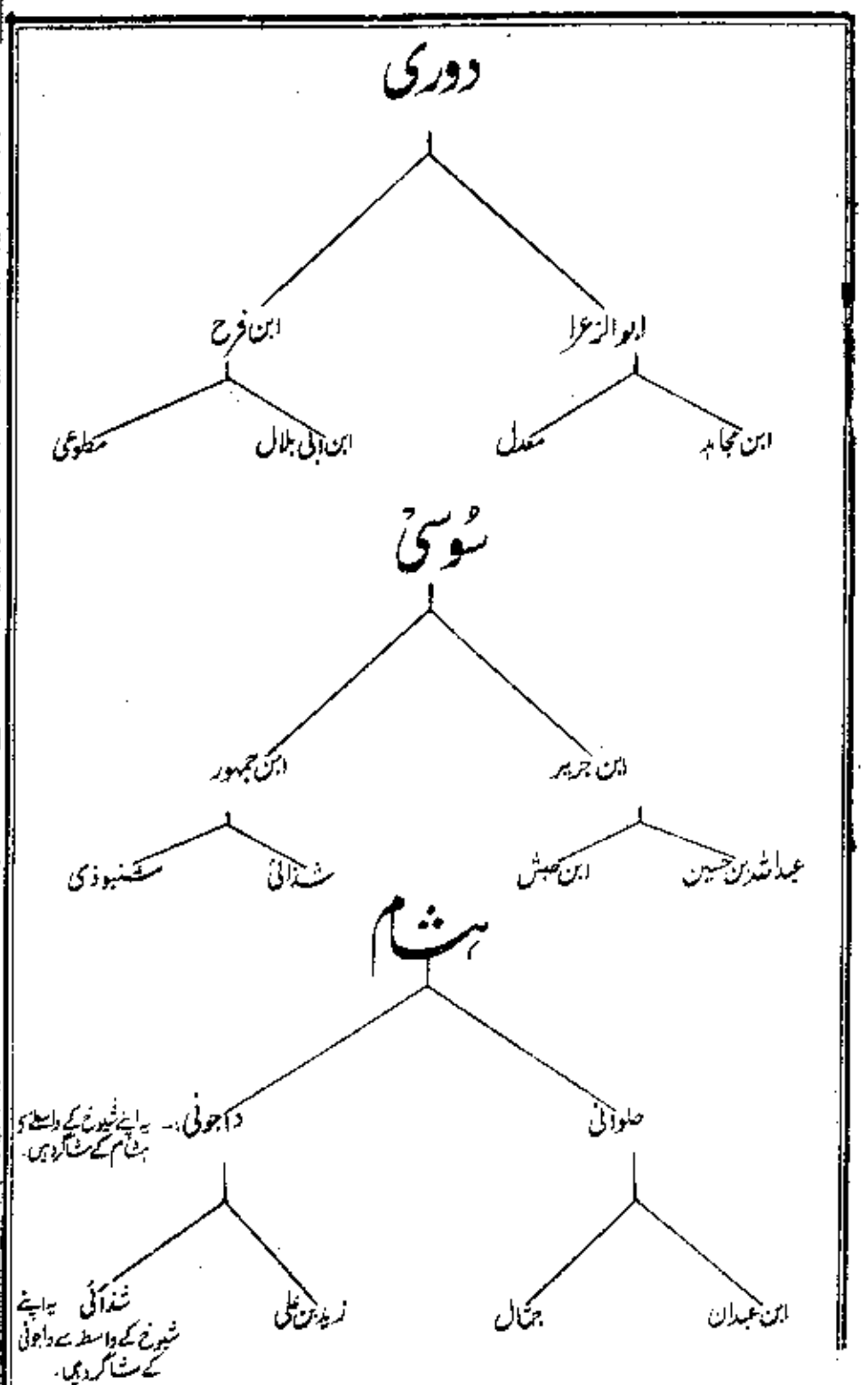

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

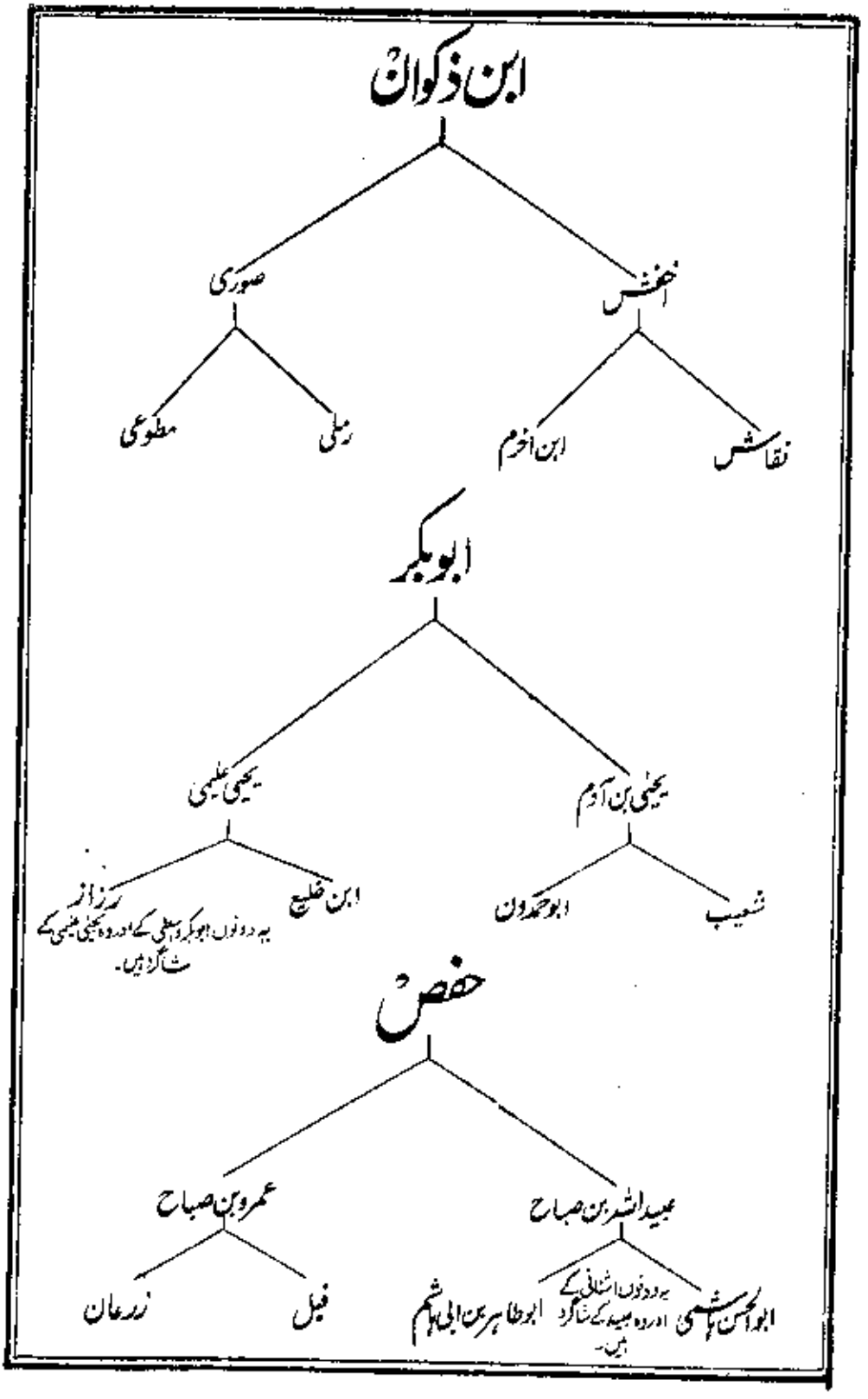

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

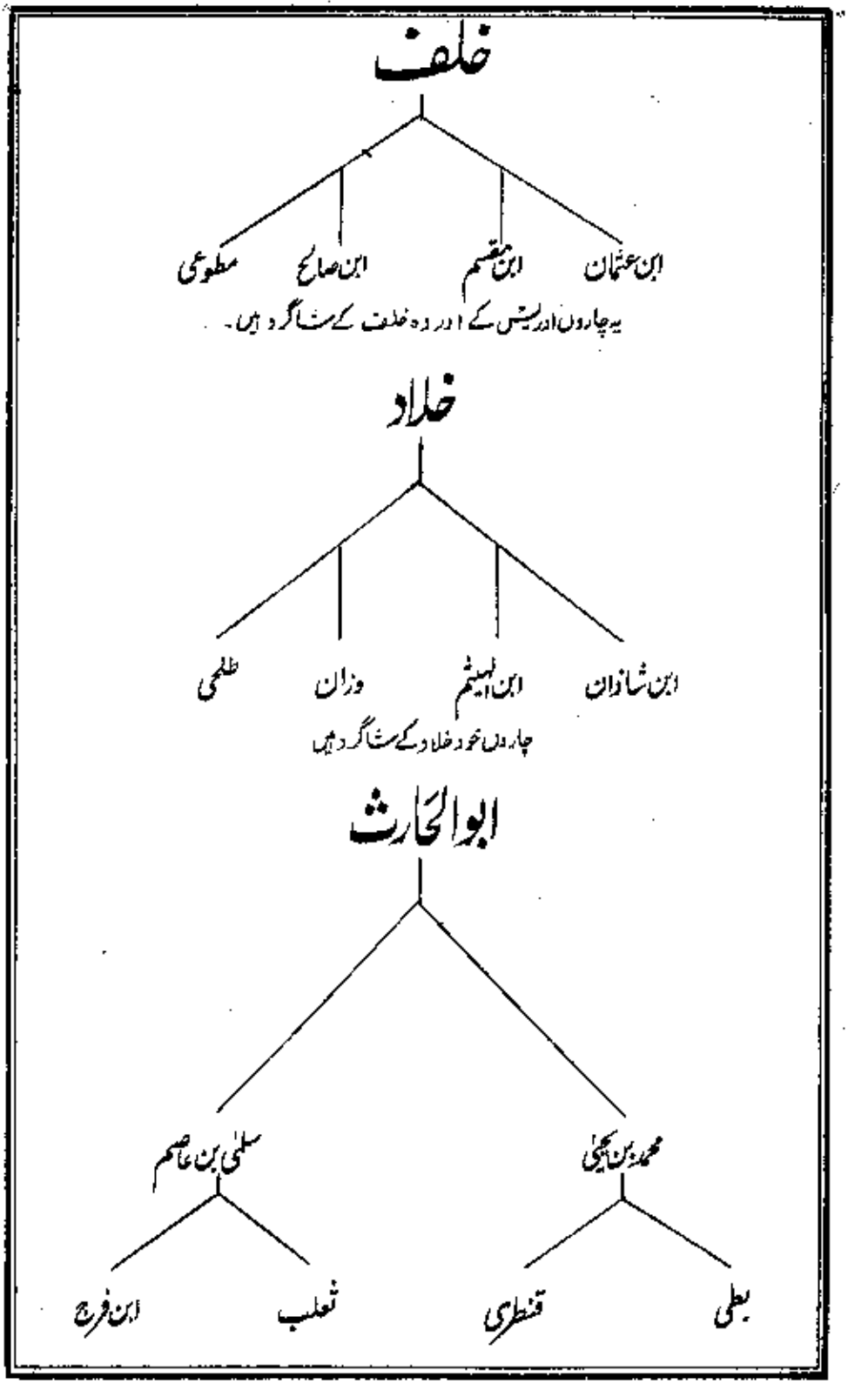

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

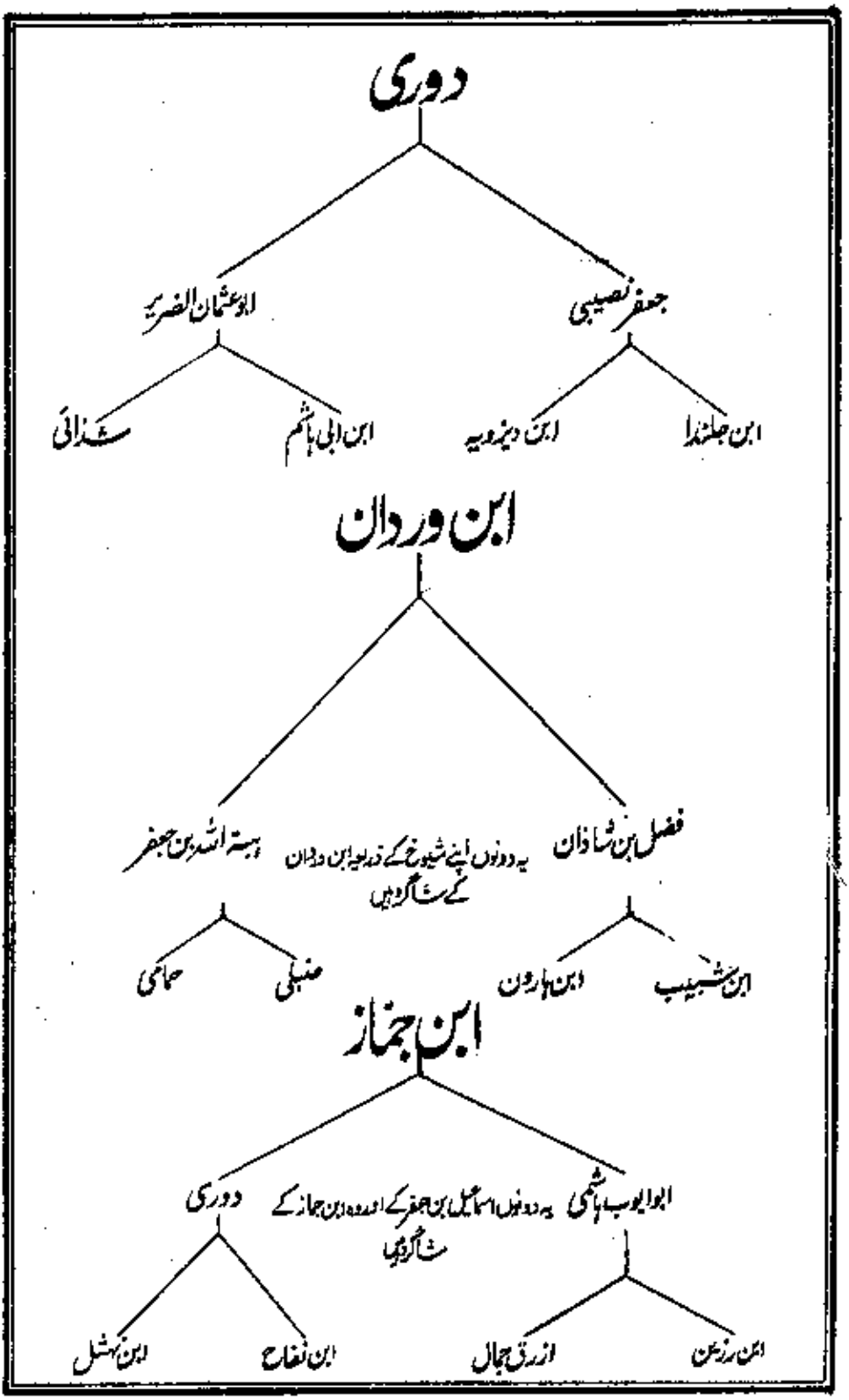

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

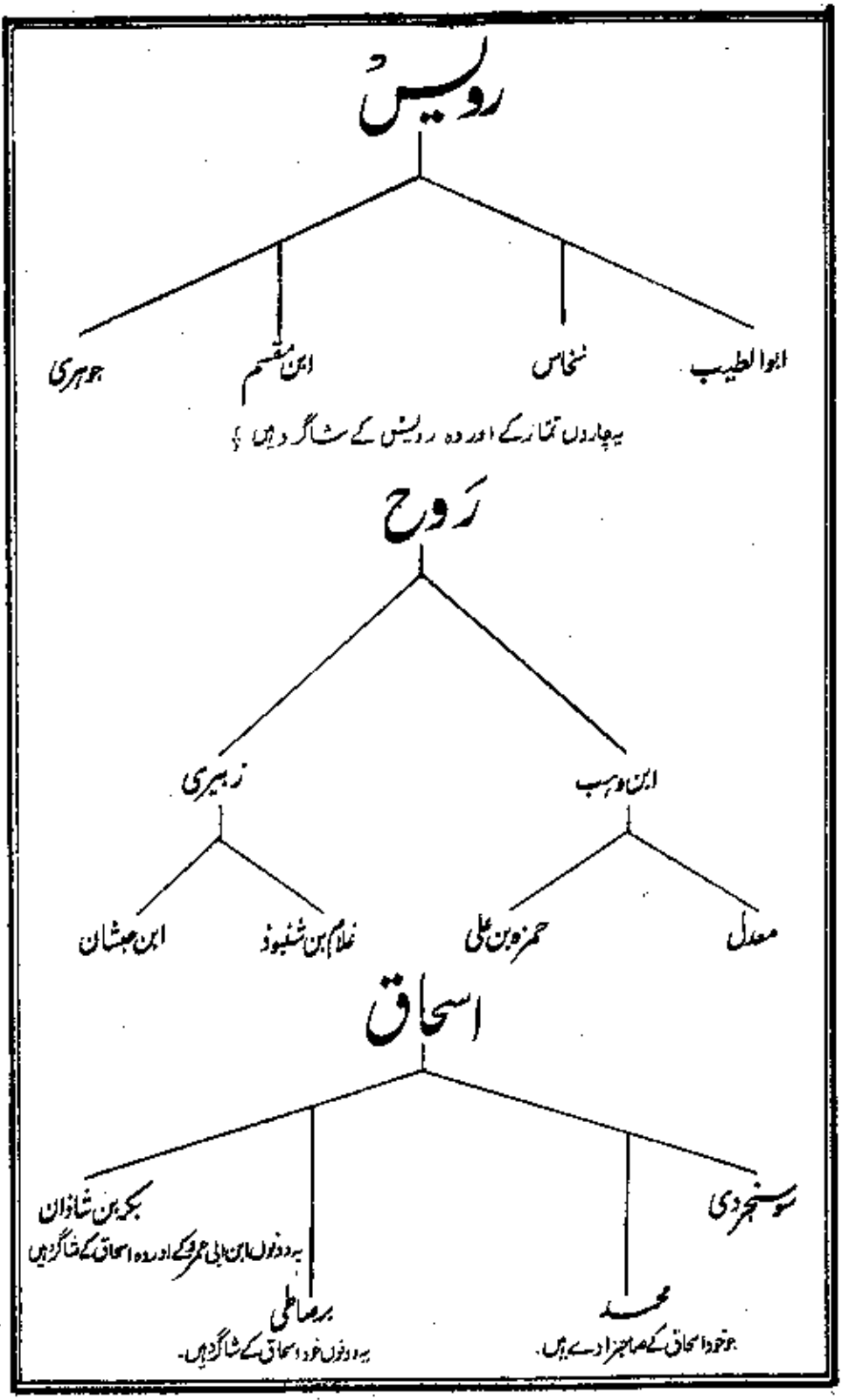

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

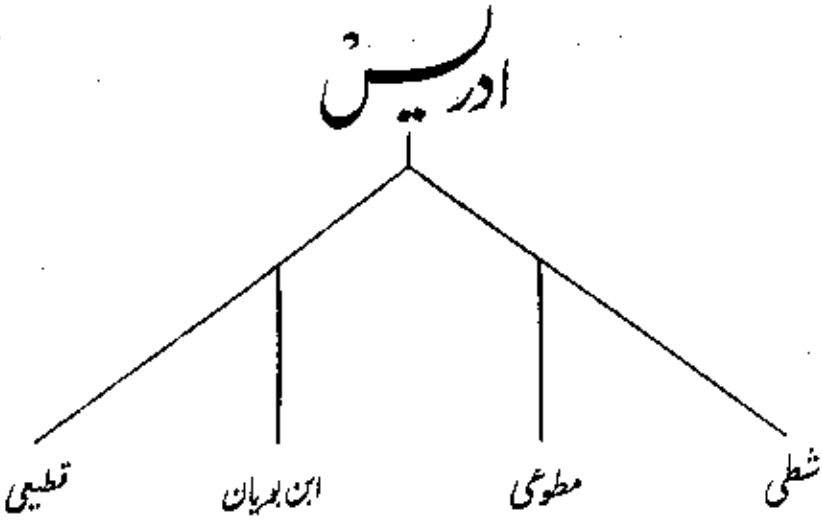

یہ چاروں خود ادریس کے شاگرد ہیں۔

ان اسّی طرق سے اور بھی بہت سی شاخیں نکلتی ہیں جن کو نشر میں پوری تفصیل سے بیان کیا ہے اور ان سب کے ملانے سے دس اماموں سے پورے نوسو اسّی طرق ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی تفصیل کا اور ان طرق کی کتابوں کے نام بتا دینے کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے ان وجوہ میں ترکیب پیدا نہیں ہونے پاتی جو ان طرق اور کتابوں والوں سے منقول ہیں اور جن حضرات کو تفصیل کا شوق ہو وہ نشر کا مطالعہ فرمائیں۔

دس کے بعد والے چار امام (جن کی قراتیں شاذ ہیں اور ان کا نماز میں اور قرآن ہونے کے اعتقاد سے پڑھنا جائز نہیں ہے) یہ ہیں:۔

۱۔ **ابن محیصن**۔ بزی اور ابوالحسن بن شنبوذ کی روایت سے اور یہ بزی وہی ہیں جو ابن کثیر کے بھی راوی ہیں۔

۲۔ **یزیدی** جو ابو عمرو کے شاگرد ہیں سلیمان بن الحکم اور احمد بن فرح کی روایت سے۔

۳۔ **حسن بصری**۔ شجاع بن ابی نصر بلخی اور دوری کی روایت سے اور یہ دوری وہی ہیں جو ابو عمرو اور کسائی کے بھی راوی ہیں۔

۴۔ **اعمش**۔ شنبوذی اور مطوعی کی روایت سے اور ان آٹھوں راویوں کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرق یہ ہیں :-

بزی اور ابن شنبوذ، یہ دونوں شبل کے اور وہ ابن محیصن کے شاگرد ہیں اور ان کی روایتیں مبہج سے اور اہوازی کی مفردات سے لی گئی ہیں۔ اور سلیمان بن حکم اور احمد بن فرح یہ خود بزیدی کے شاگرد ہیں اور ان کی روایتیں مبہج اور مستنیر سے لی گئی ہیں۔ اور مطوعی اور شنبوذی دونوں قدامہ کے اور وہ اعمش کے شاگرد ہیں اور ان کی روایتیں مبہج سے لی گئی ہیں اور بلخی اور دوری دونوں عیسیٰ ثقفی کے اور وہ حسن کے شاگرد ہیں اور ان کی روایتیں اہوازی کی مفردات سے لی گئی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ القراء حضرت مولانا قاری رحیم بخشؒ

حضرت قاری رحیم بخشؒ صاحب رجب المرجب ۱۳۴۱ھ کو پانی پت ضلع کرنال (انڈیا) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا نام چوہدری فتح محمد تھا۔ ساڑھے تین سال کی عمر تھی کہ والد محترم کا انتقال ہو گیا۔

چار سال کی عمر میں پڑھنے کے لیے بٹھائے گئے۔ ناظرہ قرآن سے فراغت کے بعد مدرسہ اشرفیہ پانی پت میں حفظ قرآن ۔عمر آٹھ سال حضرت قاری فتح محمد صاحب مہاجر مدنیؒ سے شروع کیا اور دس سال کی عمر میں مکمل حفظ کر لیا۔ آپ نے حضرت شیخ القراء مولانا قاری فتح محمد پانی پتی علیہ الرحمتہ سے تجوید۔ قرآءات سبع و عشرہ کی تکمیل فرمائی اور قرآءات کے فن میں بیش بہا تالیف و تدریس فرمائی۔

حقیقی معنوں میں آپ اپنے جلیل القدر استاذ محترم کے علوم کے وارث اور امین ثابت ہوئے۔ آپ نے فارسی اور ابتدائی عربی کی کتب حضرت قاری فتح محمد صاحبؒ اور حضرت مولانا عبد الرحیم صاحبؒ سے ۱۳۵۸ھ تک پڑھیں۔ بعد ازاں ذیقعدہ ۱۳۵۸ھ میں دارالعلوم دیو بند تشریف لے گئے اور چار سال میں ۔عمر اکیس سال تمام علوم متداولہ سے فراغت حاصل کر لی۔

دارالعلوم میں آپ کے اساتذہ کرام میں شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ۔ حضرت مولانا محمد اعزاز علی صاحبؒ۔ حضرت مولانا مفتی محمد ریاض الدین صاحبؒ۔ حضرت مولانا قاری محمد اصغر علیؒ۔ حضرت مولانا سید اختر حسین صاحبؒ۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم بلیاویؒ۔ حضرت مولانا فخر الحسن صاحبؒ اور حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ جیسے اکابرین شامل ہیں۔

ذیقعدہ ۱۳۶۲ھ میں حضرت مولانا محمد علی صاحبؒ جالندھری کی دعوت پر جامعہ محمدیہ تعلیم القرآن مسجد سراجاں حسین آگاہی ملتان میں تدریس کا آغاز فرمایا۔

شوال ۱۳۶۷ھ میں حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھریؒ کی دعوت پر جامعہ خیر المدارس ملتان میں بھی بحیثیت صدر مدرس شعبہ حفظ و تجوید و قراءات کام شروع کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تدریس ۱۲ھ سے اپنی وفات ۱۴۰۲ھ تک کے چالیس سال میں آپ نے شاندار تدریسی کام کیا سینکڑوں قراء اور حفاظ نے آپ سے اکتساب فن کیا اور دنیا کے طول و عرض میں خدمت قرآن میں مشغول ہوئے۔

آپ نے درج ذیل تصنیفی کام بھی انجام دیئے۔

(۱) آداب تلاوت (۲) متشابہات القرآن (۳) العطایا الوھبیہ شرح المقدمہ الجزریہ (۴) تنویر شرح تیسیر (۵) تکثیر النفع فی القراءات السبع (۶) تکمیل الاجر فی القراءات العشر (۷) ہدایات الرحیم (۸) المہذبہ فی وجوہ الطیبہ (۹) المراءۃ النیرہ فی حل الطیبہ (۱۰ تا ۱۸) رسائل قراءات عشرہ کی کتب (۱۹) الخط العثمانی فی رسم قرآنی (۲۰) تاج المصاحف۔

۱۴ ذی الحجہ ۱۴۰۲ھ مطابق ۲۹ ستمبر ۱۹۸۲ء کی رات کو استاذ القراء حضرت قاری رحیم بخش صاحبؒ نے رحلت فرمائی اور مورخہ ۳۰ ستمبر بروز جمعرات کو آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

اللھم اغفرلہ وارحمہ وارضہ وارض عنہ

مرتبہ: قاری نجم الصبیح تھانوی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ [متفق علیہ]

ترجمہ

اَلْوُجُوْهُ الْمُسْفِرَة

مؤلفہ

خاتمۃ المحققین الشیخ محمد بن احمد المعروف بالمتولی م ۱۳۱۳ھ

ترجمہ از

شیخ القراء حضرت مولانا قاری فتح محمد پانی پتی

قراءۃ اکیڈمی

۲۸۔ الفضل مارکیٹ ۱۷۔ اردو بازار لاہور ۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتمۃ المحققین الشیخ القراء علامہ متولیؒ

آپ کا نام محمد بن احمد بن عبد اللہ المعروف بالمتولی ہے۔ آپ کی ایک تصنیف "موارد البررہ" میں آپ کا نام محمد المعروف بالمتولی بن احمد بن الحسن بن سلیمان بھی درج ہے۔

آپ عالم کبیر اور علوم قرآن میں ایک بحر بے کنار کی مانند تھے۔ مختلف علوم قرآن جیسے قراءات متواترہ و شاذہ' علم الرسم و الضبط اور علم الفواصل وغیرہ جیسے دقیق علوم میں انتہائی بالغ النظر اور انتہائی محقق و مدقق تھے بلاشبہ آپ کو اپنے دور کا محقق اور شیخ المقرئین کہنا بالکل بجا ہے۔

شیخ متولیؒ کے سن پیدائش میں اختلاف ہے غالباً ۱۲۴۸ھ' ۱۲۴۹ھ یا ۱۲۵۰ھ میں آپ کی ولادت قاہرہ کے ایک محلے الدرب الاحمر میں ہوئی۔

قرآن حکیم حفظ کرنے کے بعد جامعہ ازہر میں داخلہ لیا اور علوم عربیہ اور شریعہ کی تکمیل فرمائی۔ علم تجوید و قراءات عشر بطریق شاطبیہ والدرہ اور بطریق طیبۃ النشر اور قراءات شاذہ اپنے وقت کے شیخ اور خاتم المحققین السید احمد الدری المالکی الشاذلی المعروف بالتھامی سے پڑھیں۔

بعد ازاں آپ طویل عرصہ تک مسند تجوید و قرآت پر متمکن رہے۔ اور تصنیف و تالیف میں ایسا شاندار کام کیا کہ آنے والی نسلوں کے لیے وہ سنگ میل ثابت ہوئیں۔

علامہ متولی کی چالیس کے قریب تصنیفات علوم تجوید و قراءات رسم ضبط اور علم الفواصل پر مشتمل ہیں جن میں نہایت مشہور و معروف کتب کے نام یہ ہے۔

فتح الکریم فی تجوید القرآن العظیم۔ فتح الرحمٰن فی تجوید القرآن۔ سفینۃ النجاۃ فی قولہ تعالیٰ "حاشاللہ" رسالہ فی مذاہب القراء السبعہ فی الیاءات الاضافۃ والزوائد۔ توضیح المقام فی احکام الوقف لحمزۃ والھشام منظوم۔ اتحاف الانام شرح توضیح المقام۔ الوجوہ المسفرہ۔ الکوکب الدری فی قرآءت ابی عمرو البصری۔ فتح المجید۔ اللولوء المنظوم۔ الواضحۃ فی التجوید اور اس کی شرح "شرح الواضحۃ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفوز العظیم۔ الدر الحسان۔ شرح الدر الحسان۔ الشہاب الثاقب۔ جواہر القلائد۔ الفوائد المعتبرہ فی القراءات الشاذہ۔ موارد البررہ وغیرہ اور ان کے علاوہ بہت سی کتب۔

آپ سے تجوید و قرآت پڑھنے والوں کا ایک جم غفیر ہے جن کا شمار مشکل ہے۔ چند نامور تلامذہ کے نام یہ ہیں۔

الشیخ محمد البنا۔ الشیخ احمد شلبی۔ الشیخ مصطفیٰ شلبی۔ الشیخ حسن الجریسی۔ الشیخ محمد المغربی۔ الشیخ عبد الفتاح ہنیدی۔ الشیخ حسن بُدیر۔ الشیخ حسن خلف الحسینی۔ الشیخ حسن یحییٰ الکتبی جو کہ آپ کے داماد بھی ہیں۔

۱۲۹۳ھ میں الشیخ خلیفہ النشنیؒ کی رحلت کے بعد علامہ متولیؒ ہی مصر کے شیخ القراء والمجودین کہلائے۔

برصغیر پاک و ہند میں بھی قراءات اور تجوید کی اکثر اسناد میں آپ کا تذکرہ موجود ہے۔ آپ کی خدمات جلیلہ ایک جماعت کے کام سے بھی بڑھ کر ہیں۔

۱۳۱۳ھ، ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک رات کو آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اور قرافۃ الکبریٰ باب الوداع قاہرہ مصر میں تدفین عمل میں آئی۔

اللھم اغفر لہ وارحمہ فرحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ

مرتبہ: قاری نجم الصبیح التھانوی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

اما بعد میرے عزیز قاری رحیم بخش صاحب پانی پتی صدر مدرس درجہ قرأت مدرسہ عربیہ خیر المدارس ملتان قرآن پاک کے نہایت لائق اور فائق مدرس اور مخلص خادم ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ ان کی کوشش سے کافی لڑکے حفظ قرآن کی دولت سے مالا مال ہو چکے ہیں حق تعالیٰ موصوف کو اپنی کتاب پاک کی خدمت کے لیے مزید بر مزید توفیق عطا فرمائے اور ان کی خدمات کو قبول فرمائے اور ان کے لیے اور ان کے والدین اور حملہ متعلقین اور قرآن کے تمام خدام کے لیے ان کی خدمات کو ذخیرۂ آخرت بنائے آمین یارب العالمین۔ چند ماہ گزرے کہ عزیز مذکور کو شوق ہوا کہ علامہ ابو عمرو عثمان بن سعید دانی کی کتاب تیسیر کا جو سات قرأت میں ہے ترجمہ کریں چنانچہ کئی ماہ کی ان تھک اور مسلسل کوشش کے بعد اس ترجمہ کو پورا کر دیا ان کا یہ شوق قابل قدر ہے اس کے بعد میں نے اس ترجمہ کو فوائد کے اضافہ سے عبدالوحید خاں شاہ جہاں پوری کی قرأۃ اور ان کے قلم دونوں سے مدد لے کر کئی ماہ میں درست اور مکمل کیا۔ گو میں نے اپنی کوشش میں کوئی کمی نہیں رکھی لیکن چونکہ میں آنکھوں سے معذور بھی ہوں اور نہایت کم علم بھی اس لیے اس میں ارباب فن کو جگہ جگہ لغزشیں نظر آئیں گی عاجزانہ درخواست ہے کہ اہل فن ان اغلاط کو درست فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اب چونکہ خیال یہ ہے کہ تیسیر کے اس ترجمہ کو شائع کرایا جائے تاکہ اس کے ذریعہ قرآن پاک کی قرأتیں شائقین تک پہونچیں اس لیے میرا جی چاہا کہ اس کے ساتھ علامہ محمد بن احمد شمس متوفی کی متوفی ۱۳۱۳ھ کی کتاب وجوہ المسفرہ جو سات کے بعد کی تین قراتوں میں ہے اس کا ترجمہ بھی شامل کر دیا جائے تاکہ قرآن کے شیدائیوں اور طلباء اور شائقین کو دس کی دس قراتوں کا ذخیرہ یک جا مل جائے اس لیے اولاً قاری محمد اسماعیل صاحب پانی پتی مدرس دینیات نور محمد ہائی اسکول حیدر آباد سندھ پھر عبدالوحید خاں، شاہ جہاں پوری کے قلم اور ان کی قرأۃ کی مدد سے اس کا ترجمہ بھی پورا کیا گیا اس لیے اس کو ترجمہ تیسیر کے ساتھ شامل کیا جا رہا ہے لیکن چونکہ علامہ متولی نے ان تین قراتوں کو نہایت اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے اور طریق یہ رکھا ہے کہ ان تین اماموں کے لیے سبعہ میں سے تین اماموں کی قرأۃ کو اصل قرار دیا ہے پس جس موقع میں ان تینوں نے اپنی اصلوں سے علیحدہ ہو کر دوسری طرح پڑھا ہے وہاں تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کر دیا ہے اور جس جگہ انھیں کی طرح پڑھتے ہیں وہاں بیان نہیں کیا اس لیے اس کتاب سے ابوجعفر، یعقوب خلف کی قراءۃ کو پوری طرح وہی حضرات معلوم کر سکیں گے جو ان کی اصلوں نافع، ابوعمرو، حمزہ کی قرأت کو یاد کریں گے اور جس جگہ ان میں سے کسی امام کی قراءۃ کو بیان کریں گے وہاں طلبا کو یہ بھی خیال ہوگا کہ ان کے ساتھ کے دوسرے امام اس کلمہ کو کس طرح پڑھتے ہیں نیز یہ کہ اس قراءۃ میں یہ امام جن کو بیان کر رہے ہیں اپنی اصل سے تو جدا ہیں لیکن آیا ان کی یہ قراءۃ ساتوں قاریوں میں سے کسی ایک کے موافق ہے یا ان سے بالکل جدا اور نئی قراءۃ ہے اس بارہ میں ترجمہ کی اصطلاحات کا یاد کر لینا بہت مفید ہوگا اس لیے اصطلاحات درج کی جاتی ہیں۔

آخر میں طلبا اور شائقین سے گذارش ہے کہ ان دونوں کتابوں کو خوب شوق اور محبت سے یاد کریں اور عربی درسیات کے طلبا اس فن کی طرف خصوصی طور پر توجہ فرمائیں اس میں مشغول ہونے کے بعد کھلی آنکھوں اس کی برکات دیکھنے میں آئیں گی اور طلبا اور علماء اپنی علمی استعداد و فہم میں پہلے سے کہیں زیادہ ترقی محسوس کریں گے اور اس سے لطف اندوز ہو کر انشاء اللہ تعالیٰ اعتراف کریں گے کہ علم ہے تو یہی ہے اور مزہ ہے تو اسی میں ہے۔ نیز جن حضرات نے ان کتابوں کی اشاعت میں کسی قسم کا بھی حصہ لیا ہے ان سب کے لیے خاتمہ بالخیر اور مغفرت کی دعا فرما دیا کریں فقط

(قاری) فتح محمد۔ پانی پتی۔

ترجمہ کی اصطلاحات

۱۔ اگر کسی نام سے پہلے صرف آئے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ قراءۃ انھیں کے ساتھ مخصوص ہے اور قراءِ عشرہ میں سے اور کوئی امام اس طرح نہیں پڑھتے جیسے صرف ابوجعفر کے لیے لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا میں پانچوں جگہ تا کا ضمہ ہے۔ اس سے نکل آیا کہ باقی سب کے لیے تا کا کسرہ ہے اور یہ ضمہ جیم کے ضمہ کی مناسبت سے ہے اور جر جو لام کا عمل ہے وہ تقدیری ہے پس طلبا یہ شبہ نہ کریں کہ جب اس پر لام جارہ داخل ہے تو جر کیوں نہیں آیا اور اس لیے یہ خیال نہ جما بیٹھیں کہ یہ قراءۃ صحیح نہیں ۲۔ اگر کسی جگہ ایک یا دو یا زائد قاریوں اور راویوں کے ناموں کے ساتھ بھی کا لفظ آئے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جو باقی ہیں وہ بھی اسی طرح پڑھتے ہیں جیسے ابوجعفر و یعقوب کے لیے بھی وَمَا يَخْدَعُوْنَ ہے پس نکل آیا کہ خلف کے لیے بھی اسی طرح ہے لیکن فرق یہ ہے کہ پہلے دونوں اماموں کی قراءۃ بیان سے نکلی ہے کہ مصنف نے ان کو بیان کر دیا ہے اس بنا پر کہ اس میں یہ دونوں اپنی اصلوں کے خلاف ہیں کیونکہ نافع اور ابوعمرو کے لیے وَمَا يَخْدَعُوْنَ ہے اور خلف کے لیے وَمَا يَخْدَعُوْنَ بیان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ کرنے سے نکلا ہے کیونکہ اس میں یہ اپنی اصل حمزہ کے موافق ہیں ۳ اگر ایک یا کئی ناموں کے ساتھ ہی کا لفظ ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ان تین اماموں میں سے جو باقی ہیں وہ ان کے ساتھ شریک نہیں ہیں پس وہ اپنی اصل کے موافق ہیں جیسے ابو جعفر و یعقوب ہی کے لیے ہر جگہ یُضَعِّفُ اور مُضَعَّفَةً کے بجائے یُضْعِفُ اور مُضْعَفَةً ہے پس نکل آیا کہ خلف ان کے ساتھ شریک نہیں ہیں بلکہ ان کے لیے حمزہ کی طرح ضاد کے بعد الف اور عین کی تخفیف ہے پس اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ قراء سبعہ میں سے بھی تشدید میں ابو جعفر اور یعقوب کے ساتھ کوئی شریک نہیں ہے کیونکہ ابن کثیر اور ابن عامر کی قراءۃ بھی یہی ہے مطلب صرف یہ ہے کہ ان کے ساتھ کے تیسرے امام خلف اس میں شریک نہیں ہیں۔

۴ اگر کسی جگہ ان تین اماموں میں سے بعض کے نام قوسین سے باہر ہوں اور بعض کے قوسین میں ہوں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس کلمہ کو یہ سب اسی طرح پڑھتے ہیں لیکن فرق یہ ہے کہ جو قوسین سے باہر ہیں ان کے لیے تو یہ قراءۃ بیان کرنے سے معلوم ہوئی ہے اور وہ اس میں اپنی اصل کے خلاف ہیں اور جو قوسین میں ہیں ان کے لیے بیان نہ کرنے سے نکلی ہے اس بنا پر کہ اس میں وہ اپنی اصلوں کے موافق ہیں جیسے ابو جعفر (اور خلف ہی) کے لیے حجُّ الْبَيْتِ (آل عمران ع) میں حا کا کسرہ ہے پس یہ کسرہ ابو جعفر کے لیے تو بیان سے نکلا ہے کیونکہ یہ اس میں نافع کے خلاف ہیں اور خلف کے لیے بیان نہ کرنے سے نکلا ہے اس لیے کہ اس میں حمزہ کے لیے بھی کسرہ ہی ہے اور یہی سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ یعقوب اس میں ان دونوں کے ساتھ شریک نہیں ہیں بلکہ ان کے لیے اس میں حا کا فتحہ ہے اور وہ اس میں اپنی اصل ابو عمرو کے موافق ہیں۔

تنبیہ گو ان ترجموں سے ان حضرات کے لیے بہت آسانی ہو گئی ہے جو عربی نہیں جانتے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان کتابوں کو استاد کے بغیر ہر شخص خود ہی پڑھ کر پوری طرح سمجھ سکتا ہے کیونکہ دنیا کا کوئی آسان سے آسان کام بھی ایسا نہیں جس میں استاد کی ضرورت نہ پڑے اس لیے ان کتابوں کو اور فن کو باقاعدہ استاد سے پڑھیں ورنہ غلطیوں میں مبتلا ہو جانے کا سخت اندیشہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الوجوہ المسفرۃ

یہ علامہ محمد بن احمد شمس المتولی کی تصنیف ہے

اور سات کے بعد والی تین قراتوں میں ہے

پس فرماتے ہیں کہ سب تعریفیں حق تعالیٰ کے لیے ہیں جن کا وجود ضروری ہے جو تمام تعریفوں کے مستحق ہیں اور مقام محمود والی ذات محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام نازل ہو اور آپ کی آل اور اصحاب پر بھی جو سردار بزرگ ہیں حق تعالیٰ ہم کو ان کی لڑی میں پرو دے (ان کی جماعت میں داخل فرمائے) اور ہم پر ان کے نور کی بارش برسائے اور حمد و صلوٰۃ کے بعد محمد متولی شافعی عفی عنہ کہتا ہے کہ یہ ایک مختصر رسالہ ہے جو ان تین قراتوں میں ہے جو دس کو پورا کرنے والی ہیں یعنی ابو جعفر کی قراۃ میں ابن وردان اور ابن جماز کی روایت سے اور یعقوب کی قراۃ میں رویس اور رَوح کی روایت سے اور خلف کی قراۃ میں اسحٰق اور ادریس کی روایت سے۔ میں نے اس میں وہ طریقہ اختیار کیا ہے جس کو امام حافظ ابن الجزری نے اپنی دُرّہ میں اختیار کیا ہے پس جس کلمہ میں ابو جعفر نے امام نافع کے اور یعقوب نے ابو عمرو کے اور خلف نے اپنی اس روایت کے (جس کو انھوں نے سلیم کے ذریعہ حمزہ سے نقل کیا ہے جو شاطبیہ میں مذکور ہے) اضافہ کیا ہے اس کو تو بیان کر دیا ہے اور جس کلمہ میں ان تینوں نے اُن تینوں کی موافقت کی ہے اس کو بیان نہیں کیا اور یہ اختصار کی ضرورت سے کیا ہے اور حق تعالیٰ توفیق دینے والے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ کا بیان

ابوجعفر نے دو سورتوں کے درمیان بلاخلاف بسم اللہ پڑھ کر جدائی کی ہے اور یعقوب کے لیے ابوعمرو کی طرح وصل و سکتہ ہے اور ایک روایت پر بسم اللہ بھی ہے اور خلف کے لیے حمزہ کی طرح صرف وصل ہے اور ایک روایت پر سکتہ بھی ہے)

سورۃ فاتحہ

۱ یعقوب اور خلف کے لیے مٰلِكِ الف کے ساتھ ہے (اور ابوجعفر کے لیے نافع کی طرح الف کے بغیر ہے) ۲ خلف کے لیے اَلصِّرَاطَ اور صِرَاطَ میں ہر جگہ اَلْ کے ساتھ ہو یا بغیر اَلْ کے خالص صاد ہے (ابوجعفر اور رَوح کی طرح) اور رویس کے لیے سین ہے ۳ خلف کے لیے عَلَيْهِمْ۔ اِلَيْهِمْ۔ لَدَيْهِمْ تینوں میں ھا کا کسرہ ہے اور یعقوب کے لیے مفرد کی ضمیر کے سوا ہر ایک ضمیر کی ھا میں ضمہ ہے جب کہ وہ یائے ساکنہ کے بعد ہو جیسے عَلَيْهِمَا۔ فِيْهِمَا۔ اَيْدِيْهِمْ وَبُرُكِيْهِمْ۔ اَيْدِيْهِنَّ۔ عَلَيْهِنَّ اور رویس کے لیے ضمیر کی اس ھا میں ضمہ ہے جس سے پہلی یا جزم یا بنا کی وجہ سے عارضی طور پر حذف ہوگئی ہو جو کل پندرہ جگہ ہے ۴ فَاَنْهَمْ عَذَابًا (ع) ۵ وَاِنْ يَّاْتِهِمْ (ع) ۶ وَاِذَا الْكِتٰبُ اُتِهِمْ (ع) تینوں اعراف میں ۷ وَنُخْزِهِمْ (ع) ۸ اَلْكِتٰبَ يَاْتِهِمْ (ع) دونوں توبہ میں ۹ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ یونس (ع) میں ۱۰ وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ حجر (ع) میں ۱۱ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ طٰہٰ (ع) میں ۱۲ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ نور (ع) میں ۱۳ اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ عنکبوت (ع) میں ۱۴ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ احزاب (ع) میں ۱۵ ۱۶ فَاسْتَفْتِهِمْ صٰفّٰت (ع و ع) میں ۱۷ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۱۸ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ مومن (ع) میں رہا اسی قسم میں سے وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ انفال (ع) سو اس میں رویس کے لیے بھی بلاخلاف ھا کا کسرہ ہی ہے۔ ۱۹ ابوجعفر ہی کے لیے جمع کی میم (هُمْ۔ كُمْ۔ نُمْ) میں بلاخلاف میم کے ضمہ کا واو کے ساتھ صلہ ہے جب کہ میم کے بعد والے حرف پر حرکت ہو پس اگر میم کے بعد ساکن ہو تو یعقوب میم کی حرکت کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ھا کی حرکت کے تابع رکھتے ہیں یعنی اگر ھا پر ضمہ ہو (جو ان کی قرارت میں یائے ساکنہ کے بعد ہوتا ہے) تو ہم کا بھی ضمہ پڑھتے ہیں جیسے عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اور اگر ھا پر کسرہ ہو (جو کسرہ کے بعد ہوتا ہے) تو اپنی اصل ابو عمرو کی طرح میم کا بھی کسرہ پڑھتے ہیں جیسے بِهِمِ الْأَسْبَابُ اور مِنْ دُونِهِمِ امْرَأَتَيْنِ (ایضاً باقی دونوں اپنی اصلوں کی طرح ہیں)

ادغام الکبیر

۱ یعقوب نے وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ نساء (ع) میں ادغام کیا ہے ۲ اور روس کے لیے ذیل کے چار کلمات میں بلا خلاف ادغام ہے ۱ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ مومنون (ع) میں ۲ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا ۳ وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا ۴ اِنَّكَ كُنْتَ تینوں طٰہٰ (ع) میں ۳ اور روس ہی کے لیے ذیل کے سولہ کلمات میں اظہار و ادغام دونوں ہیں ۱ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ (ع) ۲ اَلْكِتٰبَ بِاٰيٰتِهِمْ (ع) دونوں بقرہ میں ۳ اَلْكِتٰبَ بِالْحَقِّ (حم قرآن میں پہلی جگہ آیا ہے اور یہ وہ ہے جو لقمٰن ع میں ہے) ۴ جَعَلَ لَكُمُ کے وہ تمام کلمے جو نحل (ع) و (ع) میں ہیں اور یہ آٹھ ہیں ۱۲ تا ۱۵ اَوَ اَنَّهٗ هُوَ کے وہ چاروں کلمہ جو نجم (ع) میں ہیں ۱۶ لَا قِبَلَ لَهُمْ نمل (ع) میں ۴ اور ابو جعفر کے لیے لَا تَاْمَنَّا یوسف (ع) میں اشارہ کے بغیر خالص ادغام ہے (اور یعقوب و خلف کے لیے ابو عمرو اور حمزہ کی طرح اشمام و روم ہے) ۵ صرف یعقوب کے لیے رَبِّكَ تَمَارٰى نجم (ع) میں وصلاً ادغام ہے اور ثُمَّ تَفَكَّرُوْا سبا (ع) میں صرف روس کے لیے وصلاً ادغام ہے اور ابتدا دونوں کلموں سے دو تاؤں کے ساتھ ہوگی (یعنی تَمَارٰى اور تَتَفَكَّرُوْا اور یہاں ابتدا اعادہ کے معنی میں ہے) ۶ اور یعقوب کے لیے اَتُمِدُّوْنَنِ نمل (ع) میں ادغام ہے اور خلف کے لیے اس میں اظہار ہے (ابو جعفر کی طرح) اور اسی طرح وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا۔ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا۔ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا۔ وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا میں بھی (خلف کے لیے) اظہار ہے باقی دونوں کی طرح ۷ اور یعقوب اور خلف کے لیے (بھی) بَيَّتَ طَّآئِفَةٌ نساء (ع) میں اظہار ہے۔

ضمیر کی ھا کا بیان

۱ ذیل کے پانچ کلمات میں جو آٹھ جگہ آئے ہیں ابو جعفر ضمیر کی ھا کو ساکن پڑھتے ہیں (اَيُوَدُّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِلَیْكَ دو جگہ آل عمران (غ) میں (۲) نُؤَدِّهٖ دو جگہ آل عمران غ میں دو اور شوریٰ غ میں ایک (۳) نُوَلِّهٖ (۴) وَنُصْلِهٖ (نساء غ) (۵) فَاَلْقِهْ (نمل غ) اور یعقوب ان پانچوں کو صلہ کے بغیر ھا کے کسرہ سے (نُؤَدِّهٖ کو۔ نُؤْتِهٖ الخ) اور خلف ھا کے کسرہ اور صلہ سے (نُؤَدِّهٖ اور نُؤْتِهٖ) پڑھتے ہیں ۲ وَيَتَّقْهِ (نور غ) کو بھی یعقوب صلہ کے بغیر ھا کے کسرہ سے (وَيَتَّقْهِ) اور خلف کسرہ اور صلہ سے (وَيَتَّقْهِ) پڑھتے ہیں اور ابن جماز کے لیے درہ کے بعض نسخوں کی بنا پر تو وَيَتَّقْهِ ہے یعقوب کی طرح اور بعض نسخوں کے اعتبار سے وَيَتَّقْهِ ہے خلف کی طرح اور دونوں وجوہ صحیح ہیں اور ابن وردان کے لیے اس ھا میں سکون ہے (یعنی وَيَتَّقْهِ) ۳ اور يَرْضَهُ (زمر غ) میں ابن جماز کے لیے يَرْضَهُ ہے ھا کے سکون سے اور یعقوب کے لیے يَرْضَهُ ہے ھا کے ضمہ سے صلہ کے بغیر اور ابن وردان اور خلف کے لیے يَرْضَهُ ہے ضمہ اور صلہ سے ۴ اور يَاْتِهٖ مُؤْمِنًا طٰہٰ غ میں ابو جعفر، روح۔ خلف کے لیے يَاْتِهٖ ہے ھا کے کسرہ اور صلہ سے اور رویس کے لیے يَاْتِهٖ ہے ھا کے پیش زیر سے صلہ کے بغیر ۵ اَرْجِهْ (اعراف غ وشعرا غ) میں ابن وردان کے لیے اَرْجِهِ ہے صلہ کے بغیر کسرہ سے اور ابن جماز اور خلف کے لیے اَرْجِهْ ہے صلہ اور کسرہ سے اور یعقوب کے لیے اَرْجِئْهُ ہے ابو عمرو کی طرح جو اصل کی موافقت سے معلوم ہوا ہے ۶ يَتِّهٖ میں ہر چہار جگہ (یعنی بقرہ غ وغ ومنتون ویس غ میں صرف) رویس کے لیے يَتِّهِ ہے صلہ کے بغیر ھا کے کسرہ سے ۷ تُرْزَقٰنِهٖ یوسف (غ) میں ابن وردان کے لیے ھا کا پڑا زیر ہے صلہ کے بغیر (اور باقی اڑھائی کے لیے کھڑا زیر ہے جو اصل کی موافقت سے نکلا ہے اسی لیے اس کو بیان نہیں کیا) ۸ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْا (طٰہٰ غ اور قصص غ) میں خلف کے لیے (بھی) ھا کا کسرہ ہے۔

مد اور قصر کا بیان

ابو جعفر اور یعقوب کے لیے مد منفصل میں قصر ہے اور متصل میں توسط ہے اور مقدار مد دو الف ہے اور خلف کے لیے دونوں میں توسط ہے اور مقدار تین الف ہے اور ابو جعفر کیلئے (بھی) اٰمَنَ کے باب میں یعنی مد بدل میں اور ہمزہ سے پہلے حرف لین (شَیْءٍ۔ سَوْءٍ۔ کَهَیْئَةِ۔ سَوْءَةَ) میں خلف کی طرح قصر ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک کلمہ کے دو ہمزوں کا بیان

۱ ابوجعفر کے لیے تینوں قسموں میں دوسرے ہمزہ کی تسہیل اور دونوں کے درمیان الف کا ادخال ہے اور رویس کے لیے ادخال کے بغیر دوسرے ہمزہ کی تسہیل ہے اور رَوح (وخلف) کے لیے تحقیق بلا ادخال ہے ۲ اور (آئِمَّۃً میں ہم نے ابوجعفر کے لیے دو وجوہ پڑھی ہیں ۱ (اَئِمَّۃً ادخال اور تسہیل سے ۲ ادخال کے بغیر دوسرے ہمزہ کا یا سے ابدال (یعنی اَیِمَّۃً) اور رویس کے لیے بھی دو ہی پڑھی ہیں ۱ تسہیل بلا ادخال ۲ یا سے ابدال اور رَوح (وخلف) کے لیے اس میں تحقیق بلا ادخال ہے لیکن وذہ میں ابوجعفر اور رویس کے لیے ابدال بیان نہیں کیا اور طیبہ میں بیان کیا ہے۔ ۳ اور یہ بات ظاہر ہے کہ ءَاَمَنْتُمْ اور ءَاَلْئٰنَ اور ءَآلذَّكَرَيْنِ کے باب میں کسی کے لیے بھی ادخال نہیں ۴ اور (ءَاَنْذَرْتَهُمْ اعراف (ع) وظہ وشعرا (ع) تینوں میں رویس کے لیے اخبار ایک ہمزہ ہے (اور باقین کے لیے استفہام دو ہمزہ ہیں) ۵ اور ابوجعفر (ای) کے لیے ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ یوسف (ع) میں ایک ہمزہ کسرہ والا ہے ۶ خلف کے لیے ءَاَنْ كَانَ قلم (ع) میں ایک ہمزہ ہے اور ابوجعفر اور یعقوب کے لیے اس اَنْ كَانَ میں اور اَذْهَبْتُمْ احقاف (ع) میں ءَاَنْ كَانَ اور ءَاَذْهَبْتُمْ ہے استفہام کی بنا پر دو ہمزوں سے (پھر ان ہمزوں میں دونوں اپنی ان قواعد پر ہیں جو اپنی نمبر ایک میں بیان ہوئے ہیں) ۷ اور استفہام مکررہیں (یعنی جب کہ دو جگہ دو دو ہمزہ جمع ہو کر چار ہمزہ ہو جائیں جو گیارہ جگہ آئے ہیں جیسے ءَاِذَا۔ءَاِنَّا) ابوجعفر کے لیے ہر جگہ پہلے کلمہ میں ایک، اور دوسرے میں دو ہمزہ ہیں (یعنی اِذَا۔ءَاِنَّا) لیکن سورہ واقعہ (ع) میں اور صٰفّٰت کے پہلے موقع میں (جو ع میں ہے) اس کا عکس (ءَاِذَا۔اِنَّا) ہے اور یعقوب کے لیے اسی قسم میں سے اول میں دو اور دوسرے میں ایک ہمزہ (ءَاِذَا۔اِنَّا) ہے لیکن عنکبوت میں اس کا عکس (یعنی اِنَّكُمْ۔ءَاِنَّكُمْ) ہے اور نمل (ع) میں دونوں موقعوں میں استفہام (ءَاِذَا۔ءَاِنَّا) ہے (اور ان میں سے جس کلمہ میں دو ہمزہ ہیں اس میں دونوں اپنے انھی قواعد پر ہیں جو اسی باب کے نمبر ایک میں درج ہو چکے ہیں اور خلف کے لیے ان سب موقعوں میں ہمزہ کی طرح استفہام اور دونوں ہمزوں کی تحقیق بلا ادخال ہے)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو کلموں کے دو ہمزوں کا بیان

ابو جعفر اور رویس کے لیے یکساں حرکت والے دو ہمزوں میں سے دوسرے کی تسہیل ہے اور دونوں پر دو طرح کی حرکت ہو تو دونوں اپنی اصلوں (نافع اور ابو عمرو) کے موافق ہیں (پس نَفِّي عَرَاقِي وغیرہ میں دوسرے ہمزہ کی یا کے مانند اور جَآءَ أُمَّةٌ میں واو کی طرح تسہیل ہے اور نَشَآءُ أَصَبْنَاهُم وغیرہ میں دوسرے کا فتحہ والے واو سے اور اَلسَّمَآءِ ائْتِيَا وغیرہ میں دوسرے کا فتحہ والی یا سے ابدال ہے اور يَشَآءُ إِلَىٰ جیسی مثالوں میں دوسرے کا کسرہ والے واو سے ابدال اور اس کی یا کے مانند تسہیل ہے) (اور رَوح (وخلف) کے لیے دونوں قسموں میں (دونوں ہمزوں کی) تحقیق ہے (یعنی یکساں حرکت ہو تب بھی اور دو طرح کی ہو تب بھی)

ایک ہمزہ کا بیان

یہ ہمزہ ساکنہ بھی ہوتا ہے اور حرکت والا بھی اور حرکت والے سے پہلا حرف متحرک بھی ہوتا ہے اور ساکن بھی پس کل تین قسمیں ہو گئیں (۱) ہمزۂ ساکنہ (۲) وہ متحرکہ جس سے پہلا حرف بھی متحرک ہو (۳) وہ متحرکہ جس سے پہلا حرف ساکن ہو۔ (پہلی قسم ہمزۂ ساکنہ) ۱ اس میں یعقوب کے لیے دوری کی طرح تحقیق ہے (سوسی کی طرح ابدال نہیں ہے) ۲ اور ابو جعفر کے لیے ہر ہمزۂ ساکنہ کا اس سے پہلی حرکت کے موافق حرفِ مد سے ابدال ہے جیسے يَا لَهُونَ اور هَيِّئْ اور نَسُوكُمْ لیکن آنْبِئْهُمْ بقرہ (ع) میں اور نَبِّئْهُمْ حجر (ع) و قمر (ع) ان تین میں ابدال نہیں ۳ اور اَلنَّبُّ میں جو یوسف (ع) میں تین جگہ ہے ابو جعفر کی طرح خلف کے لیے بھی ہمزہ کا یا سے ابدال ہے ۴ آنَا نَاقِرَةٌ مریم (ع) میں ابو جعفر ہمزہ کا یا سے ابدال کر کے یا کا یا میں ادغام کرتے ہیں (اور قالون کی طرح وَرِيًّا پڑھتے ہیں ۵ اور رُءْيَا لَكَ اور رُءْيَا اور اَلرُّءْيَا میں ہر جگہ ہمزہ کا پہلے واو سے پھر واو کا یا سے ابدال کر کے ادغام کرتے ہیں اور رُيَّا پڑھتے ہیں ۶ اور نُوِّي احزاب (ع) اور معارج (ع) میں ہمزہ کا واو سے ابدال کر کے اظہار سے پڑھتے ہیں پس اس میں دو واو ہو جاتے ہیں جن میں سے پہلا ساکن ہے اور دوسرے پر کسرہ ہے یعنی نُوْوِي (دوسری قسم وہ ہمزہ جو خود بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متحرک ہو اور اس سے پہلے حرف پر بھی حرکت ہو) اور اس کی چھ قسمیں ہیں (اول) ضمہ کے بعد فتحہ والا اس میں ابوجعفر کے لیے ہمزہ کا فتحہ والے واو سے ابدال ہے جب کہ ہمزہ فاکلمہ میں ہو جیسے مُوَجَّلًا۔ يُوَخِّرُ يُوَلِّفُ پس ..... فُؤَادَكَ اور اَلْفُؤَادُ اور بِسُؤَالِي میں ابدال نہیں کیونکہ ان میں ہمزہ فاکلمہ میں نہیں ہے اور بُيُوتِ آل عمران (ع) میں فقط ابن جماز کے لیے ابدال ہے (ابن وردان کے لیے نہیں) (دوم) کسرہ کے بعد فتحہ والا اس میں سے ذیل کے تیرہ کلموں میں ابوجعفر کے لیے ہمزہ کا یا سے ابدال ہے (۱) فِيَةٌ اور اس کا تثنیہ یعنی فِيَتَانِ اور فِيَتَيْنِ (۲) مِايَةٌ اور اس کا تثنیہ یعنی مِايَتَانِ اور مِايَتَيْنِ (۳) رِيَاءَ النَّاسِ تین جگہ بقرہ (ع) اور نساء اور انفال (ع) میں (۴) لَبُسْطَتِيَ نساء (ع) میں (۵) وَلَقَدِ اسْتُهْزِيَ تین جگہ انعام (ع) رعد (ع) انبیاء (ع) میں (۶) وَإِذَا قُرِيَ دو جگہ اعراف کے آخر اور انشقاق میں (۷) لَنُبَوِّئَنَّهُمْ نحل اور عنکبوت (ع) میں (۸) مَوْطِيًا توبہ (ع) میں (۹) خَاسِيًا ملک (ع) میں (۱۰) بِالْخَاطِيَةِ حاقہ (ع) میں اور خَاطِيَةٌ علق میں (۱۱) مُلِيَتْ جن (ع) میں (۱۲) نَاشِيَةَ اللَّيْلِ مزمل (ع) میں (۱۳) إِنَّ شَانِئَكَ کوثر میں لیکن ان میں سے مَوْطِئًا میں تحقیق و ابدال دونوں ہیں اور لِئَلَّا میں تینوں جگہ تحقیق ہے ورش کی طرح ابدال نہیں (اور باقی قسموں میں بھی تغیر ابوجعفر ہی کے لیے ہے پس بار بار ان کا نام نہیں لیا جائے گا) (سوم) کسرہ کے بعد ہمزہ ضمہ والا ہو اور اس کے بعد واو ہو اس قسم کے تمام الفاظ میں ہمزہ کو حذف کر کے اس کے پہلے حرف پر کسرہ کے بجائے ضمہ پڑھتے ہیں جیسے مُسْتَهْزُونَ۔ يَسْتَهْزُونَ۔ ائْذَنُونِي۔ نَبُونِي أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ۔ وَيَسْتَنْبِئُونَكَ۔ لِيُطْفُوا وغیرہ جو تخفیف سے پہلے مُسْتَهْزِءُونَ ائْذَنُونِي نَبِّئُونِي تھے) لیکن اس قسم میں سے اَلْمُنْشَئُونَ واقعہ (ع) میں ابن وردان کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) اَلْمُنْشُونَ ہمزہ کے حذف اور شین کے ضمہ سے (۲) باقین کی طرح اَلْمُنْشِئُونَ ہمزہ کے اثبات اور شین کے کسرہ سے (اور اسی قسم میں سے وَالصَّابُونَ مائدہ (ع) میں نافع کیلیے بھی حذف اور با کا ضمہ ہے) (چہارم) کسرہ کے بعد کسرہ والا جس کے بعد یا ہو اس میں سے صرف ان چار الفاظ میں ہمزہ کا حذف ہے (۱) وَالصَّابِينَ بقرہ (ع) اور حج (ع) میں اس میں نافع بھی شریک ہیں (۲) اَلْخَاطِينَ یوسف (ع) میں اور خَاطِينَ یوسف (ع) اور قصص (ع) میں (۳) اَلْمُسْتَهْزِينَ حجر (ع) میں (۴) مُتَّكِينَ ہر جگہ (اور حَسِينَ بقرہ (ع) و اعراف (ع) میں ابن وردان کے لیے حذف بیان کرنے میں ابن مفرد ہیں نیز کتاب اصل میں اس میں ابوجعفر کے لیے یا سے ابدال بتایا ہے لیکن یہ دونوں روایتیں صحیح نہیں پس اس میں صرف تحقیق ہے) (پنجم) فتحہ کے بعد ضمہ والا جس کے بعد واو ہو اس میں صرف تین کلموں میں ہمزہ کا

اَلْخَطِيئَةُ یوسف (ع) میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حذف ہے اور پہلے حرف پر فتحہ ہی ہے (۱) وَلَا يَطَئُونَ توبہ (ع ۱۵) میں (۲) لَمْ تَطَئُوهَا احزاب (ع ۴) میں (۳) اَنْ تَطَئُوهُمْ فتحا (ع ۱) میں (ششم) فتحہ کے بعد فتحہ والا اس میں سے فقط مُتَّكَاً یوسف (ع ۱۵) میں ہمزہ کا حذف ہے اور اَسِفَ یٰۤاَسَفٰى اور اَفَرَءَيْتَ اور اس قسم کے تمام الفاظ میں جن میں را سے پہلے استفہام کا ہمزہ ہو دوسرے ہمزہ کی تسہیل ہے (تیسری قسم) وہ ہمزہ جو ساکن کے بعد حرکت والا ہو اس کی تین صورتیں ہیں (اول) یہ کہ ہمزہ زائے ساکنہ کے بعد ہو اس میں سے صرف جُزْءًا بقرہ (ع ۳۵) اور زخرف (ع ۴) اور جُزْءٌ حجر (ع ۴) میں ہمزہ کا زا سے ابدال کر کے زا کا زا میں ادغام کرتے ہیں جس سے جُزًّا اور جُزٌّ ہو جاتا ہے (دوم) یہ کہ یائے ساکنہ کے بعد ہو اس میں سے صرف تین کلموں میں ہمزہ کا یا سے ابدال اور یا کا یا میں ادغام ہے (۱) كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ آل عمران (ع ۱۴) و مائدہ (ع ۱۵) میں (۲) اِنَّمَا النَّسِيُّ توبہ (ع ۱۴) میں (۳) اَلنَّبِيُّ۔ نَبِيًّا۔ نَبِيٌّ۔ اَلنَّبِيُّوْنَ اَلنَّبِيِّيْنَ لیکن اس قسم میں سے اَنْبِيَآءَ میں صرف ابدال ہے ادغام نہیں اور اَلنُّبُوَّةَ میں ہمزہ کا واو سے ابدال اور واو کا واو میں ادغام ہے (سوم) یہ کہ ہمزہ الف کے بعد ہو اس میں سے صرف چار کلموں میں ہمزہ کی تسہیل ہے (۱) اِسْرَآءِيْلَ میں ہر جگہ (۲) كَاْئِنٍ میں ہر سات جگہ ۱۲ آل عمران (ع ۱۵) ۲ یوسف (ع ۱) ۲۳ حج (ع ۱) ۵ عنکبوت (ع ۱) ۲۶ محمد و طلاق (ع ۱) اس یہ کلموں کو ہر جگہ گاین پڑھتے ہیں کاف کے بعد الف پھر کسرہ اور تسہیل والے ہمزہ کی یا کے بغیر اور قاف کے موافق الف میں مد اور قصر دونوں ہیں) ..... (۳) آٰلْـٰٔنَ میں چار دں جگہ ۱۰ احزاب (ع ۱) ۲ مجادلہ (ع ۱) میں ۲۳ طلاق (ع ۱) میں اس میں ہمزہ کی تسہیل بھی کرتے ہیں اور ہمزہ کے بعد یا بھی نہیں پڑھتے پس اِسْرَآءِيْلَ۔ كَاْئِنْ۔ آٰلْـٰٔنَ تینوں میں ہمزہ کی تسہیل ہے مد و قصر کے ساتھ (۴) هَآاَنْتُمْ میں چاروں جگہ ۱۲ آل عمران (ع ۹ و ۱۴) ۲ نساء (ع ۱) ۲ محمد (ع ۱) اس میں ہا کے بعد الف اور ہمزہ کی تسہیل ہے صرف قصر کے ساتھ ۱۰ اور یہ تمام تفصیل ابو جعفر کے لیے تھی اور یعقوب کے لیے آٰلْـٰٔنَ اور هَآاَنْتُمْ دونوں میں ہمزہ کی تحقیق ہے۔

نقل اور سکتہ کا اور ہمزہ پر وقف کرنے کا بیان

۱ ابو جعفر (ہی) کے لیے رِدْءًا يُّصَدِّقُنِيْۤ قصص (ع ۴) میں نقل ہے اور وقف و وصل دونوں میں تنوین کا الف سے ابدال ہے پس وقف کی طرح وصل میں بھی رِدَا پڑھتے ہیں (اور اس کو وصل بہ نیت وقف کہتے ہیں) ۲ اور ابن وردان (ہی) کے لیے اَلَنَ میں ہر چھ جگہ ۲۱ بقرہ (ع ۲ و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ع) ۳ نساء (ع) ۴ انفال (ع) ۵ یوسف (ع) ۶ جن (ع) میں اور الحق یونس میں دونوں جگہ (ع و ع میں) آٹھوں میں) اور صِلُ الْاَرْضِ آل عمران (ع) میں سے صِلُ میں ان نو کلمات میں نقل ہے پس صِلُ الْاَرْضِ میں صِلِ الْاَرْضِ پڑھتے ہیں ۷ مِنِ اسْتَبْرَقٍ رحمٰن (ع) میں رویس (ری) کے لیے نقل ہے ۸ وَسَلْ۔ فَسَلْ۔ وَسَلُوا فَسَلُوا میں (جب کہ یہ واو اور فا کے بعد ہو) کسائی کی طرح خلف کے لیے بھی نقل ہے ۹ اور خلف کے لیے (بھی) وقفاً ہمزہ میں تخفیف نہیں ہے اور ہمزہ سے پہلے ساکن پر سکتہ بھی نہیں کرتے۔

ادغام صغیر کا بیان

۱ ابوجعفر کے لیے ورش کے خلاف، قَدْ کی دال کا ضاد اور ظا سے پہلے اور تانیث کی تا کا ثا سے پہلے اور بَلْهَتْ ذٰلِكَ اعراف (ع) میں اظہار ہے ۲ اور یعقوب کے لیے اِذْ کی ذال اور قَدْ کی دال اور تانیث کی تا کا ان کے سب حروف سے پہلے اظہار ہے ۳ خلف کے لیے تانیث کی تا کا ثا سے پہلے (جیسے كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ) اور هَلْ اور بَلْ کے لام کا تا اور ثا اور سین سے پہلے اظہار ہے (اور اِذْ کا دال اور تا میں اور قَدْ کا آٹھوں حرفوں میں اور تانیث کی تا کا ثا کے سوا باقی پانچ میں ادغام ہے) ۴ یعقوب کے لیے ذال کی سات قسموں میں اظہار ہے (۱) هَلْ تَرٰى ملک وحاقہ (ع) میں (۲) بائے ساکنہ کا فا سے پہلے اور یہ پانچ جگہ ہے ۱ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نساء (ع) ۲ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ رعد (ع) ۳ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ اسرا (ع) ۴ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ طٰہٰ (ع) ۵ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ حجرات (ع) (۳) رائے ساکنہ کا لام سے پہلے جیسے اِغْفِرْ لِيْ وغیرہ (۴) فَنَبِّئْهَا ظہٰ (ع) (۵) عُذْتُ دو جگہ مومن (ع) دخان (ع) (۶) يُرِدْ ثَوَابَ دو جگہ آل عمران (ع) (۷) صٓ ذِكْرُ رَحْمَتِ مریم کے شروع میں۔ (اور ابوجعفر کیلئے ان سات میں سے صرف عُذْتُ میں ادغام ہے اور خلف کیلئے صرف ذال کے تین میں اظہار ہے) ۵ اور رویس (ری) کیلئے اَخَذْتُمْ اتَّخَذْتُمْ جمع اور مفرد میں ذال کا تا سے پہلے اظہار ہے ۶ یعقوب اور خلف کے لیے اُذْكُرْ نِعْمَتِيْ هَا میں دونوں جگہ اعراف (ع) اور (حرف (ع) اور لَبِثْتُ اور لَبِثْتَ اور لَبِثْتُمْ میں جس طرح بھی آئے ہر جگہ اظہار ہے ۷ ابوجعفر کے لیے لَبِثْتُ اور عُذْتُ دونوں میں ادغام ہے ۸ یعقوب اور خلف کے لیے يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ اور نٓ وَالْقَلَمِ میں نون کا واو میں ادغام ہے (اور ابوجعفر کے لیے اظہار ہے کیونکہ وہ تمام حروف مقطعات پر سکتہ کرتے ہیں جیسا کہ بقرہ کے شروع میں آئے گا) ۹ خلف (و یعقوب) کے لیے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طٰسٓمٓ شعرا اور قصص کے اول میں نون کا میم میں ادغام ہے ۱۲ ابوجعفر اور خلف (بھی) کے لیے اِرْكَبْ مَّعَنَا لہود (ع) میں اظہار ہے۔

نون ساکن اور نون تنوین کا بیان

۱۲ خلف (بھی) دونوں نونوں کا واو اور یا میں غنہ کے ساتھ ادغام ناقص کرتے ہیں ۱۲ صرف ابوجعفر کے لیے غین اور خا سے پہلے دونوں نونوں میں اخفا ہے (پس یہ پندرہ حرفوں سے پہلے اخفا کرتے ہیں) لیکن تین کلموں میں نہیں ہے (۱) يَكُنْ غَنِيًّا نساء (ع) (۲) وَالْمُنْخَنِقَةُ مائدہ (ع) (۳) فَسَيُنْغِضُوْنَ اسرا (ع) میں۔

فتحہ اور امالہ کا بیان

۱۲ خلف کے لیے ان تین کلمات میں فتحہ ہے (۱) اَلْبَوَارِ (۲) اَلْقَهَّارِ جس کی را پر کسرہ ہو (جو دو جگہ ہے ابراہیم ع و مومن ع میں) (۳) ضِعْفًا نساء (ع) میں اور ان چار قسموں میں امالہ ہے (۱) ثلاثی کی ماضی کے وس فعلوں میں سے سَرَاَ۔ شَآءَ۔ جَآءَ میں (۲) ان کلمات میں جن میں دو را ہوں اور دوسری پر کسرہ ہو اور دونوں کے درمیان الف ہو (اور اس قسم کے تین کلمہ آئے ہیں) ۱۲ اَلْاَبْرَارِ۔ لِلْاَبْرَارِ ۱۲ اَلْقَرَارِ اور قَرَارٍ دونوں ہر جگہ ۱۲ مِنَ الْكُفَّارِ ص (ع) میں (۳) اُس رُءٌ یا میں جس پر اَلْ ہو یعنی اَلرُّءْيَا پس رُءْيَاكَ اور رُءْيَايَ میں حمزہ کی طرح ان کے لیے بھی فتحہ ہے) (۴) اَلثَّوْرٰى سُئِلَتْ میں ہر جگہ (اور باقی امالوں میں حمزہ کی طرح ہیں) ۱۲ یعقوب کے لیے اسرا (ع) کے پہلے اَعْمٰى میں اور مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ نمل (ع) میں امالہ ہے ۱۲ روس کے لیے كٰفِرِيْنَ اور اَلْكٰفِرِيْنَ میں ہر جگہ اور رَوح کے لیے یٰسٓ کے شروع کی یا میں امالہ ہے ۱۲ ابوجعفر کے لیے کسی جگہ بھی امالہ نہیں۔

راآت اور لامات کا بیان

ابوجعفر (بھی) راآت اور لامات کو قالون کی طرح پڑھتے ہیں (پس ورش کی طرح کسرہ اور یائے ساکنہ کے بعد فتحہ اور ضمہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والی را کو باریک اور صاد طا ظا کے بعد فتحہ والے لام کو پڑھ نہیں پڑھتے)

مرسوم پر وقف کرنے کا بیان

۱ ابو جعفر اور یعقوب (ہی) اَیَّا بَتِ میں ہر جگہ تا کو ھا سے بدل کر وقف کرتے ہیں ۲ ان تین قسموں میں یعقوب (ہی) سکتہ کی ھا زیادہ کر کے وقف کرتے ہیں (۱) لِمَهْ۔ فِیمَهْ۔ عَمَّهْ۔ بِمَهْ ہر (جو اصل میں لِمَ۔ بِمَ۔ فِیمَ۔ عَمَّ تھے) (۲) هُوَهْ اور هِیَهْ جس طرح بھی آئیں (یعنی واو۔ فا۔ لام کے بعد ہوں یا کسی اور کے بعد) (۳) ہر تشدید والے اسم پر جیسے عَلَیْهِ اِلَیْهِ۔ لَدَیْهِ۔ عَلَیْهِنَّ۔ اِلَیْهِنَّ اور عام اہل ادا کے قول پر مِنْ کَیْدِ کُنَّ بھی اسی قسم میں شامل ہے کذا فی التحبیر

فائدہ مناسب یہ ہے کہ مشدد اسم کی دو قسمیں کی جائیں اول یائے متکلم مشدد دوم جمع مؤنث کی ضمیر کا نون مشدد اور اس میں بھی ھا کے بعد ہونے کی قید لگائی جائے کیونکہ نشر میں ہے کہ معتبر لوگوں نے جمع مؤنث کے نون کی جو مثالیں دی ہیں جن میں نون ھا کے بعد ہے جیسے عَلَیْهِنَّ اِلَیْهِنَّ اور اس سے معلوم ہو گیا کہ مِنْ کَیْدِ کُنَّ جیسی مثالوں میں ھا کی زیادتی نہیں ہے اور عمل بھی اسی پر ہے۔

۳ اسی طرح (صرف) رویس یُوَیِّنَّهُ۔ یُحَبِّرُنَّهُ۔ یَا سَفَهْ اور ثمّ کے فتحہ والے ثَمَّهْ ظرفیہ ان چاروں میں سکتہ کی ھا زیادہ کر کے وقف کرتے ہیں ۴ خلف مَالِیَهْ۔ سُلْطَانِیَهْ حاقہ میں اور مَاهِیَهْ قارعہ میں تینوں میں وصلاً بھی سکتہ کی ھا کو ثابت رکھتے ہیں (حمزہ کی طرح حذف نہیں کرتے) ۵ یعقوب ان سات کلمات میں وصلاً ھا کو حذف کرتے ہیں سُلْطَانِیَ۔ مَالِیَ کِتَابِیَ دو جگہ حِسَابِیَ دو جگہ چاروں حاقہ میں لَمْ یَتَسَنَّ بقرہ (ع ۳۵) اِقْتَدِ انعام (ع ۱۰) مَاهِیَ قارعہ میں (جو حذف سے پہلے سُلْطَانِیَهْ۔ مَالِیَهْ الخ تھے اور وقفاً ان سب میں ھا کو ثابت رکھتے ہیں) اور یہی یعقوب قصص (ع ۱۰) میں وَیْکَأَنَّ میں نون پر اور وَیْکَأَنَّهُ میں ھا پر اور مَالِ میں چاروں جگہ لام پر وقف کرتے ہیں ۶ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا اسرا (ع ۱) میں رویس اَیًّا پر اور خلف مَا پر وقف کرتے ہیں یہ وہ ہے جو درہ میں ہے لیکن نشر کی رو سے صحیح یہ ہے کہ رسم کی پیروی کی بنا پر تمام قراء کے لیے اَیًّا اور مَا دونوں پر وقف جائز ہے (کیونکہ دونوں رسماً ایک دوسرے سے جدا ہیں) اور اسی طرح مَالِ میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَا ہر تو سب کے لیے جائز ہے کیونکہ یہ مستقل کلمہ ہے اور لفظاً اور حکماً مابعد سے جدا ہے اور لام میں دونوں احتمال ہیں یعنی وقف کے جائز ہونے کا بھی کیونکہ لام رسماً مابعد سے جدا ہے اور قیاس کی رو سے یہی ظاہر تر ہے اور ناجائز ہونے کا بھی کیونکہ یہ لام جارہ ہے جو معنیٰ اپنے مابعد کے ساتھ متصل ہوتا ہے ۱؎ جس کلمہ میں سے یا تنوین کے سوا کسی اور ساکن کے ملنے کے سبب حذف ہو جائے اس پر یعقوب یا کے ساتھ وقف کرتے ہیں اور اس قسم کے گیارہ کلمات ہیں جو سترہ جگہ آئے ہیں (۱) یُؤْتِ دو جگہ وَمَنْ یُّؤْتِ الْحِکْمَۃَ بقرہ (ع۳۷) میں اور ان کی قراءۃ میں اس کی تا پر دونوں حالتوں میں کسرہ ہے اور وقفاً تا کے بعد یا بھی پڑھتے ہیں (یعنی وَمَنْ یُّؤْتِیْ) اور وَسَوْفَ یُؤْتِ اللّٰہُ نساء (ع۲۱) میں (۲) وَاخْشَوْنِ الْیَوْمَ مائدہ (ع۱) (۳) یَقْضِ الْحَقَّ انعام (ع۷) (۴) نُنْجِ الْمُؤْمِنِیْنَ یونس (ع۱۲) (۵) وَادٍ چار جگہ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طٰہٰ اور نَزَعْتُ (ع۱) یہاں وَادِ النَّمْلِ نمل (ع۱) میں اَلْوَادِ الْاَیْمَنِ قصص (ع۱) میں (۶) هَادٍ دو جگہ لَهَادِ الَّذِیْنَ حج (ع۷) بِهَادِ الْعُمْیِ روم (ع۶) (اور بِهَادِ نمل (ع۱) میں سب کے لیے یا کے ساتھ وقف ہے کیونکہ اس میں یا لکھی ہوئی ہے پس یہ اس قاعدہ میں داخل نہیں) (۷) یُرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ (ع۳) (۸) صَالِ الْجَحِیْمِ صٰفّٰت (ع۱) (۹) یُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ قَ کے آخر میں (۱۰) تُغْنِ النُّذُرُ قمر (ع۱) (۱۱) اَلْجَوَارِ (دو جگہ اَلْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ رحمٰن (ع۲) اَلْجَوَارِ الْکُنَّسِ تکویر میں (پس ان سب میں وقفاً یا پڑھتے ہیں یعنی یُؤْتِیْ۔ وَاخْشَوْنِیْ یَقْضِیْ اور باقی کو اسی طرح سمجھ لو) اور تنوین کے سوا کہنے سے وَالٍ اور وَاقٍ جیسے کلمات نکل گئے کیونکہ ان میں اوروں کی طرح یعقوب کے لیے بھی یا کے بغیر وقف ہے (اور ابو جعفر پورے باب میں خلف کی طرح ہیں)

اضافت کی یا آت کا بیان

۱؎ ابو جعفر تمام باب میں (چھوں قسموں میں) قالون کی طرح ہیں لیکن ان تین یا آت کا حکم جدا ہے (۱) قَرِیْ دِیْنِ کا فرون میں اس کو ساکن پڑھتے ہیں (۲) اِخْوَتِیْ اِنَّ یوسف (ع۱) اس کو (ورش کی طرح) فتحہ سے پڑھتے ہیں (نہ کہ قالون کی طرح سکون سے) (۳) اِلٰی رَبِّیْ اِنَّ لِیْ فصلت (ع۵) اس میں صرف فتحہ ہے (نہ کہ قالون کی طرح فتحہ اور سکون دونوں) ۲؎ یعقوب ان تمام یا آت کو ساکن پڑھتے ہیں جن کے بعد ہمزۂ قطعی ہے اور جن جو وہ یا آت کے بعد لام تعریف (اَلْ) ہے ان میں سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عنکبوت (ع) اور یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا زمر (ع) میں دونوں روایتوں سے اور قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ابراہیم (ع) میں روح کی روایت سے یا کو ساکن پڑھتے ہیں (اور باقی گیارہ میں دونوں روایتوں سے یا کا فتحہ ہے) اور جن سات یا آت کے بعد صرف ہمزہ وصلی بلا لام ہے ان میں سے مِنْۢ بَعْدِیْ اسْمُهٗۤ صف (ع) میں دونوں روایتوں سے اور اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فرقان (ع) میں روح کی روایت سے یا کا فتحہ پڑھتے ہیں (اور باقی پانچ یا آت میں دونوں روایتوں سے یا کا سکون اور وصلاً حذف ہے) اور جن تیس یا آت کے بعد ہمزہ کے سوا دوسرے حروف ہیں ان میں سے صرف وَمَحْیَایَ انعام (ع) میں دونوں روایتوں سے یا کا فتحہ پڑھتے ہیں اور یٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ (زخرف ع) میں روح یا کو حذف کرتے ہیں (اور رویس ابوجعفر اس یا کو ابوعمرو و نافع کی طرح دونوں حالتوں میں ساکن پڑھتے ہیں) ۳ اور خلف لام تعریف سے پہلے والی یا آت میں سے صرف یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عنکبوت (ع) اور یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا زمر (ع) میں یا کو وصلاً ساکن (اور باقی بارہ کو فتحہ سے) پڑھتے ہیں۔

یا آتِ زوائد کا بیان

(اس باب میں جو اختلاف ہے وہ یا کے ثابت رکھنے اور نہ رکھنے میں ہے فتحہ اور سکون میں نہیں)

۱ پس ابوجعفر ان پندرہ یا آت کو وصلاً ساکن کر کے ثابت رکھتے ہیں اور وقفاً حذف کرتے ہیں ۲ اَلدَّاعِ بقرہ (ع) اور قمر (ع) میں پہلی جگہ ۳ اِذَا دَعَانِ بقرہ (ع) ۴ وَاتَّقُوْنِ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ بقرہ (ع) ۵ وَخَافُوْنِ آل عمران (ع) ۶ وَاخْشَوْنِ وَلَا مائدہ (ع) ۷ وَقَدْ هَدٰىنِ انعام (ع) ۸ ثُمَّ كِیْدُوْنِ اعراف (ع) ۹ فَلَا تَسْـَٔلْنِ ہود (ع) ۱۰ وَلَا تُخْزُوْنِ ہود (ع) ۱۱ نُوْحِیْۤ اِلَیْهِمْ یوسف (ع) ۱۲ بِمَاۤ اَشْرَكْتُمُوْنِ ابراہیم (ع) ۱۳ وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ابراہیم (ع) ۱۴ وَالْبَادِ حج (ع) ۱۵ وَاتَّبِعُوْنِ زخرف (ع) اور ان دو یا آت کو وصلاً فتحہ سے اور وقفاً ساکن پڑھتے ہیں (۱) اَلَّا تَتَّبِعَنِ اَفَعَصَیْتَ طٰہٰ (ع) (۲) یُرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ یٰسٓ (ع) اور اٰتٰنِ مَا اٰتٰىنِ نمل (ع) میں وصلاً یا کو فتحہ سے پڑھتے ہیں اور وقفاً حذف کرتے ہیں (یعنی اٰتٰن) اور یَوْمَ التَّلَاقِ اور یَوْمَ التَّنَادِ غافر (ع) دو (ع) میں صرف ابن وردان کی روایت سے وصلاً یا کو ساکن پڑھتے ہیں اور وقفاً حذف کرتے ہیں (اور ابن جمّاز کی روایت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے دونوں حالتوں میں حذف کرتے ہیں) اور اس باب کی باقی یا آت میں ابوجعفر قالون کی طرح ہیں (اس سے نکل آیا کہ اَتَّبِعُوْنِیْ اَھْدِکُمْ غافر ع اور اِلَی اللّٰہِ اَعِیْ قمر ع میں جو اَلدَّاعِ کا دوسرا موقع ہے ابوجعفر کے لیے بھی وصلاً اثبات ہے کیونکہ یہ بھی باقی یا آت میں سے ہیں اور وَعِیْدِیْ۔ نَذِیْرِیْ وغیرہ میں قالون کی طرح ان کے لیے بھی حذف ہے) ۲ حذف دُعَآءِ ابراہیم ع (اور اَتُمِدُّوْنَنِ نمل ع) میں یا کو حذف کرتے ہیں ۳ یعقوب وقف و وصل دونوں حالتوں میں اُن تمام یا آت کو جو شاطبی میں ہیں (اور وہ باسٹھ ۶۲ ہیں) اثبات رکھ کر ساکن پڑھتے ہیں لیکن اُن میں سے اِن چار یا آت میں اس قاعدہ کے خلاف کرتے ہیں (۱) مَنْ یَّتَّقِیْ یوسف ع) اس کو دونوں روایتوں سے دونوں حالتوں میں حذف کرتے ہیں (۲) فَمَا اٰتٰنِیَ اللّٰہُ نمل ع) میں وصلاً ردیس کے لیے فتحہ ہے اور رُوح کے لیے حذف اٰتٰنِ اللّٰہُ ہے اور وقفاً دونوں یا کو ثابت رکھ کر ساکن پڑھتے ہیں (یعنی اٰتٰنِیْ) (۳) فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِیْنَ زمر ع) اس میں وصلاً دونوں روایتوں سے حذف ہے (اور وقفاً دونوں یا کو ثابت رکھ کر ساکن پڑھتے ہیں (یعنی عِبَادِیْ) (۴) نَرِثُ مَا یَقُوْلُ یوسف ع) کی یا بھی ان باسٹھ ۶۲ میں سے ہے جو شاطبیہ میں مذکور ہیں لیکن چونکہ یعقوب اس میں نون کو ساکن پڑھتے ہیں اس لیے یہ ان کلمات میں داخل ہی نہیں جن میں اصل کے اعتبار سے یا ہے پس اس سے شبہ نہیں ہو سکتا اور ذیل کی انسٹھ ۵۹ یا آت کو صرف یعقوب دونوں حالتوں میں ثابت رکھ کر ساکن پڑھتے ہیں (اور یہ شاطبیہ کی باسٹھ ۶۲ یا آت کے علاوہ ہیں) ۱ فَارْھَبُوْنِ ۲ فَاتَّقُوْنِ ع) ۳ وَلَا تَکْفُرُوْنِ ع) تینوں بقرہ میں ۴ وَاَطِیْعُوْنِ آل عمران ع) ۵ تُنْظِرُوْنِ تین جگہ اعراف ع) یونس ع) ہود ع) میں ۶ فَاَسْرِ بِعِبَادِیْ ع) ۷ وَلَا تَفْضَحُوْنِ ع) ۸ لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ع) تینوں یوسف میں ۹ مَثَانِیْ ع) ۱۰ عِقَابِیْ ۱۱ مَآبِ ع) تینوں رعد میں ۱۲ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ۱۳ وَلَا تُخْزُوْنِ ع) دونوں حجر میں ۱۴ فَاتَّقُوْنِ ع) ۱۵ فَارْھَبُوْنِ ع) دونوں نحل میں ۱۶ تا ۲۰ فَاعْبُدُوْنِ ع) فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ع) تینوں انبیاء میں ۲۱ تا ۲۶ کَذَّبُوْنِ ع) فَاتَّقُوْنِ ع) ۲۷ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ۔ رَبِّ ارْجِعُوْنِ۔ وَلَا تُکَلِّمُوْنِ ع) چھوں مومنون میں ۲۸ تا ۳۳ یُکَذِّبُوْنِ۔ یَقْتُلُوْنِ ع) سَیَھْدِیْنِ یَنْصُرُوْنِ ع) یُھْدِیْنِ۔ وَیَسْقِیْنِ یَشْفِیْنِ۔ یُحْیِیْنِ ع) وَاَطِیْعُوْنِ ع ع ع میں دو دو اور ع میں ایک ایک) کَذَّبُوْنِ ع) سولہ کی سولہ شعراء میں ۳۴ تَشْھَدُوْنِ نمل ع) میں ۳۵ یَقْتُلُوْنِ قصص ع) میں ۳۶ فَاعْبُدُوْنِ عنکبوت ع) میں ۳۷ فَاسْمَعُوْنِ یٰس ع) میں ۳۸ سَیَھْدِیْنِ صٰفّٰت ع) میں ۳۹ عَذَابِیْ ۴۰ عِقَابِیْ دونوں ص ع) میں ۴۱ فَاتَّقُوْنِ زمر ع) میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۱ عِقَابِ مومن (ع) میں ۵۲ سَيَهْدِيْنِ یٰنبی (ع) ۵۳ وَاَطِيْعُوْنِ (ع) دونوں حرف میں ۵۴ لِيَعْبُدُوْنِ ۵۵ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ۵۶ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ تینوں ذٰریٰت (ع) میں ۵۷ وَاَطِيْعُوْنِ نوح (ع) ۵۸ فَكِيْدُوْنِ مرسلت (ع) میں ۵۹ وَلِيَ دِيْنِ کافرون میں اور لِيْعِبَادِيَ زمر (ع) میں صرف رویس دونوں حالتوں میں یا کو ثابت رکھ کر ساکن پڑھتے ہیں پس یہ ساٹھ یا آت ہوگئیں اور حق تعالیٰ توفیق دینے والے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرش الحروف

پارہ ۱

الٓمٓ

سورۂ بقرہ

ع ۱ ابوجعفر کے لیے الٓمٓ میں اور ہجا کے باقی حروف پر (جو سورتوں کے شروع میں ہیں) سکتہ ہے (یعنی ہر حرف کو دوسرے سے جدا کرتے ہیں اور سانس لیے بغیر تھوڑی دیر ٹھیرتے ہیں اسی بنا پر قصص اور شعرا میں طٰسٓمٓ میں یٰسٓ اور نٓ وَالْقَلَمِ میں نون کا اظہار ضروری ہے)

ع ۲ ابوجعفر اور یعقوب کے لیے (بھی) وَمَا يَخْدَعُوْنَ ہے خفص کی طرح۔

ع ۳ رویس (اسی) کے لیے قِيْلَ۔ غِيْضَ۔ جَآءَ سَيِّئَ۔ سِيْٓءَتْ۔ حِيْلَ۔ سِيْقَ ساتوں میں کسائی کی طرح اشمام ہے (اور ابوجعفر کے لیے صرف سِيْٓءَ اور سِيْٓئَتْ میں ہے)

ع ۳ (صرف) یعقوب کے لیے تُرْجَعُوْنَ اور اس کے مضارع کے تمام الفاظ تُرْجَعُ میں تُرْجَعُوْنَ۔ تُرْجَعُ ہے پہلے حرف یا اور تا کے فتحہ اور جیم کے کسرہ سے جب کہ یہ حق تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کے معنی میں ہو (اور اس کی پہچان یہ ہے کہ جس جگہ خفص کے لیے تُرْجَعُوْنَ۔ تُرْجَعُ ہے ان سب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موقعوں میں یعقوب کے لیے تُرْجَعُوْنَ۔ تَرْجِعُ ہے اور انہیں موقعوں میں حق تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کے معنی میں ہے اور جس جگہ حفص کے لیے تُرْجَعُوْنَ۔ اُرْجِعُ ہے جیسے لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ وہاں سب کی قراءۃ حفص ہی کی طرح ہے) اور وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ ہود (ع) میں ابوجعفر (وخلف) کے لیے بھی اسی طرح يَرْجِعُ الْاَمْرُ اور وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ قصص (ع) میں ابوجعفر ہی کے لیے یا کا ضمہ اور جیم کا فتحہ ہے۔

یعقوب کے لیے واو۔ فا اور لام کے بعد ھُوَ کی ھا میں ضمہ اور ھِیَ کی ھا میں کسرہ ہے (خلف کی طرح) اور ابوجعفر کے لیے وَھُوَ۔ وَھِیَ۔ فَھُوَ۔ فَھِیَ۔ لَھُوَ۔ لَھِیَ ہے ھا کے سکون سے اور اسی طرح ثُمَّ ھُوَ بقرہ (ع) اور ثُمَّ ھُوَ قصص (ع) میں بھی ان کے لیے ھا کا سکون ہے۔

ع ۴ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا ان پانچوں جگہ (یہاں اور اعراف ع اور اسرا و کہف و طٰہٰ ع میں صرف ابوجعفر کے لیے تا کے کسرہ کے بجائے ضمہ ہے۔

خلف کے لیے (بھی) فَاَزَلَّهُمَا میں زا کے بعد والے الف کا حذف اور لام پر تشدید ہے

صرف یعقوب کے لیے لَا خَوْفٌ۔ وَّلَا خَوْفٌ۔ فَلَا خَوْفٌ میں ہر جگہ لَا خَوْفَ ہے فا کے فتحہ سے تنوین کے بغیر۔

ع ۶ ابوجعفر (و یعقوب ہی) کے لیے وَعَدْنَا میں تینوں جگہ (یہاں اور اعراف (ع) اور طٰہٰ ع میں وَعَدْنَاکُمْ ہے) پہلے الف کے بغیر۔

یعقوب کے لیے (بھی) بَارِئِكُمْ۔ يَاْمُرُكُمْ۔ يَاْمُرُهُمْ۔ تَاْمُرُهُمْ۔ يَنْصُرْكُمْ۔ يَشْعُرُكُمْ بقصوں میں ہمزہ اور را پر اصلی حرکت ہے (یعنی بَارِئِكُمْ میں ہمزہ کا پورا کسرہ اور باقی پانچ میں را کا پورا ضمہ ہے اختلاس اور سکون نہیں)

ع ۹ (صرف) ابوجعفر کے لیے اَمَانِيُّ اور اُمْنِيَّتِهٖ میں اَمَانِي اور اُمْنِيَّتِهٖ ہے یا کی تخفیف سے اور جس جگہ اس کی یا پر ضمہ یا کسرہ ہے وہاں یا کو ساکن پڑھتے ہیں اور اگر اس یا کے بعد ھا ہو تو اس ھا کو بھی کسرہ سے پڑھتے ہیں اور یہ چھ جگہ آیا ہے ۱ اِلَّآ اَمَانِيَّ یہاں ۲ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ بقرہ (ع) میں ۳ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ۔ وَّلَآ اَمَانِيِّ نساء (ع) میں ۵ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ج (ع) میں ۶ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حدید (ع) میں۔

ع ۱۰ خلف کے لیے (بھی) لَا تَعْبُدُوْنَ میں خطاب کی تا ہے اور اَسْرٰی ء کے بجائے اُسْرٰی ہے ہمزہ کے ضمہ اور سین کے بعد الف سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعقوب (و خلف ہی) کے لیے لِلنَّاسِ حُسْنًا میں حَسَنًا ہے حا اور سین دونوں کے فتحہ سے اور تَفْدُوْهُمْ کے بجائے تُفْدُوْهُمْ ہے تا کے ضمہ اور فا کے بعد الف سے (پس اس میں یعقوب متفق ابوجعفر کے لیے تَعْمَلُوْنَ میں خطاب کی تا اور یعقوب و خلف کے لیے غیبت کی یا ہے۔

صرف یعقوب کے لیے بِمَا يَعْمَلُوْنَ میں خطاب کی تا ہے۔

فائدہ درّہ میں شعری ضرورت کے سبب گیارہویں کے بِمَا يَعْمَلُوْنَ کو پہلے بیان کیا ہے اور يَعْمَلُوْنَ قُلْ کہا ہے پس قُلْ اس کے لیے قید ہے یعنی وہ يَعْمَلُوْنَ جس کے بعد قُلْ مِنْ كَانَ ہے اور عَمَّا يَعْمَلُوْنَ (ع) کو اس کے بعد لائے ہیں اور باقی مطلب رموز سے واضح ہے۔

یعقوب کے لیے (بھی) اَوْ نَنْسَهَا کے بجائے) اَوْ نُنْسِهَا ہے نون کے ضمہ اور سین کے کسرہ اور ہمزہ کے حذف سے۔

یعقوب کے لیے وَلَا تَسْئَلُ ہے تا کے فتحہ اور لام کے سکون سے ابوجعفر (اور خلف) کے لیے وَلَا تُسْئَلُ ہے تا اور لام دونوں کے ضمہ سے۔

ابوجعفر کے لیے (بھی) وَاتَّخَذُوْا میں خا کا کسرہ ہے۔

یعقوب (ہی) کے لیے وَاَرِنَا اور وَاَرِنِيْ میں ہر جگہ را کا سکون ہے (اختلاس نہیں)

رویس (و خلف ہی) کے لیے اَمْ تَقُوْلُوْنَ میں خطاب کی تا ہے۔

پارہ ۲
سَيَقُوْلُ

ابوجعفر اور رَوح کے لیے عَمَّا يَعْمَلُوْنَ وَلَئِنْ اَتَيْتَ میں خطاب کی تا اور خلف (اور رویس) کے لیے غیبت کی یا ہے۔

یعقوب کے لیے (بھی) عَمَّا يَعْمَلُوْنَ وَمِنْ حَيْثُ میں خطاب کی تا ہے (درّہ میں عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ع کو پہلے و ع کو اس کے بعد بیان کیا ہے)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعقوب (اور خلف) کے لیے وَمَنْ تَطَوَّعَ میں پہلی جگہ وَمَنْ يَّطَّوَّعْ ہے حمزہ کی طرح (اور دوسرے میں جو ع۲۲ میں ہے یعقوب کے لیے ابوعمرو کی طرح تَطَوَّعَ ہے اور خلف کے لیے اس میں بھی يَطَّوَّعْ ہے اور ابوجعفر کے لیے دونوں میں تَطَوَّعَ ہے)

ع۲۲ ابوجعفر (اور خلف) کے لیے وَلَوْ تَرَى الَّذِيْنَ میں تاء غیبت کی یا اور یعقوب کے لیے خطاب کی تا ہے۔

ع۲۴ صرف ابوجعفر اور یعقوب کے لیے اِنَّ الْقُوَّةَ اور وَاِنَّ اللّٰهَ دونوں میں ہمزہ کا کسرہ ہے۔

ع۲۵ ابوجعفر اور یعقوب (ہی) کے لیے خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ میں پانچوں جگہ ط کا ضمہ ہے۔

صرف ابوجعفر کے لیے اَلْمَيْتَةُ میں چاروں جگہ یہاں اور مائدہ (ع۱۰) ونحل (ع۱۴) اور یٰس (ع۳) میں اور مَيْتَةً میں دونوں جگہ انعام (ع۱۴ و ع۱۵) میں اور مَيْتًا میں پانچوں جگہ انعام (ع۱۵) اور فرقان (ع۴) اور زخرف و ق (ع۱) اور حجرات (ع۲) میں ان گیارہ کے گیارہ میں اَلْمَيِّتَةَ اور مَيِّتَةً اور مَيِّتًا ہے یا کی تشدید (اور کسرہ) سے لیکن انعام و یٰس و حجرات والے میں نافع بھی ان کے ساتھ شریک ہیں اور یعقوب صرف انعام (ع۱۵) والے میں اور روس صرف لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا حجرات (ع۲) والے میں ان کے ساتھ شریک ہیں اور اَلْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ اور اَلْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ میں چاروں جگہ یعنی آل عمران (ع۱۲) و انعام (ع۱۴) و یونس (ع۷) و روم (ع۴) میں جو کل آٹھ ہیں یعقوب کے لیے یا پر تشدید ہے (باقی دونوں کی طرح اور بَلَدٍ مَّيِّتٍ اعراف ع۱۷ و فاطر ع۲ میں یعقوب کے لیے ابوعمرو کی طرح یا کی تخفیف ہے اور ابوجعفر اور خلف کے لیے ان کی اصلوں کی طرح تشدید ہے)

فائدہ پس ۱؎ ابوجعفر کے لیے اکیس کے اکیس میں تشدید ہے ۲؎ اور روس کے لیے انعام ع۱۵ اور حجرات ع۲ میں اور اَلْمَيِّتَ کے آٹھوں کلمات میں ان دس میں تشدید (اور کسرہ) اور باقی گیارہ میں سکون اور تخفیف ہے ۳؎ اور روح کے لیے انعام (ع۱۴) اور اَلْمَيِّتَ کے آٹھوں ان تو میں تشدید (اور کسرہ) اور باقی بارہ میں سکون اور تخفیف ہے ۴؎ اور خلف کے لیے بَلَدٍ مَّيِّتٍ اعراف و فاطر میں اور اَلْمَيِّتَ کے آٹھوں میں ان دس میں تشدید اور باقی گیارہ میں تخفیف ہے۔

خلف فَمَنِ اضْطُرَّ میں اور اس جیسی اور مثالوں میں (جب کہ دو ساکن دو کلموں میں جمع ہو رہے ہوں اور دوسرے ساکن کے بعد لازمی اور اصلی ضمہ ہو اس کی چھوں قسموں میں جن کی تفصیل تنویر شرح تیسیر کے بقرہ (ع۱۴) میں درج ہے) پہلے ساکن کو ضمہ دیتے ہیں (یعنی فَمَنُ اضْطُرَّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُلُ ادْعُوا) اور یعقوب (اسی صورت میں) قُلُ کے لام کو کسرہ دیتے ہیں (پس ان کے لیے اَوِ اخْرُجُوا وغیرہ میں) اَوْ کے واو کا ضمہ اور باقی پانچ قسموں میں کسرہ ہے اور ابوجعفر اور خلف کے لیے چھوں قسموں میں پہلے ساکن کا ضمہ ہے) صرف ابوجعفر کے لیے فَمَنُ اضْطُرَّ میں ہر چار جگہ (یہاں اور مائدہ ع۱ اور انعام ع۱ اور نحل (ع۱ میں) فَمَنُ اضْطُرَّ ہے طا کے کسرہ سے اور اس کلمہ سے ابتدا (اعادہ) کرنے کی صورت میں اصل کے موافق ہمزۂ وصلی کا ضمہ (اُضْطُرَّ) پڑھتے ہیں اس پر ابن عبدالجواد نے تنبیہ کی ہے۔

ع ۲۲ خلف کے لیے (بھی) لَيْسَ الْبِرُّ میں را کا ضمہ ہے اور ابوجعفر کے لیے (بھی) وَلٰكِنَّ الْبِرَّ میں دونوں جگہ (یہاں اور اسی کے ع۲۴ میں) نون پر تشدید اور فتحہ اور را کا بھی فتحہ ہے۔

یعقوب (اور خلف ہی) کے لیے مِنْ مُّوْصٍ کے بجائے مِنْ مُّوَصٍّ ہے واو کے فتحہ اور صاد کی تشدید سے۔

ع ۲۳ صرف ابوجعفر کے لیے اَلْيُسْرَ۔ اَلْعُسْرَ اور عُسْرَةٍ میں ہر جگہ سین کا ضمہ ہے اور یہ الفاظ سترہ جگہ آئے ہیں ع۲ يُرِيْدُ بِكُمُ الْيُسْرَ اور يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ (یہاں ع۲ میں) ع۳ ذُوْ عُسْرَةٍ بقرہ (ع۳۵ ع۳ سَاعَةَ الْعُسْرَةِ توبہ (ع۱۱ میں ع۵ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا ع۶ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا کہف (ع۵ و ع۶ میں ع۷ يُسْرًا (در لیت (ع۱ میں ع۸ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ع۹ و ع۱۰ عُسْرٍ يُّسْرًا تینوں طلاق میں ع۱۱ و ع۱۲ لِلْيُسْرٰى علی و لیل میں ع۱۳ لِلْعُسْرٰى لیل میں ع۱۴ تا ع۱۶ اَلْعُسْرِ يُسْرًا دونوں انشراح میں دو جگہ۔

یعقوب (ہی) کے لیے وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ہے (ابوبکر کی طرح) کاف کے فتحہ اور میم کی تشدید (اور غنہ) سے۔

فائدہ اسی طرح ان تین کلمات میں بھی ابوجعفر کے لیے دوسرے حرف پر سکون کے بجائے ضمہ ہے۔ ع۱ اُذُنٌ۔ اَلْاُذُنَ۔ اُذُنَيْهِ میں ہر جگہ ع۲ فُسُحًا (ملک ع۱ میں ع۳ اُكُلٍ۔ اُكُلَهَا جب کہ اس کے بعد واحد مؤنث غائب کی ضمیر (ھا) نہ ہو۔ اور ان چھ کلمات میں ابوجعفر اور یعقوب دونوں کے لیے دوسرے حرف کا ضمہ ہے ع۱ اُكُلُهَا جب کہ اس کے بعد ھا ہو ع۲ اَلرُّعْبَ اور رُعْبًا ہر جگہ ع۳ خُطُوٰتِ میں ہر جگہ ع۴ لِلسُّحْتِ اور اَلسُّحْتَ میں تینوں جگہ (مائدہ ع۱۰ میں ایک اور ع۱۱ میں دو جگہ) ع۵ شُغُلٍ (یٰس ع۳) ع۶ رُحُمًا (کہف ع۱۳ میں اور ان پانچ کلمات میں یعقوب کے لیے دوسرے حرف کا ضمہ ہے ع۱ اُذُنٌ وُّعًا (مرسلت ع۱) میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲ مُنکَرًا میں تینوں جگہ (کہف ع۷ و ع۱۰ و طلاق ع۱) میں ۳ مُرسَلُنَا رُسُلُهُمْ رُسُلِهِمْ رُسُلُكُمْ میں ہر جگہ ۲ حُسُبًا (منافقون ع۱) میں ۵ سُبُلَنَا ابراہیم (ع۴) و عنکبوت (ع۷) میں اور عُذُرًا ۲ مرسلت کی ذال پر صرف روح کے لیے ضمہ ہے۔ اور قُرْبَةٌ لَهُمْ توبہ (ع۱۴) میں ابوجعفر کے لیے بھی را کا سکون ہے۔

ع۴۴ ع۸ ابوجعفر (و یعقوب بھی) کے لیے بُيُوتِ اور اَلْبُيُوتِ اور بُيُوتًا میں ہر جگہ جس طرح بھی آئے با کا ضمہ ہے۔

ع۲۵ ع۹ صرف ابوجعفر کے لیے فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ تینوں میں تا۔ فا۔ لام تینوں پر پیش اور تنوین ہے (اور اول کے دو میں ان کے ساتھ یعقوب بھی شریک ہیں)

ع۲۶ صرف ابوجعفر کے لیے وَالْمَلٰٓئِكَةُ میں تا کا کسرہ ہے۔

ع۲۷ ع۱۰ صرف ابوجعفر کے لیے لِيَحْكُمَ میں چاروں جگہ یہاں اور آل عمران (ع۸) و نور (ع۶) و ص (ع۳) میں لِيُحْكَمَ ہے یا کے ضمہ اور کاف کے فتحہ سے ابوجعفر کیلئے بھی حَتّٰى يَقُوْلَ میں لام کا فتحہ ہے خلف کے لیے (بھی) اِثْمٌ كَبِيْرٌ میں کاف کے بعد تا کے بجائے با ہے۔

ع۲۷ ع۱۱ یعقوب کے لیے (بھی) قُلِ الْعَفْوَ میں واو کا فتحہ ہے۔

ع۳۰ ع۱۳ ابوجعفر اور یعقوب کے لیے اَنْ يَّخَافَا میں یا کا ضمہ ہے اور خلف کے لیے یا کا فتحہ ہے

ع۳۱ ع۱۴ صرف ابوجعفر کے لیے لَا تُضَآرَّ میں یہاں اور وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ (بقرہ ع۳۲) میں دونوں جگہ لَا تُضَآرَّ اور وَلَا يُضَآرَّ ہے را کے سکون اور اس کی تخفیف سے۔ (اور اس سے پہلے الف میں مدّ لازم بھی ہے)

ع۳۵ ع۱۵ ابوجعفر (و خلف بھی) کے لیے قَدْ مُرَّ میں دونوں جگہ قَدْ مُرَّهٗ ہے دال کے فتحہ سے

ع۳۶ یعقوب اور خلف کے لیے (بھی) وَصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ میں تا کے پیش ہیں

یعقوب ہی کے لیے فَيُضٰعِفَهٗ میں یہاں اور حدید (ع۳) کے شروع میں (دوسری فا کا فتحہ ہے۔ اور ابوجعفر اور یعقوب ہی کے لیے يُضٰعِفُ کے باب کے تمام کلمات میں اور مُضٰعَفَةً (آل عمران ع۱۹) میں يُضَعِّفُ اور مُضَعَّفَةً ہے الف کے حذف اور عین کی تشدید سے۔

رَوح کے لیے وَيَبْصُطُ میں یہاں اور بَصْطَةً اعراف (ع۱۴) میں دونوں میں صاد ہے (ابوجعفر کی طرح اور رویس اور خلف کے لیے سین ہے)

ابوجعفر کے لیے (بھی) سَيِّئُهٗ میں یہاں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم (ع۱) میں سین کا فتحہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ع ۲۲ ۱۷ یعقوب (وخلف ہی) کے لیے عُرُفَةً میں عین کا ضمہ ہے۔
یعقوب (وابوجعفر ہی) کے لیے وَلَوْلَا دَفْعُ میں دونوں جگہ یہاں اور حج (ع) میں دِفْعُ ہے دال کے کسرہ اور فا کے بعد الف سے

پارہ ۳

تِلْكَ الرُّسُلُ

ع ۲۵ ۳ خلف کے لیے (بھی) قَالَ اَعْلَمُ میں دونوں حالتوں میں ہمزۂ قطعی اور اس کا فتحہ اور میم کا ضمہ ہے۔
ابوجعفر اور رویس کے لیے فَصُرْهُنَّ میں صاد کا کسرہ ہے (خلف کی طرح اور روح کے لیے ضمہ ہے)
ع ۲۶ ۴ یعقوب کے لیے اُكُلُهَا میں (جب کہ اس کے بعد ھا اور الف ہو) ہر جگہ کاف کا ضمہ ہے (اور باقی حالات میں بھی ضمہ ہی ہے لیکن ان میں اصل کے موافق ہیں) ابوجعفر (وخلف) کے لیے لفظ اُكُلٌ میں ہر حالت میں (یعنی اَكُلٌ۔ اُكُلَهٗ۔ اُكُلُهَا۔ اُكُلٍ سب میں) کاف کا ضمہ ہے
ع ۲۷ ۵ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ میں یعقوب کی قراءۃ کے متعلق گفتگو اس سے پہلے رسم الخط کے موافق وقف کرنے کے بیان میں گزر چکی ہے (کہ اس میں صرف انھیں کے لیے وصلاً وَمَنْ يُّؤْتِ الْحِكْمَةَ ہے تا کے کسرہ سے اور وقفاً وَمَنْ يُّؤْتِيْ ہے یائے ساکنہ کے اثبات سے)
یعقوب کے لیے نِعِمَّا میں یہاں اور نساء (ع ۱۸) میں عین ہمزہ کا کسرہ ہے (اختلاس نہیں) اور ابوجعفر کے لیے دونوں جگہ نِعْمَّا ہے عین کے سکون سے (اور خلف کے لیے نَعِمَّا ہے حمزہ کی طرح)
ابوجعفر کے لیے يَحْسَبُ اور تَحْسَبَنَّ میں جس طرح بھی آئیں سین کا فتحہ ہے اور خلف (اور یعقوب) کے لیے کسرہ ہے۔
ع ۲۹ ۶ خلف کے لیے (بھی) فَاْذَنُوْا میں فا کے بعد ہمزۂ ساکنہ اور ذال کا فتحہ ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوجعفر کے لیے (بھی) اِلٰی مَیْسُرَۃٍ میں سین کا فتحہ ہے۔
خلف کے لیے (بھی) اَنْ تَضِلَّ میں ہمزہ کا فتحہ اور فَتُذَکِّرَ میں را کا فتحہ ہے
(اور یعقوب کے لیے فَتُذْکِرَ ہے ذال کے سکون اور کاف کی تخفیف سے)
یعقوب کے لیے (بھی) فَرِھٰنٌ میں را کا کسرہ اور ھا کے بعد الف ہے۔
ابوجعفر اور یعقوب (ہی) کے لیے فَیَغْفِرُ اور وَیُعَذِّبُ میں جزم کے بجائے را
اور با دونوں کا ضمہ ہے۔
صرف یعقوب کے لیے لَا یُفَرِّقُ میں غیبت کی یا ہے (اور اسی طرح ان کے لیے ان
چار فعلوں میں بھی غیبت کی یا ہے ۱ یَرْفَعُ ۲ مَنْ یَّشَآءُ یوسف (ع) میں ۳ یُعَلِّمُہٗ جن
(ع) ۴ وَیُعَلِّمُہُ الْکِتٰبَ آل عمران (ع) لیکن یوسف ع کے دونوں میں صرف انھیں کے لیے یا ہے
اور یُسَلِّکْہُ میں ان کے ساتھ چاروں کوفیین اور یُعَلِّمُہُ میں ان کے ساتھ نافع۔ عاصم۔ ابوجعفر بھی
شریک ہیں جیسا کہ ان کے موقعوں پر آئے گا۔

سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ

یعقوب (و ابوجعفر ہی) کے لیے تَرَوْنَھُمْ میں خطاب کی تا ہے
خلف کے لیے (بھی) وَیَقْتُلُوْنَ الَّذِیْنَ ہے حفص کی طرح
صرف یعقوب کے لیے تُقٰىةً میں تَقِیَّةً ہے تا کے فتحہ قاف کے کسرہ پھر تشدید اور
فتحہ والی یا سے جو قاف اور تا کے درمیان ہے۔
یعقوب ہی کے لیے بِمَا وَضَعَتْ میں بِمَا وَضَعْتُ ہے عین کے سکون اور تا کے
ضمہ سے۔
خلف کے لیے (بھی) فِی الْمِحْرَابِ اَنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُکَ میں ہمزہ کا فتحہ ہے۔
خلف کے لیے (بھی) یُبَشِّرُکَ میں اور اسی باب سے مضارع کے دوسرے سب صیغوں
میں جو نون ہیں یا کا ضمہ با کا فتحہ شین کا کسرہ اور اس پر تشدید ہے اور (ان میں سے یُبَشِّرُ اللّٰہُ) شوریٰ
(ع) میں یعقوب بھی انھیں کے ساتھ ہیں (اور باقی آٹھ میں بھی ان کے ساتھ شریک ہیں لیکن شوریٰ والے میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اصل کے خلاف ہو کر اور باقی آٹھ میں موافق رہ کر)

یعقوب (و ابوجعفر) کے لیے وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ میں غیبت کی یا ہے۔

صرف ابوجعفر کے لیے كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ میں یہاں اور مائدہ (ع۴) میں كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ ہے ھا کے بعد الف (اور مدسے) اور الف اور را کے درمیان کسرہ والے ہمزہ سے اور طَيْرًا نصب والے میں جو انھیں دونوں موقعوں میں ہے یعقوب (و ابوجعفر ہی) کے لیے اسی طرح (طَيْرًا) ہے۔

رویس ہی کے لیے فَيَنُوْ فِيْهِمْ میں غیبت کی یا ہے۔

یعقوب (و خلف ہی) کے لیے وَلَا يَأْمُرَكُمْ میں را کا فتحہ ہے۔

خلف کے لیے (بھی) لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ میں لام کا فتحہ ہے۔

یعقوب (ہی) کے لیے يُرْجَعُوْنَ میں غیبت کی یا ہے اور یا کا فتحہ اور جیم کا کسرہ پڑھی میں اپنے (اس) قاعدہ پر ہیں (جو بقرہ ع۱۹ میں گزرا ہے) ہاں ان کے لیے يَبْغُوْنَ۔ يُرْجَعُوْنَ دونوں میں یا اور باقی دو کے لیے دونوں میں تا نکل آئی)

پارہ ۴

لَنْ تَنَالُوا

ابوجعفر (و خلف ہی) کے لیے حِجُّ الْبَيْتِ میں حا کا کسرہ ہے۔

ابوجعفر (و خلف ہی) کے لیے لَا يَضُرُّكُمْ ہے ضاد کے ضمہ اور را کی تشدید اور ضمہ سے۔

ابوجعفر کے لیے وَكَاَيِّنْ کے تعلق گفتگو ہمزۂ مفردہ کے بیان میں گزر چکی ہے (کہ انھیں کے لیے ساتوں جگہ وَكَاَيِّنْ ہے مد اور قصر کے ساتھ ہمزہ کی تسہیل اور اس کے کسرہ اور یا کے حذف سے)

ابوجعفر (و خلف ہی) کے لیے قٰتَلَ ہے قاف اور تا کے فتحہ اور دونوں کے درمیان الف سے

ابوجعفر اور یعقوب (ہی) کے لیے اَلرُّعْبَ اور رُعْبًا میں ہر جگہ عین کا ضمہ ہے

ابوجعفر (و یعقوب ہی) کے لیے مُتُّمْ۔ مُتْنَا اور مُتُّ میں ہر جگہ میم کا ضمہ ہے

یعقوب کے لیے (بھی) اَنْ يَّغُلَّ ہے یا کے ضمہ اور غین کے فتحہ سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ع ۱۸ ۹ ابوجعفر کے لیے بھی وَلَا يَحْزُنْكَ اور اس جیسے اور کلمات میں یا کا فتحہ اور زا کا ضمہ ہے لیکن انبیاء (ع) میں صرف انھیں کے لیے لَا يَحْزُنُهُمُ ہے یا کے ضمہ اور زا کے کسرہ سے۔

خلف کے لیے (بھی) وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ دونوں میں غیبت کی یا ہے۔

یعقوب (و خلف ہی) کے لیے يُسَيِّرُ میں یہاں اور انفال (ع) میں يُسَيِّرَ ہے یا کے ضمہ اور سین کے فتحہ اور یا کی تشدید اور کسرہ سے۔

ع ۱۹ ۱۰ خلف کے لیے (بھی) سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ اور وَنَقُوْلُ ہے حفص کی طرح۔

یعقوب کے لیے (بھی) لَتُبَيِّنُنَّهٗ اور وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ دونوں میں خطاب کی تا ہے۔

یعقوب (و خلف) کے لیے لَا تَحْسِبَنَّ الَّذِيْنَ اور فَلَا تَحْسِبَنَّهُمْ دونوں میں خطاب کی تا ہے اور دوسرے میں ہا کا فتحہ بھی ہے (ابوعمرو کی طرح ضمہ نہیں ہے اور ابوجعفر کے لیے اول میں غیبت کی یا اور ثانی میں خطاب کی تا ہے نافع کی طرح)

ع ۲۰ ۱۱ صرف رویس کے لیے ان پانچ کلمات میں تشدید اور فتحہ کے بجائے نون کا سکون اور اس کی تخفیف ہے (۱) لَا يَغْرُرْنَّكَ یہاں (۲) لَا يَحْطِمَنَّكُمْ نمل (ع ۱) میں (۳) وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ روم (ع ۳) میں (۴) فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ (۵) اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ زخرف (ع ۴) میں اور نَذْهَبَا میں وقف الف سے کرتے ہیں یعنی نَذْهَبَا۔

صرف ابوجعفر کے لیے لٰكِنِ الَّذِيْنَ میں یہاں اور زمر (ع ۱) میں نون پر تشدید اور فتحہ ہے (یعنی لٰكِنَّ الَّذِيْنَ)

سُوْرَةُ النِّسَآءِ

ع ۱ ۲ خلف کے لیے (بھی) وَالْاَرْحَامَ میں میم کا فتحہ ہے۔

صرف ابوجعفر کے لیے فَوَاحِدَةً اَوْ مَا میں تا کے پیش ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوجعفر کے لیے (بھی) قِيٰمًا میں یا کے بعد الف ہے۔
خلف کیلئے (بھی) فَلِاُمِّهٖ میں دونوں جگہ۔ یہاں اور فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا (قصص ع۷) اور فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ (زخرف ع۱) اور اُمَّهٰتِكُمْ میں چاروں جگہ (نحل ع۸ و نور ع۴ و زمر ع۸ و نجم ع۱) آٹھوں کلمات حفص کی طرح ہیں (پس اول کے چار میں دونوں حالتوں میں ہمزہ کا ضمہ اور باقی چار میں ہمزہ کا ضمہ اور میم کا فتحہ ہے)

پارہ ۵

وَالْمُحْصَنٰتُ

ابوجعفر (وخلف ہی) کے لیے وَاُحِلَّ لَكُمْ ہے ہمزہ کے ضمہ اور حا کے کسرہ سے۔
(صرف) ابوجعفر کے لیے بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ہے حا کے فتحہ سے۔
رویس (ہی) کے لیے كَانَ لَمْ يَكُنْ میں تانیث کی تا ہے
ابوجعفر اور رَوح (وخلف ہی) کے لیے وَلَا يُظْلَمُوْنَ میں غیبت کی یا ہے۔
رویس (وخلف ہی) کے لیے اَصَّدَّقَ اور اس جیسے اُن تمام کلمات میں (جن میں صاد ساکن کے بعد دال ہو) جو پارہ میں صاد کا زا کے ساتھ اشمام ہے۔
(صرف) یعقوب کے لیے حَصِرَتْ کے بجائے حَصِرَةً ہے تا کے نصب (دو زبروں) سے اور اس پر وقف حَاسِے.... کرتے ہیں)
(صرف) ابن وردان کے لیے لَسْتَ مُؤْمِنًا ہے میم کے کسرہ کے بجائے فتحہ سے۔
خلف (و ابوجعفر ہی) کے لیے غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ میں غَيْرَ کی را کا فتحہ ہے۔
یعقوب (و ابوجعفر ہی) کے لیے يُؤْتِيْهِ اَجْرًا ہے نون سے۔
يَدْخُلُوْنَ میں یہاں رویس کے لیے اور يَدْخُلُوْنَهَا فاطر (ع۴) میں پورے یعقوب کے لیے اسی طرح یا کا فتحہ اور خا کا ضمہ ہے اور ابوجعفر کے لیے یہاں اور مریم كٓهٰيٰعٓصٓ (ع۴) میں اور غافر (ع۶ و ع۷) میں چاروں میں يُدْخَلُوْنَ ہے یا کے ضمہ اور خا کے فتحہ سے اور غافر کے دوسرے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(سَیْدْخُلُوْنَ) میں (جو ع میں ہے) رویس بھی ان کے ساتھ ہیں (اور موافقت سے نکل آیا کہ رویس کے لیے مریم ع و غافر ع والے ہیں بھی اسی طرح ہے)

فائدہ لفظ یَدْخُلُوْنَ میں پانچ جگہ اختلاف ہے ۱ یہاں ۲ مریم ع ۳۳ غافر ع ۴ ع ۵ فاطر ع میں پس ابوجعفر کے لیے نمبر پانچ میں یَدْ خُلُوْنَهَا ہے یا کے فتحہ اور خا کے ضمہ سے اور باقی چار میں یُدْ خَلُوْنَ ہے یا کے ضمہ اور خا کے فتحہ سے اور رویس کے لیے نمبر ایک اور پانچ میں یَدْ خُلُوْنَ اور باقی تین میں یُدْ خَلُوْنَ ہے اور رَوح کے لیے نمبر چار اور پانچ میں یَدْ خُلُوْنَ اور باقی تین میں یُدْ خَلُوْنَ ہے اور خلف کے لیے پانچوں میں یَدْ خُلُوْنَ ہے۔

خلف کے لیے ابھی: وَاِنْ تَلْوٗا میں تَلْوٗا ہے لام کے سکون اور اس کے بعد دو واوؤں سے جن میں سے پہلے پر ضمہ ہے اور دوسرا ساکن ہے۔

یعقوب کے لیے یہاں نَزَّلَ میں دونوں جگہ نون اور زا کا اور اَنْزَلَ میں ہمزہ اور زا کا فتحہ ہے (پس یہ تین فعل ہیں اور باقی دو کے لیے پہلے دو میں نَزَّلَ۔ اَنْزَلَ اور تیسرے میں وَقَدْ اُنْزِلَ ہے)

پارہ ۶

لَا یُحِبُّ اللّٰہُ

ابوجعفر (ہی) کے لیے لَا تَعْدُوْا ہے عین کے سکون اور دال کی تشدید سے اور یہ اس تشدید میں اپنی اصل کے موافق ہیں۔

سورۂ مائدہ

ابوجعفر (ہی) کے لیے شَنَاٰنُ میں دونوں جگہ (ع و ع) میں نون کا سکون ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعقوب کے لیے (بھی) اِنْ صَدُّوْكُمْ میں ہمزہ کا فتحہ ہے۔
ابوجعفر (وخلف ہی) کے لیے وَاَسْرِ جُلَيْكَ میں لام کا کسرہ اور یعقوب کے لیے فتحہ ہے۔
خلف کے لیے (بھی) قَسِيَّةً ہے قاف کے بعد الف اور یا کی تخفیف سے۔
(صرف) ابوجعفر کے لیے مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ میں مِنِ اجْلِ ہے یعنی ہمزہ پر فتحہ کے بجائے کسرہ ہے پھر اس کسرہ کو نقل کر کے نون کو دیدیتے ہیں اور ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں۔
یعقوب کے لیے (بھی) رُسُلُنَا۔ رُسُلُهُمْ۔ رُسُلِكُمْ میں سب جگہ سین کا اور سُبُلَنَا میں سب جگہ با کا ضمہ ہے۔
ابوجعفر (ویعقوب ہی) کے لیے لِلسُّحْتِ میں یہاں اور اَلسُّحْتَ (ع) میں دو جگہ تینوں میں حا کا ضمہ ہے۔
ابوجعفر کے لیے (بھی) وَالْاُذُنَ۔ اُذُنِهٖ۔ اُذُنٌ میں ہر جگہ ذال کا ضمہ ہے۔
ابوجعفر کے لیے وَالْجُرُوْحَ میں حا کا ضمہ ہے اور یعقوب (وخلف) کے لیے فتحہ ہے۔
خلف کے لیے (بھی) وَلْيَحْكُمْ میں لام کا سکون اور میم کا جزم ہے۔
خلف کے لیے (بھی) وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ہے با اور تا دونوں کے فتحہ سے۔
یعقوب (وابوجعفر ہی) کے لیے رِسٰلَتَهٗ میں رِسٰلَتِهٖ ہے لام کے بعد الف اور تا اور ہا کے کسرہ سے جمع ہونے کی بناء پر۔

www.KitaboSunnat.com

پارہ کے

وَاِذَا سَمِعُوْا

یعقوب (وخلف ہی) کے لیے فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا ہے ہمزہ کی تنوین اور لام کے ضمہ سے (اور ابوجعفر کے لیے فَجَزَآءُ مِثْلِ مَا ہے نافع کی طرح)
یعقوب (وخلف ہی) کے لیے اَلْاَوَّلِيْنَ میں اَلْاَوَّلِيْنَ ہے ابوبکر کی طرح۔
خلف کے لیے (بھی) اَلْغُيُوْبِ اور اَلْعُيُوْنِ اور عُيُوْنًا اور عُيُوْنٍ میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر جگہ اور جُیُوْدِھِنَّ نور ع اور شُیُوْخًا غافر ع میں چاروں میں پہلے حرف غین، عین، جیم شین کا ضمہ ہے۔

ابوجعفر کے لیے (بھی) هٰذَا يَوْمُ میں میم کا ضمہ ہے۔

سورۂ انعام

یعقوب (اور خلف بھی) کے لیے مَنْ يَّصْرِفْ ہے یا کے فتحہ اور را کے کسرہ سے

یعقوب کے لیے وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ اور ثُمَّ يَقُوْلُ دونوں میں یہاں اور سبا (ع) میں چاروں فعلوں میں نون کے بجائے یا ہے (لیکن یہاں ع میں تو صرف انھیں کے لیے یا ہے اور سبا کے دونوں میں ان کے ساتھ حفص بھی شریک ہیں اور نَحْشُرُهُمْ انعام (ع) میں صرف روح اور حفص کے لیے یا ہے اور باقی سب کے لیے نون ہے)

یعقوب کے لیے ثُمَّ لَمْ تَكُنْ میں تذکیر کی یا ہے اور خلف (و ابوجعفر) کے لیے تانیث کی تا ہے۔

یعقوب کے لیے وَلَا تُكَذِّبَ میں با کا اور وَنَكُوْنَ میں دوسرے نون کا فتحہ ہے اور خلف (و ابوجعفر) کے لیے دونوں کا ضمہ ہے۔

یعقوب (و ابوجعفر) کے لیے اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ میں یہاں اور اعراف (ع ۲۱) اور یوسف (ع ۱۳) اور قصص (ع ۶) اور یٰس (ع ۳) میں پانچوں جگہ خطاب کی تا ہے (اور خلف کے لیے قصص والے میں تا اور باقی چار میں یا ہے حمزہ کی طرح)

ابوجعفر کے لیے (بھی) لَا يُكَذِّبُوْنَكَ میں کاف پر فتحہ اور ذال پر تشدید ہے۔

ابوجعفر اور روئیس کے لیے یہاں اور اعراف (ع ۲۲) اور قمر (ع ۱) میں فَتَّحْنَا اور انبیاء (ع ۵) میں فُتِّحَتْ ہے چاروں میں تا کی تشدید ہے اور روح کے لیے اول کے دو میں تخفیف اور باقی دو میں تشدید ہے (اور خلف کے لیے چاروں میں تخفیف ہے)

یعقوب کے لیے اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ اور فَاَنَّهٗ دونوں میں ہمزہ کا فتحہ ہے (اور موافقت سے نکل آیا کہ ابوجعفر کے لیے اول میں فتحہ اور ثانی میں کسرہ ہے اور خلف کے لیے دونوں میں کسرہ ہے)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلف کے لیے (بھی) تَوَفَّتْهُ میں یہاں اور اِسْتَهْوَتْهُ (ع ۱۴) میں دونوں میں فا اور واو کے بعد تانیث کی تا کے ساکنہ ہے۔

یعقوب ہی کے لیے يُنَجِّي اور اس باب کے دوسرے الفاظ میں آٹھ جگہ نون کا سکون (اور اس میں اخفا) اور جیم کی تخفیف ہے اور وہ یہ ہیں (۱) قُلْ مَنْ يُنَجِّيكُمْ یہاں (۲) يُنَجِّيكَ (ع ۱۴) (۳) ثُمَّ نُنَجِّي رُسُلَنَا (۴) نُنْجِ الْمُؤْمِنِينَ (ع ۱۳) تینوں یونس میں (۵) إِنَّا مُنَجُّوهُمْ اجراع میں (۶) ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا مریم (ع ۷) (۷) لَنُنْجِيَنَّهُ (۸) إِنَّا مُنَجُّوكَ عنکبوت (ع ۲ اور ان میں سے نمبر پانچ و سات و آٹھ ان تین میں ان کے ساتھ خلف بھی شریک ہیں) (۹) يُنَجِّي اللَّهُ الَّذِينَ زمر (ع ۸) میں صرف روح کے لیے نون کا سکون اور تخفیف ہے (۱۰) ابو جعفر (اور خلف ہی) کے لیے یہاں قُلِ اللَّهُ يُنَجِّيكُمْ ہے نون کے فتحہ اور جیم کی تشدید سے۔ اور یعقوب کے لیے اس میں بھی يُنَجِّيكُمْ ہے جو اصل کی موافقت سے نکلا ہے (۱۱) تُنَجِّيكُمْ صف (ع ۲) میں ابن عامر کے سوا سب کے لیے سکون اور تخفیف ہے پس اس باب کے یہ گیارہ کلمات آئے ہیں رویس کے لیے زمر والے کے سوا باقی دس میں اور روح کے لیے گیارہ کے گیارہ میں سکون و تخفیف ہی اور ۵ تا ۸ اور ۱۰ و ۱۱ میں بعض دوسرے حضرات بھی شریک ہو گئے ہیں جو تیسیر اور وجوہ المسفرہ دونوں کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتے ہیں)

صرف یعقوب ..... کے لیے اِزْرًا میں ہمزہ کا ضمہ ہے۔

یعقوب (و خلف ہی) کے لیے دَرَجَاتٍ میں تا پر تنوین ہے

یعقوب کے لیے (بھی) تَجْعَلُونَهُ اور تُبْدُونَهَا اور تُخْفُونَ تینوں میں خطاب کی تا ہے۔

روئیس کے لیے فَمُسْتَقَرٌّ میں قاف کا فتحہ ہے (ابو جعفر اور خلف کی طرح اور روح کے لیے قاف کا کسرہ ہے)

یعقوب (ہی) کے لیے دَارَسْتَ میں دَرَسْتَ ہے الف کے حذف سین کے فتحہ اور تا کے سکون سے (اور باقی دس کے لیے جو حفص کی طرح ہے) اور عَدْوًا میں صرف یعقوب کے لیے عُدُوًّا ہے عین اور دال کے ضمہ اور واو کی تشدید سے۔

خلف (و یعقوب ہی) کے لیے يُشْعِرُكُمْ أَنَّهَا ہے ہمزہ کے کسرہ سے۔

خلف کے لیے (بھی) لَا يُؤْمِنُونَ ہے غیبت کی یا سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پارہ ۸

وَلَوْ اَنَّنَا

یعقوب (وخلف ہی) کیلیے کَلِمٰتُ رَبِّكَ میں واحد کا صیغہ ہے الف کے حذف سے اور یعقوب (ولو ابوجعفری) کے لیے فَصَّلَ اور حَرَّمَ دونوں حفص کی طرح ہیں۔

ابوجعفری کیلیے یہاں وَاِنْ تَكُنْ مَّيْتَةً اور ع میں اَنْ تَكُوْنَ مَيْتَةً ہے تَكُنْ اور يَكُوْنَ میں تانیث کی تا اور مَيْتَةً میں تا کے پیشوں سے۔

خلف کے لیے اَنْ تَكُوْنَ میں اَنْ يَّكُوْنَ ہے تذکیر کی یا سے۔

یعقوب ہی کے لیے وَاَنْ هٰذَا ہے ہمزہ کے فتحہ اور نون کے سکون اور اس کی تخفیف سے۔

خلف کیلیے (بھی) یہاں اور روم (ع) میں (فَرَّقُوْا کے بجائے) فَرَّقُوْا ہے الف کے حذف اور را کی تشدید سے۔

صرف یعقوب کے لیے عَشْرًا اَمْثَالُهَا ہے را کی تنوین اور لام کے ضمہ سے (اور جَزَآءُ الضِّعْفِ سبا ع) میں صرف رویس کے لیے جَزَآءَ الضِّعْفُ ہے یعنی ہمزہ پر زبر دوں کی تنوین ہے پھر اس نون کو کسرہ دے کر ضاد سے ملا دیتے ہیں اور اَلضِّعْفُ کی فا کا ضمہ ہے)

سُوْرَةُ اَعْرَاف

یعقوب (اور خلف ہی) کے لیے وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ہے تا کے فتحہ اور را کے ضمہ سے۔

ابوجعفر کے لیے بھی خَالِصَةً میں تا کے زبر ہیں۔

یعقوب (وابوجعفری) کے لیے لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ ہے فا کے فتحہ اور دوسری تا کی تشدید سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوجعفر (وخلف ہی) کے لیے اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ میں اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ ہے نون کی تشدید اور فتحہ اور تا کے فتحہ سے۔

یعقوب (وخلف ہی) کے لیے یُغْشِی الَّیْلَ میں یہاں اور رعد (ع) میں یُغَشِّی الَّیْلَ ہے غین کے فتحہ اور شین کی تشدید سے۔

ابن وردان کے لیے لَا یَخْرُجُ میں دو وجوہ ہیں ۱ لَا یُخْرِجُ یا کے ضمہ اور را کے کسرہ سے (اور چونکہ اس کے بیان کرنے میں شطوی منفرد اکیلے ہیں اس لیے اس کا پڑھنا صحیح نہیں) ۲ حفص کی طرح یا کے فتحہ اور را کے ضمہ سے (اور یہی صحیح ہے)

صرف ابوجعفر کے لیے نَكِدًا میں کاف کا فتحہ ہے۔

ابوجعفر (ہی) کے لیے مِنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ میں ہر نو جگہ غَيْرِهٖ ہے را (اور ھا) کے کسرہ (اور یا کے ساتھ صلہ) سے۔

یعقوب کے لیے (بھی) اُبَلِّغُكُمْ میں یہاں غ اور ع اور احقاف (ع) تینوں میں اُبَلِّغُكُمْ ہے با کے فتحہ اور لام کی تشدید سے۔

پارہ ۹

قَالَ الْمَلَاُ

ابوجعفر کے لیے (بھی) حَقِيْقٌ عَلٰٓى ہے لام کے بعد الف سے تشدید والی یا کے بغیر۔

ابوجعفر کے لیے (بھی) يَقْتُلُوْنَ میں يُقَتِّلُوْنَ ہے یا کے ضمہ قاف کے فتحہ اور تا کی تشدید اور کسرہ سے۔

روح (وابوجعفر ہی) کے لیے بِرِسٰلٰتِيْ ہے واحد کے صیغہ سے الف کے بغیر

خلف (وابوجعفر ہی) کے لیے حُلِيِّهِمْ میں حا کا ضمہ ہے اور صرف یعقوب کے لیے حُلِيِّهِمْ ہے حا کے فتحہ لام کے سکون اور یا کی تخفیف سے۔

یعقوب (وابوجعفر ہی) کے لیے نُغْفِرْ لَكُمْ خَطِيٰٓئٰتِكُمْ نافع کی طرح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعقوب کے لیے (بھی) تَقُوْلُوْا میں دونوں جگہ خطاب کی تا ہے۔
خلف کے لیے (بھی) یُلْحِدُوْنَ میں یہاں اور فصلت (لَهُمْ السجدہ ع۴) میں یا کا ضمہ اور حا کا کسرہ (واو نحل ع۱۴ میں ان کے لیے ہمزہ کی طرح یا اور حا دونوں کا فتحہ ہے)
ابوجعفر کے لیے (بھی) اَنَا اِلَّا میں یہاں اور شعرا (ع۱۲) اور احقاف (ع۱) تینوں میں وصلاً (نون کے بعد والے) الف کا حذف ہے
ابوجعفر کے لیے (بھی) لَا یَتَّبِعُوْكُمْ میں یہاں اور یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ شعرا (ع۱۲) دونوں میں تا پر تشدید اور با کا کسرہ ہے۔
صرف ابوجعفر کے لیے یَبْطِشُوْنَ میں یہاں اور اَنْ یَّبْطِشَ قصص (ع۳) اور یَوْمَ نَبْطِشُ دخان (ع۱) تینوں میں طا کا ضمہ ہے۔

سُوْرَۃُ اَنْفَال

یعقوب (و ابوجعفر ہی) کے لیے مُرْدِفِیْنَ میں دال کا فتحہ ہے۔
یعقوب (و خلف ہی) کیلیے یُغَشِّیْكُمُ النُّعَاسَ ہے حفص کی طرح۔
یعقوب (و خلف ہی) کے لیے مُوْهِنُ كَیْدِ الْكٰفِرِیْنَ ہے واو کے سکون اور حا کی تخفیف (اور تنوین اور كَیْدَ کی دال کے فتحہ سے)
صرف رویس کے لیے یَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ میں خطاب کی تا ہے۔

پَارَہ ۱۰

وَاعْلَمُوْا

یعقوب اور خلف کے لیے (بھی) مَنْ حَیِیَ ہے یا کے اظہار سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ع ۲ ابوجعفر کے لیے وَلَا يَحْسَبَنَّ میں (یہاں) غیبت کی یا ہے اور خلف (یعقوب) کے لیے یہاں (اور نور ع میں) خطاب کی تا ہے۔

صرف رویس کے لیے تُرْهِبُوْنَ میں تُرَهِّبُوْنَ ہے را کے فتحہ اور ھا کی تشدید سے۔

ع ۹ ع ۵ صرف ابوجعفر کے لیے ضُعْفًا میں ضُعَفَاءَ ہے عین کے فتحہ اور فا کے بعد الف میں مد اور اس کے بعد فتحہ والے ہمزہ سے تنوین کے بغیر۔

ابوجعفر (یعقوب ہی) کے لیے اَنْ تَكُوْنَ میں تانیث کی تا ہے اور صرف ابوجعفر کے لیے لَهٗ اَسْرٰى میں اُسْرٰى ہے ہمزہ کے ضمہ اور سین کے فتحہ اور اس کے بعد الف سے۔

ع ۱۰ ع ۲ ابوجعفر کے لیے مِنَ الْاَسْرٰى میں بھی مِنَ الْاُسْرٰى سے ع کی طرح اور یعقوب کے لیے اس میں مِنَ الْاُسْرٰى کے بجائے مِنَ الْاَسْرٰى ہے ہمزہ کے فتحہ اور سین کے سکون سے (خلف کی طرح)

خلف کے لیے صرف اسی سورۃ کے مِنْ وَّلَايَتِهِمْ میں واو کا فتحہ ہے (باقی دونوں کی طرح اور هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ کہف (ع) میں ہمزہ کی طرح ان کے لیے بھی واو کا کسرہ ہے)

سُوْرَةُ تَوْبَة

ع ۹ ع ۳ ابن ورد ان کے لیے سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ میں دو وجوہ ہیں ۱ باقین کی طرح اسی شکل کے موافق جس سے درج کیے گئے ہیں اور یہی صحیح ہے ۲ سُقَاةَ الْحَاجِّ وَعُمَّارَةَ الْمَسْجِدِ یعنی سُقَاة میں سین کا ضمہ ہے اور الف کے بعد یا نہیں اور وَعُمَّارَة میں عین کا فتحہ اور میم کے بعد والے الف کا حذف ہے (اس کے بیان کرنے میں شطوی منفرد ہیں اس لیے اس کا پڑھنا صحیح نہیں)

ع ۱۱ ع ۴ یعقوب (رسی) کے لیے عُزَيْرٌ میں را پر تنوین ہے (اور چونکہ ابن میں با بھی ساکن ہے اس لیے تنوین کو کسرہ دے کر با سے ملا دیتے ہیں یعنی عُزَيْرُ نِ ابْنُ اللّٰهِ پڑھتے ہیں)

صرف ابوجعفر کے لیے اِثْنَا عَشَرَ میں یہاں اور اَحَدَ عَشَرَ یوسف (ع) میں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تِسْعَةَ عَشَرَ مدثر (ع) میں تینوں میں اِثْنَا عَشَرَ اور اَحَدَ عَشَرَ اور تِسْعَةَ عَشَرَ ہے عین کے سکون سے اور اِثْنَا میں نون کے بعد والے الف میں مد لازم بھی ہے۔

صرف یعقوب کے لیے یُضِلُّ میں یا کا ضمہ (اور ضاد کا کسرہ) ہے۔

صرف یعقوب کے لیے وَكَلِمَةُ اللّٰهِ میں (جو دوسرا كَلِمَةُ ہے) تا کا فتحہ ہے (اور پہلے میں سب کے لیے فتحہ ہے)

صرف یعقوب کے لیے مُدَّ خَلًا میں مَدْ خَلًا ہے میم کے فتحہ اور دال کے سکون اور تخفیف سے۔

صرف یعقوب کے لیے يَلْمِزُكَ میں یہاں اور يَلْمِزُوْنَ اسی سورۃ (کے ع۷) میں اور وَلَا تَلْمِزُوْا حجرات (ع۲) میں تینوں میں میم کا ضمہ ہے۔

خلف کے لیے (بھی) وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ میں تا کے ہیں ہیں۔

صرف یعقوب کے لیے وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ میں اَلْمُعْذِرُوْنَ ہے عین کے سکون اور ذال کی تخفیف سے۔

پارہ ۱۱

يَعْتَذِرُوْنَ

یعقوب کے لیے (بھی) اَلسَّوْءِ میں یہاں اور دَآئِرَةُ السَّوْءِ فتح ع میں دونوں میں سین کا فتحہ ہے۔ (اور ظَنَّ السَّوْءِ فتح ع و ع میں دونوں کے لیے فتحہ ہے)

ابوجعفر کے لیے (بھی) قُرْبَةٌ لَّهُمْ میں را کا سکون ہے۔

صرف یعقوب کے لیے وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ میں را کا ضمہ ہے (اور وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ ع۱۴ میں سب کے لیے کسرہ ہے)

ابوجعفر کے لیے (بھی) اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ ہے دونوں جگہ ہمزہ اور سین اور بُنْيَانَهٗ کے دوسرے نون تینوں کے فتحہ سے

صرف یعقوب کے لیے رِيْبَةً اِلَّآ اَنْ میں اِلَّآ اَنْ ہے لام کی تخفیف سے (اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ اِلٰی جارہ ہے جس کا الف موسیٰ کی طرح یا کی شکل میں لکھا جاتا ہے لیکن یہاں اس عام قاعدہ کے خلاف الف ہی کی صورت میں لکھا ہوا ہے اور ممکن ہے کہ یہ اس لیے ہو کہ اس رسم سے اِلّا والی قراءۃ کی طرف بھی اشارہ ہو جائے جو یعقوب کے سوا باقی نو اماموں کی قراءۃ ہے کیونکہ جب اِلّا کے الف کو یا کی شکل میں نہیں پائیں گے تو ذہن فوراً اس طرف منتقل ہوگا کہ اس میں کوئی دوسری قراءۃ بھی ہوگی جس پر اس کا الف الف ہی کی شکل میں ہوگا اور اگر یا کی شکل میں لکھتے تو چونکہ وہ قیاس کے موافق ہوتا اس لیے ذہن دوسری قراءۃ کی طرف منتقل نہ ہوتا۔ واللہ اعلم بالصواب)

ابوجعفر اور یعقوب ہی کے لیے تُفَصِّلُ میں تا کا فتحہ اور خلف کے لیے تا کا ضمہ ہے۔

خلف کے لیے (بھی) یَسْمَعُ میں تانیث کی تا ہے۔

یعقوب کے لیے اَوَلَا یَرَوْنَ میں خطاب کی تا اور خلف (وابوجعفر) کے لیے غیبت کی یا ہے۔

سورۂ یونس

صرف ابوجعفر کے لیے حَقًّا اَنَّهٗ میں ہمزہ کا فتحہ ہے۔

یعقوب ہی کے لیے لَقُضِیَ اِلَیْهِمْ اَجَلُهُمْ میں لَقُضِیَ اِلَیْهِمْ اَجَلُهُمْ ہے قاف اور ضاد کے فتحہ اور اس کے بعد الف اور اَجَلُ کے لام کے فتحہ سے (ابن عامر کی طرح)

صرف روح کے لیے یَمْکُرُوْنَ میں غیبت کی یا ہے۔

ابوجعفر ہی کے لیے یُسَیِّرُکُمْ کے بجائے یَنْشُرُکُمْ ہے ابن عامر کی طرح

یعقوب ہی کے لیے قِطَعًا میں قِطْعًا ہے طا کے سکون سے۔

یعقوب کے لیے لَا یَهِدِّیْ میں ھا کا کسرہ ہے اور ابوجعفر کے لیے لَا یَهَّدِّیْ ہے ھا کے سکون سے لیکن دال کی تشدید میں دونوں اپنی اصلوں کے موافق ہیں

صرف رویس کے لیے فَلْیَفْرَحُوْا میں خطاب کی تا ہے۔

ابوجعفر اور رویس ہی کے لیے یَجْمَعُوْنَ میں خطاب کی تا ہے (ابن عامر کی طرح)

یعقوب (وحماد) کے لیے وَلَا اَصْغَرُ وَلَا اَکْبَرُ دونوں میں را کا ضمہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف رویس کے لیے فَاجْمِعُوْا میں فَاجْمَعُوْا ہے ہمزۂ وصلی اور میم کے فتحہ سے اور درّہ میں ان کے لیے صرف یہی وجہ بیان کی ہے اور تجبیر کی عبارت یہ ہے کہ رویس نے حمامی کے طریق کے سوا باقی طرق سے فَاجْمَعُوْا اَمْرَكُمْ میں ہمزۂ وصلی اور میم کا فتحہ روایت کیا ہے اور باقی (سارے) نے کے لیے فَاجْمِعُوْا ہے ہمزہ کے فتحہ اور میم کے کسرہ سے اور اس کتاب کے طریق سے رویس کے لیے بھی یہی ہے کیونکہ کتاب تجبیر و درّہ میں ان کا طریق حمامی سے ہے آھ۔ پس اس سے معلوم ہو گیا کہ درّہ کے طریق سے رویس (کی قراءۃ) بھی (باقی) جماعت کی طرح (فَاجْمِعُوْا) ہے کیونکہ درّہ اور تجبیر دونوں کے طرق یکساں ہیں۔

صرف یعقوب کے لیے وَسَارَ كَاْسُكُمْ میں ہمزہ کا ضمہ ہے۔

ابو جعفر کے لیے یٰهَآ اَلَيْتِ خُرُ ہے استفہام کے سبب دو مدوں سے اور ان کے لیے (دوسرے) ہمزۂ وصلی میں ابو عمرو کی طرح دو وجوہ ہیں لام الف سے ابدال مدِ لازم کے ساتھ۔ اَلَيْتِ خُرُ تسہیل بلا ادخال اور یعقوب (و خلف) کے لیے یٰهَا لَيْتِ خُرُ ہے اخبار (کے ساتھ) ایک ہمزۂ وصلی سے (جو یہ کے ساتھ ملنے کے سبب حذف ہو جاتا ہے)

سورۂ ہود

پارہ ۱۲

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ

ابو جعفر اور خلف کے لیے (بھی) اِنِّيْ لَكُمْ میں ہمزہ کا فتحہ ہے۔

یعقوب کے لیے (بھی) بَادِيَ میں ہمزہ کا یا سے ابدال ہے۔

یعقوب ہی کے لیے عَمَلٌ غَيْرُ میں عَمَلَ غَيْرَ ہے کسائی کی طرح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعقوب کے لیے اِنَّ ثَمُوْدَا میں یہاں اور وَثَمُوْدَا فرقان اور عنکبوت (ع) ونجم (ع) چاروں میں دال کا فتحہ ہے تنوین کے بغیر اور خلف (وابوجعفر) کے لیے چاروں میں ثَمُوْدَا ہے تنوین سے۔

خلف کے لیے (بھی) قَالَ سَلٰمٌ میں یہاں اور ذٰرِیٰت (ع) میں دونوں میں سَلٰمٌ ہے حفص کی طرح۔

خلف کے لیے (بھی) یٰعَقُوْبُ قَالَتْ میں با کا ضمہ ہے۔

یعقوب کے لیے (بھی) اِلَّا امْرَاَتَكَ میں تا کا فتحہ ہے۔

ابوجعفر کے لیے (بھی) وَاِنْ كُلًّا میں وَاِنَّ كُلًّا ہے نون کی تشدید اور فتحہ سے

ابوجعفر ہی کے لیے لَمَّا میں یہاں اور طارق میں میم پر تشدید ہے اور یٰسٓ (ع) اور زخرف (ع) میں ابن عامر کے لیے تشدید ہے اور خلف کے لیے چاروں میں میم کی تخفیف ہے (پس ابن مروان کے لیے اول کے دو میں تشدید اور باقی دو میں تخفیف ہے اور ابن عامر کے لیے چاروں میں میم پر تشدید ہے اور یعقوب وخلف کے لیے چاروں میں تخفیف ہے اور یہاں دو قراءتیں ہیں ۱ ابوجعفر کے لیے وَاِنْ كُلًّا لَّمَّا ۲ یعقوب اور خلف کے لیے وَاِنْ كُلًّا لَّمَا)

صرف ابوجعفر کے لیے وَزُلَفًا میں لام کا ضمہ ہے۔

صرف ابن عامر کے لیے اُولُوْا بَقِيَّةٍ میں بِقِيَّةٍ ہے با کے کسرہ اور قاف کے سکون اور یا کی تخفیف سے۔

یعقوب (وابوجعفر ہی) کے لیے تَعْمَلُوْنَ میں یہاں اور نمل (ع) میں خطاب کی تا ہے۔

سُوْرَةُ يُوْسُفَ

ابوجعفر ہی کے لیے يٰٓاَبَتِ میں ہر آٹھ جگہ تا کا فتحہ ہے۔

یعقوب کے لیے (بھی) يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ دونوں میں نون کے بجائے یا ہے۔

یعقوب کے لیے (بھی) سَاَنْبِئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ میں (یہاں اور ع میں) دونوں جگہ وصلا شین کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد والے الف کا حذف ہے (اور وقفاً سب کے لیے حذف ہے)
صرف یعقوب کے لیے اَلْمُتَعَالِ اَحَبُّ میں سین کا فتحہ ہے (اور یہ پہلا اَلْمُتَعَالُ ہے اور اس کے باقی موقعوں میں سب کے لیے سین کا کسرہ ہے)

پارہ ۱۳

وَمَآ اُبَرِّئُ

صرف یعقوب کے لیے نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ دونوں میں نیت کی یا ہے۔

ابوجعفر (وخلف ہی) کے لیے قَدْ كُذِّبُوْا میں كُذِّبُوْا ہے ذال کی تخفیف سے
یعقوب ہی کے لیے فَنُنْجِيْ میں فَنُنْجِيْ ہے حفص کی طرح

سورۂ رعد

یعقوب ہی کے لیے يُسْقٰى میں تذکیر کی یا ہے۔
یعقوب (وخلف ہی) کے لیے وَصَدُّوْا یہاں اور وَصَدَّ غافر (ع) میں صاد کا ضمہ ہے۔
یعقوب (وخلف ہی) کے لیے وَسَيَعْلَمُ الْكُفَّارُ ہے حفص کی طرح۔

سورۂ ابراہیم

صرف رویس کے لیے اَللّٰهِ الَّذِيْ میں اس صورت میں ھا کا ضمہ ہے جب کہ اسی سے ابتدا کریں اور اَلْحَمِيْدِ کے ساتھ وصل کرنے کی صورت میں ھا کا کسرہ ہے (اور اٰتٰنَا صَبَيْنَا میں بھی ان کے لیے اسی طرح ہے کہ طَعَامِهٖ پر وقف کریں تو اٰتٰنَا کے ہمزہ کا کسرہ ہے اور اگر اس کے ساتھ وصل کریں تو ہمزہ کا فتحہ ہے اور طیبہ سے عَالِمُ الْغَيْبِ مومنون (ع) میں بھی اسی طرح ہے یعنی يَصِفُوْنَ پر وقف کرنے کی صورت میں عَالِمُ کے میم کا ضمہ اور وصل کی صورت میں میم کا کسرہ ہے)
یعقوب کے لیے (بھی) سُبُلَنَا میں یہاں اور عنکبوت (ع) میں با کا ضمہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلف کے لیے (بھی) بِمُصْرِخِيَّ میں یا کا فتحہ ہے۔
روح (و ابوجعفر اور خلف) کے لیے لِيُضِلُّوا میں یہاں اور لِيُضِلَّ حج و لقمٰن و زمر (ع) چاروں میں یا کا ضمہ ہے اور رویس کے لیے صرف لقمٰن والے میں یا کا ضمہ ہے (اور باقی تین میں یا کا فتحہ ہے جو اصل کی موافقت سے نکلا ہے)

سورۂ حجر ۱۵
پارہ ۱۴

رُبَمَا

صرف یعقوب کے لیے عَلَىٰ مُسْتَقِيمٍ میں عَلِيٌّ مُسْتَقِيمٌ ہے لام کے کسرہ اور یا کے ضمہ اور تنوین سے۔
ابوجعفر کے لیے (بھی) تُبَشِّرُونَ میں نون کا فتحہ ہے۔
خلف (و یعقوب ہی) کے لیے يَقْنَطُ میں یہاں اور يَقْنَطُونَ روم (ع) اور لَا تَقْنَطُوا زمر (ع) تینوں میں نون کا کسرہ ہے۔

سورۂ نحل

صرف روح کے لیے يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ میں تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ ہے سورۃ القدر والے کی طرح (اور رویس کے لیے يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ ہے اور باقی دو کے لیے يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ ہے اور یہ دونوں قراءتیں موافقت سے نکلی ہیں)
صرف ابوجعفر کے لیے بِشِقِّ الْأَنفُسِ میں شین کا فتحہ ہے۔
یعقوب ہی کے لیے وَالَّذِينَ يَدْعُونَ میں غیبت کی یا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوجعفر کے لیے (بھی) تُشَآقُّوْنَ میں نون کا فتحہ ہے
صرف ابوجعفر کے لیے مُفَرِّطُوْنَ میں مُفَرِّطُوْنَ ہے فا کے فتحہ اور را کی تشدید (اور کسرہ) سے۔
یعقوب کے لیے نُسْقِيْكُمْ میں یہاں اور مومنون (ع) دونوں میں نون کا فتحہ ہے اور ابوجعفر کے لیے دونوں جگہ تَسْقِيْكُمْ ہے تانیث کی تا اور اس کے فتحہ سے (اور خلف کے لیے حفص کی طرح ہے)
روئیس ہی کے لیے يَجْحَدُوْنَ میں خطاب کی تا ہے۔
یعقوب (وخلف ہی) کے لیے اَلَمْ يَرَوْا میں خطاب کی تا ہے۔
ابوجعفر ہی کے لیے وَلْيَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ میں یا کے بجائے نون ہے۔
یعقوب کے لیے (بھی) اِمَّا يُنْزِغَنَّكَ کے بجائے يُنْزَغَنَّكَ ہے نون کے فتحہ اور زا کی تشدید سے۔

پارہ ۱۵

سُوْرَۃُ اِسْرَا

سُبْحٰنَ الَّذِیْ

یعقوب کے لیے (بھی) اَلَّا تَتَّخِذُوْا میں خطاب کی تا ہے۔
صرف ابوجعفر اور یعقوب کے لیے وَنُخْرِجُ لَهٗ میں نون کے بجائے غیبت کی یا ہے پھر اس میں ابوجعفر کے لیے تو وَيُخْرِجُ جُ ہے یا کے ضمہ اور را کے فتحہ سے اور یعقوب کے لیے وَيُخْرَجُ جُ ہے یا کے فتحہ اور را کے ضمہ سے اور كِتٰبًا کے نصب (دوزبروں) پر سب کا اتفاق ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوجعفر ہی کے لیے یَلْقَهُ میں یُلْقِهُ ہے یا کے ضمہ اور لام کے فتحہ اور قاف کی تشدید سے۔

صرف یعقوب کے لیے اَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا میں اَمَّرْنَا ہے ہمزہ کے بعد الف سے۔

یعقوب ہی کے لیے اُفٍّ میں تینوں جگہ اُفَّ ہے فا کے فتحہ اور تنوین کے حذف سے (اور موافقت سے نکل آیا کہ ابوجعفر کے لیے اُفٍّ اور خلف کے لیے اُفِّ ہے)

ابوجعفر ہی کے لیے خِطْأً میں خَطَأً ہے خا اور طا دونوں کے فتحہ سے۔

یعقوب کیلئے ہی اَنْ يَخْسِفَ۔ اَنْ يُعِيدَكُمْ۔ اَوْ يُرْسِلَ اور فَيُرْسِلَ چاروں میں نون کے بجائے یا ہے اور فَيُغْرِقَكُمْ میں روح کے لیے تو تذکیر کی یا ہے اور ابن جماز اور رویس کے لیے فَتُغْرِقَكُمْ ہے تانیث کی تا سے اور ابن وردان کے لیے دو وجہ ہیں ۱۔ ابن جماز اور رویس کی طرح اور یہی صحیح ہے ۲۔ فَتُغْرِقَكُمْ تانیث کی تا اور نون کے فتحہ اور را کی تشدید سے (ابن وردان کے بیان کرنے میں شطوی منفرد ہیں اس لیے یہ صحیح نہیں۔ پس اس میں صحیح قرأتیں تین ہیں ۱۔ ابوجعفر اور رویس کے لیے فَتُغْرِقَكُمْ تانیث کی تا سے ۲۔ روح کے لیے فَيُغْرِقَكُمْ تذکیر کی یا سے ۳۔ خلف کے لیے فَنُغْرِقَكُمْ نون سے)

صرف ابوجعفر کے لیے اَلرِّيحَ میں یہاں اور انبیاء (ع) اور سبا (ع) اور ص (ع) چاروں میں اَلرِّيَاحَ ہے یا کے فتحہ اور اس کے بعد الف سے جمع ہونے کی بنا پر۔

یعقوب کے لیے خَلْفَكَ کے بجائے خِلْفَكَ ہے خا کے کسرہ اور لام کے فتحہ اور اس کے بعد الف سے (خلف کی طرح)

ابوجعفر ہی کے لیے وَنَأَىٰ میں یہاں اور فصلت (ع) دونوں میں وَنَآ ہے یعنی الف کو ہمزہ سے پہلے لے آتے ہیں۔

یعقوب (و خلف ہی) کے لیے حَتَّىٰ تُفَجِّرَ میں تَفْجُرَ ہے تا کے فتحہ اور فا کے سکون اور جیم کے ضمہ اور اس کی تخفیف سے۔

سُورَةُ الْكَهْفِ

یعقوب ہی کے لیے تَزْوَرُّ میں تَزْوَارُّ ہے تحمرّ کے وزن پر (ابن عامر کی طرح اور ابوجعفر کے لیے تَزْوَرُّ اور خلف کے لیے تَزْوَرُّ ہے)

رویس (و ابوجعفر ہی) کے لیے بِوَرِقِكُمْ میں را کا کسرہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ع ۵ ۱۷

ابوجعفر اور رَوح کے لیے وَكَانَ لَهٗ ثُمُرٌ اور وَاُحِيطَ بِثُمُرِهٖ ہے ثا اور میم دونوں کے فتحہ سے اور رویس کے لیے لَهٗ ثَمَرٌ اور بِثُمُرِهٖ ہے اول میں ثا اور میم دونوں کے فتحہ سے اور دوسرے میں دونوں کے ضمہ سے (اور خلف کے لیے ثُمُرٌ اور بِثُمُرِهٖ ہے)

ابوجعفر اور رویس ہی کے لیے لٰكِنَّا میں وصلاً بھی نون کے بعد الف ہے اور وقف سب کے لیے الف کا اثبات ہے رسم کی موافقت کی بناء پر اس میں کسی کا بھی خلاف نہیں۔

یعقوب کے لیے (بھی) لِلّٰهِ الْحَقِّ میں قاف کا کسرہ ہے۔

ع ۶ ۱۸ یعقوب کے لیے (بھی) تُسَيِّرُ الْجِبَالُ میں نُسَيِّرُ الْجِبَالَ ہے حفص کی طرح

ع ۹ ۱۹ صرف ابوجعفر کے لیے مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ میں مَآ اَشْهَدْنٰهُمْ ہے (تا کے بجائے نون اور نفلی الف کے ساتھ) جمع کے صیغہ سے اور وَكُنْتُ میں بھی صرف انہیں کے لیے تا کا فتحہ ہے۔

خلف کے لیے (بھی) وَيَوْمَ يَقُوْلُ میں یا ہے۔

ع ۱۰ ۲۰ ابوجعفر (و خلف ہی) کے لیے قِبَلًا میں قُبُلًا ہے قاف اور با کے ضمہ سے

ع ۲۲ رَوح (و خلف ہی) کے لیے زَكِيَّةً کے بجائے زَكِيَّةً ہے الف کے حذف اور یا کی تشدید سے۔

ابوجعفر اور یعقوب ہی کے لیے نُكُرًا میں یہاں (اور اسی کے ع ۱۱ اور طلاق ع ۲ میں تینوں جگہ نُكُرًا ہے کاف کے ضمہ سے

پارہ ۱۶

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ

ع ۱ ۱ یعقوب کے لیے اَنْ يُّبْدِلَهُمَا میں یہاں اور وَلْيُبْدِلْ لَّهُمْ نور (ع ۱) اور يُبْدِلَهٗ تحریم (ع ۱) يُّبْدِلَنَا اَنْ (ع ۱) چاروں میں با کا سکون اور دال کی تخفیف ہے (اور موافقت سے نکل آیا کہ ابوجعفر کے لیے چاروں میں يُبَدِّلَ اور يُّبَدِّلَ نَّ ہے با کے فتحہ اور دال کی تشدید سے اور خلف کے لیے نور والے میں وَلْيُبَدِّلْ لَّهُمْ اور باقی تین میں يُبَدِّلَ ہے)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوجعفر اور یعقوب ہی کے لیے رُحُمًا میں رُ حُمًا ب حا کے ضمہ سے۔

ع ۱۱ ۲ ابوجعفر (و خلف ہی) کے لیے حَمِئَةٍ کے بجائے حَمِيَةٍ ہے حا کے بعد الف اور ہمزہ کے بجائے فتحہ والی یا سے۔

یعقوب (و خلف ہی) کے لیے فَلَهٗ جَزَآءُ الْحُسْنٰى کے بجائے جَزَآءَ نِ الْحُسْنٰى ہے ہمزہ کے فتحہ اور تنوین سے (اور وصلاً اس نون تنوین کو کسرہ دے کر لام سے ملا دیتے ہیں)

یعقوب کے لیے آلشَّرَّيْنِ اور شَرًّا (میں یہاں اور یٰس ع کے دونوں میں چاروں) میں سین کا ضمہ ہے (لیکن یٰس والوں میں ابوعمرو کے موافق ہیں) ابوجعفر کے لیے بھی چاروں میں ضمہ ہے اور نصف کے لیے چاروں میں سین کا فتحہ ہے)

خلف کے لیے (ہی) قَالَ اُنُوْنِيْ ہے ہمزہ قطعی اور اس کے فتحہ اور اس کے بعد الف سے خلف کے لیے (ہی) فَمَا اسْطَاعُوْا میں طا کی تخفیف ہے۔

سورۂ مریم

ع ۱ ۴ یعقوب کے لیے (ہی) يَرِثُنِيْ وَيَرِثُ دونوں میں ثا کا ضمہ ہے۔

خلف کے لیے (ہی) عُتِيًّا میں یہاں اور وَبُكِيًّا (ع ۴) میں اور جُثِيًّا (ع ۵) کے دونوں موقعوں میں اور صُلِيًّا (ع ۱) میں چاروں میں عین۔ با۔ جیم۔ صاد کا ضمہ ہے (باقی دونوں کی طرح)

خلف کے لیے (ہی) خَلَقْنٰكَ کے بجائے خَلَقْتُكَ ہے متکلم کی تا سے۔

ع ۲ ۵ ابوجعفر (و خلف ہی) کے لیے لِاَهَبَ لَكِ ہے (یا کے بجائے) ہمزہ سے۔

خلف کے لیے (ہی) نِسْيًا میں نون کا کسرہ ہے۔

روح (و ابوجعفر و خلف ہی) کیلیے (مَنْ تَحْتَهَا کے بجائے) مِنْ تَحْتِهَا ہے میم اور دوسری تا دونوں کے کسرہ سے۔

یعقوب ہی کے لیے يَتَسَقَّطْ میں تذکیر کی یا ہے اور خلف (و ابوجعفر) کے لیے (تَسَّقَّطْ ہے تانیث کی تا اور) سین کی تشدید سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعقوب ہی کے لیے قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ میں قَوْلَ کے لام کا فتحہ ہے۔

روح (وخلف ہی) کے لیے وَاَنَّ اللّٰہَ میں ہمزہ کا کسرہ ہے

صرف رویس کے لیے نُوَرِّثُ کے بجائے نُوَرِّثُّ ہے واو کے فتحہ اور راکی تشدید سے

ابوجعفر کے لیے (بھی) اَوَلَا یَذْکُرُ کے بجائے اَوَلَا یَذَّکَّرُ ہے ذال اور کاف دونوں کے فتحہ اور دونوں کی تشدید سے۔

خلف کے لیے (بھی) وُلْدًا میں (پانچوں جگہ ۱۰) یہاں ۱۹:۹۱ اسی کے ع میں ۵ زخرف ع میں وَلَدًا وَلَدٌ ہے واو اور لام دونوں کے فتحہ سے (اور نوح والے میں ان کے ا مد یعقوب ہی کے لیے وَوُلْدُہٗ ہے حمزہ کی طرح)

ابوجعفر کے لیے بھی تَکَادُ السَّمٰوٰتُ میں دونوں جگہ یہاں اور شوریٰ ع ۱ میں تانیث کی تا ہے۔

سُوْرَۃُ طٰہٰ ۱۱

ابوجعفر کے لیے اِنِّیْ اَنَا میں ہمزہ کا فتحہ ہے اور یعقوب (وخلف) کے لیے ہمزہ کا کسرہ ہے

خلف کے لیے بھی وَاَنَا اخْتَرْتُکَ ہے نون کی تخفیف اور متکلم کی تا سے جس پر ضمہ ہے

صرف ابوجعفر کے لیے وَلِتُصْنَعَ عَلٰی کے بجائے وَلْتُصْنَعْ عَلٰی ہے لام اور عین کے سکون (اور عین کے نون میں ادغام) سے۔

صرف ابوجعفر کے لیے لَا تَخٰفُ کے بجائے لَا تَخَفْ ہے فا کے جزم اور خا کے سیدھے پیش سے۔

یعقوب (اور خلف ہی) کے لیے مَکَانًا سُوًی میں سین کا ضمہ ہے۔

رویس (وخلف ہی) کے لیے فَیُسْحِتَکُمْ کے بجائے فَیُسْحِتَکُمُ ہے یا کے ضمہ اور حا کے کسرہ سے۔

یعقوب کے لیے بھی اِنْ ھٰذٰنِ کے بجائے اِنْ ھٰذَانِ ہے ذال کے بعد الف سے۔

یعقوب کے لیے بھی فَاَجْمِعُوْا کے بجائے فَاجْمَعُوْا ہے ہمزۂ قطعی (اور اس کے فتحہ اور میم کے سکون سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روح (کسائی) کے لیے يُخَيَّلُ إِلَيْهِ میں تا ہے
خلف کے لیے (بھی) لَا تَخَفْ ہے خا کے بعد الف اور فا کے ضمہ سے۔
طرفہ (اور ابن مکسم) کے لیے عَلَى أَثَرِي کے بجائے عَلَى أَثَرِي ہے ہمزہ کے کسرہ اور ثا کے سکون سے۔
رویس (و ابوجعفر) کے لیے حَمَلْنَا کے بجائے حُمِّلْنَا ہے حا کے ضمہ اور میم کی تشدید اور کسرہ سے۔
حفص (اور اعمش) کے لیے لَنُحَرِّقَنَّهُ میں فا کا سکون اور را کی تخفیف ہے پھر ابن وردان کے لیے تو لَنَحْرُقَنَّهُ ہے نون کے فتحہ اور حا کے سکون اور را کے ضمہ اور تخفیف سے اور ابن جماز کے لیے لَنُحَرِّقَنَّهُ ہے نون کے ضمہ حا کے سکون را کے کسرہ اور تخفیف سے۔
یعقوب کے لیے بھی نَنْفُخُ کے بجائے يُنْفَخُ ہے ضمہ والی یا اور فا کے فتحہ سے۔
صرف یعقوب کے لیے أَنْ يُقْضَى إِلَيْكَ وَحْيُهُ کے بجائے أَنْ نَقْضِيَ إِلَيْكَ وَحْيَهُ ہے یا کے بجائے فتحہ والے نون اور ضاد کے کسرہ اور اس کے بعد فتحہ والی یا سے اور وَحْيَهُ میں بھی یا کا فتحہ ہے۔
ابوجعفر کے لیے (بھی) وَلَا تَعْرَى وَأَنَّكَ لَا میں ہمزہ کا فتحہ ہے۔
حفص یعقوب کے لیے زَهْرَةَ الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا میں ہا کے سکون کے بجائے فتحہ ہے۔
ابن وردان (اور خلف) کے لیے أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا میں تذکیر کی یا ہے۔

سورۃ انبیاء

پارہ ۱۷

اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ع ۲ ابوجعفر کے لیے لِيُحْصِنَكُمْ میں تانیث کی تا ہے اور رویس ہی کے لیے لِنُحْصِنَكُمْ ہے نون سے۔ (اور روح وخلف کے لیے تذکیر کی یا ہے)

صرف یعقوب کے لیے اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ کے بجائے اَنْ لَنْ يُقْدَرَ ہے نون کے بجائے ضمہ والی یا اور دال کے فتحہ سے۔

ع ۷ خلف کے لیے (بھی) وَحِرْمٌ کے بجائے وَحَرَامٌ ہے حا اور را کے فتحہ اور اس کے بعد الف سے۔

صرف ابوجعفر کے لیے يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ کے بجائے تُطْوَى السَّمَآءُ ہے تانیث کی تا اور اس کے ضمہ اور واو کے فتحہ اور اَلسَّمَآءُ میں ہمزہ کے ضمہ سے (اور وقفاً ان کے لیے تُطْوٰى ہے واو کے بعد الف سے اور بَنِي نوح کے لیے نَطْوِي ہے واو کے بعد یائے ساکنہ سے)

صرف ابوجعفر کے لیے رَبُّ احْكُمْ میں با کا ضمہ ہے۔

سُوْرَةُ الْحَجِّ

ع ۱ صرف ابوجعفر کے لیے اِهْتَزَّتْ وَرَبَتْ میں دونوں جگہ یہاں اور فصلت (ع ۵) میں وَرَبَتْ ہے با اور تا کے درمیان فتحہ والے ہمزہ سے۔

ع ۲ ابوجعفر اور روح (وقف) کے لیے ثُمَّ لْيَقْطَعْ میں یہاں اور ثُمَّ لْيَقْضُوا اسی کے ع ۱۴ میں دونوں میں لام کا سکون ہے (اور موافقت سے نکل آیا کہ رویس کے لیے دونوں میں لام کا کسرہ ہے)

ع ۳ یعقوب کے لیے صرف اس سورۃ کے وَلُؤْلُؤًا میں ہمزہ کے زبر ہیں (اور فاطر والے میں ابوعمرو کی طرح زبر ہیں اور ابوجعفر کے لیے دونوں جگہ زبر اور خلف کے لیے دونوں جگہ زبر ہیں جو موافقت سے نکلے ہیں)

ع ۵ صرف یعقوب کے لیے تَتَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ اور تَتَّقُوْنَ دونوں میں تانیث کی تا ہے۔

ع ۷ یعقوب کے لیے بھی تینوں جگہ) یہاں اور سبا (ع ۶) میں مُعٰجِزِيْنَ سے ہیں کے بعد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الف اور جیم کی تخفیف سے۔

صرف یعقوب کے لیے اِنَّ الَّذِیْنَ یَبْتَغُوْنَ میں غیبت کی یا ہے (اور یہ اس سورۃ کا دوسرا یَبْتَغُوْنَ ہے اور پہلا جو ع میں ہے اس میں اور یَبْتَغُوْنَ لقمٰن ع میں یعقوب اور خلف کے لیے غیبت کی یا اور ابو جعفر کے لیے تا ہے جو موافقت سے نکلی ہے۔

سورۃ مومنون

پارہ ۱۸

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ

یعقوب (و خلف ہی) کے لیے سَیَقُوْلُوْنَ میں سین کا فتحہ ہے

روح (و ابو جعفر و خلف) کے لیے تَنْبُتُ ہے تا کے فتحہ اور با کے ضمہ سے (اور رویس کے لیے تُنْبِتُ ہے تا کے ضمہ اور با کے کسرہ سے)

صرف ابو جعفر کے لیے هَيْهَاتَ میں دونوں جگہ تا کا کسرہ ہے اور انھیں کے لیے تَتْرًا میں را پر تنوین ہے اور یعقوب (و خلف) کے لیے تَتْرَا ہے تنوین کے حذف سے۔

ابو جعفر کے لیے (بھی) تَهْجُرُوْنَ ہے تا کے فتحہ اور جیم کے ضمہ سے۔

خلف کے لیے (بھی) اَنَّهُمْ میں ہمزہ کا فتحہ ہے۔

خلف کے لیے (بھی) قُلْ كَمْ لَبِثْتُمْ اور قُلْ اِنْ لَّبِثْتُمْ دونوں میں قُلْ کے بجائے قَلْ ہے قاف اور لام دونوں کے فتحہ اور قاف کے بعد الف سے۔

سورۃ نور

یعقوب کے لیے بھی وَفَرَضْنٰهَا ہے را کی تخفیف سے

ابو جعفر کے لیے اَنْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ اور اَنْ غَضَبَ اللّٰهِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں حفص (اور خلف) کی طرح (ہیں یعنی دونوں میں نون پر تشدید اور فتحہ اور لَعْنَتَ کی تا اور غَضَبَ کے ضاد کا فتحہ اور اَللّٰہِ کی ھا کا کسرہ ہے) اور یعقوب کے لیے اَنْ لَّعْنَتُ اللّٰہِ اور اَنْ غَضَبُ اللّٰہِ ہے یعنی اول میں نون کی تخفیف اور سکون اور اس کا لام میں ادغام اور تا کا ضمہ اور ثانی میں نون کا سکون اور اس کی تخفیف اور ضاد کا فتحہ اور با کا ضمہ ہے۔

صرف یعقوب کے لیے کِبْرَہٗ میں کاف کا ضمہ ہے

صرف ابوجعفر کے لیے وَلَا یَاْتَلِ کے بجائے وَلَا یَتَاَلَّ ہے یعنی ہمزہ کو تا کے بعد لے جا کر اس کا فتحہ اور لام پر تشدید پڑھتے ہیں۔

ابوجعفر (ہی) کے لیے غَیْرِ اُولِی الضَّرَرِ میں غَیْرَ کی را کا فتحہ ہے۔

یعقوب اور خلف کے لیے (بھی) دُرِّیٌّ ہے (حفص کی طرح دال کے ضمہ اور تشدید والی یا سے)

ابوجعفر کے لیے یُوْقَدُ میں تَوَقَّدَ ہے (ابوعمرو کی طرح (پس ابوجعفر اور یعقوب کے لیے دُرِّیٌّ تَوَقَّدَ ہے اور خلف کے لیے دُرِّیٌّ تُوَقَّدُ ہے)

صرف ابوجعفر کے لیے یَنْ هَبْ کے بجائے یُنْ هِبْ ہے یا کے ضمہ اور ھا کے کسرہ سے۔

(فائدہ)

(یعقوب ہی کے لیے وَلْیَبْدِ لَنَا هُمْ ہے با کے سکون اور دال کی تخفیف سے خلف کے لیے بھی لَا تَخَیَّبَنَّ الَّذِیْنَ میں خطاب کی تا ہے اول کہف ع ۴ میں اور ثانی انفال ع ۹ میں بیان ہو چکا ہے)

سُوْرَۃُ فُرْقَانٍ

ابوجعفر اور یعقوب (ہی) کے لیے یَحْشُرُ هُمْ میں نون کے بجائے یا ہے۔

صرف ابوجعفر کے لیے اَنْ نَّتَّخِذَ ہے نون کے ضمہ اور خا کے فتحہ سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پارہ 19

وَقَالَ الَّذِينَ

یعقوب (و ابوجعفر ہی) کے لیے تَشَقَّقُ میں دونوں جگہ یہاں اور ق آ ع ہیں شین پر تشدید ہے۔

خلف کے لیے (بھی) لِمَا يَأْمُرُنَا میں خطاب کی تا ہے۔

یعقوب (و ابوجعفر ہی) کے لیے وَذُرِّيَّتِنَا ہے یا کے بعد الف کے ساتھ جمع کے صیغہ سے۔

سورۂ شعراء

صرف یعقوب کے لیے وَيَضِيقُ اور وَلَا يَنْطَلِقُ دونوں میں قاف کا فتحہ ہے۔

صرف یعقوب کے لیے وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ میں وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ ہے واو کے بعد فتحہ والے ہمزۂ قطعی اور ت کے سکون اور س کی تخفیف اور ب کے بعد الف اور عین کے ضمہ سے۔

ابوجعفر (و یعقوب ہی) کے لیے خُلُقُ الْأَوَّلِينَ میں خَلْقُ الْأَوَّلِينَ سے خا کے فتحہ اور لام کے سکون سے۔

یعقوب (و خلف ہی) کے لیے نَزَّلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ہے زا کی تشدید اور حا اور نون کے فتحہ سے۔

سورۂ نمل

یعقوب (و خلف ہی) کے لیے بِشِهَابٍ میں با پر تنوین ہے۔

روح (ہی) کے لیے فَمَكَّنَّ میں کاف کا فتحہ ہے۔

یعقوب کے لیے (بھی) مِنْ سَبَإٍ میں یہاں اور بِنَبَإٍ (سبا ع) میں ہمزہ کا کسرہ اور تنوین ہے۔

ابوجعفر او رویس (ہی) کے لیے أَلَّا يَسْجُدُوا میں أَلَا ہے کسائی کی طرح (لام کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخفیف سے اور وصل و وقف کا حکم بھی کسائی ہی کی طرح ہے جس کی تفصیل سورۂ شوریٰ میں ہے۔
یعقوب (وخلف بھی) کے لیے اَنْ یَّقْتُلُوْنِ میں یاء اور اَنَّ النَّاسَ (اسی کے ع) میں دونوں میں ہمزہ مکسور ہے۔

پارہ نمبر ۲۰

اَمَّنْ خَلَقَ

رویس (وابوجعفر وخلف) کے لیے تَذَّكَّرُوْنَ میں حسب قاعدہ اپنے اپنے خلف کے لیے ذال کی تخفیف اور باقی دونوں کے لیے ذال پر تشدید ہے اور موافقت سے کسائی کے لیے تَذَكَّرُوْنَ ہے)

ابوجعفر (اور یعقوب بھی) کے لیے بَلِ ادّٰرَكَ کے بجائے بَلِ ادَّارَكَ ہے لام کے سکون اور فتحہ والے ہمزہ قطعی اور دال کے سکون اور الف کے حذف سے۔
خلف کیلئے بھی دونوں جگہ بہاں اور روم (ع) میں ہمزہ قطعی ہے حفص کی طرح۔

سُوْرَۃُ قَصَص

ابوجعفر (ہی) کے لیے حَتّٰى يَصْدُرَ کا ہے یا کے فتحہ اور دال کے ضمہ کے اور یعقوب (وخلف) کے لیے يُصْدِرَ کا ہے یا کے ضمہ اور دال کے کسرہ کے (اور رویس و خلف کے لیے ان کے قاعدہ کے موافق صاد کا زا کے ساتھ اشمام بھی ہوگا)
روح کے لیے فَذٰنِكَ ہے نون کی تخفیف سے (ابوجعفر اور خلف کی طرح) اور رویس کے لیے فَذٰنِّكَ ہے مد اور تشدید سے)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلف کے لیے (بھی) یُصَدِّقُنِیْ ہے قاف کے جزم سے۔
رویس (و ابوجعفر ہی) کے لیے تُجْبٰی اِلَیْہِ میں تانیث کی تا ہے۔
یعقوب (ہی) کے لیے لَنَخْسِفَنَّ کے بجائے لَنَخْسِفَنَّ بنا ہے خا اور سین دونوں کے فتحہ سے۔

سورۂ عنکبوت

یعقوب کے لیے (بھی) اَلنَّشْاَۃَ کی میں تینوں جگہ یہاں اور نجم (ع) اور واقعہ (ع) میں اَلنَّشْاَۃَ ہے شین کے سکون پھر فتحہ والے ہمزہ سے الف کے بغیر
روح کے لیے مَوَدَّۃَ بَیْنِکُمْ میں تا کا فتحہ اور نون کا کسرہ ہے۔ اور خلف و ابوجعفر کے لیے مَوَدَّۃُ بَیْنَکُمْ ہے تا کی تنوین اور نون کے فتحہ سے (اور موافقت سے نکل آیا کہ روح کے لیے مَوَدَّۃُ بَیْنِکُمْ ہے تا کے ایک پیش اور نون کے کسرہ سے)

پارہ ۲۱

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ

ابوجعفر (و یعقوب ہی) کے لیے وَیَقُوْلُ میں نون ہے۔
ابوجعفر (و یعقوب ہی) کے لیے وَلْیَتَمَتَّعُوْا میں وَلِیَتَمَتَّعُوْا ہے لام کے کسرہ سے۔

سورۂ روم

رویس (و ابوجعفر و خلف ہی) کے لیے ثُمَّ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ میں خطاب کی تا ہے اور تا اور یا کے زبر اور جیم کے زبر میں (رویس و روح) دونوں اپنے قاعدہ پر ہیں۔
یعقوب (ہی) کیلیے لِیَرْبُوَا کے بجائے لِتُرْبُوْا ہے ضمہ والی تا اور واو کے سکون سے نافع (اور ابوجعفر) کی طرح۔
روح (ہی) کے لیے لِیُذِیْقَھُمْ میں یا کے بجائے نون ہے۔
ابوجعفر (ہی) کے لیے کِسَفًا میں کِسْفًا ہے سین کے سکون سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلف کے لیے (بھی) ضُعْفٍ میں دونوں جگہ اور ضُعْفًا میں ضاد کا ضمہ ہے

سُوْرَۃُ لُقْمٰن

خلف کے لیے بھی مَرْحَمَةً میں تا کے زبر ہیں۔
یعقوب (وخلف ہی) کے لیے وَيَتَّخِذُهَا میں ذال کا فتحہ ہے۔

ابوجعفر اور یعقوب (ہی) کے لیے وَلَا تُصَعِّرْ کے بجائے وَلَا تُصَعِّرُ ہے الف کے حذف اور عین کی تشدید سے۔

یعقوب (وخلف ہی) کے لیے نِعَمَهٗ کے بجائے نِعْمَةً ہے تا اور اس پر زبر کی تنوین اور واحد کے صیغہ سے۔

سُوْرَۃُ سَجْدَہ

ابوجعفر (ویعقوب ہی) کے لیے خَلْقَهٗ کے بجائے خَلْقَهٗ ہے لام کے سکون سے۔
یعقوب کے لیے فَاَخْفِيَ لَهُمْ ہے یا کے سکون سے اور خلف (اور ابوجعفر) کے لیے فَاَخْفَى لَهُمْ ہے یا کے فتحہ سے۔

رویس (ہی) کے لیے لِمَا صَبَرُوْا ہے لام کے کسرہ اور میم کی تخفیف سے اور خلف (وابوجعفر وروح) کے لیے لَمَّا ہے لام کے فتحہ اور میم کی تشدید سے۔

سُوْرَۃُ اَحْزَاب

یعقوب کے لیے (بھی) بِمَا يَعْمَلُوْنَ میں دونوں جگہ (یہاں اور ع میں) خطاب کی تا ہے
خلف (ہی) کے لیے اَنْظُنُوْنَا میں یہاں اور اَلرَّسُوْلَا اور اَلسَّبِيْلَا (اسی کے ع) میں تینوں میں وقفاً نون اور لام کے بعد الف ہے (اور وصلاً اَلظُّنُوْنَ۔ اَلرَّسُوْلَ۔ اَلسَّبِيْلَ ہے الف کے حذف سے اور موافقت سے نکل آیا کہ ابوجعفر کے لیے دونوں حالتوں میں الف ہے اور یعقوب کے لیے دونوں حالتوں میں حذف ہے)

صرف رویس کے لیے يَسْأَلُوْنَ کے بجائے يَسَّاءَلُوْنَ ہے سین کے فتحہ اور تشدید اور اس کے بعد الف اور مد سے۔

پارہ ۲۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ يَّقْنُتْ

یعقوب (ہی) کے لیے سَادَتَنَا کے بجائے سَادَتِنَا ہے دال کے بعد الف اور تا کے کسرہ سے جمع ہونے کی بناء پر۔ ع ۵

سُوْرَۂ سَبَا

رویس (و ابوجعفر ہی) کے لیے عٰلِمُ الْغَيْبِ ہے میم کے ضمہ سے اور خلف کے لیے عٰلِمِ الْغَيْبِ کے بجائے عٰلِمِ الْغَيْبِ ہے عین کے بعد الف اور میم کے کسرہ سے حفص کی طرح (اور روح کے لیے بھی اسی طرح ہے) ع ۱

یعقوب (ہی) کے لیے مِنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ میں یہاں اور حاشیہ (ع) میں میم کے زیروں کے بجائے پیش ہیں۔

یعقوب (وخلف ہی) کے لیے صِنْ اَتَهٗ میں ہمزہ کا فتحہ ہے (اور ابوجعفر کے لیے ہمزہ کا سکون ہے) ع ۲

صرف رویس کے لیے تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ کے بجائے تُبُيِّنَتِ الْجِنُّ ہے تا اور با کے ضمہ اور یا کے کسرہ سے (اسی طرح اِنْ تَوَلَّيْتُمْ محمد صلی اللہ علیہ وسلم (ع) میں بھی صرف انھیں کے لیے اِنْ تُوُلِّيْتُمْ ہے تا اور واو کے ضمہ اور لام کے کسرہ سے)

خلف (ہی) کے لیے فِيْ مَسْكِنِهِمْ ہے کاف کے کسرہ سے۔

یعقوب (وخلف ہی) کے لیے وَهَلْ نُجْزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ہے حفص کی طرح صرف یعقوب کے لیے فَقَالُوْا رَبَّنَا بَعِّدْ کے بجائے رَبُّنَا بَعِّدْ ہے رَبُّنَا کی با کے ضمہ اور دوسری با کے بعد الف اور عین اور دال کے فتحہ سے۔ (اور باقی دو کیلئے حفص کی طرح ہے) ع ۳

یعقوب (ہی) کے لیے لِمَنْ اَذِنَ اور اِذَا فُزِّعَ دونوں ابن عامر کی طرح ہیں ع ۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یعنی اَذِنَ میں ہمزہ کا اور فُزِّعَ میں فا اور زا کا فتحہ ہے اور ابوجعفر کے لیے اَذِنَ اور فُزِّعَ اور خلف کے لیے اُذِنَ اور فُزِّعَ ہے)

صرف رویس کے لیے جَزَآءُ الضِّعْفُ ہے ہمزہ کے فتحہ اور تنوین اور اس کے زیر اور فا کے ضمہ سے۔

خلف کے لیے (بھی) فِی الْغُرُفٰتِ ہے جمع ہونے کی بنا، ہمزہ کے ضمہ اور فا کے بعد الف سے۔

یعقوب (و ابوجعفر ہی) کے لیے لَهُمُ التَّنَاوُشُ ہے ہمزہ کے بجائے واو سے۔

سُوْرَةُ فَاطِرٍ

ابوجعفر (ہی) کے لیے غَيْرُ اللّٰهِ میں را کا کسرہ ہے۔

صرف ابوجعفر کے لیے فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ کے بجائے فَلَا تُذْهِبْ نَفْسَكَ ہے تا کے ضمہ اور ھا کے کسرہ اور سین کے فتحہ سے۔

صرف یعقوب کے لیے وَلَا يُنْقَصُ کے بجائے وَلَا يَنْقُصُ ہے یا کے فتحہ اور قاف کے ضمہ سے۔

یعقوب کے لیے (بھی) يُجْزٰى كُلُّ کے بجائے يَجْزِي كُلَّ ہے حفص کی طرح (اور دونوں اس کو سبا میں بیان کیا ہے)

یعقوب (و ابوجعفر ہی) کے لیے بَيِّنٰتٍ ہے (جمع ہونے کی بنا، ب پر نون کے بعد الف سے)

خلف کے لیے (بھی) وَمَكْرَ السَّيِّئِ ہے سکون کے بجائے ہمزہ کے کسرہ سے۔

سُوْرَةُ يٰسٓ

صرف ابوجعفر کے لیے ءَاَنْ ذُكِّرْتُمْ ہے (دو خال) اور دوسرے ہمزہ کے فتحہ (اور اس کی تسہیل) اور کاف کی تخفیف سے۔

پارہ ۲۳

وَمَالِيَ

www.KitaboSunnat.com

صرف ابوجعفر کے لیے صَيْحَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ میں دونوں جگہ (یہاں اور ع میں) دونوں تاؤں کے پیش ہیں (اور ع والے میں سب کے لیے دونوں تاؤں کے زبر ہیں)

ابوجعفر اور رویس (وخلف ہی) کے لیے وَالْقَمَرُ میں را کا فتحہ ہے۔

یعقوب (وابوجعفر ہی) کے لیے ذُرِّيَّتِهِمْ ہے جمع ہونے کی بنا پر یا کے بعد الف اور تا اور ھا کے کسرہ سے۔

ابوجعفر کے لیے يَخِصِّمُوْنَ ہے خا کے سکون سے اور صاد کو اپنی اصل (نافع) کی طرح شد پڑھتے ہیں اور یعقوب وخلف کے لیے يَخِصِّمُوْنَ ہے حفص کی طرح (خا کے کسرہ اور صاد کی تشدید سے پس خا کے کسرہ میں دونوں اور صاد کی تشدید میں صرف خلف اپنی اصل کے خلاف ہیں)

ابوجعفر اور یعقوب کے لیے (بھی) فِيْ شُغُلٍ میں غین کا ضمہ ہے۔

صرف ابوجعفر کے لیے یہاں فَكِهُوْنَ اور دخان وطور (ع) اور تطفیف تینوں میں فٰكِهِيْنَ ہے چاروں میں الف کے حذف سے (اور تطفیف والے میں حفص بھی ان کے ساتھ شریک ہے)

رویس (وخلف) کے لیے جُبُلًّا ہے جیم اور با کے ضمہ اور لام کی تخفیف سے اور روح کے لیے جُبُلًّا ہے جیم اور با کے ضمہ اور لام کی تشدید سے (اور موافقت سے نکل آیا کہ ابوجعفر کے لیے جِبِلًّا ہے حفص کی طرح)

خلف کے لیے (بھی) نُنَكِّسْهُ کے بجائے نَنْكُسْهُ ہے پہلے نون کے فتحہ اور دوسرے کے سکون (واخفا) اور کاف کے ضمہ اور اس کی تخفیف سے۔

یعقوب (وابوجعفر ہی) کے لیے لِيُنْذِرَ میں یہاں اور احقاف (ع) دونوں میں خطاب کی تا ہے

صرف رویس کے لیے یہاں بِقٰدِرٍ ہے کے بجائے يَقْدِرُ ہے با کے بجائے فتحہ والی یا اور قاف کے سکون اور الف کے حذف اور را کے ضمہ سے تنوین کے بغیر اور احقاف (ع) کے بِقٰدِرٍ میں صرف یوں ہے یعقوب کے لیے يَقْدِرُ ہے اسی طرح۔

سُوْرَةُ الصّٰفّٰت

خلف کے لیے (بھی) بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ ہے تنوین کے حذف سے۔

ابوجعفر (ہی) کے لیے اَوَاٰبَآؤُنَا میں یہاں اور واقعہ (ع) میں دونوں میں آ دوسرے واو کے سکون سے۔

ابوجعفر (ہی) کے لیے وصلاً لَا تَنَاصَرُوْنَ ہے تا کی تشدید سے اور دو ساکن جمع ہو جانے کی بنا پر الف وصل لازم کرتے ہیں (اور نَادَوْا تَلْطٰى دلیل میں رویس ہی کے لیے وصلاً تا پر تشدید ہے)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلف کے لیے (بھی) يُزِفُّونَ میں یا کا فتحہ ہے۔

یعقوب (و خلف ہی) کے لیے اَللّٰهُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ تینوں میں ھا اور با کا فتحہ ہے۔

ابوجعفر (اور خلف) کیلئے اِلْ یٰسِیْنَ (حفص (اور ابوعمرو بصری) کی طرح اور یعقوب کے لیے اٰلِ یَاسِیْنَ ہے نافع کی طرح۔

صرف ابوجعفر کے لیے اِصْطَفَى الْبَنٰتِ ہے کسرہ والے ہمزۂ وصل سے (جو لٰكِنِ بُوْنَ کے ساتھ ملانے کی صورت میں حذف ہو جاتا ہے)

سورۂ ص

صرف ابوجعفر کے لیے لِيَدَّبَّرُوْا کے بجائے لِتَدَبَّرُوْا ہے خطاب کی تا اور دال کی تخفیف سے۔

ابوجعفر کے لیے بِنُصْبٍ میں بِنُصُبٍ ہے (نون اور) صاد کے ضمہ سے اور یعقوب کے لیے بِنَصْبٍ ہے نون اور صاد دونوں کے فتحہ سے (اور موافقت دخل) یا کہ خلف کے لیے بِنُصْبٍ ہے۔

یعقوب کے لیے (بھی) تُوْعَدُوْنَ میں خطاب کی تا ہے۔

صرف ابوجعفر کے لیے اِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ میں اِنَّمَ کے ہمزہ کا کسرہ ہے (اور اس سے اوپر جو اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ہے اس میں سب کے لیے ہمزہ کا کسرہ ہے)

سورۂ زمر

ابوجعفر اور خلف کے لیے (بھی) اَمَّنْ هُوَ ہے میم کی تشدید سے۔

پارہ ۲۴

فَمَنْ اَظْلَمُ

ابوجعفر (اور خلف ہی) کے لیے عِبَدَ کے بجائے عِبْدَ ہے جو عین کے کسرہ با کے فتحہ اور اس کے بعد الف سے۔

صرف ابوجعفر کے لیے يٰحَسْرَتٰى ہے یعنی الف کے بعد یا زیادہ کرتے ہیں پھر اس یا پر ابن جماز کے لیے تو صرف فتحہ ہے اور ابن وردان کے لیے فتحہ اور سکون دونوں ہیں اور سکون کی صورت میں الف میں مد لازم بھی ہوگا یعنی يٰحَسْرَتٰى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۃ مومن

(ابوجعفر کے لیے بھی) تَنْزِيلُ حٰمٓ میں غیبت کی یا ہے۔
یعقوب (وخلف ہی) کیلیے دِيْنَكُمْ وَاَنْ میں اَوْ اَنْ ہے حفص کی طرح (واو سے پہلے فتحہ والے ہمزہ اور واو کے سکون سے)
یعقوب کے لیے (بھی) عَلٰى كُلِّ قَلْبِ ہے تنوین کے بغیر
یعقوب کے لیے (بھی) اَدْخِلُوْا ہے ہمزہ قطعی اور اس کے فتحہ اور خا کے کسرہ سے۔
ابوجعفر (ویعقوب ہی) کے لیے يَوْمَ لَا يَنْفَعُ میں تانیث کی تا ہے۔

سورۃ فصلت

صرف ابوجعفر کے لیے اَيَّامٍ سَوَآءً ہے ہمزہ کے پیشوں سے
صرف یعقوب کے لیے سَوَآءٍ ہے ہمزہ کے زیروں سے
(اور خلف کے لیے سَوَآءٌ ہے ہمزہ کے زبروں سے)
ابوجعفر (وخلف ہی) کے لیے نَحِسٰتٍ میں نَحِسٰتٍ ہے حا کے کسرہ سے
ابوجعفر (وخلف) کے لیے يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ ہے حفص کی طرح اور یعقوب کے لیے
نَحْشُرُ اَعْدَآءَ اللّٰهِ ہے نافع کی طرح

پارہ ۲۵
اِلَيْهِ يُرَدُّ

سورۃ شوریٰ

(یعقوب وخلف کے لیے بھی يُبَشِّرُ اللّٰهُ ہے حفص کی طرح)
ابوجعفر کے لیے (بھی) اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا اور فَيُوْحِيَ میں
لام اور یا پر فتحہ ہے۔

سورۃ زخرف

یعقوب (وابوجعفر ہی) کے لیے عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ کے بجائے عِنْدَ
الرَّحْمٰنِ ہے نافع کی طرح۔
صرف ابوجعفر کے لیے اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ میں جِئْتُكُمْ ہے جمع متکلم
کے نون سے۔
ابوجعفر کے لیے سَقَفًا ہے ابوعمرو کی طرح اور یعقوب (وخلف) کے لیے سُقُفًا ہے حفص کی طرح۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعقوب (ہی) کے لیے یُقَیِّضْ میں نون کے بجائے یا ہے
یعقوب (ہی) کے لیے اَسْوِرَۃٌ میں اَسْوِرَۃٌ ہے سین کے سکون اور الف کے حذف سے۔
خلف کے لیے (بھی) سَلَفًا ہے سین اور لام دونوں کے فتحہ سے۔
خلف (و ابوجعفر ہی) کے لیے یَصِدُّوْنَ میں صاد کا ضمہ ہے۔
صرف ابوجعفر کے لیے حَتّٰی یُلْقُوْا میں تینوں جگہ یہاں اور طور و معارج کے آخر میں یَلْقَوْا ہے یا اور قاف کے فتحہ اور لام کے سکون اور الف کے حذف سے۔
رویس (و خلف ہی) کے لیے تُرْجَعُوْنَ میں نسبت کی یا ہے اور رویس پہلے حرف کے فتحہ اور جیم کے کسرہ میں روح کی طرح اپنے قاعدہ پر ہیں۔
خلف کے لیے (بھی) وَقِیْلِہٖ کے بجائے وَقِیْلَہٗ ہے لام کے فتحہ (اور ھا کے اُلٹے پیش سے)
رویس (ہی) کے لیے یَغْلِیْ میں تذکیر کی یا ہے۔

سورۂ دخان

ابوجعفر (و خلف) کے لیے فَاعْتِلُوْہُ میں تا کا کسرہ ہے اور یعقوب کے لیے تا کا ضمہ ہے۔

سورۂ جاثیہ

یعقوب کے لیے اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ میں دونوں جگہ تا کے زیر ہیں اور خلف (و ابوجعفر) کے لیے دونوں میں تا کے پیش ہیں (اور کَاٰیٰتٍ میں جو ان سے پہلے ہے سب کے لیے تا کے زیر ہیں)
رویس (و خلف ہی) کے لیے تُؤْمِنُوْنَ میں خطاب کی تا ہے۔
صرف ابوجعفر کے لیے لِیَجْزِیَ کے بجائے لِیُجْزٰی ہے ضمہ والی یا اور زا کے فتحہ اور اس کے بعد الف سے (اور قَوْمًا کے میم پر سب کے لیے بلاخلاف نصب (و زیر) ہے
صرف یعقوب کے لیے دوسرے کُلُّ اُمَّۃٍ تُدْعٰی میں لام کا فتحہ ہے (اور پہلے وَتَرٰی کُلَّ اُمَّۃٍ میں سب کے لیے لام کا فتحہ ہے)
خلف کے لیے (بھی) وَالسَّاعَۃُ میں تا کا ضمہ ہے۔

سُوْرَۃُ اَحْقَاف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پارہ ۲۶

حٰمٓ

یعقوب (وخلف ہی) کے لیے کُرْهًا میں دونوں جگہ کاف کا ضمہ ہے

صرف یعقوب کے لیے وَفِصٰلُهٗ کے بجائے وَفَصْلُهٗ ہے فا کے فتحہ اور صاد کے سکون اور الف کے حذف سے۔

یعقوب (وخلف ہی) کے لیے لَا یُرٰٓی اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ہے حفص کی طرح (فتحہ والی تا کے بجائے ضمہ والی یا اور نون کے ضمہ سے)

سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

صرف رویس کے لیے اِنْ تَوَلَّيْتُمْ میں تُوَلَّيْتُمْ ہے تا اور واو کے ضمہ اور لام کے کسرہ سے۔

صرف یعقوب کے لیے وَتُقَطِّعُوْٓا کے بجائے وَتَقْطَعُوْٓا ہے تا کے فتحہ قاف کے سکون اور طا کے فتحہ اور اس کی تخفیف سے۔

صرف یعقوب کے لیے وَاُمْلِیْ لَهُمْ کے بجائے اُمْلِیْ لَهُمْ ہے ہمزہ کے ضمہ اور لام کے کسرہ اور اس کے بعد یا کے ساکنہ سے۔

صرف رویس کے لیے وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ ہے فتحہ کے بجائے واو کے سکون سے۔

سورۂ فتحنا

یعقوب کے لیے (بھی) لِتُؤْمِنُوْا اور اس کے بعد کے تین فعلوں (وَتُعَزِّرُوْهُ - وَتُوَقِّرُوْهُ - وَتُسَبِّحُوْهُ چاروں میں خطاب کی تا ہے۔

رُوح (وابوجعفر ہی) کے لیے فَسَيُؤْتِيْهِ میں یا کے بجائے نون ہے۔

یعقوب کے لیے (بھی) بِمَا یَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا میں خطاب کی تا ہے۔

سورۂ حجرات

صرف یعقوب کے لیے لَا تُقَدِّمُوْا کے بجائے لَا تَقَدَّمُوْا ہے تا اور دال کے فتحہ سے۔

صرف ابوجعفر کے لیے وَمِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ میں جیم کا فتحہ ہے

صرف یعقوب کے لیے بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ کے بجائے اِخْوَتِكُمْ ہے ہمزہ کے کسرہ خا کے سکون اور یا کے بجائے کسرہ والی تا سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۂ قٓ ابوجعفر کے لیے (بھی) یَوْمَ یَقُوْلُ میں (یا کے بجائے) نون ہے۔

سورۂ ذٰریٰت
پارہ ۲۷

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ

یعقوب (وابوجعفر ہی) کے لیے وَقَوْمَ نُوْحٍ میں میم کا فتحہ ہے۔

سورۂ طور یعقوب کے لیے (بھی) وَاَتْبَعْنٰهُمْ کے بجائے وَاَتْبَعَتْهُمْ ہے حفص کی طرح اور (یعقوب ہی) کے لیے ذُرِّيَّتُهُمْ کے بجائے ذُرِّيَّتُهُوْ ہے یا کے بعد الف اور تا کے ضمہ سے (ابن عامر کی طرح پس ان کیلیے وَاَتْبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُوْ کا مجموعہ ابن عامر کی طرح ہے اور باقی دونوں کے لیے حفص کی طرح ہے یعنی یا کے بعد الف نہیں ہے)

خلف کے لیے (بھی) اَلْمُصَيْطِرُوْنَ میں یہاں اور بِمُصَيْطِرٍ غاشیہ دونوں میں خالص صاد ہے۔

سورۂ نجم ابوجعفر (ہی) کے لیے مَاكَذَّبَ میں كَذَّبَ ہے ذال کی تشدید سے۔

یعقوب (وخلف ہی) کے لیے اَفَتُمٰرُوْنَهٗ کے بجائے اَفَتَمْرُوْنَهٗ ہے تا کے فتحہ اور میم کے سکون اور الف کے حذف سے۔

صرف رویس کے لیے اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَّ وَالْعُزّٰى ہے تا کی تشدید سے اور دو ساکن جمع ہو جانے کے سبب لام کے بعد والے الف میں مدلازم بھی کرتے ہیں۔

ابوجعفر (اور یعقوب ہی) کے لیے عَادًا الْاُوْلٰى ہے ابوعمرو کی طرح (یعنی لام کے بعد واو ساکنہ ہے ہمزہ کے بغیر)

سورۂ قمر صرف ابوجعفر کے لیے مُسْتَقِرٌّ میں را کے زیر ہیں۔

خلف کے لیے (بھی) سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ میں غیبت کی یا ہے۔

سورۂ رحمٰن خلف کے لیے (بھی) اَلْمُنْشَـَٔاتُ میں شین کا فتحہ ہے۔

رویس (وابوجعفر وخلف ہی) کے لیے وَنُحَاسٌ میں سین کے پیش ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۃ واقعہ

ابوجعفر کے لیے حُوْرٌ عِیْنٌ دونوں میں را اور نون دونوں کے زیر اور خلف (ویعقوب) کے لیے دونوں کے پیش ہیں۔

خلف (ویعقوب ہی) کے لیے شُرْبَ الْهِیْمِ میں شین کا فتحہ ہے۔

صرف رویس کے لیے قَرٌّ وَّحَرٌّ میں را کا ضمہ ہے۔

سورۂ حدید

یعقوب کے لیے (بھی) اُخِذَ مِیْثَاقَكُمْ کے بجائے اَخَذَ مِیْثَاقَكُمْ ہے حفص کی طرح۔

خلف کے لیے (بھی) اَنْظِرُوْنَا کے بجائے اُنْظُرُوْنَا ہے ہمزۂ وصلی سے اور ہمزہ اور ظا دونوں کے ضمہ سے (اور یہ ہمزہ اور اس کا پیش اوا مَنُوْا اسے ملنے کے وقت حذف ہو جاتا ہے پس یہ بھی اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا پڑھتے ہیں حفص کی طرح)

ابوجعفر اور یعقوب (ہی) کے لیے لَا یُؤْخَذُ میں تانیث کی تا ہے

ابوجعفر کے لیے (بھی) وَمَا نَزَّلَ ہے زا کی تشدید سے

صرف رویس کے لیے وَلَا یَكُوْنُوْا میں خطاب کی تا ہے

یعقوب کے لیے (بھی) اَنْتُمْ میں ہمزہ کے بعد الف ہے۔

سورۂ مجادلہ

پارہ ۲۸

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ

ابوجعفر (وخلف ہی) کے لیے دونوں جگہ یَظْهَرُوْنَ ہے (رشدی اور حمزہ کی طرح (اور یعقوب کے لیے دونوں جگہ یَظَّهَّرُوْنَ ہے)

صرف ابوجعفر کے لیے مَا یَكُوْنُ میں یہاں (اور کَیْ لَا یَكُوْنَ حشر ع دونوں) میں تانیث کی تا ہے

صرف یعقوب کے لیے وَلَا اَكْثَرُ میں را کا ضمہ ہے۔

خلف (و ابوجعفر و روح) کے لیے وَیَتَنَاجَوْنَ ہے حفص کی طرح اور رویس کے لیے وَیَتَنَجَّوْنَ ہے یعنی نون کو تا سے پہلے لا کر سکون اور اخفا و الف کے حذف سے اور جیم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں اور فَلَا تَنَاجَوْا میں صرف انھیں کے لیے فَلَا تَنَجَّوْا ہے اسی طرح۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۂ حشر

یعقوب کے لیے (بھی) یُخْرِبُوْنَ ہے ڑا کے سکون اور را کی تخفیف سے
(ابوجعفر (ای) کیلئے کَیْ لَا تَکُوْنَ دُوْلَةً ہے تانیث کی تا اور دُوْلَةً کی تا کے ضمہ سے
یعقوب کے لیے (بھی) جُدُرٍ ہے جیم اور دال کے ضمہ اور الف کے حذف سے۔

سورۂ ممتحنہ

یعقوب (ای) کے لیے یَفْصِلُ بَیْنَکُمْ ہے یا کے فتحہ اور صاد کے کسرہ سے (اور ابوجعفر کے لیے یُفَصِّلُ اور خلف کیلئے یُفَصِّلُ ہے)

سورۂ صف

یعقوب (وخلف) کے لیے اَنْصَارَ اللّٰهِ ہر حفص کی طرح (یعنی اضافت کے سبب (نہ تو را پر تنوین پڑھتے ہیں اور نہ را کے بعد کسرہ والا لام زیادہ کرتے ہیں
اور ابوجعفر کے لیے اَنْصَارَ اللّٰهِ ہے نافع کی طرح (اور سورۂ جمعہ میں کوئی اختلاف نہیں ہے)

سورۂ منافقون

یعقوب کے لیے (بھی) خُشُبٌ میں شین کا ضمہ ہے
ابوجعفر (ورویس وخلف) کے لیے لَوَّوْا میں واو پر تشدید ہے اور رُوح کے لیے لَوَوْا ہے واو کی تخفیف سے۔
یعقوب کے لیے (بھی) وَاَکُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ہے کاف کے بعد والے واو کے حذف اور نون کے جزم سے
(اور اس نون کا میم میں ادغام ہو جاتا ہے)

سورۂ تغابن

صرف یعقوب کے لیے یَوْمَ یَجْمَعُکُمْ میں نون ہے۔

سورۂ طلاق

صرف رُوح کے لیے مِنْ وُّجْدِکُمْ میں واو کا کسرہ ہے۔
(اور سورۂ تحریم میں کوئی اختلاف نہیں ہے)

پارہ ۲۹

تَبٰرَكَ الَّذِیْ

سورۂ ملک

خلف کے لیے (بھی) مِنْ تَفَوُّتٍ کے بجائے مِنْ تَفْوُتٍ ہے فا کے بعد الف اور واو کی تخفیف سے۔
ابوجعفر (ای) کے لیے فَسُحْقًا کے بجائے فَسُحُقًا ہے فا کے ضمہ سے۔
صرف یعقوب کے لیے تَدَّعُوْنَ کے بجائے تَدْعُوْنَ ہے دال کے سکون اور اس کی تخفیف سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اور سورۂ قلم میں کوئی اختلاف نہیں ہے)

ع ۲ ع ۶ **سورۂ حاقہ** یعقوب (ہی) کے لیے یُؤْمِنُوْنَ اور یَذَّكَّرُوْنَ ہے دونوں میں نسبت کی یا ہے۔

ع ۱ ع ۷ **سورۂ معارج** صرف ابوجعفر کے لیے وَلَا يَسْئَلُ میں یا کا ضمہ ہے۔

ع ۲ ع ۱ یعقوب (ہی) کیلئے يَشْهَدُ تاء مع ہونے کی بنا پر دال کے بعد الف سے۔

سورۂ نوح یعقوب کے لیے (بھی) خَطِيْٓـَٔتِهِمْ ہے حفص کی طرح۔

ع ۱ ع ۱۱ **سورۂ جن** ابوجعفر کے لیے وَاَنَّهٗ تَعَالٰى اور اَنَّهٗ كَانَ میں دونوں جگہ اور اَنَّهٗ لَمَّا چاروں میں ہمزہ کا فتحہ ہے (اور موافقت سے نکل آیا کہ باقی نو موقعوں میں جن میں اَنَّ اور اَنَّا واو کے بعد ہے ان کے لیے ہمزہ کا کسرہ ہے اور یعقوب کے لیے وَاَنَّ لَمَّا میں ہمزہ کا فتحہ اور باقی بارہ میں کسرہ ہے اور خلف کے لیے سب میں ہمزہ کا فتحہ ہے اور وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ میں سب کے لیے ہمزہ کا فتحہ ہے اس میں کسرہ کسی کے لیے بھی نہیں)

صرف یعقوب کے لیے اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ میں تَقَوَّلَ ہے قاف کے فتحہ اور واو کی تشدید اور فتحہ سے۔

یعقوب (وخلف ہی) کے لیے يَسْلُكْهُ میں یا ہے۔

ع ۲ ع ۱۲ صرف ابوجعفر کے لیے قُلْ اِنَّمَآ ہے قاف کے ضمہ اور لام کے سکون سے الف کے بغیر اور خلف (ویعقوب) کے لیے قٰلَ اِنَّمَآ ہے قاف اور لام کے فتحہ اور دونوں کے درمیان الف سے۔

صرف رویس کے لیے لِيُعْلَمَ میں یا کا ضمہ ہے۔

ع ۱ ع ۱۳ **سورۂ مزمل** یعقوب کے لیے (بھی) وِطَآءً کے بجائے وَطْاً ہے واو کے فتحہ اور طا کے سکون اور الف کے حذف سے۔

یعقوب (وخلف ہی) کے لیے رَبُّ الْمَشْرِقِ میں با کا کسرہ ہے۔

ع ۱ ع ۱۵ ع ۱۶ **سورۂ مدثر** ابوجعفر اور یعقوب (ہی) کے لیے وَالرُّجْزَ میں را کا ضمہ ہے۔

ابوجعفر کے لیے اِذْ اَدْبَرَ ہے ابوعمرو کی طرح اور یعقوب (وخلف) کے لیے اِذْ اَدْبَرَ ہے حفص کی طرح۔

ابوجعفر کے لیے (بھی) وَمَا يَذْكُرُوْنَ میں نسبت کی یا ہے۔

ع ۲ ع ۱۸ **سورۂ قیمہ** یعقوب (ہی) کے لیے يُمْنٰى میں تذکیر کی یا ہے۔

ع ۱ ع ۱۹ **سورۂ دھر** رویس (وخلف ہی) کے لیے سَلَاسِلَا میں وقفاً الف کا حذف ہے (یعنی سَلَاسِلْ) اور وصلاً تنوین کا حذف ہے اور موافقت سے نکل آیا کہ ابوجعفر کیلئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وصلاً تنوین ہے اور وقف الف کے ساتھ ہے اور روح کے لیے وصلاً تنوین کا حذف ہے اور وقف الف کے ساتھ ہے)
خلف کے لیے پہلے قَوَارِيْرَا میں وصلاً راء پر تنوین ہے یعنی (زبر ہیں) اور وقف الف کے ساتھ ہے (اور دوسرے میں وصلاً تنوین کا حذف ہے اور وقف الف کے بغیر ہے) اور رویس کے لیے پہلے قَوَارِيْرَا میں وقفاً الف کا حذف (اور وصلاً تنوین کے بغیر) ہے (اور دوسرے میں بھی یہی ہے لیکن اس میں الف کے حذف میں ابو عمرو کے موافق ہیں اور ابو جعفر کے لیے دونوں میں تنوین ہے اور وقف الف کے ساتھ ہے اور روح کے لیے دونوں میں تنوین کا حذف ہے اور وقف اول پر الف سے . . . اور ثانی میں الف کے بغیر ہے پس ۱ ابو جعفر کے لیے قَوَارِيْرَا قَوَارِيْرَا مِنْ ہے اور وقفاً قَوَارِيْرَا قَوَارِيْرَا ہے یعنی جس پر بھی وقف کریں گے اسی میں الف پڑھیں گے ۲ رویس کے لیے وصلاً قَوَارِيْرَ قَوَارِيْرَ دونوں میں تنوین اور الف کے حذف سے اور وقفاً قَوَارِيْرَ قَوَارِيْرَ ہی ۳ روح کے لیے وصلاً قَوَارِيْرَ قَوَارِيْرَ اور وقفاً اول میں قَوَارِيْرَا اور ثانی میں قَوَارِيْرَ ۴ خلف کے لیے اول میں قَوَارِيْرَا قَوَارِيْرَا اور ثانی میں قَوَارِيْرَ قَوَارِيْرَ)

خلف (و یعقوب ہی) کے لیے عَالِيَهُمْ ہے یا کے فتحہ اور ھا کے ضمہ سے (اور ابو جعفر کے لیے عَالِيَهِمْ ہے نافع کی طرح یا کے سکون اور ھا کے کسرہ سے)

ابو جعفر (و یعقوب) کے لیے خُضْرٌ وَّ إِسْتَبْرَقٌ (وَّحُلُّوْا) ہے (خُضْرٌ میں راء کے پیش اور اِسْتَبْرَقٌ میں) قاف کے زیروں سے (اور خلف کے لیے را اور قاف دونوں کے زیر ہیں)

یعقوب کے لیے (بھی) وَمَا تَشَآءُوْنَ میں خطاب کی تا ہے۔

سُوْرَةُ مُرْسَلٰت

صرف روح کے لیے عُذْرًا میں عُذُرًا ہی ذال کے ضمہ سے
یعقوب (و ابو جعفر ہی) کیلیے اَوْنُذْرًا میں نُذُرًا ہی ذال کے ضمہ سے
صرف ابو جعفر کے لیے اُقِّتَتْ کے بجائے وُقِتَتْ ہے ہمزہ کے بجائے واو اور قاف کی تخفیف سے اور یعقوب کے لیے واو کے بجائے ہمزہ ہے (اور قاف کی تشدید میں ابو عمرو کے موافق ہیں پس ان کے (خلف کیلیے اُقِّتَتْ ہی ہے)
صرف رویس کے لیے دوسرے اِنْطَلِقُوْا میں لام کا فتحہ ہے (اور پہلے میں سب کے لیے کسرہ ہے)
صرف رویس کے لیے جُمٰلَتٌ میں جیم کا ضمہ ہے۔

پارہ ۳۰

عَمَّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ع ۱ **سورۂ نبا** روح کے لیے لِبِثِيْنَ میں لِبِثِيْنَ ہے الف کے حذف سے اور خلف کے لیے الف کا اثبات ہے (باقین کی طرح)

ع ۲ یعقوب (ہی) کے لیے رَبِّ السَّمٰوٰتِ اور اَلرَّحْمٰنِ ہے دونوں میں با اور نون کے کسرہ سے (اور ابوجعفر کے لیے دونوں میں ضمہ ہے اور خلف کے لیے اول میں کسرہ اور ثانی میں ضمہ ہے)

ع ۱ **سورۂ نزعت** رویس (و خلف ہی) کے لیے نَخِرَةً میں نَخِرَةً ہے نون کے بعد الف سے۔

ع ۲ یعقوب (و ابوجعفر) کے لیے تَزَكّٰى ہے زا کی تشدید سے۔

ع ۲ صرف ابوجعفر کے لیے مُنْذِرٌ مَّنْ ہے را کی تنوین (دو پیشوں) سے۔

ع ۵ **سورۂ عبس** رویس کے لیے اَنَّا صَبَبْنَا میں ابتدا کی حالت میں تو ہمزہ کا کسرہ ہوا اور طعام کے ساتھ ملا کر پڑھیں تو ہمزہ کا فتحہ ہے (اور ابوجعفر کے لیے دونوں حالتوں میں کسرہ اور خلف کے لیے دونوں صورتوں میں فتحہ ہے)

فائدہ۔ جہاں تک ہماری واقفیت کی حد ہے تمام قرا کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر کسی حرف سے ابتدا کی جائے تو وہ تمام حرکتوں میں وصل کے تابع ہے بغیر کسی فرق کے (یعنی جو حرکت وصل میں ہوتی ہے وہی ابتدا میں ہوتی ہے) لیکن رویس اَللّٰهُ الَّذِيْ ابراہیم (ع) کی ھا کی اور اس سورۃ کے اَنَّا کے ہمزہ کی حرکت میں ابتدا اور وصل میں فرق کرتے ہیں جیسا کہ تم معلوم کر چکے ہو۔ اور طیبہ کے طرق سے عَالِمُ الْغَيْبِ مومنون (ع) کی حرکت میں بھی رویس ہی نے فرق کیا ہے کہ اس سے ابتدا کرنے کی صورت میں میم کا ضمہ اور عَمَّا يَصِفُوْنَ کے ساتھ ملا کر پڑھنے کی صورت میں میم کا فتحہ پڑھتے ہیں پس اس کو یاد رکھنا چاہیے۔ انتہی۔

ع ۴ **سورۂ تکویر** صرف ابوجعفر کے لیے قُتِّلَتْ میں (پہلی تا پر) تشدید ہے۔

یعقوب (و ابوجعفر ہی) کے لیے نُشِرَتْ میں شین کی تخفیف ہے

رویس (و ابوجعفر ہی) کے لیے سُعِّرَتْ میں عین پر تشدید ہے۔

روح (و ابوجعفر و خلف ہی) کیلیے بِضَنِيْنٍ ہے (ظا کے بجائے) ضاد سے۔

ع ۴ **سورۂ انفطار** صرف ابوجعفر کے لیے بَلْ يُكَذِّبُوْنَ میں غیبت کی یا ہے۔

ع ۸ **سورۂ تطفیف** صرف ابوجعفر اور یعقوب کیلیے تُعْرَفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةُ النَّعِيْمِ ہے تا کے ضمہ اور را کے فتحہ اور نَضْرَةُ کی تا کے ضمہ سے۔

ع ۹ **سورۂ انشقاق** ابوجعفر کے لیے (بھی) وَيَصْلٰى کے بجائے وَيَصْلٰى ہے یا کے فتحہ اور صاد کے سکون اور لام کی تخفیف سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ع ۴۰ **سورۂ بروج** ابوجعفر کے لیے (بھی) مَحْفُوْظٍ میں ظا کے زیر ہیں۔
(سورۂ طارق میں کوئی اختلاف نہیں ہے)

ع ۴۱ ع ۴۲ **سورۂ اعلیٰ** یعقوب کے لیے (بھی) بَلْ تُؤْثِرُوْنَ میں خطاب کی تا ہے

ع ۴۳ **سورۂ غاشیہ** ابوجعفر اور روح (وخلف) کے لیے لَا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ہے حفص کی طرح (اور موافقت سے نکل آیا کہ رویس کے لیے لَا يُسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةٌ ہی)
صرف ابوجعفر کے لیے اِيَابَهُمْ میں اِيَّابَهُمْ ہے یا کی تشدید سے۔

ع ۴۴ **سورۂ فجر** ابوجعفر (ہی) کے لیے فَقَدَرَ کے بجائے فَقَدَّرَ ہے دال کی تشدید سے۔
ابوجعفر (وخلف ہی) کے لیے وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ ہے حفص کی طرح۔
یعقوب (ہی) کے لیے لَا يُعَذِّبُ اور وَلَا يُوْثِقُ دونوں میں ذال اور ثا کا فتحہ ہے۔

ع ۴۵ **سورۂ بلد** صرف ابوجعفر کے لیے لُبَدًا میں لُبَّدًا ہے با کی تشدید سے۔

ع ۴۶ **سورۂ والشمس** یعقوب کے لیے (بھی) فَكُّ رَقَبَةٍ اَوْ اِطْعٰمٌ حفص کی طرح ہے (سورۂ شمس میں کوئی اختلاف نہیں ہے)

ع ۴۷ **سورۂ والیل** رویس (ہی) کے لیے نَارًا تَلَظّٰى میں وصلاً تا پر تشدید ہے
(اور تنوین میں اخفا بھی کرتے ہیں۔ سورۂ ضحیٰ سے علق تک کی چار سورتوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے)

ع ۴۸ **سورۂ قدر** خلف (ہی) کے لیے مَطْلَعِ میں لام کا کسرہ ہے۔

ع ۴۹ ع ۵۰ **سورۂ بینہ** ابوجعفر کے لیے (بھی) دونوں جگہ اَلْبَرِيَّةِ ہے تشدید والی یا سے ہمزہ کے بغیر (سورۂ زلزال سے والعصر تک کی پانچ سورتوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے)

ع ۵۱ **سورۂ ہمزہ** ابوجعفر اور روح (وخلف ہی) کے لیے جَمَعَ کے بجائے جَمَّعَ ہے میم کی تشدید (اور ایک الف کے برابر غنہ) سے (اور موافقت سے نکل آیا کہ رویس کے لیے میم کی تخفیف ہے۔ اور سورۂ فیل میں کوئی اختلاف نہیں ہے)

ع ۵۲ **سورۂ قریش** صرف ابوجعفر کے لیے لِاِيْلٰفِ کے بجائے لِاِيْلٰفِ ہے ہمزہ کے حذف سے پس لام کے بعد یا کے ساکنہ آئے گی اور صرف انھیں کے لیے اَلْفِهِمْ کے بجائے اِلْفِهِمْ ہے ہمزہ کے پڑھے زبر سے (یعنی ہمزہ کے بعد یا نہیں پڑھتے۔ سورۂ ماعون سے لہب تک کی پانچ سورتوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۂ اخلاص

یعقوب (وخلف) کے لیے كُفُوًا میں فا کا سکون اور واو کے بجائے ہمزہ ہے (اور ابوجعفر کے لیے فا کا ضمہ اور ہمزہ ہے۔ سورۂ فلق اور سورۂ ناس میں فرشی اختلاف کوئی بھی نہیں ہے واللہ اعلم۔ ع ۳۷

کتاب کے مصنف (محمد بن احمد عرف شمس متولی متوفی ۱۳۱۳ھ) فرماتے ہیں کہ یہ تحریر عزت اور شرف والی ذات یعنی ہمارے سردار اور ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے ۱۲۹۰ھ میں صفر کی سولہ کو بدھ کے دن جامع ازہر اور معہد انور میں پوری ہوئی فقط۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ
وَاَفْضَلِهِمْ وَاَكْمَلِهِمْ نَبِيِّنَا
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَ
ذُرِّيَّاتِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ
بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

اَنْتَ شَافٍ اَنْتَ كَافٍ فِيْ مُهِمَّاتِ الْاُمُوْرِ
اَنْتَ رَبِّيْ اَنْتَ حَسْبِيْ اَنْتَ لِيْ نِعْمَ الْوَكِيْلُ
وَاَنْتَ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ

كتبہ محمد انور الدھلوی ۱۳۶۲ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا قاری فتح محمد صاحب پانی پتی مہاجر مدنیؒ

حضرت قاری صاحب کے والد ماجد کا نام محمد اسمٰعیل تھا۔ آپ ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۹۰۴ء میں مرکز علوم قرآن پانی پت میں پیدا ہوئے ابھی عمر صرف ڈیڑھ سال ہی تھی کہ بصارت سے محروم ہو گئے۔

پانچ سال کی عمر میں ایک استانی صاحبہ سے حفظ قرآن پاک شروع فرمایا۔ ستائیس پارے حفظ ہوئے تھے کہ آپ کے ساتھی جو آپ کو سبق یاد کرایا کرتے تھے اس درس گاہ کو چھوڑ کر مدرسہ اشرفیہ میں حضرت قاری شیر محمد خاں صاحبؒ کی خدمت میں چلے گئے مجبوراً آپ کو بھی ہمراہ جانا پڑا اور قرآن شریف وہاں مکمل باتجوید یاد کیا اور حفظ میں کمال حاصل کیا۔

حفظ سے فراغت کے بعد آپ نے مدرسہ اشرفیہ پانی پت میں اپنے استاذ گرامی کے زیر سایہ پڑھانا شروع کر دیا۔ اس کے علاوہ مدرسہ عربیہ گنبدان تشریف لے جاتے اور وہاں فارسی و عربی کی تعلیم حاصل کرتے۔

بعد ازاں آپ سید القراء حضرت مولانا قاری ابو محمد محی الاسلام صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تجوید و قرآءت سبع و عشرہ کی مکمل تعلیم حاصل فرمائی اور فن میں ایسا کمال حاصل کیا کہ خود شیخ موصوف آپ کی تعریف فرماتے تھے۔

۱۳۴۶ھ میں آپ نے شیخ القراء حضرت مولانا قاری ابو محمد محی الاسلام صاحب نور اللہ مرقدہ سے سند اور اجازت حاصل کی۔ بعد ازاں باقی علوم کی تکمیل کی غرض سے آپ دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے اور وہاں ۱۳۴۷ھ میں دورہ حدیث مکمل کیا۔ اس کے علاوہ وہاں آپ نے شیخ القراء حضرت مولانا قاری حفظ الرحمٰن صاحب سے قرآءات سبع و عشرہ کی سند اجازت حاصل کی۔

بعد ازاں وطن واپس تشریف لائے اور حسب سابق اپنے استاذ جناب قاری شیر محمد خاں صاحبؒ کے مدرسہ میں معلم کے طور پر کام کرنے لگے آپ نے کم و بیش پچیس سال اس مدرسہ میں بغیر مشاہرہ کے خدمت قرآن پاک انجام دی۔

۱۳۶۶ھ مطابق ۱۹۴۷ء میں قیام پاکستان کے موقع پر آپ پاکستان تشریف لے آئے اور یہاں بھی بلا معاوضہ خدمت قرآن میں مشغول ہو گئے۔

بعد ازاں آپ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کی فرمائش پر ان کے مدرسہ دارالعلوم کراچی میں صدر شعبہ تجوید و قرآءت مقرر ہوئے عرصہ دراز تک دارالعلوم کراچی میں خدمت قرآن کرنے کے بعد آپ نے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی اور اپنی وفات تک وہیں مقیم رہے۔

آپ حکیم الامت حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ سے بیعت ہوئے بعد ازاں حضرت حکیم الامت تھانویؒ کی وفات کے بعد حضرت مفتی محمد حسن صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے اور خلافت سے نوازے گئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کی قوت حافظہ انتہائی مضبوط اور حیران کن تھی جس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ قصیدہ شاطبیہ' درۃ' طیبہ' احکام قولہ تعالیٰ الن' الفوائد المعتبرہ' ناظمۃ الزہر' قصیدہ رائیہ' المقدمۃ الجزریہ اور تحفۃ الاطفال کے حافظ تھے۔ اس کے علاوہ جمیع طرق و روایات بھی آپ کے نوک زبان تھیں۔

آپ کی تلاوت قرآن ہر قسم کے عیوب و لحن جلی و خفی سے بالکل پاک اور مبرا ہوتی تھی جو کہ نہایت حسین و جمیل اور خوف و عظمت الٰہی سے بھرپور نیز قلوب کو بے حد متاثر کرنے والی ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ حکیم الامت حضرت تھانوی علیہ الرحمہ کی محفل میں تلاوت قرآن پاک فرمائی تو حضرت ممدوح نے آپ کی تلاوت کے حسن و خوبی کی بہت تعریف فرمائی۔

آپ کی درج ذیل تصانیف علوم تجوید و قرآءات کے پیاسوں کے لیے سمندر کا کام دے رہی ہیں۔ ترجمہ المقدمۃ الجزریہ' مفتاح الکمال شرح تحفۃ الاطفال' تسہیل القواعد' عنایات رحمانی شرح حرز الامانی و وجہ التہانی المعروف شاطبیہ (یہ بڑے سائز کی تین جلدوں پر مشتمل ہے) اسہل الموارد شرح عقیلۃ اتراب القصائد المعروف رائیہ' عمدۃ السبانی فی اصلاح عدۃ من ابیات حرز الامانی' القرۃ المرضیہ شرح الدرۃ المضیۃ اور علامہ شمس متولی علیہ الرحمہ کے قراءات عشرہ کے رسالے "الوجوہ المسفرہ" کا اردو ترجمہ' علامہ شاطبی علیہ الرحمہ کے قصیدہ ناظمۃ الزہر جو عدد آیات کے فن سے متعلق ہے اس کی شاندار شرح کاشف العسر شامل ہیں۔

ہندوپاک میں آپ کے تلامذہ دور دور تک پھیلے ہوئے ہیں جن میں نہایت مشہور و معروف نام استاذ القراء حضرت مولانا قاری رحیم بخش صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

آپ نے ۱۴۰۷ھ مطابق ۱۹۸۷ء مدینہ المنورہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں آرام فرما ہیں۔

اللھم اغفرلہ وارحمہ مغفرۃ کاملۃ ورحمۃ واسعۃ

قاری نجم التصبیح تھانوی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	حالات امام دانیؒ	۴
۲	ابتدائیہ	۶
۳	آغاز	۸
۴	اصطلاحات	۹
۵	پہلا باب قراء سبعہ اور ان کے راویوں کے نام	۱۰
۶	دوسرا باب ساتوں آئمہ کے ان شیوخ کے ناموں کا بیان جن کے ذریعہ قراءات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان ائمہ تک پہنچیں	۱۴
۷	تیسرا باب ان اسناد کے بیان میں جن کے ذریعہ قراءات ان ائمہ سے حافظ دانی تک پہنچیں	۱۶
۸	چوتھا باب اعوذ باللہ کا بیان	۲۲
۹	پانچواں باب بسم اللہ کا بیان	۲۴
۱۰	سورہ فاتحہ	۲۶
۱۱	ادغام کبیر ابو عمرو کے مذہب کے بارے میں	۲۸
۱۲	چھٹا باب ان مثلین کے ادغام کے بیان میں جو ایک کلمہ میں اور دو کلموں میں آتے ہیں	۲۹
۱۳	ادغام کے چار کلی موانع	۳۰
۱۴	ساتواں باب قریب المخرج حروف کے ادغام کا بیان	۳۳
۱۵	آٹھواں باب۔ ضمیر کی ہا کا بیان	۴۱
۱۶	نواں باب۔ مد و قصر کا بیان	۴۲
۱۷	فصل مد بدل کے بیان میں	۴۳
۱۸	دسواں باب۔ دو ہمزوں کا بیان جو ایک کلمہ میں جمع ہو رہے ہوں	۴۵
۱۹	گیارہواں باب۔ دو ہمزوں کا بیان جو دو کلموں میں جمع ہو رہے ہیں	۴۸
۲۰	بارہواں باب۔ ہمزہ مفردہ جو کلمہ میں آرہا ہو	۵۱
۲۱	تیرہواں باب۔ ہمزہ کی حرکت نقل کر کے اس سے پہلے ساکن کو دے کر ہمزہ کا حذف کرنا	۵۳
۲۲	چودہواں باب۔ ابدال ہمزہ سے ابو عمرو بصریؒ کا مذہب	۵۴
۲۳	پندرہواں باب۔ کلمہ کے آخر والے ہمزہ پر وقف میں امام حمزہ اور ہشام کا مذہب	۵۶
۲۴	سولہواں باب۔ ادغام صغیر کے بیان میں	۶۹
۲۵	سترہواں باب۔ فتح اور امالہ محضہ اور امالہ بین بین کا بیان	۷۵
۲۶	اٹھارواں باب۔ تائیث کی تا پر وقف کرنے میں امام کسائی کا مذہب	۸۶
۲۷	انیسواں باب۔ باب الراءات	۸۸
۲۸	بیسواں باب۔ باب اللامات	۹۲
۲۹	اکیسواں باب۔ کلموں کے آخری حروف پر وقف کرنے کا بیان	۹۳
۳۰	بائیسواں باب۔ رسم الخط کے موافق وقف کرنے کا بیان	۹۵
۳۱	تیئیسواں باب۔ ہمزہ کے مذہب کا بیان جو ہمزہ سے پہلے ساکن پر سکتہ کرنے سے متعلق ہے	۹۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۲ چوتیسواں باب۔ یا آت انشقت ۹۹

۳۳ پینتیسواں باب۔ وہ یا آت جو رسم میں محذوف ہیں ۱۰۵

۳۴ چھتیسواں باب۔ فرش الحروف ۱۰۷

۳۵ پارہ الم سورۃ البقرہ ۱۰۹

۳۶ پارہ نمبر ۲ سیقول ۱۱۶

۳۷ پارہ نمبر ۳ تلک الرسل ۱۲۲

۳۸ سورۃ آل عمران ۱۲۷

۳۹ پارہ نمبر ۴ لن تنالوا ۱۳۲

۴۰ سورۃ النساء ۱۳۶

۴۱ پارہ نمبر ۵ والمحصنت ۱۳۸

۴۲ پارہ نمبر ۶ لا یحب اللہ اور سورۃ المائدہ ۱۴۱

۴۳ پارہ نمبر ۷ واذا سمعوا ۱۴۳

۴۴ سورۃ الانعام ۱۴۵

۴۵ فائدہ۔ را کی اقسام اور صحیح رجوع ۱۴۹

۴۶ پارہ نمبر ۸ ولو اننا ۱۵۱

۴۷ سورۃ الاعراف

۴۸ پارہ نمبر ۹ قال الملا ۱۵۷

۴۹ سورۃ الانفال ۱۶۲

۵۰ پارہ نمبر ۱۰ واعلموا ۱۶۳

۵۱ سورۃ التوبہ ۱۶۴

۵۲ پارہ نمبر ۱۱ یعتذرون ۱۶۹

۵۳ سورۃ یونس علیہ السلام ۱۶۸

۵۴ سورۃ ہود علیہ السلام اور پارہ نمبر ۱۲ وما من دابۃ ۱۷۳

۵۵ سورۃ یوسف علیہ السلام ۱۷۶

۵۶ پارہ نمبر ۱۳ وما ابری ۱۷۸

۵۷ سورۃ الرعد۔ انتظام مکرر ۱۸۱

۵۸ سورۃ ابراہیم علیہ السلام ۱۸۳

۵۹ سورۃ الحجر۔ پارہ نمبر ۱۴ ربما ۱۸۵

۶۰ سورۃ النحل ۱۸۷

۶۱ پارہ نمبر ۱۵ سبحن الذی ۱۸۹

۶۲ سورۃ الکہف ۱۹۲

۶۳ پارہ نمبر ۱۶ قال الم ۱۹۵

۶۴ سورۃ مریم علیہا السلام ۱۹۸

۶۵ سورۃ طٰہٰ ۲۰۱

۶۶ پارہ نمبر ۱۷ اقترب للناس ۲۰۶

۶۷ سورۃ الحج ۲۰۸

۶۸ پارہ نمبر ۱۸ قد افلح ۲۱۰

۶۹ سورۃ النور ۲۱۳

سورۃ الفرقان پارہ نمبر ۱۹ وقال الذین ۲۱۶

۷۱ سورۃ الشعراء ۲۱۸

۷۲ سورۃ النمل ۲۲۱

۷۳ پارہ نمبر ۲۰ امن خلق ۲۲۲

۷۴ سورۃ القصص ۲۲۵

۷۵ سورۃ العنکبوت ۲۲۷

۷۶ پارہ نمبر ۲۱ اتل ما اوحی ۲۲۸

۷۷ سورۃ الروم ۲۲۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۸	سورۃ القمر	۲۳۱
۷۹	سورۃ السجدۃ۔ والزاب	۲۳۲
۸۰	پارہ نمبر ۲۲ ومن یقنت	۲۳۴
۸۱	سورۃ سبا	۲۳۵
۸۲	سورۃ فاطر	۲۳۸
۸۳	سورۃ یٰسین و پارہ نمبر ۲۳ ومالی	۲۳۹
۸۴	سورۃ والصفت	۲۴۱
۸۵	سورۃ ص	۲۴۴
۸۶	سورۃ الزمر	۲۴۵
۸۷	پارہ نمبر ۲۴ فمن اظلم	۲۴۷
۸۸	سورۃ المومن	۲۴۸
۸۹	سورۃ فصلت	۲۵۰
۹۰	پارہ نمبر ۲۵ الیہ یرد	۲۵۲
۹۱	سورۃ الشوریٰ	۲۵۳
۹۲	سورۃ الزخرف	۲۵۴
۹۳	سورۃ الدخان	۲۵۶
۹۴	سورۃ الجاثیہ	۲۵۷
۹۵	پارہ نمبر ۲۶ حم	۲۵۸
۹۶	سورۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم	۲۶۰
۹۷	سورۃ الفتح والحجرات	۲۶۱
۹۸	سورۃ ق۔ ذاریات	۲۶۲
۹۹	سورۃ الطور	۲۶۳
۱۰۰	سورۃ النجم	۲۶۴
۱۰۱	سورۃ القمر	۲۶۶
۱۰۲	سورۃ الرحمٰن	۲۶۷
۱۰۳	سورۃ الواقعہ	۲۶۸
۱۰۴	سورۃ الحدید	۲۶۹
۱۰۵	سورۃ المجادلہ	۲۷۰
۱۰۶	سورۃ الحشر	۲۷۱
۱۰۷	سورۃ الممتحنہ۔ الصف	۲۷۲
۱۰۸	سورۃ المنافقون۔ التغابن۔ الطلاق	۲۷۳
۱۰۹	سورۃ التحریم۔ الملک	۲۷۴
۱۱۰	سورۃ ن	۲۷۵
۱۱۱	سورۃ الحاقہ	۲۷۶
۱۱۲	سورۃ المعارج۔ سورۃ نوح علیہ السلام	۲۷۷
۱۱۳	سورۃ الجن۔ المزمل	۲۷۸
۱۱۴	سورۃ المدثر۔ القیامہ	۲۷۹
۱۱۵	سورۃ الانسان	۲۸۰
۱۱۶	سورۃ مرسلات	۲۸۱
۱۱۷	سورۃ النبا	۲۸۲
۱۱۸	سورۃ النازعات	۲۸۳
۱۱۹	سورۃ عبس۔ تکویر۔ انفطار۔ مطففین	۲۸۴
۱۲۰	سورۃ الانشقاق۔ بروج۔ طارق۔ اعلیٰ	۲۸۵
۱۲۱	سورۃ الغاشیہ۔ الفجر	۲۸۶
۱۲۲	سورۃ البلد	۲۸۷
۱۲۳	سورۃ الشمس۔ اللیل۔ والضحیٰ۔ الم نشرح	۲۸۸
۱۲۴	سورۃ القدر۔ البینہ۔ الزلزال۔ العادیات القارعہ۔ التکاثر۔ الہمزہ	۲۸۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲۵	سورۃ قریش۔ الکافرون۔ المسد۔ الاخلاص۔	۲۹۰
۱۲۶	ستائیسواں باب۔ باب التکبیر	۲۹۲
۱۲۷	تقریظ	۲۹۸
۱۲۸	چودہ قراءات کے انتالیس رواۃ	۲۹۹
۱۲۹	حالات حضرت قاری رحیم بخش صاحبؒ	۳۰۹

الوجوہ المسفرہ

۱	حالات علامہ متولی	۳۱۲
۲	مقدمہ	۳۱۳
۳	ترجمہ کی اصطلاحات	۳۱۵
۴	آغاز	۳۱۷
۵	بسم اللہ کا بیان۔ سورۃ الفاتحہ	۳۱۸
۶	ادغام کبیر۔ ضمیر کی با	۳۱۹
۷	مد و قصر کا بیان	۳۲۰
۸	ایک کلمہ کے دو ہمزوں کا بیان	۳۲۱
۹	دو کلموں کے دو ہمزوں کا بیان، ایک ہمزہ کا بیان	۳۲۲
۱۰	نقل و سکتہ کا اور ہمزہ پر وقف کا بیان	۳۲۴
۱۱	ادغام صغیر کا بیان	۳۲۵
۱۲	نون ساکن اور نون تنوین کا بیان اور غنہ اور لغنہ کا بیان۔ راءات اور لغات کا بیان	۳۲۶
۱۳	مرسوم پر وقف کا بیان	۳۲۷
۱۴	یاءات اضافت	۳۲۸
۱۵	یاءات زوائد	۳۲۹
۱۶	فرش الحروف البقرہ	۳۳۲
۱۷	پارہ نمبر ۲ یقول	۳۳۳
۱۸	پارہ نمبر ۳ تلک الرسل	۳۳۸
۱۹	سورۃ آل عمران	۳۳۹
۲۰	پارہ نمبر ۴ لن تنالوا	۳۴۰
۲۱	سورۃ النساء	۳۴۱
۲۲	پارہ نمبر ۵ والمحصنات	۳۴۲
۲۳	پارہ نمبر ۶ لا یحب اللہ سورۃ مائدہ	۳۴۳
۲۴	پارہ نمبر ۷ واذا سمعوا	۳۴۴
۲۵	سورۃ الانعام	۳۴۵
۲۶	پارہ نمبر ۸ ولو اننا سورۃ الاعراف	۳۴۷
۲۷	پارہ نمبر ۹ قال الملا	۳۴۸
۲۸	سورۃ الانفال۔ پارہ نمبر ۱۰ واعلموا	۳۴۹
۲۹	سورۃ التوبہ	۳۵۰
۳۰	پارہ نمبر ۱۱ یعتذرون	۳۵۱
۳۱	سورۃ یونس علیہ السلام	۳۵۲
۳۲	سورۃ ہود علیہ السلام	۳۵۳
۳۳	سورۃ یوسف علیہ السلام	۳۵۴
۳۴	پارہ نمبر ۱۳ وما ابری۔ سورۃ رعد سورۃ ابراہیم علیہ السلام	۳۵۵
۳۵	سورۃ الحجر نحل	۳۵۶
۳۶	سورۃ الاسراء	۳۵۸
۳۷	سورۃ الکہف	۳۵۸
۳۸	پارہ نمبر ۱۶ قال الم	۳۵۹
۳۹	سورۃ مریم علیہا السلام	۳۶۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۰	سورۃ طٰہٰ	۳۶۱
۴۱	سورۃ الانبیاء	۳۶۲
۴۲	سورۃ الحج	۳۶۳
۴۳	سورۃ المومنون۔ نور	۳۶۴
۴۴	سورۃ الفرقان	۳۶۵
۴۵	پارہ نمبر۱۹ وقال الذین۔ سورۃ الشعراء سورۃ النمل	۳۶۶
۴۶	پارہ نمبر۲۰ امن خلق۔ سورۃ القصص	۳۶۷
۴۷	سورۃ عنکبوت۔ روم	۳۶۸
۴۸	سورۃ لقمٰن۔ السجدہ۔ احزاب	۳۶۹
۴۹	سورۃ سبا	۳۷۰
۵۰	سورۃ فاطر۔ یٰسین	۳۷۱
۵۱	سورۃ الصافات	۳۷۲
۵۲	سورۃ ص۔ الزمر	۳۷۳
۵۳	سورۃ المومن۔ فصلت۔ شوریٰ۔ زخرف	۳۷۴
۵۴	سورۃ الدخان۔ جاثیہ	۳۷۵
۵۵	سورۃ احقاف۔ محمدؐ۔ فتح۔ حجرات	۳۷۶
۵۶	سورۃ ق۔ ذاریات۔ طور۔ نجم۔ قمر اور سورۃ الرحمٰن	۳۷۷
۵۷	سورۃ الواقعہ۔ حدید۔ مجادلہ	۳۷۸
۵۸	سورۃ حشر۔ ممتحنہ۔ صف۔ منافقون۔ تغابن۔ الطلاق۔ ملک	۳۷۹
۵۹	سورۃ الحاقۃ۔ معارج۔ نوحؑ۔ جن۔ مزمل۔ مدثر۔ قیامہ۔ دہر	۳۸۰
۶۰	سورۃ مرسلات	۳۸۱
۶۱	سورۃ النباء۔ نازعات۔ عبس۔ تکویر۔ انفطار۔ تطفیف۔ انشقاق	۳۸۲
۶۲	سورۃ البروج۔ اعلیٰ۔ غاشیہ۔ فجر۔ بلد۔ واللیل۔ قدر۔ بینہ۔ ہمزہ۔ قریش	۳۸۳
۶۳	سورۃ الاخلاص	۳۸۴
۶۴	حالات حضرت قاری فتح محمد صاحبؒ	۳۸۵
۶۵	فہرست مضامین	۳۸۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآءت اکیڈمی کی مطبوعات درج ذیل شہروں میں ان اداروں پر بھی دستیاب ہیں۔

کراچی	علمی کتاب گھر اردو بازار، کراچی
	مکتبہ برہان اردو بازار، کراچی
لاہور	مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار، لاہور
	نعمانی کتب خانہ اردو بازار، لاہور
	مکتبہ نور القرآن اردو بازار، لاہور
	مکتبہ رحمانیہ اردو بازار، لاہور
	ادارہ اسلامیات انارکلی بازار، لاہور
	مکتبہ قاسمیہ اردو بازار، لاہور
	اسلامی کتب خانہ اردو بازار، لاہور
کوئٹہ	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ، کوئٹہ
	مکتبہ ماجدیہ عید گاہ روڈ، کوئٹہ
پشاور	مکتبہ امدادیہ محلہ جنگی قصہ خوانی، پشاور
	مکتبہ رحمانیہ محلہ جنگی قصہ خوانی، پشاور
راولپنڈی	کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار، راولپنڈی
بہاولپور	مکتبہ صدیقیہ نور محل روڈ، بہاولپور
گوجرانوالہ	مدینہ کتاب گھر اردو بازار، گوجرانوالہ
فیصل آباد	ملک سنز کارخانہ بازار، فیصل آباد
مینگورہ	مکتبۃ القرآن و الحدیث نیو روڈ، مینگورہ
آزاد کشمیر	مکتبہ خلفاء راشدین کچہری روڈ، باغ آزاد کشمیر

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ